دیوانِ فرید

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ
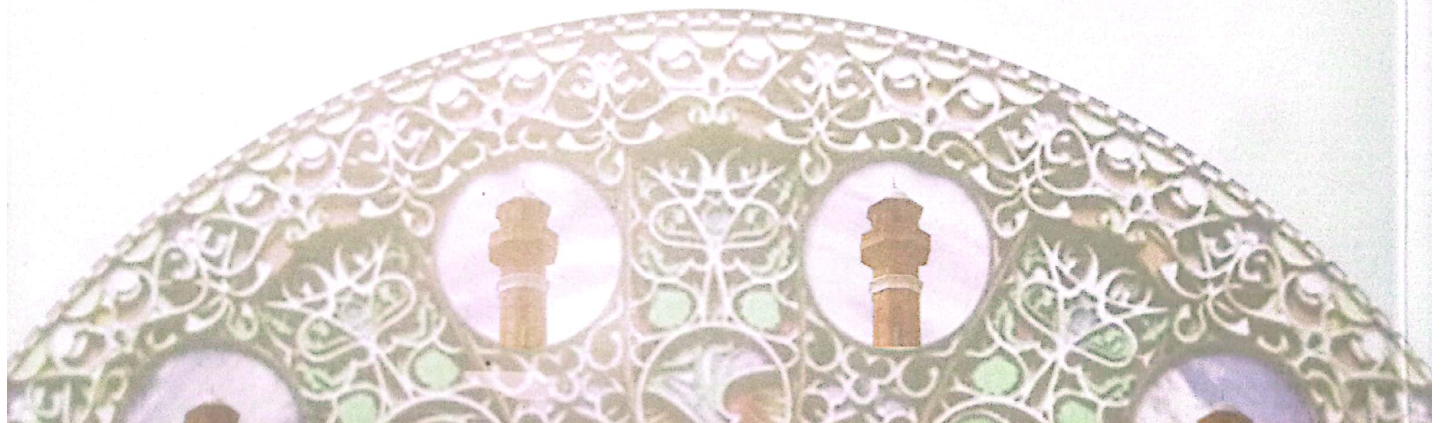
دیوانِ فرید

تحقیق و ترتیب:
مجاہد جتوئی

اہتمام و پبلیشرز:
لرننگ ریسورس سنٹر خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجنیرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی
رحیم یار خان

ڈیزائین / پرنٹنگ
پاکستان پوسٹ فاؤنڈیشن پریس، کراچی۔

سن اشاعت:
2019

ہدیہ: -/ روپے

فہرست

فہرست

CamScanner

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

صوفی کیلئے کہا گیا ہے کہ صوفی ماحول کیلئے بشارت اور خوشخبری ہوتا ہے جس کے فیضان سے ماحول کو امن، سکون، برداشت، تحمل اور سماج کو رنگارنگی نصیب ہوتی ہے جو ذہنی صحت اور سماجی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ صوفی کی یہی تعریف فکر ودانش اور علم وہنر کے اداروں پر بھی صادق آتی ہے۔ صوفی کی طرح ایسے ادارے بھی اپنے فیضان کے حوالے سے فکری وسعت، ترفع اور سماجی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

جس طرح حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شخصیت اور روشن افکار اس خطے کیلئے بشارت ہیں اسی طرح خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی بھی اس خطے کیلئے نوید مسرت ہے جس سے اچھی امیدیں وابستہ کرنا بالکل بجا ہے ہم اسے ''شجرہ طیبہ'' بھی کہہ سکتے ہیں جس کے ثمرات سے یہ خطہ ضرور فیض یاب ہوگا۔

جس ہستی کے نام سے اس مئوقر ادارے کو منسوب کیا گیا ہے ان کے فیضان سے انکار ممکن نہیں ہے ضروری تھا کہ ان کے اسم گرامی سے مرصع ادارے کے طلباء میں جدید علوم وفنون کے ساتھ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے پیغام توحید، عشق رسول ﷺ عظمت انسان اور ماحول دوستی پر مبنی روشن افکار کو بھی طلباء تک نا صرف پہنچایا جائے بلکہ طلباء کو ان افکار کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بنایا جائے۔ پورے انسانی سماج اور وطن عزیز کو اس انسان دوست پیغام کی شدید اور فوری ضرورت ہے۔ یقیناً اسی مقصد کے پیش نظر یونیورسٹی کے محترم عزت مآب وائس چانسلر ڈاکٹر اطہر محبوب صاحب نے یونیورسٹی کی طرف سے دیوان فریدؒ شائع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ باری تعالیٰ کی نوازش ہے کہ یہ اعزاز ہمارے مرتب کردہ ''دیوان فریدؒ بالتحقیق'' کے نصیب میں آیا۔

اللہ کریم کی ذات کا شکر اور محترم مئوقر ادارے کا شکریہ ہم پر واجب ہے نسخہ ہذا کی ترتیب کے لحات میں ہمارے پیش نظر یہی مقصد تھا کہ'' کلام فریدؒ'' کی قرآت اور تفہیم میں حائل رکاوٹوں کو حتی المقدور دور کیا جائے۔

جے یار فرید قبول کرے سرکار وی توں، سلطان وی توں

مجاہد جتوئی

اظہار تشکر

ارض پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہیں یہ زمین اس لحاظ سے بھی خوش قسمت اور بھرپور ہے کہ اس کا ہر ہر خطہ اولیاء کرام اور صوفی شعراء کے وجود اطہر سے مزین ہے۔ کشمیر کے فلک پوش پہاڑوں سے لے کر کراچی کے ساحل سمندر تک اولیاء اور صوفی شعراء کا وجود اس سرزمین کو منور کئے ہوئے ہے اور تا ابد بندوں کو اپنے خالق سے جوڑے رہے گا۔

سرائیکی وسیب اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں ایک کا ذکر دوسرے کا نام بن جاتا ہے اور دوسرے کی یاد پہلے کا تعارف بن جاتی ہے

رحیم یار خان میں قائم ہونے والی خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی خطہ میں اپنی طرز کی پہلی انجینئرنگ اور آئی ٹی یونیورسٹی ہے جو اپنے نام میں خواجہ فرید کی نسبت لئے یقینی کامیابی کی جانب گامزن ہے۔ جامعہ کے پہلے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب جہاں جامعہ میں مختلف النوع شعبہ جات قائم کرنے اور علاقے کی علمی، معاشی اور معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرتی تعلیمی سرگرمیاں جاری کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، وہی انکی دلچسپی نے طلباء کیلئے خصوصاً اور عوام الناس کیلئے عموماً خواجہ غلام فریدؒ کے کلام کو آسان بنانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

یہ کام موجودہ شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے اور امید ہے جامعہ کے طلباء وطالبات اور اساتذہ کرام اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ کلام فرید آسان پیرائے میں ان کے دلوں میں جاگزیں ہو کر عمل میں ڈھلے گا۔ کلام فرید کی سمجھ ان میں وہ خصوصیات نمایاں کرے گی جو جامعہ اپنے طلباء وطالبات میں دیکھنا چاہتی ہے۔ یونیورسٹی لرننگ ریسورس سینٹر کا بنیادی مقصد طلباء وطالبات اور اساتذہ کرام کیلئے ایسے وسائل اور اسباب مہیا کرنا ہے جو ان کی نصابی اور ہم نصابی دلچسپیوں کو بڑھائے اور فکر و سوچ کیلئے نئے اسباب مہیا کرے۔

اس کتاب کی اشاعت کے لئے وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کا خصوصی تعاون رہا ہے جس کیلئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ کتاب جناب مجاہد جتوئی کی ''مجاہدانہ'' کاوشوں اور خواجہ غلام فریدؒ کی محبت کا مظہر بھی ہے۔ جتوئی صاحب نے رضاکارانہ طور پر اس کتاب کے تمام جملہ حقوق بحق لرننگ ریسورس سنٹر، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ،تفویض کر دیئے ہیں۔ اس فراخدلانہ طرز عمل کیلئے میں انتظامیہ جامعہ اور طلباء کی طرف سے مجاہد جتوئی صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کلام فریدؒ کی اشاعت ہم سب کیلئے ایک صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔ انشاءاللہ

ڈاکٹر ثناءاللہ
ڈائریکٹر لرننگ ریسورس سنٹر

﴾ کافی 1 ﴿

یہ کافی کعبہ اللہ سے وطن واپسی 14 صفر 1297 ہجری
27 جنوری 1880 اور اس کے اگلے چند دنوں میں تصنیف ہوئی

مصرے :- 30
الفاظ :- 131
راگ :- تلنگ

اَج سانوَلڑے مُکلایا
سِر بار ڈکھاں دا چایا

آج سانولے (کعبے) سے جُدائی ہوئی ہم نے دُکھوں کا بوجھ سر اٹھایا

اے قبلہ اقدس عالی ہر عیب کنوں ہے خالی
اِتھ عَبد، عُبید سوالی جنّیں جو منگیا سو پایا

ہر عیب سے خالی یہ قبلہ، اقدس، عالی، یہاں ہر چھوٹا بڑا بندہ سوالی، جس نے جو مانگا سو پایا

وَہ اَمن اللہ مُعظّم وَہ حرمَ اللہ مُحرّم
وَہ بَیت اللہ مُکرّم ہے رَحمت دا سَرمایہ

واہ کیا عظمتوں والے رب کا امن اور محترم حرم ہے۔ کیا خوب شان والا رحمتوں کا سرمایہ خدا کا گھر ہے۔

اے نُور سِیاہ مُجسّم ہے عَین سَواد الاعظَم
تِھیا بے شک آمن بے غم جو حَرم اِحاطے آیا

یہ (کعبہ شریف) مجسم نورِ سیاہ ہے۔ سواد اعظم یہی ہے۔ وہ بے شک محفوظ اور بے غم ہوا جو حرم کے احاطے میں آگیا

کر یاد حرِیم حرم کُوں رَکھ پیش پُرانْڑے غم کُوں
دِل آکھے کھانواں سَم کُوں ہے جیونْڑ کُوڑ اَجایا

حریم و حرم کو یاد کر کے، پرانے دکھ کو سامنے رکھتے ہوئے دل کہتا ہے زہر کھالوں (اس کے بغیر) زندگی بے کار ہے

ہُنْڑ واگاں وطن وَلایاں لکھ مُونجھ مُنجھاریاں آیاں
دِل سَچڑیاں پیتاں لایاں وَل میلیں بار خُدایا

باگیں وطن کی طرف مُوڑلیں۔ لاکھوں مایوسیاں اور اشتیاق و اضطراب آئے۔ دل نے سچی محبتیں کی ہیں۔ اے خُدا دوبارہ بھی ملانا

دِل دِلبر کیتے سِکے گھر، شہر، بزار نہ ٹکے
وَنج کھوَسوں طوف دے دِھکے وَل جے کر بخت بھڑایا

دل، دلبر کے اشتیاق میں گھر، شہر، بازار کہیں بھی نہیں ٹکتا۔ اگر بخت نے یاوری کی تو ایک بار پھر طواف کے دھکے کھائیں گے

بن یار فریدؔ نجھرساں   رت رو رو آہیں بھرساں
غم کھا کھا اوڑک مرساں   ڈکھ، ڈکھڑے جیڑا تایا

فریدؔ! دوست کے بغیر اندر ہی اندر گھلتا۔ خون کے آنسو روتا، آہیں بھرتا۔ بالآخر غم کھا کھا کر مروں گا۔ نازک دُکھ نے جی تپا رکھا ہے

مصرعے:- 29
الفاظ:- 133
راگ:- مالکونس

انہد مُرلی شور مچایا   ﴿کافی 2﴾

لاہوتی نغمہ کی بین نے شور مچایا

گُر نے پُورے بید بتائے   عقل، فِکر سبھ فہم گُمائے
مدہوشی وِچ ہوش سِکھائے   سارا سفر عُروج سُجھایا

مُرشد نے تمام علوم بتائے، عقل، فکر، فہم سب گم کر دیئے۔ مدہوشی میں ہوشیاری اور بلندی کا سارا، سفر سمجھا دیا

وحدت عَین عَیان ڈِٹھوسے   طمس حقیقی سَمجھ لِیوسے
مخفی کُل اِظہار تھیوسے   ہر گُن، گیان دے گیت نُوں پایا

ہم نے وحدت کو ظاہر ظہور دیکھا۔ فنائے حقیقی کو سمجھ لیا۔ جو کچھ بھی مخفی تھا ہم پر ظاہر ہو گیا۔
ہر صفت، پیدائش کائنات، علم معرفت اور عرفان کے گیت کو پالیا۔

تھئے واضح مَشہُود دَقائق   تھئے لائح انوار حَقائق
ظاہر، گُجھ سبھ گُجھ دے لائق   قُرب تے بُعد دا فرق اُٹھایا

تمام باریکیاں سامنے آگئیں، حقائق کے انوار روشن ہو گئے۔ ظاہر، مخفی جو بھی چھپانے کے لائق ہے تمام (ظاہر ہو گیا) قربت اور دُوری کا فرق اُٹھا دیا

بنسی خُوب بتایاں باتاں   گُجھڑے راز انوکھیاں گھاتاں
گُم تھیاں کُوڑیاں ذات صِفاتاں   لِمَن المُلک دا دَورہ آیا

بانسری نے خوب باتیں، پوشیدہ راز، انوکھے داؤ پیچ بتائے۔ جھوٹ مُوٹ کی ذات اور صفات گم ہو گئیں لمن الملک کا دورہ آگیا۔ (دیدار الٰہی کا مرحلہ آگیا)

خمر طہوروں پی پیمانے تھیوسے عاشق مست یگانے
بُھل گئے صوم ، صلاۃ ، دُگانے رِندی مَشرب سانگ رَسایا

شراب طہور کے جام پی کر ہم مست، بے مثال عاشق بن گئے۔ روزہ، نماز، نفل یاد نہ رہے۔ ہم نے رندی طور طریقوں اور انداز کا بہروپ رچا لیا ۔

جانٔے کون گنوار مُقلد وَہ وَہ رِیت مُقدس جیّد
تِھی مُطلَق بے قید مُوحِد سَبھ صُورت وِچ آپ سمایا

کم علم، تقلید کا مارا کیا جانے، کیا خوب مقدس، مُستحکم راستہ، طریقہ ہے۔ اَے توحید پرست پابندیوں سے مکمل آزادی حاصل کر۔ ہر شکل وصورت میں وہ خود ہی سمایا ہوا ہے۔

جَب ہِک رمز مِلی توحیدُوں دِل آزاد ڈِٹھُم تقلِیدُوں
تھی کر فرد فرید ، فریدُوں سِری رُوحی وَعظ سُنایا

جب توحید سے ہمیں ایک راز مِل گیا تو دل کو ہم نے لکیر کا فقیر ہونے سے آزاد دیکھا، پیدا کرنے والے سے ایک فردِ فرید ہو کر "میرا راز میری روح ہے" کا وعظ سنایا

﴿ کافی 3 ﴾

مصرعے :- 38
الفاظ :- 186
راگ :- تلنگ

بَنڑ دِلبر شکل جہان آیا
ہر صُورت عین عَیان آیا

محبوب! کائنات کی شکل اختیار کر کے ہر صورت میں بالکل ظاہر، بر ملا آیا

کتھے آدمؑ تے کتھے شیثؑ بَنڑے کتھے نُوحؑ کتھاں طُوفان آیا
کتھے ابراھیم خلیلؑ بَنڑے کِتھ یُوسفؑ وِچ کنعان آیا

کہیں آدمؑ اور کہیں شیثؑ بنے۔ کہیں نوحؑ، کہیں طوفان کی شکل میں آگیا۔ کہیں ابراہیم خلیلؑ بنے۔ کہیں کنعان میں یوسفؑ بن کر آیا

کتھے عیسیٰؑ تے الیاسؑ بَنڑے کِتھ لچھمن ، رَام تے کَان آیا
کِتھ زکریاؑ ، کِتھ یحییٰؑ ہے کِتھ مُوسیٰؑ بن عِمران آیا

کہیں عیسیٰؑ اور الیاسؑ بنے۔ کہیں لچھمن، رام اور کان بن کر آیا۔ کہیں زکریاؑ، کہیں یحییٰؑ ہے۔ کہیں موسیٰ بن عمرانؑ بن کر آیا

بُو بکرؓ ، عُمرؓ ، عُثمانؓ کِتھاں کِتھ اَسدُاللہؓ ذِیشان آیا
کِتھ حَسنؓ ، حسینؓ شہید بَنْے کِتھ مُرشد فخر جہان آیا

ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، کہیں اسد اللہؓ ذیشان بن کر آیا۔ کہیں حسنؓ، حسینؓ شہید بنے۔ کہیں مُرشد فخر جہاں بن کر آیا

کِتھ احمدؐ شاہ رسُولاں دا محبُوب سبھے مقبُولاں دا
اُستاد نفُوس عقُولاں دا سُلطاناں سِر سُلطان آیا

کہیں احمدؐ رسولوں کا بادشاہ مقبولانِ خُدا کا محبوب۔ اعلیٰ شعور رکھنے والوں کا استاد، بادشاہوں کے سر بادشاہ بن کر آیا

تنزِیل کِتھاں جبرِیل کِتھاں توریت ، زبُور ، اِنجیل کِتھاں
آیات کِتھاں ترتِیل کِتھاں حَق باطِل دا فُرقان آیا

کہیں قرآن کا اُترنا، کہیں جبرائیل، کہیں توریت، زبور اور انجیل۔ کہیں قرآن کی آیات، کہیں ان کا خوبی
سے پڑھا جانا اور کہیں حق اور باطل کے درمیان فرق واضح کرنے والا آیا

کُل شَئے ، وِچ کُل شَئے ظَاہِر ہے سوہنْاں ظَاہر عین مَظاہِر ہے
کِتھ نَاز نِیاز دا ماہِر ہے کِتھ دَرد کِتھاں دَرمان آیا

ہر چیز، ہر چیز میں ظاہر ہے۔ خوبصورت محبوب اور اپنے مظاہر کا عین ہے۔ کہیں ناز و نیاز کا ماہر کہیں
درد اور کہیں خود درد کا علاج بن کر آیا

کِتھ رِیت پریت دا وِیس کرے کِتھ عاشق بنْ پردیس پھرے
کُھلے گل وِچ مارُو کیس دَھرے لِٹ دَھاری بنْ مَستان آیا

کہیں انداز محبت کا لبادہ پہنے۔ کہیں عاشق بن کر پردیس پھرے۔ کہیں چاکِ گریبان میں خوبصورت زلفیں
ڈالے، زلف دراز مست ملنگ بن کر آیا

کِتھ پَنڈت ، جوسِی ، جوگِی ہے کِتھ سامِی تے کِتھ بھوگِی ہے
کِتھ مِسر براگِی روگِی ہے کِتھ بید ، بیاس ، گیان آیا

کہیں عظیم مذہبی رہنما، کہیں تارک الدنیا، کہیں بیمار، کہیں وید، کہیں بیاس
(دیدوں کو ترتیب دینے والا) اور کہیں علم معرفت بن کر آیا

خَاموش فریَد اِسرار کَنوں چُپ بیہُودَہ گفتار کَنوں
پر غَافِل نہ ہِتھی یار کنوں اِیہو لَاریبی فرمان آیا

فریدؔ! فضول گفتگو سے خاموش رہ رازوں کو فاش نہ کر۔ لیکن دوست سے غافل نہ ہونا۔ شک وشبہ سے بالا یہی فرمان آیا ہے

مصرعے:۔ 30
الفاظ:۔ 136
راگ:۔ جوگ

﴿ کافی 4 ﴾

سب خَلقت تابع تھئی
تاں وِی کیا تھی پیا

ہَئی گُم تھیوَݨ مَطلب

اگر تمام مخلوق تمہاری تابع ہو گئی ہے تو کیا ہو گیا ہے۔ گم ہو جانا ہی اصل مطلب ہے۔

تیڈا رُشد، اِرشاد وِی توڑے وَنج پہُنتا عجم ، عَرب
تَاں وِی کیا تھی پیا

اگر تیرا رُشد، ارشاد عجم، عرب تک بھی جا پہنچا ہے تو بھی کیا ہو گیا۔

پَڑھ پَڑھ بید، پُراݨ، صَحائف پِیا سِکھیوں عِلم اَدب
تاں وِی کیا تھی پیا

تُو نے وید، پُران، صحائف پڑھے، مزید علم وادب سیکھا، عالم ہوا۔ تو بھی کیا ہو گیا۔

سارے جَگ تے حُکم چَلانویں پا شاہی دا منصَب
تاں وِی کیا تھی پیا

اگر تُو بادشاہی کا منصب پا کر ساری دنیا پر حکم بھی چلائے تو بھی کیا ہو گیا۔

زُہد ، عِبادت ، عادت تیڈی پیا کیتو کَشف کَسب
تاں وِی کیا تھی پیا

زہد و عبادت کو تم نے عادت اور کشف کو ہُنر بنالیا تو بھی کیا ہو گیا

دُنیا دے وِچ عِزت پایو ڳیوں عقبیٰ نال طَرَب

تاں وِی کیا تھی پیا

تم نے دنیا میں عزت حاصل کرلی۔ اور آخرت کی طرف بھی بڑی دھوم دھام سے گیا۔ تو بھی کیا ہو گیا

سُنی پاک تے حَنفی مَذہب رکھیو صُوفی دا مَشرَب

تاں وِی کیا تِھی پیا

تُو نے سُنی پاک حنفی مذہب اور صوفی کا طور طریقہ اختیار کیا۔ تو بھی کیا ہوا

وِچ آثار ، اَفعال ، صِفاتیں جے یار گھدوئی لَبھ

تاں وِی کیا تِھی پیا

اگر تم نے آثار، افعال اور صفات میں دوست کو پا بھی لیا تو بھی کیا ہوا

غَوثی قُطبی رُتبہ پایو تھِیُوں شیخ شیُوخ لقب

تاں وِی کیا تِھی پیا

تم نے غوثی، قطبی مرتبہ پایا۔ شیخ الشیوخ کا لقب حاصل کیا تو بھی کیا ہوا

شعر فرؔید تیڈا وَنج ہُلیا ہِند ، مَاڑ ، دَکھن ، پُورَب

تاں وِی کیا تِھی پیا

فرؔید! تیرے شعر کی ہند، ماڑ، دکھن اور پورب تک میں دھوم مچ گئی تو بھی کیا ہوا

تلفظ:۔ تھیوٹ، تھی وَں ڑ۔ تونے۔ توں ڑے ں۔ توں ڑی ں (دونوں تلفظ رائج ہیں)

مصرع :- 28
الفاظ :- 108
راگ :- تلنگ

﴿کافی 5﴾

تیرے نیناں تیر چلایا
تیری رَمزاں شور مچایا

تیری آنکھوں نے تیر چلایا۔ تیری اداؤں نے شور برپا کر دیا

المَست ہزار مَرایا لکھ عاشِق مار گنوایا

ہزار مستانے مروائے۔ لاکھ عاشق قتل کر کے فنا کر دیے

اِبراھیمؑ اَڑاہ اَڑایو بَار بِرھُوں سِر چایا

ابراھیم کو الاؤ میں ڈالا۔ (جس نے) عشق کا بوجھ سر پر لیا

صَابرؑ دے تَن کیڑے بِچھیے مُوسیٰؑ طُور جَلایا

صابر (حضرت ایوبؑ) کے بدن میں کیڑے بھر گئے۔ موسیٰ کو (دیدار کی خاطر) کوہ طور کو جلا دیا

زَکَریاؑ کلوتر چِرایو یحیٰیؑ گھوٹ کُنھایا

عمر رسیدہ زکریاؑ کو آرے سے چِروایا۔ یحیٰیؑ (دلہا جیسا جوان) ذبح کروادیا۔

یُونسؑ پیٹ مچھی دے پایو نُوحؑ ، طُوفان لُڑھایا

یُونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔ نوح کو طوفان کی نذر کروادیا

شاہ حَسنؓ نُوں شہر مدینے زہَر دا جام پِلایا

شاہ حسنؓ کو مدینہ شہر میں زہر کا جام پلایا۔

کَرب بَلا میں تیغ چَلا کر ایڑھا کیس کرایا

کربلا میں تلوار چلا کر انتہا کرادی۔

شَمس الحَقؒ دِی کھَل لھوایو سَرمدؒ سِر کپوایا

شمس الحق کی چمڑی اتروائی۔ سرمد کا سَر کٹوایا۔

شاہ منصورؒ چڑھایو سُولی مستی سانگ رَسایا

شاہ منصور کو سُولی پہ چڑھایا مستی نے رُوپ رچایا

مجنوں کارݨ لیلیٰ ہو کر سَو سَو ناز ڈِکھایا

مجنوں کے لیئے لیلیٰ بن کر سو سو ناز دِکھایا

خُسرو تے فَرہاد دے کارݨ شِیریں نام دَھرایا

خُسرو اور فرہاد کی خاطر شِیریں نام اختیار کیا۔

دَرد دا بَار اُٹھایا ہر ہِک اپݨاں وَقت نِبھایا

درد کا بھار ہر ایک نے اٹھایا، اور اپنا اپنا وقت نبھایا

کر قربان فرؔید سِر اپݨاں تیڈڑا وَارا آیا

فرؔید! تو بھی اپنا سر قربان کر دے۔ تیری باری آگئی ہے

مصرے :- 14
الفاظ :- 66
راگ :- جوگ

﴿ کافی 6 ﴾

چُوڑا اَنا ڈِے جیسلمیر دا
سُوہا، رَنگا ڈِے خَاص اجمیر دا

مجھے جیسلمیر کا چُوڑا منگوا دے۔ عروسی دوپٹہ اجمیر سے رنگوا دے

ہووے اَصلی خاص مَڑیچہ نہ نقلی ول پھیر دا

خالص مارواڑ کے علاقے کا اصلی ۔ نقلی اور دھوکے بازی والا نہ ہو

جَلدی آوے نہ چِر لاوے کم نہیں اِتھ دیر دا

جلد آئے، دیر نہ لگائے۔ یہاں دیر کا کام نہیں ہے

بِرہوں دا چُوڑا پریت دا سُوہا کاک ندی دے گھیر دا

عشق کا چُوڑا ہو، پریت کا دوپٹہ اور وہ بھی کاک ندی کے گھاٹ کا

بَچھوا بِیکانیری گھنساں سَجڑے کَھبڑے پیر دا

بچھوا بیکانیری لوں گی۔ دائیں بائیں پاؤں کا

سَہجوں پیساں پا ٹھمکیساں تھورا چَیساں ڈِیر دا

خوشی سے پہنوں گی پہن کر لطف لوں گی۔ دیور کا احسان لونگی۔ (جو یہ لا کر دے گا)

یار فرِیؔد مَنیندِم آکھے کیا غَم ہِئے دے ویر دا

فرِیؔد ! دوست میری فرمائش مانتا ہے۔ کسی دوسرے کی مخالفت، دشمنی کا کیا غم

تلفظ:۔ ٹھمکیساں، ٹھُم کے ساں۔ پیساں، پے ساں۔ چیساں، چے ساں ۔ منیندِم، منے ں دِم

مصرعے :- 22
الفاظ:- 104
راگ:- جوگ

﴿ کافی 7 ﴾

حُسن ، قُبح سبھ مظہر ذاتی
ہر رَنگ میں بے رَنگ پیارا

خوبصورتی ہے یا بدصورتی سب اُسی ذات کا مظہر ہیں۔ ہر ایک رنگ میں وہی بے رنگ محبوب ہے

نَحنُ اَقرب رَاز انوکھا وَھوَ مَعکُم ملیا ہوکا
سمجھ سُنجاتُو عالِم لوکا ہے ہر رُوپ میں عین نظارہ

"میں قریب ہوں"، کا راز انوکھا ہے۔ "وہ تمہارے ساتھ ہے" کا اعلان ہو چکا ہے۔ اے عالم حضرات!
سمجھو اور پہچانو ہر روپ میں بالکل وہی جلوہ ہے

وَ فِی اَنفُسکُم سِر اِلٰہی لَو دَلیّتُم فَاش گواہی
ہر صُورت وِچ رَانجھن ماہی کیتا ناز دا ڈھنگ نیارا

اور وہ تم میں ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ یہ اللہ کا راز ہے۔ اگر تم رسی بھی ڈالو تو وہ بھی اللہ ہی پر جا پڑے گی۔
واضح گواہی ہے ہر صورت میں محبوب نے ہی انوکھا ناز کا ڈھنگ اختیار کیا ہے۔

حُسن اَزل دی چال عجیب اے طرح لطیف اے، طرز غریب اے
آپ ہے عَاشق آپ رقیب اے تھی دِلبر جگ موہئیس سارا

حُسن ازل کا انداز عجیب ہے۔ طور طریقہ لطیف اور ڈھنگ نیارا ہے۔ خود ہی عاشق، خود ہی رقیب اور خود ہی
محبوب بن کر جہان کو گرویدہ کر لیا ہے

کِتھ مُطرب کِتھ تان ترانہ کِتھ عابد، کِتھ نِفل دُگانہ
کِتھ صُوفی سَرمست یگانہ کِتھ رِنداں میں کرے اُتارا

کہیں وہ گائیک کہیں خود گائیکی تان ترانہ، کہیں عبادت گزار، کہیں نفل دوگانہ ہے۔ کہیں بے
مثال مست صوفی اور کہیں وہ رندوں میں اُتر آتا ہے۔

کیا اَفلاک ، عَقول ، عَناصر کیا متکلم ، غائب ، حاضر
ہَر جا نُور حقیقی ظاہر کون فرید ! غریب وچارا

کیا افلاک، عقول اور عناصر، کیا متکلم، غائب، حاضر، ہر مقام پر نور حقیقی ظاہر ہے۔ فریدؔ تو ایک غریب مسکین

مصرعے :- 24
الفاظ :- 99
راگ :- تلنگ

﴿کافی 8﴾

درد اندر دی پیڑ
ڈاڈھا سخت ستایا

ہجر فراق دے تیر دِل نوں مار مُنجھایا

اندر کے درد کی تکلیف نے نہایت سخت ستایا ہے۔ ہجر، فراق کے تیر نے نشانہ بنا کر دل کو حواس باختہ کر دیا ہے

عشق ہے ڈُکھڑے دِل دی شادِی عشق ہے رَہبر، مُرشِد، ہادِی
عشق اساڈا پِیر جنّیں کُل راز سُجھایا

عشق دُکھی دل کی خوشی، عشق رہبر، مُرشد، ہادی۔ عشق ہی ہمارا پیر ہے۔ جس نے تمام راز سمجھا دیئے

اے دِل مُٹھڑی گندڑی مندڑی جانوݨ لاء دی برھوں دی بندڑی
ازلوں تانگھ دا تیر جانی جوڑ چُنبھایا

یہ فریب خوردہ، بے کار، بے حال دل! پیدائش کے وقت سے ہی عشق کی کنیز ہے۔ ازل سے
انتظار و چاہت کا تیر محبوب نے مہارت سے چبھو دیا ہے -

ناز، تبسم، گُجھڑے ہاسے چالے پیچ، فریب دِلاسے
حُسن دے چار امیر جنھ چوَ گوٹھ نِوایا

ناز تبسم، در پردہ مذاق، پیچیدہ چالیں، فریب اور دِلاسے۔ حسن کے یہ چار حکمران ہیں جنھوں
نے چار دانگ عالم کو جُھکا رکھا ہے۔

وُٹھڑی پالی سدا متوالی مینہ وَسراند تے والی آلی
روہی رَشک ملھیر وَاندھا بخت وَلایا

سدا مست پالی کے خطے میں برسات ہوئی ہے۔ بارش کی کیفیت اور گیلی ریت، روہی پر ملھیر
کو رشک آ رہا ہے۔ خوش قسمتی نے اِدھر رخ کر لیا ہے

تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں سبھوں خُنکی چائی سوکاں
نند نہ مانوِن کھیر مولا مارڑ وَسایا

فرید کے ٹھکانے سر سبز ہو گئے ہیں۔ فرطِ مُسرت سے خشک لکڑیوں تک سے بھی سبزہ پھوٹ پڑا ہے۔
شیر دانوں میں دودھ نہیں سما رہا۔ اللہ نے مارواڑ کو آباد کر دیا

تلفظ:- پیڑ، پی ڑ۔ مُنجھایا، مُن جھایا۔ جانوݨ، جاں وں ڑ۔ چُنبھایا، چُں بھایا۔ جنھ۔ جن ھ۔ واندھا، واں دھا (شیر دان) تصویر دیکھیں

مصرعے :- 16
الفاظ :- 80
راگ :- بھیروی

کافی 9

ساڈا دوست دِلیں دا نور محمد خواجہؒ
ڈھولا یار چھیندا نُور مُحمد خواجہؒ

ہمارے دلوں کا دوست نور محمد خواجہ محبوب، پسندیدہ دوست نور محمد خواجہؒ

ساڈے سارے شَرم بھَرم دا تیڈے گَل وِچ لاَچا

ہماری تمام شرم بھرم کی لاج تیرے ذمے ہے

عَرب وِی تیڈی ، عَجم وِی تیڈی ٭ مُلک پنجاب دا راجہ

عرب کی دھرتی بھی تیری، عجم کی دھرتی بھی تیری، ملک پنجاب کا راجہ بھی تُو ہے

زَمیں ، زَمن وِچ وَجدا گجدا فیض تیڈے دا وَاجا

زمین وزمان میں تیرے فیض کا باجا بج رہا ہے۔

قَدم تیڈے وِچ نوں مَن بھاگم اَنگن میرے پَوں پا جا

تیرے قدم میں میرے لئے نو من خوش بختی ہے، میرے صحن میں قدم رکھ جا

دِلبر جانی ، یوسف ثانی موہَن مُکھ ڈِکھلا جا

اے دلبر جانی، یوسف ثانی اپنا موہ لینے والا مکھڑا دِکھلا جا

نوشہ ! شَہر مَہار دا بَنڑا سِکدی کوں گَل لا جا

شہر مہار کا نوشہ، دُلہا، اس ترستی کو گلے لگا جا

نَین فرِیَد دے دَرس پیاسے آ جا نہ ترسا جا

فرِیَد کی آنکھیں درشن کی پیاسی ہیں۔ آجا نہ ترساجا

٭ تمام قلمی نسخہ جات میں "ملک پنجاب" ہے۔ لیکن عام طور پر "سندھ پنجاب دا راجہ" لکھا جاتا ہے۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 111
راگ :- جوگ

﴾کافی 10﴿

ساڈے نال سدا توں وس پیا
وس ، ہس، رس ! دلڑی کھس پیا

تم ہمیشہ ہمارے ساتھ بسو، آباد رہو، خوشی اور رچاؤ سے دل چھینتے رہو

سر وچ درد ، دماغ خماری   تتلے رتڑے ہنجڑوں جاری
جیڑے جھورے ، دل آزاری   تن سولاں دے وس پیا

سر میں درد، دماغ میں خمار گوشہ چشم سرخ، آنسو جاری، دل میں اندیشے، دل آزاری، جسم دکھوں،
کانٹوں کے بس میں ہے

بے پت دی بے پتڑی یاری   ظلم اندھاری ، بے نرواری
پہلوں لٹ لٹوا ! دل ساری   پچھے چوری نس پیا

بے اعتبار کی ناقابل اعتماد دوستی، ظلم اندھیر، بے انصافی، پہلے تو میرا تمام کا تمام دل لوٹ لیا۔
لٹوادیا اور پھر بعد میں بغیر بتائے بھاگ کھڑا ہوا

ہجر سوا کئی سود نہ پائم   چوٹیاں کھٹھم ، حال ونجائم
منتاں کیتم سیس نوائم   نک گھر ڑیندئیں ، گس پیا

مجھے جدائی کے سوا کیا فائدہ ملا ہے۔ میں نے بال نوچ لئے حال تباہ کیا۔ منتیں کیں۔ سر جھکایا، ناک رگڑتے
رگڑتے گھس گیا یا ناک رگڑتے رگڑتے زمین پر گہری لکیر بن گئی

پیش کتا جنیں فہم ، فکر کوں   لیت لعل دی ارکھر کوں
کر کر شکر نہ ڈتڑس سر کوں   عشق دے رہ وچ بھس پیا

جس نے بھی عقل فکر ہی کو رہنما بنایا "چوں، چرا، کاش، شاید کی چھیڑ چھاڑ میں پڑ گیا۔ شکر گزاری
کے ساتھ سر قربان نہیں کیا۔ وہ عشق کی راہ میں ہمت ہار گیا

لانڑے پھوگ فرید سہیساں   سٹ گھر ، بار تے بار وسیساں
کرڑی تے ونج جھوکاں لیساں   اج کل تو بھا وس پیا

اے فریدؒ میں لانڑے اور پھوگ کے پودوں کے ساتھ زندگی گزاروں گی گھر بار چھوڑ کر ویرانہ آباد کروں گی
کرڑے کرڑی کے علاقے میں ٹھکانے کروں گی۔ آج کل تو بھہ آباد ہو گیا ہے

مصرعے :- 22
الفاظ :- 108
راگ :- مالکونس

﴾کافی 11﴿

سانول پُنل وَل گھر ڈو سِدھایا
تن مُونجھ ماریا، سِر سُول تایا

سانولا محبوب واپس گھر کو روانہ ہو گیا انتظار اور اشتیاق نے مارا، درد نے سر میں آگ لگائی

ڈونگر ڈرانوِن ڈکھڑے ستانوِن ڈیئیں، بلائیں کر ٹول آنوِن
بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھانوِن گھر بار ڈِسدا سارا پرایا

دشوار گزار پہاڑ ڈراتے، دکھ ستاتے، ڈائنیں، بلائیں ٹولے بنا کر آتی ہیں۔ محبوب کے بغیر
قریبی رشتہ دار بھی نہیں بھاتے۔ گھر بار سارا پرایا نظر آتا ہے

مُٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ پھلڑیاں ڈوڑے ڈراپے تانگھاں اَولڑیاں
جانی اَویڑا، پِیتاں کُللڑیاں ہے ہے اَڑایا اَکھیاں اَجایا

فریب خوردہ کم بخت کو خوشیاں راس نہ آئیں۔ دوہرے طعنے عجیب انتظار، بے چینی، محبوب
سخت مزاج، پیچیدہ محبت، ہائے ہائے آنکھوں نے بے کار پھنسا دیا

تحفے ڈکھاں دے غم دِیاں سوغاتاں کیچوں سَسی ڈو آیاں براتاں
برہوں بساطاں، اَوکھیاں گھاتاں جیڑا نبیڑے نیڑا نبھایا

دکھوں کے تحفے، غم کی سوغاتیں، کیچ سے سسی کو تحائف آئے عشق کی شطرنج، مشکل چالیں۔
کم بخت عشق نے جان کو جھنجھوڑ ڈالا

گُزریئے وِہانے، جوبن دے مانے سیرھے کُمانے، اُجڑیے ٹکانے
جُھردی جُھرانے، ڈھولن نہ جانے دِلڑی مُسایا، بے وس رُلایا

جوبن جوانی کا غرور جا چکا۔ پھولوں کے ہار کملا چکے۔ ٹھکانے اجڑ گئے۔ اندر ہی اندر گھلتی ہوں۔ محبوب جانتا تک
نہیں۔ دل نے فریب دیا۔ بے بس کر کے سرگردان کیا

آساں اُمیداں، سَاڑیاں پِچالیاں اَصلوں بَروچل پِیتاں نہ پالیاں
مارُو، مِہر دِیاں دیداں نہ بھالیاں آیُم فریدا! سختی دا سایہ

آسیں، اُمیدیں جل گئیں، بروچل محبوب نے بالکل پریت نہ پالی۔ جان لیوا (محبوب) نے مہر و محبت
کی نظروں سے نہ دیکھا۔ فرید میرے سر پہ سختی کا سایہ آ گیا

44
175
راگ :- مالکونس

﴿کافی 12﴾

سَٹ سانول سَجّݨ سِدھایا
سِر سُنجڑے سُول سَتایا

ہمدرد سانولا محبوب، چھوڑ، پھینک کر چل دیا۔ میرے سر کو منحوس دُکھ نے ستا رکھا ہے

تَپڑی کَلھڑی، تَپڑی مَلڑی ۔۔۔ سانگ ہِجر دے رَلڑی
جندڑی جَلڑی، دِلڑی گَلڑی ۔۔۔ لِگڑی اَگ کُلَلڑی
پیڑ اَوَلڑی، نیڑے گھلڑی ۔۔۔ پَل پَل پُور پَرایا

ٹوٹی چٹائی پر اکیلی پڑی، جدائی اور میں یکجان ہوگئے ہیں۔ جان جل گئی۔ دل گل چکی، عجیب بے ڈھب آگ لگی ہے۔ انوکھا درد ہے جو محبت نے دیا ہے۔ ہر لمحہ نئے اندیشے، پل پل انجانا دُکھ

پَربت رولے، جَھکَڑ جھولے ۔۔۔ غم دے سَانگ سَنگھولے
سوز سَمولے، یار نہ کولے ۔۔۔ جیڑا جَل بَل کولے
سَختی گولے سُجھم نہ اولے ۔۔۔ دَم دَم روگ سَوایا

پہاڑوں میں سر گردانی، جھکڑ جھولے، غم کی برچھیاں، نیزے، دُکھ یکجا۔ دوست ساتھ نہیں، جی جل کر کوئلہ ہو چکا۔ سختی تلاش میں ہے۔ کوئی اوٹ جائے پناہ مجھے سجھائی نہیں دیتی۔ دم بدم روگ بڑھ رہا ہے۔

نَئیں باری، مَنتاری ہاری ۔۔۔ کاری مُونجھ مُنجھاری
دَرداں ماری، کَرِم نہ کاری ۔۔۔ اُلٹا تَروڑِم یاری
اَنگ آزاری، اَکھیاں جَاری ۔۔۔ جو لکھیا سو پایا

ندی بھرپور ہے۔ تیرنا نہیں جانتی، ہار چکی، بھرپور اشتیاق ومایوسی نے نیم جان کر دیا۔ دُکھ نے مارا، کوئی مداوا نہیں کرتا۔ الٹا قطع تعلق کرتا ہے۔ جسم آزاری، آنسو رواں، جو میرے نصیب میں تھا وہ میں نے پایا

ڈُونگر کالے، پیریں چھالے ۔۔۔ تَتڑی وَیَتھے گھالے
اَکھیاں نالے، سوز پَچالے ۔۔۔ زَخم جِگر دے آلے
پیت نہ پالے، کَردا چَالے ۔۔۔ فِکر فِراق مُنجھایا

کالے پہاڑ، پاؤں میں چھالے، جان جلی مصیبتیں بھگتے، آنکھوں سے آنسوؤں کے نالے، سوز جُھلساتا ہے۔ زخم جگر تازہ ہیں۔ پیت نہیں پالتا۔ چالیں چلتا ہے۔ فکر اور جدائی نے نیم جان کر دیا

خوشیاں کھسدا، بھیت نہ ڈسدا ول ول ڈھولݨ نسدا
نیڑے وسدا سبھ کوئی ہسدا جھیڑا جھگڑا سس دا
ڈوڑا ڈکھڑا جی بے وس دا دلڑی مفت اڑایا

خوشیاں چھینتا ہے۔ راز نہیں بتاتا، محبوب بار بار فرار ہوتا ہے۔ ہر ہمسایہ مذاق اڑاتا ہے۔
ساس کا تکرار ہے۔ بے بس کا جی دوہرا دکھی ہے دل نے مفت میں پھنسا دیا ہے۔

روہ گھنیڑے، راہ اویڑے وسدا یار پریڑے
امڑی جھیڑے، ویر نہیڑے سس، ننان کھہیڑے
آ وڑ ویڑھے، چھوڑ بکھیڑے سٹ گھت شور اجایا

گنجان پہاڑ، مشکل راستے، دوست دور فاصلے پر آباد، ماں کا تکرار، بھائی جھنجھوڑتا ہے۔ ساس اور نند جھگڑا کھڑا کرنے کے لئے چھیڑتی ہیں۔ اب گھر آ بھی جا۔ جھگڑے چھوڑ، بیکار کا شور ختم کر

نکلن آہیں، سنجھ، صباحیں برہوں، ڈکھیندا بھاہیں
لگڑیاں چاہیں، سجھن نہ واہیں رلدی بیلے کاہیں
سنجڑیاں جھوکاں، اجڑیاں جاہیں یار فرید نہ آیا

سویر، شام آہیں نکلتی ہیں۔ عشق آگ بھڑکاتا ہے۔ چاہتیں لگی ہیں۔ کوئی محفوظ راستہ نہیں سوجھتا، دریا کے کنارے سرکنڈوں میں سرگردان ہوں۔ گھر ویران، ٹھکانے اجڑ گئے۔
تلفظ:۔ پیڑ، پی ڑ۔ نیڑے، نی ڑے۔ ویقے، وی ئے قے۔ نہیڑے، نہے ڑے، کھہیڑے، کھہے ڑے

مصرے :- 16
الفاظ :- 68
راگ :- بھیروی

﴿کافی 13﴾

عِشق لَگا گھر وِسریا
زر وِسریے ، وَر وِسریا

عشق لگا کر گھر بُھولا، زر، ور بُھولا

گُزریے ناز حُسن دے مانڑے زیور ، تریور ، وِسریا

حسن کے ناز اور غرور گئے، زیورات، پہناوے بھولے

وِسریے کَجلے ، سُرخیاں میندیاں بُولا ، بیئنسر وِسریا

کاجل، سُرخیاں، مہندیاں بُھولیں، بُولا، بَیئنسر بُھولے

دَرد ، اندیشے دِل دی مُوڑی پِیا کُل جَوہر وِسریا

درد، اندیشے ہی دل کی متاع ہیں باقی تمام ہنر، خوبی فراموش ہوئی

دَئیر ، کُنشت ، دُوارا ، مَندَر مَسجد ، مِنبر وِسریا

بتخانہ، آتش کدہ، دوارہ، مندر، مسجد، منبر سب بھولے

ہِک دے سانگے ہِک دی سَوں ہے خَیر بُھلی ، شَر وِسریا

ایک کی خاطر ایک کی قسم ہے۔ خیر بُھولی، شر بُھولا

ہر ویلھے "ہَر" یاد اسانوں ہور امانہر وِسریا

ہر وقت "محبوب" ہی یاد ہے۔ دیگر تمام فروعی باتیں ہم بُھول چکے ہیں

ویساں کیچ فرید نہ مُڑساں سُنج ، بَر دا ڈَر وِسریا

فرید! کیچ جانے سے نہیں مُڑوں گی۔ سنسان ویرانے کا ڈر بُھولا

تلفظ:۔ ما نڑے، ماں نڑے ں۔ تریور، ترے ور، بیئنسر، بے ں سَر۔ میندیاں، مے ں دیاں۔ دئیر، دَے ر۔ امانہر، اماں ہر ۔ویساں۔ وے ساں

مصرعے :- 14
الفاظ :- 63
راگ :- تلنگ

﴿کافی 14﴾

کئی مانڑھوں اَئیمیں یار دا
ساتھی کھَڑا سَنیڑھا ڈیندا

دوست کا بھیجا ہوا کوئی آدمی آیا ہے۔ ساتھی کھڑا پیغام دے رہا ہے

عشق نہیں ہے تیر بَلا دا ظُلمیں چوٹ چَلیندا

عشق نہیں تیر بلا ہے۔ ظالم چوٹ چلاتا ہے

ناز ، ادا کُجھ کرے نہ ٹالا حُکمیں برہُوں بَچھیندا

ناز وادا ذرہ بھی نہیں ٹلتے۔ لازمی طور پر عشق کو بھڑکاتے ہیں

رَمز ، رَمُوز تے نَکھُڑے ہاسے سَبھ کُجھ دَرد سُجھیندا

اشارے، کنائے، در پردہ مذاق، درد سب کچھ سُجھاتا ہے

سوز ، فِراق تے دَرد ، اَندیشے تَن مَن پھُوک جَلیندا

سوز، فراق، درد، اندیشے دے کر تن من بھسم کر ڈالے

ہَرگز سُول نہ سَہندی دِلڑی یار اے بار سَہیندا

دل ہرگز دُکھ نہیں برداشت کر سکتی لیکن دوست یہ بوجھ برداشت کروا رہا ہے

ہِجر فریؔد ، کِتی دِل زَخمی دوست نہ مرہَم لیندا

فریؔد! جدائی نے دل زخمی کر دیا۔ دوست مرہم تک نہیں لگاتا

تلفظ:۔ مانڑھوں، ماں ڑھوں، اَئیمیں، اَے می ں۔ سنیڑھا، سنے ڑھا۔ چلیندا، چلے ں دا۔ ظلمیں، ظلم ی ں ۔ حُکمیں، حُکم ے ں۔

مصرعے :- 30
الفاظ :- 138
راگ :- تلنگ

﴿کافی 15﴾

کیا حال سُنانواں دِل دا
کوئی مَحرم راز نہ مِلدا

دِل کا کیا حال سناؤں۔ کوئی محرم راز نہیں ملتا۔

مُنہ دُھوڑ ، مِٹی سِر پایُم سارا ننگ ، نموز وِنجایُم
کوئی پُچھَن نہ ویڑھے آیُم ہتھوں اُلٹا عالَم ہِلدا

چہرے پہ غبار، سر میں خاک ڈالی۔ ساری عزت، شان گنوائی۔ کوئی حال دریافت کرنے گھر نہ آیا۔ بلکہ اُلٹا دنیا ہنستی ہے

آیا بار بِرھوں سِر باری لگی ہو ہو شہر خواری
روندئیں عمر گُزاریُم ساری نہ پایُم ڈَس منزِل دا

ہجر فراق کا بھاری بوجھ سر پہ آیا۔ شہر میں خواری اور ہو ہو ہوئی۔ گریہ کرتے تمام عمر گزاری۔ میں نے منزل کا پتہ نہ پایا

دِل یار کِتے کُرلاوے تڑپھاوے تے غم کھاوے
ڈُکھ پاوے سُول نبھاوے ایہو طور تیڈِے بیدل دا

دل دوست کے لئے آہ وزاری کرے، تڑپے، غم کھائے، دکھ پائے، مصیبتیں سہے تیرے بے دل کا یہی حال ہے

کئی سَہنس طبیب کمانوِن کئے پُڑیاں جھول پِلانوِن
میڈِی دِل دا بھیت نہ پانوِن پووے فرق نہیں ہِک تِل دا

طبیب کوشش میں ہیں۔ کئی پڑیاں گھول کر پلا رہے ہیں۔ میرے دل کی بات تک نہیں پہنچ رہے ہیں۔ ایک تل جتنا فرق نہیں پڑ رہا

پُنوں ہوت نہ کھڑ مُکلایا چھڑ کَلھڑی کیچ سِدھایا
سوہنے جان پچھان رُلایا کُوڑا عُذر نِبھایُم کَھل دا

پنوں ہوت نے رُک کر وداع تک نہ کیا۔ اکیلی چھوڑ کیچ روانہ ہوا۔ جان بوجھ کر سرگردان کیا۔ میں نے بھی آنکھ لگنے کا جھوٹا عذر نبھایا

سُن لیلیٰ ! دَھانہہ پُکار اے تیڈا مجنوں زار نِزار اے
سوہناں یار توڑے ہِک وار اے کڈیں چا پردہ محمل دا

اے لیلیٰ! فریاد اور پکار کو سُن۔ تیرا محبوب زار و نزار ہے۔ اے خوبرو محبوب! خواہ ایک بار ہی سہی، کبھی تو محمل کا پردہ اُٹھادے

دِل پرم نگر ڈو تانگھے   جتھاں پینڈے سخت اڑانگے

نہ راہ فرید! نہ لانگھے   ہے پندھ ڈُہوں مُشکل دا

دل محبوب کی اعلیٰ و بالا نگری کی طرف کھنچتا ہے۔ جہاں کے سفر سخت دُشوار گزار ہیں۔ نہ کوئی راستہ ہے فریدؔ! نہ گزرگاہ۔ نہایت مشکلات کا سفر ہے

تلفظ:۔ ویڑھے، وے ڑھے۔ سنبھس، س ں ھنس۔ سونوھیں، سوں ڑھیں۔ دھانبہ، دھاں ہ۔ پینڈے، پیں ڈے

مصرے:۔ 12
الفاظ:۔ 57
راگ:۔ جوگ

﴿کافی 16﴾

مارو مِٹھل وَل مُکھڑا چھپایا
ڈُکھڑیں ڈُکھایا، دَردیں مُنجھایا

جان لیوا میٹھے محبوب نے پھر چہرہ چھپایا۔ دُکھوں نے دُکھایا، دردوں نے نیم جان کیا۔

تانگھیں تپایا، مُونجھیں مُسایا   سُولیں ستایا، نیڑے ہَرایا

امیدوں اور کشش نے تپایا، اشتیاق اور مایوسی نے تباہ کیا مصیبتوں نے ستایا، عشق نے شکست دے دی

آتَڻ نہ بھانواں، سینگئیں رُوایا   ڈھوتیئں دا ویڑھا ڈھولڻ پَرایا

کپاس کاتنے کے مقام پر کسی کو نہیں بھاتی، ہم جولیوں نے رُلادیا۔ چغل خوروں کا محلہ ہے۔ محبوب بیگانہ ہے

سُنجڑی سَسی نوں جبلیں رُلایا   ہَے ہَے پُنل وَل پھیرا نہ پایا

تباہ حال سسی کو پہاڑوں میں سرگردان کیا۔ ہائے ہائے پُنل نے دوبارہ چکر بھی نہ لگایا۔

پُوریں پَرائیں دلڑی نُوں تایا   پیڑیں پُرانیں سُکھڑا وَنجایا

انجانی تکلیفوں نے دل کو ستایا۔ انجانے، اندیشوں نے دِل کو ستایا/ دیرینہ دُکھوں نے چین گنوایا

خوشیاں وِہاٹیاں، سانول سِدھایا   گَل گیا فریدا! جوبَن اَجایا

خوشیاں ختم ہوئیں، سانولا محبوب جاچکا۔ فرید! جوبن بیکار میں گل گیا۔

تلفظ:۔ منجھایا، مُں جھایا۔ نیڑے، نی ڑے۔ سینگئیں، سے ں گے ی ں۔ ڈھوتیئں، ڈھوتی ں۔ وہاٹیاں، وی ہاں ڑیاں

[illegible] :- 17
[illegible] :- 67
راگ :- [illegible]

﴿کافی 17﴾

ماݨ مُہیں دا چاک
ساڈے مَن بھانودا

ہمارا مان، افتخار بھینسوں کا چرواہا۔ ہمارے من کا پسندیدہ،

ہَر دَم ہونویں کولے میڈے کر رَکھاں دِل پاک
وَتاں گلکڑی پانودا

تُو ہر وقت ہمارے ساتھ رہے تمہیں تعویذ بنا کر رکھوں اور گلے لگائے پھروں

راتیں روندیئں، تپدیئں، کھپدیئں پَرہ گئی ہم باکھ
کیوں نہیں گَل لَانودا

رات کو روتے تپتے مغز کھپاتے۔ پو پھٹ گئی ہے مجھے گلے کیوں نہیں لگاتا

سانوݨ سہجوں مینگھ ملھاراں آئی ملݨ دی ساکھ
نیڑا جیڑا تانودا

ساون! خوشی کی مینگھ ملھار، ملن کے موسم کا تحفہ آیا ہے، عشق رُوح کو اُکساتا ہے

دَردُوں ٹھڈھڑیاں آہیں کڈھدی رو رو ڈیواں ہاک
ڈُکھڑا انگ نہ مانودا

درد سے ٹھنڈی آہیں بھرتی، روتے روتے چیخ اُٹھتی ہوں دُکھ بدن میں سما نہیں رہا

نال فرید دے سچ نہ کیتو آنوݨ دِی ہِگیوں آکھ
سوہݨاں وَل نہیں آنودا

فرید کے ساتھ تُو نے اچھا نہیں کیا، آنے کا کہہ کر گیا۔ اَے حسین و جمیل دوست واپس کیوں نہیں آجاتا

﴿کافی 18﴾

مصرعے:- 16
الفاظ:- 73
راگ:- بھیروی ملک

مُساکِ ملیندی دا گزر گیا ڈینھ سارا
سنگار کریندی دا گزر گیا ڈینھ سارا

(مسواک ملتی کا سارا دن گزر گیا۔ سنگھار کرتی کا سارا دن گزر گیا)

کجلہ پائیم، سُرخی لائیم کیتم یار وِسارا
میں نے کاجل لگایا، سرخی لگائی۔ دوست کو میں یاد ہی نہ رہی

کانگ اُڈیندئیں عُمر وہائی آیا نہ یار پیارا
کاگ اڑاتے (قاصد بھیجتے) عمر گزر گئی۔ آیا نہ یار پیارا

روہ، ڈُونگر تے جنگل بیلے رولیم شوق آوارا
جبل، پہاڑ اور جنگلوں، دریاؤں کے کنارے، شوق نے مجھے آوارہ سرگردان پھرایا

ہِک دَم عیش دی سیجھ نہ مانئیم بخت نہ ڈِتڑوم وارا
ایک لمحہ عیش کی سیج کا میں نے لطف نہ لیا۔ نصیب نے مجھے موقع ہی نہیں دیا

پڑھ بسم اللہ گھولیم سر کُوں چاتم عِشق اِجارہ
میں نے بسم اللہ پڑھ کر سر قربان کیا اور عشق کی بنیاد اُٹھائی (رسم ہے کہ بنیاد اٹھاتے وقت قربانی کی جاتی ہے)

رانجھن میرا میں رانجھن دِی روز اَزل دا کارا
رانجھا میرا ہے میں رانجھن کی یہ تو روزِ ازل کا طے شدہ معاملہ ہے

ہِجر فرید اُلنبی لائی جَل گیُم مُفت وِچارا
فرید! جدائی نے آگ لگائی۔ میں بے چارہ مفت میں جل گیا

تلفظ:۔ ملیندی، ملے ں دی - اُڈیندئیں -اُڈے ں دی ں - وِہائی۔ وی ہاں ڑی ں۔ مانئیم، ماں ڑیم۔ اُلنبی، اُل ں بی

مصرعے :- 42
ماترا :- 180
راگ :- تودی

﴿کافی 19﴾

نام اللہ دے پاندِھیڑا
میڈا لے سنیہڑا جا
اللہ کے نام پر اے مسافر میرا پیغام لے جا

آکھیں بٹھ گھت دروہ! پریت کوں یار نہ وٹڑا لا
کہنا ! دھوکے بازی کو آگ میں ڈال ۔ اے دوست پریت کو بٹہ نہ لگا

جیویں ! جیویں کنڈ ڈے گیا ہئیں اُنویں مُنہ ڈے آ
عمر دراز! جیسے پیٹھ کر گئے۔ ویسے ہی رُخ اِدھر کر کے آؤ

ہے ہے ظالم ،نیت مُراد اَئی تھولے کھوٹ کَما
ہائے ہائے ظالم! نیت کے مطابق مُراد ملتی ہے۔ تھوڑے فریب کر

چالیں ، پیچ ، فریبیں والی ڈھولݨ ریت وٹا
چالوں فریبوں والی پیچیدہ ریت رسم اَے محبوب تبدیل کر

کر کے سنگت سانگ بیگانے بیٹھوں مَن پرچا
بیگانہ لوگوں سے تعلق جوڑ کر اپنے دل کو راضی کر کے بیٹھ گئے ہو۔

پیا ہے کون کہیں دا تُوں ہِی ساڈے بار اُٹھا
اور کون کس کا ہے تو ہی ہمارے بوجھ اُتار ذمہ داری لے

سَس ، نناناں مارِم طَعنے مہٹے ڈیوم ما
ساس، نندیں طعنے دیتی ماں ملامت کرتی ہے

* آ کر ماہی دِیدیں دیرے دِل وِچ جھوکاں لا
اے محبوب میری نظروں میں ڈیرے ڈال اور دل میں ٹھکانے بنا

* نہ کَدھ گالھیں نہ ڈے مَندڑے وَاتوں سَمجھ الا
دشنام نہ دے سوچ سمجھ کر منہ سے بول

* یاری لَایو ، لَا نہ جاتو محض نہ آیو ڈَا
دوستی کی، نبھانا نہ جانا۔ تمہیں طریقہ ہی نہ آیا

✻ جھور، جھرائے جند دا جوکھوں ڈینہ ڑس ماس سُکا

اندر ہی اندر گھول کر مارنے والا جان کا عذاب! جس نے گوشت تک کو سکھا دیا

✻ ڈِٹھڑئیں باجھوں کیویں جتراں برہوں لگا ہڈ تا

دیکھے بغیر کیسے صبر کروں، عشق و جدائی نے ہڈیوں تک کو گرما دیا ہے

✻ سکھنے نہ ڈے یار، اُلانبھے کر کُجھ کان حیا

اے دوست بلاوجہ شکوے نہ کر۔ کسی وجہ سے کچھ تو لحاظ کر

✻ سوہنئیں نال نبھاوے ہر کئی کوجھی نال نبھا

حسین و جمیل خوبروؤں کے ساتھ تو سب نبھاتے ہیں۔ تُو بد صورت کے ساتھ نبھا

✻ جلدی آنویں، نہ چر لانویں ساہ تے نہم وِسا

جلد آنا۔ دیر نہ لگانا مجھے دم پر کوئی بھروسہ نہیں

ڈے کر ساڈی بانہہ سراندی سُوھے، سیجھ سُہا

ہماری بانہہ سر کے نیچے رکھ رنگین دوپٹوں اور سیج کو زینت دے کر لطف لے

تیئں کن سانول دِلڑی آپے آ ویچیم سر چا

اے محبوب تیرے ہاتھ میں نے دل بیچا جسے خود ہی سر پر اُٹھا کر لائی

بے ٹھاہی گزران نہ بھلی بَٹھ پیا کُوڑ نبھا

نااتفاقی کی گزر بسر تو اچھی نہیں۔ جھوٹا نباہ بھاڑ میں جائے

چاڑھیں توڑ! نہ رہ وِچ رولیں رکھناں یاد وَفا

منزل مقصود تک پہنچانا راستے میں چھوڑ نہ جانا۔ وفا یاد رکھنا

آنگن فرید دے بھورل جانی سہجوں آ پَوں پا

اے میرے خوبصورت محبوب فرید کے آنگن میں خوشی خوشی آ کر قدم دھرو

✻ درج ذیل مصرعہ جات کی خوبی یہ ہے کہ ان کو اگر الٹ پلٹ دیا جائے تو بھی نہ تو وزن خراب ہوگا اور نہ ہی مفہوم میں تبدیلی واقع ہوگی

مصرے :- 40
الفاظ :- 182
راگ :- جنگ۔بھیرویں

﴿کافی 20﴾

وَہ وَہ سوہݨے دا وَرتارا
ہر صورت وِچ کرے اُتارا

ہِک جاہ چاوے عِشق اِجارا ہِیٔ جاہ ڈیوے حُسن اُدھارا

واہ واہ اُس حسین و جمیل کا برتاؤ، ہر صورت میں جلوہ نمائی کرتا ہے۔ایک مقام پر عشق کی بنیاد اٹھاتا ہے۔دوسرے مقام پر حُسن اُدھار دیتا ہے۔

او مالِک میں اَدنیٰ سَگ دا ہر صُورت وِچ مِٹھڑا لگدا
میں کیا! موہ لِئیُس مَن جَگ دا ماریُس ہر جا ناز نغارا

میں ادنیٰ سگ! وہ میرا مالک، ہر صورت میں پیارا میٹھا لگتا ہے۔میں ہی کیا! اُس نے سارے جگ کا من موہ لیا ہے۔ہر جگہ اپنے ناز کا نقارا بجایا ہے۔

میں بے آس اُمید دا تاݨاں ہر کَس ، ناکَس دے مَن بھاݨاں
دوست اَویڑا ، یار اَیاݨاں ہَر ہِک دِل نُوں لگّے پِیارا

مجھ بے آس و امید کا مان، ہر کس ناکس کے من کو بھلیا پیچیدہ مزاج، بھولا بھالا دوست ہر ایک دل کو پیارا لگتا ہے

جو میں وَانگ بُجھارت بُجھدا سو تھیا واقِف سارِی گُجھ دا
ہرگز دَخل نہیں کہیں کُجھ دا جاݨ نَظارا یار دا سَارا

جو بھی میری طرح پہیلی بُوجھ لیتا ہے۔وہی سارا راز جان لیتا ہے۔"کسی" اور "کچھ" کا ہرگز دخل نہیں۔تمام تر نظارہ دوست کا ہی جان

چَرن گُرو دے سِیس نوِائیں جو آکھے چُم اَکھیاں چَائیں
جُہد جہاد دے بار اُٹھائیں قُرب ، کمال ہِیٔ مَطلب بارا

استاد اور مُرشد کے قدموں پہ سرجھکانا، جو بھی کہے چوم کر آنکھوں پر رکھنا، بھرپور کوشش اور جہاد کے بوجھ اٹھانا، قُرب اور تکمیل ہی وزنی (سب سے بڑا) مطلب ہے ۔

جو بھی یہ چار صفات رکھے گا، جذب جذبہ، ضبط النفس، مراقبہ، شب بیداری! شام (کرشن جی مہاراج) محبوب کے آستان پر خوشی خوشی بسے گا اور کائنات میں سب سے بے نیاز اور انوکھا ہوگا۔

جَگرَت ، سُپَن ، سکوپَت ، تُریا تیڈِی سَیر دے سَانگے جُڑیا
جِیندا پیر سُنجاݨوں ، تُھڑیا پھِرسی تِھی چَوٗ گوٹھ آوَارا

عالم دنیا، عالم خواب، عالم ارواح، عالم لاہوت (بیرنگی) تیری سیر کے لئے وجود میں آئے، پہچاننے میں جس کا بھی قدم بھٹکا آوارہ ہوکر چہار اطراف پھرے گا۔

تُوں اے سَمجھ، سُنجَانڑ نہ چھوڑیں ۔۔۔ نِرگُنڑ ، سَرگُنڑ وِچ جَاہ جوڑیں
اپنڑے آپ تُوں مُونہہ نہ موڑیں ۔۔۔ سب ہے رُوپ سرُوپ تہمارا

تو یہ سمجھ اور پہچان نہ چھوڑنا اُس ذات مطلق بالائے صفات اور بمعہ صفات کے حضور میں اپنی جگہ بنانا
اپنے آپ سے منہ نہ موڑنا ۔۔۔ کیونکہ یہ تمام روپ سروپ تمہارا ہی تو ہے

چارُوں ، بید ، بدَانت ، پُکارِن ۔۔۔ اوم ، بِرم ، نارائِن ، دھارِن
آتم اُتم سرُوپ سُدھارِن ۔۔۔ دُویت فرِیدؔ ہے جُوٹھا لارَا

چاروں وید، دیدانت، پکارتے ہیں، (ہندوؤں کی مذہبی کتب / شاستر) ذاتِ اقدس، ذات مطلق،
واجب الوجود روح اعظم، ۔اعلیٰ و برتر، افضل ومقدس، حسن و جمال تمہارا ہی روپ ہے۔فرید دوئی (شرک) دھوکہ اور فریب ہے

☆ یہ دو مصرعے ایسے ہیں کہ اگر ان کو کئی مرتبہ الٹ پلٹ بھی دیا جائے تو نہ وزن عرّاب ہوگا اور نہ ہی
مطلب میں تبدیلی آئے گی ۔ نوٹ :۔اس کافی کے معانی بیان کرتے ہوئے اطمینان نہیں ہو رہا
اگر موقع ملا تو پچھلے چار بند دوبارہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

﴿ کافی 21 ﴾

مصرے :- 14
الفاظ :- 53
راگ :- بھیروی

ہے ہے یار بروچل
ہک تل ترس نہ کیتا
ہائے ہائے بروچل دوست نے ایک تل ترس نہ کیا۔

کر کے سخت نمانی آپنے نال نہ نیتا
سخت لاچار کر کے اپنے ساتھ نہ لے گیا

ہجر پیالہ ازلوں میں مٹھڑی لو پیتا
فراق کا پیالہ روز ازل سے مجھ کم بخت نے گھول کر پیا

جنیں ڈینھ سجن سدھائے ڈکھ آیا سکھ بیتا
جس دن سے ہمدرد چھوڑ کر گئے دکھ آیا سکھ بیتا

سول کللڑا ، کوجھا لوں لوں ، رگ رگ سیتا
بدصورت پیچیدہ درد بال بال رگ رگ میں سلا ہے۔

اصلوں محض وسار ئیس لا کر پرم پلیتا
اصل میں اس نے بالکل بھلا دیا۔ عشق کا فلیتہ لگا کر

روہ فرید لتاڑاں شالا کھانوم چیتا
فرید! پہاڑوں میں سرگردان ہوں خدا کرے مجھے چیتا کھا جائے

تلفظ:۔ کیتا، کی تا۔ نمانی، نماں ڑی ں۔ کللڑا، ک ٹ لل ڑا۔

نمبر شمار: 22 صفحہ: 129 راگ: بھیروی	یہ کافی آپ کے دل میں مدینہ منورہ جانے کی آرزو اور مدینہ منورہ کی زیارت کا اشتیاق ابھرنے کے حوالے سے ماہ رمضان 1296 ہجری 1879 عیسوی میں تخلیق ہوئی	﴿ کافی 22 ﴾

اتھاں میں مٹھڑی نت جان بلب
او تاں خوش وسدا وچ ملک عرب

میں تباہ حال فریفتہ یہاں ہر وقت جان بلب ہوں وہ تو ملک عرب میں خوش بستا ہے

ہر ویلھے یار دی تانگھ لگی   نجے سینے سِک دی سانگ لگی
ڈُکھی دلڑی دے ہتھ ٹانگ لگی   تھئے مل مل سُول سمولے سب

ہر وقت دوست کی کشش، ویران سینے میں چاہت کی برچھی لگی ہے ڈکھی دل کے ہاتھ
ہدف لگ گیا۔ تمام دکھ یکجا ہو گئے ہیں

تتی تھی جوگن چوُدھار پھراں   ہند، سندھ، پنجاب تے ماڑ پھراں
سنج بار تے شہر، بزار پھراں   متاں یار ملم کہیں سانگ سبب

کم بخت جوگن بن کر چاروں اطراف ہند، سندھ، پنجاب اور ماڑ، ویران مقامات، شہر بازار پھر رہی ہوں
ممکن ہے دوست کہیں اتفاق سے سبب سے، کسی روپ میں مل جائے

جئیں ڈینہہ دا نینہہ دے شینہہ پھٹیا   لگے نیش ڈُکھاندے عیش گھٹیا
سر جوبن، جوش خروش ہٹیا   سُکھ سڑ گئے، مر گئی طرح طرب

جس دن سے عشق کے شیر نے زخمی کیا، دکھوں کے نیش لگے۔ عیش گھٹ گیا، سر میں جو جوبن جوش،
خروش تھا ختم ہوا۔ سکھ جل گئے خوشی کے انداز مر گئے

توڑے دھکڑے دھوڑے کھاندڑی آں   تیرے نام تے مفت وکاندڑی آں
تیڈے باندیاں دی میں باندڑیاں آں   تیڈے در دے کُتیاں نال ادب

چاہے دھکے ٹھوکریں کھاتی ہوں۔ ترے نام پر بلا قیمت بکتی ہوں۔ تیرے غلاموں کی بھی کنیز ہوں۔
تیرے در کے کتوں کا بھی ادب کرتی ہوں

وہ سوہناں ڈھولن یار سجن   وہ سانول ہوت حجاز وطن
آ ڈیکھ فرید دا بیت حزن   ہم روز ازل دی تانگھ طلب

واہ! خوبصورت محبوب، دوست، ہمدرد۔ واہ حجاز وطن کے سانولے محبوب! آکر فرید کا دکھوں بھرا
گھر دیکھو۔ مجھے تو روز ازل کی انتظار اور طلب ہے

﴿ کافی 23 ﴾

مصرعے :- 104
الفاظ :- 508
راگ :- بھیروی

سُݨ سمجھ ڑے زاہد جاہد توں
ہُݨ عشق دے اے کلمات عجب

ہے گال عجب، ہے حال عجب   ہے چال عجب ہے گھات عجب

ارے محنت اور جدوجہد کرنے والے عبادت گزار! سُن یہ عشق کے کلمات عجیب ہیں، بات عجیب ہے، حال عجیب، چال عجیب، شکار کرنے کے لئے کمین عجیب

ہے ذوق عجب، ہے شوق عجب   ہے عین عجب، ہے بین عجب
ہے ذِکر عجب، ہے فِکر عجب   ہے نفی عجب، اثبات عجب

ذوق، شوق عجیب ہے، اصل شکل میں ہونا، کسی اور شکل میں ہونا عجیب، ذکر، فکر عجیب، انکار، اقرار عجیب

کُل تانگھ، طلب مفقود کرن   سبھ صورت حق مسجود کرن
تھی باذِل ترک وجود کرن   سِک صوم، صلوٰۃ، زکوٰۃ عجب

ہر کشش، خواہش ختم کرتے، ہر صورت میں حق تعالیٰ ہی کو مسجود کرتے ہیں۔ بہت زیادہ خرچ کرنے والے بن کر اپنے وجود تک کو ترک کرتے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ کی چاہت عجیب ہے۔

حکمات عجب، شُبہات عجب   درجات عجب، درکات عجب
آیات عجب، طاعات عجب   طاغوت تے لات منات عجب

محکم اصول عجیب، شکوک عجیب، اوپر کے مراحل عجیب، نیچے کے مراحل عجیب، نشانیاں عجیب، اطاعتیں عجیب، طاغوت اور لات و منات (کے بت) عجیب ہیں۔

ہِک ذاتوں سہنس ذوات عجب   اَسماء، اَفعال، صِفات عجب
خوش خِضر دے فلسفیات عجب   ظُلمات تے آب حیات عجب

ایک ذات سے سینکڑوں ذاتیں عجیب، نام، کام، صفات عجیب ہیں۔ خضر کے فلسفیات، ظلمات اور آب حیات عجب ہیں۔

ٹھپ فقہ، اصول عقائد نوں   رکھ ملت ابن العربی دی
ہے دِلڑی غیروں پاک تری   مِصباح عجب، مِشکوٰۃ عجب

فقہ، اصول، عقائد کو ٹھپ کر رکھ دے۔ ابن العربی کی محبت اور مسلک رکھ، تیرا دل غیر سے پاک ہے شمع عجیب اور شمعدان عجیب (احادیث کی کتب)

حَرکات عَجب ، سَکنات عَجب اشغال عَجب ، اوقات عَجب
اوراد عَجب ، دعوٰت عَجب سَاعات عَجب ، ڏينهن رات عَجب

حرکات، سکنات عجب، اشغال، اوقات عجب، اوراد، دعائیں عجب، ساعات اور دِن رات عجب

لا تُدرِکہُ الاَبصَار عَجَب لا تحجبہٗ الاَشکال عَجب
ہے بحر عَجب ، ہے لَہر عَجَب ہے نَہر عجب ، قَطرات عَجب

عجیب ہے نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں۔ شکلیں اسے نہیں چھپا سکتیں۔ سمندر عجیب ہے لہر نہر اور قطرات عجیب ہیں۔

آفات عَجَب ، خَدشات عَجَب صَدمات عَجب ، حَسرات عَجب
وه جذبہ مِن جَذبات عَجَب راحات عَجَب ، لذات عَجَب

آفات، خدشات، صدمات، حسرتیں عجیب ہیں۔ واہ جذبات میں سے کیا جذبہ ہے۔ عجیب راحتیں اور لذتیں ہیں

ناسُوت عَجَب ، ملکُوت عَجَب جَبروت عَجب ، لاھُوت عَجب
تَلبیس عَجب ، تانِیس عَجَب تَقَدیس عَجَب ، سَطوات عَجَب

عالمِ دنیا، عالمِ ارواح، عالمِ صفات اور عالمِ ذات عجب ہے
اور پھر بہروپ، محبت، اُنس، تقدس، عجیب، کروفر عجیب ہیں۔

اَوہام عَجَب ، اِبہام عَجَب اِعلام عَجَب ، اِلہام عَجَب
ہَمزات عَجَب ، خَطرات عَجَب لمحات عَجَب ، شطحات عَجَب

وہم عجب ہیں، پوشیدگی، آگاہ کرنا، دل میں بات کا آنا عجب ہے۔ وسوسے، خیالات، اشارے، جھلکیاں، بظاہر کفریہ باتیں عجیب ہیں۔

ہے قُرب عَجَب ، ہے بُعد عَجَب ہے وَصل عَجَب ، ہے فَصل عَجَب
ہے قَہر حِجاب عِقاب عَجَب ہے لُطف نِجات ، سُبات عَجب

نزدیکی، دوری، ملنا، جدا ہونا عجیب ہے۔ غیض وغضب، پردہ، سزا عجب، نجات کا لطف، نیند، خمار عجیب ہیں۔

اَبدال عَجَب ، اَوتاد عَجَب اَقطاب عَجَب ، اَفراد عَجَب
تَحقیق عَجَب ، تَصدِیق عَجَب تَقلِید ، عَدُول ، ثِقات عَجَب

(تصوف کی دنیا کے مختلف مدارج رکھنے والے) ابدال، اوتاد، اقطاب، افراد عجیب ہیں، تحقیق،
تصدیق عجیب، پیروی، رُوگردانی، قابل اعتماد عجِیب ہیں

ہے قَلب عَجَب ، ہے سِر عَجَب ہے نفس عَجَب ، ہے رُوح عَجَب
ہے حرم عَجَب ، احرام عَجَب حُجاج عَجَب ، عَرفات عَجَب

دل عجیب، راز عجیب، نفس اور روح عجیب ہے۔ حرم، احرام، حُجاج، عرفات عجیب ہیں۔

جبریل عجب ، تنزیل عجب ترتیل عجب ، تعمیل عجب
ہے ظہر عجب ، تفسیر عجب ہے بطن تے تاویلات عجب

جبرائیل، تنزیل (قرآن کی)، ترتیل، تعمیل، ظاہر، عجیب، تفسیر، پوشیدہ مفہوم اور تاویلات عجیب ہیں

ہے فخر تے کبر ، غرور عجب ہے نار عجب ، ہے نور عجب
ہے نخل عجب ، ہے طور عجب ہے موسیٰ تے میقات عجب

تکبر، فخر، غرور، آگ، نور عجیب، درخت (جس سے حضرت موسیٰؑ کو "انی انا اللہ" کی آواز سنائی دی)
عجیب، طور (خود) موسیٰ اور مقررہ مقام عجیب ہیں۔

آغاز عجب ، انجام عجب ہے شام عجب ، پربھات عجب
ہے شمس تے مدالظل عجب ہے عکس عجب ، ذرات عجب

آغاز، انجام، شام، پَو کا پھٹنا، سورج، سائے کا بڑھنا، عکس اور ذرات عجیب ہیں

ہے طرح قیام ، قعود عجب ہے وضع رکوع ، سجود عجب
ہے شفع عجب ، ہے وتر عجب ارکان عجب ، رکعات عجب

(نماز میں) قیام کا انداز، بیٹھنا، رکوع کا انداز، سجود، دو اور چار رکعت والی نمازیں، تین
رکعت والی نماز (نماز کے) ارکان، رکعتیں عجیب ہیں

نفقات عجب ، صدقات عجب خیرات عجب ، حسنات عجب
ہے دنیا اصل احاد عجب ہے دین الوف میأت عجب

(خدا کی راہ میں) اخراجات، صدقات، خیرات، نیکیاں عجیب ہیں۔ دنیا کی اصل تو ایک ہی ہے لیکن دین، ہزاروں سینکڑوں ہیں۔

ہے دوزخ طبعیات عجب ہے جنت سبع صفات عجب
عصیان عجب ، عصات عجب ابرار تے باقیات عجب

دوزخ کی کیفیات، سات خوبیوں والی جنت، گناہ، گناہ گار، نیک لوگ باقی رہ جانے والی نیکیاں عجیب ہیں

واللیل ہے رمز بطون عجب والقلم عجب ، ہے نون عجب
والتین تے والزیتون عجب والشمس تے والصافات عجب

سورۃ واللیل، پوشیدہ مفاہیم کا عجیب اشارہ ہے، سورۃ القلم، سورۃ نون۔ سورۃ والتین، سورۃ الشمس اور سورۃ
والصافات عجیب ہیں

من این الیٰ این است عجب ما الحاصل فی البین است عجب
من علم الیٰ العین است عجب اسرار ، رموز نکات عجب

کہاں سے کس طرف ۔۔؟ عجیب ہے۔(ان دو کے) درمیان جو حاصل ہے عجیب ہے۔
علم الیقین سے عین الیقین عجیب ہے۔(یہ) راز، اشارے اور نکات عجیب ہیں

گھر بار ڈِسے بر ، بار اَساں گئے وِسر سبھو کم کار اَساں
لاچار تے زار نِزار اَساں وہ ڈِتڑی برہوں برات عجب

گھر بار ہمیں ویران سنسان نظر آتا ہے۔ تمام کام کاج ہمیں بھول گئے۔ ہم لاچار اور زار و نزار ہیں۔
عشق نے کیا خوب تحفہ دیا ہے۔

ہِک پاسوں ناز نِواز عجب ہَئے طرفوں عجز نیاز عجب
ہے سوز عجب ، ہے ساز عجب ہے گھنڈ عجب ، ہے جھات عجب

ایک طرف سے عجیب ناز ہے دوسری طرف سے عجز و نیاز عجیب ہے۔ یہ سوز عجیب، ساز عجب ہے،
یہ نقاب عجب ہے جھلک عجب ہے

وہ عالم حُسن آباد عجب وہ سونڑھیاں دی بیداد عجب
لُٹی دِلڑی دی فریاد عجب مُٹھیاں اَکھیاں دی برسات عجب

واہ کائنات حَسن عجیب ہے۔ حسینوں کی بے داد بھی عجب۔ اُجڑی دل کی فریاد بھی
عجیب ہے۔ فریب خوردہ آنکھوں کی برسات بھی عجب ہے

ہَر آن اَحد ڈو دِھیان دَھرو ہے بے شک دِین ایمان اِیہو
دِل نال فرِیدؔ دا وَعظ سُنُو سَو بات دی ہے ہِک بات عجب

ہر وقت اللہ واحد کی طرف متوجہ رہو۔ بلاشبہ دین اور ایمان یہی ہے۔ فرید کا وعظ دل سے سنو
سو باتوں کی یہ ایک عجیب بات ہے تلفظ:۔ عین، ع ے ن ۔ ب ئ ن ۔ اےن ۔ اَ ئ ن

23
113
تلنگ

﴿کافی 24﴾

قسم خدا دی قسم نبیؐ دی
عشق ہے چیز لذیذ عجیب

قسم خدا کی، قسم نبی کی، عشق عجیب لذیذ چیز ہے۔

نفسی خلط ہے توڑے غالب پر مائوس نہ تھیویں طالب
پیر مغاں ہے خاص طبیب

خواہ نفسانیت طبیعت کے مزاج پر غالب ہے لیکن اے طالب مایوس نہ ہونا۔ پیر مغاں خاص ماہر معالج ہے۔

لکھ لکھ سول ہزاراں ڈکھڑے سو سو شکر جو آئیم پکھڑے
بے شک ضرب حبیب زہیب

لاکھ لاکھ تکلیفیں، ہزاروں دُکھ، میرے نصیب میں آئے اس پر سو سو شکر ہے۔ (کیونکہ) محبوب کی
دی ہوئی چوٹ میں کشش کا مزہ ہے۔

عمر نبھائیم سڑدیں، ڈکھدیں تپدیں، کھپدیں، ڈکھدیں، جکھدیں
پلڑے پئیم نصیب نصیب

جلتے، جھلستے زندگی گزاری، تپتے دکھڑے روتے، دُکھتے اندر ہی اندر گھلتے میں نے عمر گزاری ہے۔
جو مقدر میں لکھا تھا وہی میرے حصے میں آیا

تھی اَن سونہاں منہ نہ لاوے جے لک ڈیکھاں گھونگھٹ پاوے
توڑے وسدیم سخت قریب

ناواقف بن کر منہ نہیں لگاتا۔ چھپ کر بھی دیکھوں تو گھونگھٹ ڈال لیتا ہے۔ خواہ وہ میرے بہت ہی قریب بستا ہے

ہر دم اُس دی پیاس اُمیس اے میں لوہا او مقناطیس اے
اِنّ القلب اِلیہ یُنیب

ہر وقت اسی کی پیاس، پیار، اُمید، توقع ہے۔ میں لوہا وہ مقناطیس ہے۔ بے شک دِل کا جھکاؤ اسی کی طرف ہے۔

سِر مکتوم معمّا جیّد دُنیا تُوں خود چُنیا سیّدؐ
ذوق نماز، نساءَ تے طیب

یہ ایک پوشیدہ راز ہے اور پختہ پہیلی ہے کہ دنیا سے سیدؐ نے تین اشیاء کو پسند فرمایا۔۔ نماز کا ذوق، عورتیں، اور خوشبو

میں مسکین فرید نماناں ڈھوتا پاڑا، یار ایاناں
سو سو ویڑھے وسم رقیب

فرید! میں مسکین، لاچار! دوست بہکاوے میں آجانے والا معصوم! میری تو حویلی میں بھی سو سو رقیب بستے ہیں

سرے :- 26
الفاظ :- 142
راگ :- ٹوڈی

﴿ کافی 25 ﴾

پِیا عِشق اَساڈِی آن سَنگت
گئی شَدّ ، مَدّ ، زیر ، زَبَر دی بھت

عشق سے ہمارا تعلق ہوا، شد، مد، زیر زبر کا سبق بھولا

سَبھ وِسریے عِلم عَلُوم اَساں   کُل بُھل گئے رَسم رسوم اَساں
ہے باقی دَرد دی دُھوم اَساں   ہئی برہوں دی یاد رِھیوسے گت

تمام علم، علوم، رسم، رسوم بھولے، باقی درد کی دھوم ہے اور عشق کی لئے ہے۔

اِنہاں جُوٹھیاں غیریاں وَیریاں تُوں   اِنھاں کُوڑیاں کھیڑیاں بھیڑیاں تُوں
اِنہاں کوجھیاں لگیڑیاں ، پَیڑیاں   ہر ویلھے یار گِھنِم ڈِت پَت

ان جھوٹے، غیروں، دشمنوں، کھیڑوں، خراب لوگوں، بدصورتوں، فسادی، پاؤں کی رسیوں سے
دوست ہر وقت میری بے گناہی کا اعتماد لیتا ہے

کر صَبر تے شُکر شِکایت تے   رَکھ آس اُمید عِنایت تے
پیئے فخرؔ دی فقر وِلایت تے   ڈِینھ راتیں دِلڑی ڈِیوم مَت

تکلیف پر صبر و شکر کر اپنی آس، امید، عنایتِ محبوب فخر جہاں کے فقر وولایت پر قائم رکھ۔ دن رات دِل یہی نصیحت کرتی ہے

مُٹھی گِلڑییں، شہر وِکھویں دی   تَتی مِلک مَلامت ، ڈُوہیں دی
نِنجی روہی ، راوے ، روہیں دی   ڈِتی خِلعَت یار بروچل جَت

میں کمبخت شہر بھر کے گلے شکوے تہمتوں اور ملامتوں کی ہو کر رہ گئی بروچل دوست محبوب نے ریگستانوں، ویرانوں اور پہاڑوں کی خلعت عطا کی ہے

نِت کھانواں ڈُکھڑیں تُوں ٹک لَت   ہاں! آ کھِن ، نیڑا لَیسیں وَت
کَڈیں ووئے تُوئے کرِن کڈیں ہَت ہَت   ڈِے دَڑکے خوب نپیڑن سَت

ہمیشہ دکھوں سے ٹکے لاتیں کھاتی ہوں۔ کہتے ہیں! ہاں! پھر عشق کرو گی۔ کبھی ووئے توئے
کرتے ہیں، کبھی ہت ہت دھمکیاں دے دے کر ہمت ختم کر دیتے ہیں خون نچوڑتے ہیں

سَٹ کلھڑی یار فرِیدؔ گیا   اِیہو حال ،نمانڑی نال تھیا
فَریاد کراں کر یاد پِیا   ہَتھ مَل مَل بیٹھی رونواں رَت

فریدؔ! دوست اکیلی چھوڑ گیا۔ لاچار کا یہ حال ہوا۔ محبوب کو یاد کر کر کے فریادیں کرتی ہوں۔
ہاتھ مل مل کے بیٹھی خون کے آنسو رو رہی ہوں

تلفظ :- ویریاں، وے ریاں۔ کھیڑیاں، کھے ڑیاں، بھیڑیاں، بھے ڑیاں، پگیڑیاں، لگے ڑیاں، پیڑیاں، پے ڑیاں۔ نپیڑن، نپی ڑن۔ نیڑا، نی

مصرعے :- 22
الفاظ :- 99
راگ :- پہاڑی

﴿ کافی 26 ﴾

میڈا مِٹھڑا ماٹھوں کاک جا
شالا راناں اینڈم رات

کاک ندی والا میرا میٹھا محبوب رانا۔ خدا کرے رات کو آجائے

تیڈی سِک دے کانڑ سُتی ہم سُومل کوں گھن ساتھ

میں تو تیری چاہت میں سُومل کو ساتھ لے کر سوئی تھی

پھیر سُہائیں جینڈیں ماڑیاں تو نئے ڈینھ چھی سات

ان کثیر المنزلہ عمارتوں کا لطف لینا خواہ چھ سات دن ہی کے لئے

سچ ڈَس جو کُجھ کیتی ایہا ماڑ دی ہے مرجات

سچ بتاؤ! جو کچھ تم نے کیا ہے کیا یہ ماڑ کے لوگوں کی رسم وریت ہے ؟

کاک کندھن تے رَل مِل مانڑوں سانونڑ دی برسات

کاک ندی کے کناروں پر ساون کی برسات کا مِل جل کر لطف لیں

کیہیں وَٹڑی وَیہہ تِگیو ہاں تے وَل نہ پایو جھات

تمہارے دِل پر کیسا پتھر پھر گیا ہے، مڑ کر ایک نظر بھی نہ ڈالی

غم دا حال سُنانواں کیویں سَو ڈُکھ تے ہِک وَات

غم کا حال کیسے سناؤں، سو دُکھ ہیں اور ایک منہ

کانگل! کھنڈ دِیاں چُوریاں ڈیساں کر کُئی مِلنڑ دی بَات

اے قاصد! چینی والی چُوریاں دوں گی۔ کوئی ملنے کی بات کر و

پیت پٹھے نِت دَرد کشالے وہ ڈَاتے دی ڈَات

محبت نت نئے درد مصیبتیں بھیجتی ہے۔ واہ دینے والے کی دَین

ڈینھ گھنڑے رو راتیں کیتُم راتیں کئی پربھات

بہت سے دن میں نے رو رو کر راتیں کر دیں اور کئی راتیں صبحیں ہو گئیں

مُونجھ، مَلال فرید مِلیوسے اَزلوں برہوں بَرات

فرید! انتظار و اشتیاق ازل سے ہمیں عشق کے تحفے ملے ہیں

مصرعے :- 28
الفاظ :- 131
راگ :- باگیشری

پُنل تھیوں پاندھی یارا
چھڈ کے کلھڑی بَر وِچ

﴿ کافی 27 ﴾

ہر دَم وَتاں دَرماندی یارا سَئے سَئے روگ اندر وِچ

پُنوں خان! مجھے ویرانے میں اکیلی چھوڑ کر تم سفر پہ نکل گئے ہر لمحہ خستہ حال پھر رہی ہوں۔
اَے دوست اور کئی روگ من میں ہیں

پیت نہ پالی سِر دے والی تُول ، نِہالی رولیُس خالی
دِل دَردُوں کُرلاندی یارا مُنہ پَلڑو گھر گھر وِچ

سر کے سائیں نے پیت نہ پالی۔ سیجھ کے نرم گدیلے بیکار گئے۔ دل درد سے بین کرتی ہے۔
اَے دوست گھر گھر منہ پہ دوپٹے کا پلو ڈال کر روتی ہوں۔

رَکھدی آس ، اُمید ہَزاراں آخر ہِک ڈینھ موڑ مُہاراں
ہوت تھیسِم آ کاندھی یارا نیسِم توڑ قبر وِچ

ہزاروں آس، امیدیں رکھتی ہوں، آخر ایک دن مہاریں موڑ کر آئے گا۔ میری میت کو کندھا دے گا۔ اور دوست مجھے آخری منزل! قبر تک پہنچائے گا۔

سُول دے سِیر ھے، سوز دے گانے مُونجھ دے ہَار، ڈُکھاندے گا ہنڑے
دَرد دِی بَانہہ سِراندی یارا وَسدی یَاس نگر وِچ

ڈُکھوں کے ہار، سوز کے عروسی دھاگے، انتظار و اشتیاق کی مالائیں۔ دکھوں کے زیوارت درد، اندوہ کے بازوسَر کے نیچے رکھے۔ اے دوست مایوسی کے نگر میں زندگی گزار رہی ہوں۔

نِینھ اَویڑا ، دُشمن ویڑھا مَا ، پیو رکھم بکھیڑا جھیڑا
کیا بَردی کیا باندی یارا کَر دیاں ٹوک ٹبر وِچ

عشق سخت مزاج، محلہ دشمن، ماں ، باپ کا مجھ سے جھگڑا فساد۔ لونڈیاں کنیزیں بھی آے دوست کنبے میں طعن تشنیع کرتی ہیں

مارُو تھل دے ڈُکھڑے گھاٹے گپ ، کھڈ ، کُھڑ پِنڑ ، کھوپ ، گپاٹے
رات ڈِینہاں تڑپھاندی یارا رُلدی روہ ، ڈُونگر وِچ

جان لیوا صحرا کے دکھ بہت۔ کیچڑ، کھڈ ، پیروں کو جکڑ لینے والی ناہموار زمین ، دلدل، بھول بُھلیاں، رات دن تڑپتی اے دوست پہاڑوں میں سرگردان ہوں

برہوں بَلائیں ، سَنجھ صَباحیں دَم دَم آہیں نِکلن دھانہیں
سیجھ فرید ، نہ بھاندی یارا لگڑی چوٹ جگر وِچ

صبح شام عشق و فراق کی آفتیں، دم دم آہیں، فریادیں نکلتی ہیں۔ فرید! سیجھ نہیں بھاتی آئے دوست ۔ چوٹ جگر میں لگی ہے

تلفظ:- نیسم، نے سم، گا ہنڑے، گاں ڑھے ں، بانہہ، باں ہ، نینھ، نی ں ھ، ویڑھا، وے ڑھا، بکھیڑا، بکھے ڑا، آہیں، آں ہی ں، دھانہیں دھاں ہی ں

مصرعے۔ 32
الفاظ۔ 132
راگ:۔ ماگھیڑی

﴿کافی 28﴾

یار بروچل کانڑ
زلدی روہ ڈونگر وچ

ایں جو کر بانڑ دلڑی ، جان جگر وچ

بروچل دوست کے لئے پہاڑوں میں سرگرداں ہوں، اُس نے تاک کر تیر مارا ہے دل، جان، جگر میں

سیگیاں ، سرتیاں کنتھ رجھایا اپنے اپنے ڈھول نوں پایا
میکوں میہڑے ناں رولیا سنجڑے بر وچ

ہم جولیوں نے محبوب راضی کر لیے، اپنے اپنے محبوب کو پالیا۔ مجھے میرے سرمایۂ افتخار نے
ویرانے میں سرگرداں کر دیا

یار نہ پانواں ، پار اُٹھانواں نیر وہانواں ، ہگانونڑ ہگانواں
رکھ رکھ ویڑں دی وانڑ ہر کوچے ، گھر گھر وچ

محبوب کو نہیں پاتی، قدموں کے نشانات کھوجتی ہوں، آنسو بہاتی، بَین کی طرز کے گیت ہر کوچے گھر گھر میں گاتی ہوں

ریت تتی ہیا ڈکھڑے گھاٹے کھڑونڑ ، کھوپ ، گپاٹے ، بھاٹے
سٹ گیا جانڑ ، پچھانڑ کانی مار اندر وچ

گرم ریت، پے در پے تکلیفیں، ناہموار راستے، دلدل، بھول بھلیاں، چھالے، دل میں تیر مار کر جان پہچان بھی چھوڑ گیا

حسن حقیقی ، نور مجازی کھیلی ناز نیاز دی بازی
صدقوں سمجھ ! سنجانڑ آیا کوٹ شہر وچ

حسن حقیقی نور مجازی نے ہی ناز و نیاز کی بازی کھیلی ہے۔ صدق دل سے سمجھ اور پہچان کوٹ مٹھن شہر میں بھی وہی آیا

راہ اوکڑے ، اوکھیاں گھاٹیاں چبھدے ککرے ، کنڈڑے ، کاٹھیاں
مارم سول وڈانڑ آیم ظلم قہر وچ

پر پیچ بے ڈھب راستے، مشکلات بھری گھاٹیاں، کنکر، کانٹے، لکڑیاں چبھتی ہیں، درد مجھے ہتھوڑے مارتا ہے، ظلم و قہر میں آگئی ہوں

پہلے ڈینھ دی قسمت پُٹھڑی جنڈیئں ویلھے امڑی مُٹھڑی
ہتوا ڈکھ دا ڈانڑ لوڑھیئس برہوں بحر وچ

پہلے دن سے ہی نصیب اُلٹے تھے۔ پیدا کرتے وقت بد قسمت ماں نے دکھ کی گھٹی دی اور عشق و فراق کے دریا میں بہا دیا

دَرد فرِیدؔ ! ہمیشہ ہووے سارے پاپ دُوئی دے دھووے
رَہندی تانگھ تے تاݨ پہنچاں پرم نگر وِچ

فرید! درد تو ہمیشہ ہونا چاہئے یہ دوئی کے سارے پاپ دھو ڈالتا ہے۔ایک انتظار اور کشش
رہتی ہے کہ محبوب کی نگری میں پہنچوں

تلفظ:۔ میکوں۔مے کوں۔چنڈیں۔چ ں ڑدے ں۔لوڑھیس، لوڑھ یُس

★★★

مصرعے :- 20
الفاظ :- 67
راگ :- بھیروی

﴿کافی 29﴾

بَٹھ گھت کُوڑ نِکمڑے
ہِک حَق نوں کَر یاد

بیکار کے جھوٹ نذرِ آتش کر ۔یک حق کو یاد

تِھی گَالھا رَت پُوں تے کر دیں دَھانہہ فَریاد
خون پیپ پر پاگل ہو کر فریاد پکار کرتا ہے

بَاجھوں احَد حقیقی محض خراب آباد
ماسوائے احد حقیقی کے بالکل ویرانہ ہے

حُسن مَجازی جُوٹھا ہے فَانی بَرباد
حسن مجازی جھوٹا، فانی برباد ہونے والا ہے

کِتھ مجنُوں کِتھ لیلیٰ کِتھ شِیریں ، فَرہاد
کہاں مجنوں، کہاں لیلیٰ، کہاں ہیں شیریں اور فرہاد

کُل شَیٔ ! غیر خدا دے ہالِک بے بُنیاد
ہر چیز ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ہلاک ہو جانے والی اور بے بنیاد ہے

بَاجھ محبت ذَاتی کوجھا شور فَساد
ماسوائے ذات مطلق کی محبت کے باقی بدصورت، شور، فساد ہے

مُرشد فخر جہاںؒ نے کِیتُم اے اِرشاد
مُرشد فخر جہاں نے مجھے ارشاد فرمایا

عارف ابن العربی ساڈا ہے اُستاد

صاحب عرفان ابن العربی ہمارا استاد ہے

سمجھ فریدؔ ! ہمیشہ رہ غیروں آزاد

فریدؔ ! سمجھ ! غیر سے آزاد رہ

★★★

﴿کافی 30﴾

مصرعے :- 30
الفاظ :- 145
راگ :- تلنگ

حُسن ازل دا تھیا اِظہار
اَحدوں ویس وَٹا تھی اَحمدؐ

حسن ازل کا اظہار ہوا۔ احد سے بھیس بدل کر احمدؐ ہوا ہے۔

سلب ثبوت جتھاں مسلُوب اُتھ نہ طالِب نہ مَطلُوب
ہے لا تُدرِکہُ الاَبصَار بے حد مُطلَق ، مُطلَق بے حد

جہاں منفی، مثبت سب کی نفی ہو جائے وہاں نہ طالب ہے نہ مطلوب ہے۔ نظروں کی اُس تک رسائی نہیں۔ بے حد آزاد ، بالکل ، مکمل طور پر آزاد ہے۔

غیب اَلغیب دے دیسوں آیا شَہر شہادت دیرہ لایا
اَحدِیّت دا گھنڈ اُتار تھیا اطلاقوں محض مُقیّد

غیب الغیب دے دیس سے آیا۔ عالم شہود میں ڈیرہ جمایا۔ یکتائی کا گھونگھٹ اتار کر آزاد سے بالکل مقید ہو گیا

حق باطل سبھ حق ہے حق ہے پَر اے راز ہُوں مُغلق ہے
یار ہے یار ہے یار ہے یار سوہنڑاں ، کوجھا ، نیک اَتے بد

حق باطل سب حق ہے حق ہے۔ لیکن یہ راز بہت ہی پیچیدہ ہے۔ دوست ہے۔ دوست ہے۔ دوست ہے۔ دوست۔ دوست، خوبصورت، بدصورت، نیک، اور بد

او دِلبر بے چُون چگونہ ناہیں جِس دا مِثل ، نمونہ
تِسدا ہے بیشک تقرار دُنیا ، عُقبیٰ ، مجلا ، مَشہد

وہ محبوب کیوں اور کیسے، سے ماورا۔ جس کا نہ کوئی مثل ہے نہ نمونہ۔ بے شک اُسی کے ٹھکانے ہیں۔ دنیا، آخرت، جو ظاہر ہے جو نظر آتا

نگی تقلید ، آئی تحقیقے تھئے واضح مکشوف دقیقے
فاش مُبیّن کُل اِسرار برزخ ، زیر ، زَبر تے شَد ، مد

بغیر سوچے سمجھے عمل کرنا گیا۔ تحقیق سے تمام باریکیاں کھل کر سامنے آچکی۔ تمام راز علانیہ کھل گئے ہیں۔
قبر سے قیامت تک کا درمیانی عرصہ ،زیر زبر، شد،مد

کیتا اَزلی لُطف ظُہُورا سَو سَو شکر مِلیا گر پُورا
تھیا دِل کوں تسکین قرار ہوئے خطرات ، شکوک سبھے ردّ

ازل سے کی گئی مہربانی کا اظہار ہوا۔ سو سو شکر کہ ہمیں مُرشد کامل ملا۔ دل کو قرار و تسکین نصیب ہوئی۔ ذہن میں آنے والے تمام منفی خیالات اور شکوک رد ہوئے۔ (ان کے جوابات مل گئے)

پِیر مُغاں مسجُود جُتو سے فرض ، فرِید، نماز نِتو سے
کیتا مَن کر، مَن اِقرار ہے خود اَصل حقیقی مقصد

مرشد کو ہی ہم نے مسجود جانا۔ فرید! ہم نے فرض نماز کی نیت کرلی۔ دل نے تسلیم کر کے طے کیا کہ یہی اصل اور حقیقی مقصد ہے۔

★★★

مصرعے :- 23
الفاظ :- 118
راگ :- تِلنگ

سُن وو سہیلی سُگھڑ سِیانْی ﴿کافی 31﴾
برہوں دے پندھڑے سخت ، بعید

اے سلیقہ شعار، عقلمند سہیلی سُن ! عشق کے سفر سخت اور طویل تر ہیں

نہ کل میٖنوں تیغ قضا دی نہ تقدیر دے تیر وغا دی
کیتم دوست دی دید شہید

نہ مجھے قضا کی تلوار کی خبر ہے نہ تقدیر کے جنگی تیر کی، مجھے تو دوست کی ایک نظر نے شہید کیا۔

جے ڈِینھ بھلڑے مِتروی بھلڑے قِسمت جوڑے جوڑ کُلڑے
یار شدید تے بخت عَنید

اگر دن اچھے تو دوست بھی اچھے۔ قسمت بے ڈھب جوڑ بھی جوڑ دیتی ہے۔
دوست سخت مزاج اور مقدر دشمن ہے

رونوݨ ، پِٹݨ کوں سمجھوں شَادی ٻَج، بَر، جھر، جھنگ، ڈِسم آبادی
عشرہ مُحرم ، سَاوڑی عید

لذتِ گریہ کی وجہ سے! ہم گریہ وماتم کو خوشی کا موقع سمجھتے ہیں۔ ویرانے، بیابان، جنگل ہمیں آباد علاقے نظر آتے ہیں۔ محرم کے دس دن ہماری عید ہوتی ہے۔ (جی بھر کے رونے کا موقع ملتا ہے)

سو سو چھانگاں ، لکھ لکھ چھیڑُو وُٹھے دی وَوَ ڈیون پندھیڑُو
روہی تھئی آباد جدید

جانوروں کے سوسو ریوڑ۔ لاکھ لاکھ گلہ بان، مسافر بارش ہونے کی خبریں دے رہے ہیں،
روہی نئے سرے سے آباد ہو گئی

جند اسیرے ، جور جفا دی دِلڑی قیدی کرب بلا دی
ڈِسم رقیب یزید پلید

میری روح جوروجفا کی اسیر، دل کرب وبلا کی قیدی، رقیب مجھے یزید پلید نظر آتا ہے

سٹ خرقہ ، بٹھ گھت سجادہ جامۂ جاں شو پاک بہ بادہ
کر دم پیر معاں تاکید

خرقہ پھینک، سجادہ (شیخیت) کو آگ میں جھونک، روح کے لباس کو شراب سے دھو کر پاک کر۔
مجھے مرشد نے یہ تاکید کی ہے

سانول یار دی ناز نگاہ دے مارُو چال تے خال سیاہ دے
تھیوسے مُفت فریدؔ ، خرید

سانولے محبوب کی نگاہ ناز، جان لیوا چال اور سیاہ تل کے ہاتھ، فریدؔ ہم تو بے دام خرید ہو گئے

تلفظ:۔سیا ۔ ہی یاں ڑی ں۔ چھانگاں، چھاں گاں۔ چھیڑو، چھے ڑُو۔ شو، بروزن ۱۰۰۔

★★★

﴿ کافی 32 ﴾

مصرعے :۔ 10
الفاظ :۔ 42
راگ :۔ بھیروی

یار کوں کر مسجُود
چھوڑ ڈے ہِیو معبُود

یار ہی کو مسجود بنا دیگر معبود چھوڑ

ہر صُورت وِچ یار کُوں جانْیں غیر نہیں موجُود

ہر صورت میں دوست ہی کو جاننا، غیر تو موجود ہی نہیں

سبھ اعداد کُوں سمجھیں واحد کثرت ہے مفقُود

تمام اعداد کو "ایک" ہی سمجھنا ۔ کثرت تو ہے ہی نہیں۔

فخر الدینؒ مٹھل دے شوقوں دم دم نِکلم دُود

فخر الدینؒ محبوب کے اشتیاق میں میرے ہر سانس سے دھواں نکلتا ہے ۔

وصل فریدؔ کُوں حاصل ہویا جب ہو گیا نابُود

فریدؔ کو وصال اس وقت حاصل ہوا۔ جب خود باقی نہ رہا۔

مصرع :- 23
الفاظ :- 119
راگ :- پہاڑی

﴿ کافی 33 ﴾

اَساں کنوں دِل چایو وے یَار
چَاپے کِتھاں وَنج لایو وے یَار

اے دوست تو نے سے دل اُٹھا لیا جانے کہاں جا لگا یا ہے۔

یار بَروچل کیچ دا وَالی کِیتو حال کنوں بے حَالی
پَربھَت روہ رُلایو وے یَار

اے دوست! کیچ کے والی۔ تو نے مجھے حال سے بے حال کر کے پہاڑوں میں سر گردان کیا

مُلک مَلھیر ڈِتونی جھوکاں میں کَلھڑی وِچ اوپَرے لوکَاں
ہِک تِل ترس نہ آیو وے یَار

اے دوست! تو نے اپنے اونٹ ملھیر پہنچ کر بٹھائے۔ میں اکیلی بیگانے لوگوں میں ہوں تمھیں ایک تل بھر ترس نہ آیا۔

میں کَملی کیا جَاناں نینھ کُوں ظُلمی نَہر تے قَہری شِینھ کُوں
آپے دِید اڑایو وے یَار

عشق کو میں کم عقل کیا جانوں ظالم بھیڑیئے۔ غضب ناک شیر کو۔ اے دوست تُو نے خود ہی نظر اٹکائی ہے

آپے اَپنَاں سُونہاں کِیتو کِرہوں قطاریو، نَال نہ نِیتو
کَئیں دُھوتی بھَرمایو وے یَار

خود ہی اپنا آشنا کیا پھر اونٹ جوڑ کر چل دیئے ساتھ نہ لے گئے کس چغل خور نے تمہیں بھڑکا دیا اے دوست

یَار مُٹھی کُوں ڈِتڑو رولا سَاڑیو، کِیتو کیری کولا
تَتڑی کُوں کِیوں تَایو وے یَار

مجھ بد نصیب کو تو نے سر گردانی دی۔ جلایا۔ راکھ اور کوئلہ کر دیا جان جلی کو مزید کیوں تپایا اَے دوست۔

آپے شہر بھنبھور ڈُو آیوں یاری لا کر چھوڑ سِدھایوں
مُفتا کُوڑ کمایو وے یَار

یار فرِیَد! کڈاں سَنبھلیسی سَہجُوں سَڈ کَر کول بِلھیسی
جے وَت بخت بھڑایو وے یار

فرید! دوست تجھے کب سنبھالے گا۔ خوشی سے بُلا کر اپنے قریب بٹھائے گا۔ اگر بخت نے تیری مدد کی تو اے دوست۔

تلفظ:۔ نینھ، نی ں ہ۔ شینھ، شی ں ہ۔ کیری، کے ری۔

مصرعے :- 17
الفاظ :- 90
راگ :- جھنگ

﴿ کافی 34 ﴾

پردیس ڈِھوں دِیداں اڑیاں وے یار
سَاڈِیاں وَطن کنوں دِلیں سَڑیاں وے یار

اَے دوست ! ہماری نظریں پردیس کی طرف اَٹکی ہوئی ہیں وطن سے ہمارا دل جل چکا ہے۔

خَبر نَہیں اِنہاں کملیاں لوکاں تیغاں ، تیز بِرھوں دِیاں نوکاں
دَرد مَنداں سر کھڑیاں وے یار

ان کم عقل لوگوں کے علم میں نہیں کہ عشق کی تیز تلواریں ہر وقت ہم دردمندوں کے سروں پر لٹک رہی ہیں۔ اَے دوست

جے تَیئں موت کرِیسم ٹالا ڈِیکھاں نَال اَکھیں دے شَالا
شہر اِرَم شہ پَریاں وے یار

جب تک موت مہلت دیتی ہے ! خدا کرے اپنی آنکھوں سے شہر ارم اور شہ پریاں دیکھوں اَے دوست

ڈِیکھ کے چالیں ، یَار سَجَن دِیاں ناز خِراماں ، مَن موہَن دِیاں
کبکاں روہِیں وَڑیاں وے یار

میرے من موہن محبوب کی ناز خراماں چال دیکھ کر کبکیں پہاڑوں میں جا گھسی ہیں (حالانکہ وہ پانی کا پرندہ تھیں) اَے دوست

میں جِیہاں ترَئے سَو سَٹھ سَہیلیاں نَاز نِپنیاں ، رَاج ہِگھیلیاں
تھیاں دِیوانیاں چَریاں وے یار

میرے جیسی تین سو ساٹھ سہیلیاں، ناز پروَرہ، راج دُلاریاں فریفتہ ہو کر عقل گنوا بیٹھیں اَے دوست

کَشنی چائیم ، نِیڑا لائیم جِندڑی مُفت فرِیدؔ ! گنوائیم
نِبھ گَیاں سُکھ دِیاں گھڑیاں وے یار

تقدیر نے اُکسایا، میں نے عشق کیا۔ فریدؔ! مفت میں زندگی گنوائی سکھ کی گھڑیاں بیت گئیں۔ اَے دوست

تلفظ :- کریسم ،کرے سم ۔ چالیں ،چالی ں ، روہیں ، روہے ں ہگھیلیاں ۔گہے لیاں ۔ نیڑا ، نی ڑا

« کافی 35 »

بحر ۔ 30
[illegible] ۔ 140
راگ ۔ [illegible]

بن دلبر ، آہیں کر کر
کئی راتیں ڈُٹھم سحر کر

محبوب کے بغیر آہیں بھرتے ہوئے میں نے کئی راتیں سحر کر دیں

روہ ، روہی ، رَاوے زلدی نِت قدم قدم تے بُھلدی
کڈیں تھک بہندی ، کڈیں ہُلدی ہُن سانول یار وہر کر

پہاڑوں، صحراؤں، ویرانوں میں بھٹکتی، بار بار قدم قدم پر بھولتی، کبھی تھک کر بیٹھتی کبھی
چلتی ہوں۔ اے دوست اب مدد کے لئے پہنچ

ڈُکھی ، ڈُکھڑے سَنجھ صباحیں ڈُکھے ڈُونگر ، کوجھیاں جاہیں
جتھ مِنیں ، غُول ، بلائیں رِچھ ، رَاخس بھجدے ڈَر کر

دکھی ہوں۔ شام سویر کے دکھ ہیں۔ دشوار پہاڑ، بدصورت، مقامات۔ جہاں سے آدم خور بلائیں،
ریچھ، راکھشش بھی ڈر کر بھاگتے ہیں

بن عاشق اہل وفا دے بن شائق ذوق لِقاء دے
بن صاحِب صِدق صَفا دے اِتھ آوے ، کَون گُزر کر

عاشقوں، اہل وفا، دیدار کے شائقین، صاحبانِ صدق وصفا کے بغیر یہاں کون آسکتا ہے۔

لَڈ نیتو جھوک پَریرے دِل دَرداں لائیم دیرے
ڈِسے روٹی ہاں دے ہیرے پیواں پانی خُون جِگر کَر

دوست تُو اپنی قیام گاہ دُور لے گیا۔ دل میں دردوں نے ٹھکانے لگا لئے۔ روٹی ہمیں دل کے
ٹکڑے نظر آتی ہے، خونِ جگر کو پانی کر کے پیتی ہوں

تھیَ کَنڈڑے ، تُول ، نِہالی گھر ، ڈیوِم ڈَیَن ڈِکھالی
وَل ہوت ! دِلیں دا وَالی آ ! سِینے ساڈے گھَر کَر

نرم گدیلے کانٹے بن گئے۔ گھر مجھے ڈائن دکھائی پڑتا ہے۔ اے ہوت! دلوں پر حکم چلانے والے واپس آ۔ آ کر ہمارے سینے میں گھر کر۔

ہَگیوں ویری کیچ سفر کر جی جالیو ظلم قہر کر
جُکھ جُکھدئیں وَیساں مَر کَر تھَل مارُو گور قبَر کَر

تُو دشمن شہر کیچ کی طرف سفر کر گیا۔ ظلم وقہر کر کے جی جلایا۔ اندر ہی اندر گھلتے گھلتے مر جاؤں گی ۔ جان لیوا صحرا کو قبر بنالوں گی

سوہناں یار فرید ڈو آوے ہَگ لَاوے سیجھ سُہاوے
آ اُجڑی جھوک وَساوے ہیئے ٹھَڈڑی آہ ! اَثر کَر

حسین وجمیل محبوب فرید کی طرف آئے۔ گلے لگائے، سیج کو زینت بخشے ،لطف لے۔ آکر ویران گھر کو آباد کرے اے آہِ سرد کچھ اثر کر
تلفظ :۔ نیتو، نی تو۔ پریرے۔ پرے رے۔ ہیرے، ہے رے۔ ڈیوم، ڈے وِم۔ ویساں، وے ساں

مصرے:- 20
الفاظ:- 131
راگ:- تلنگ

کافی 36

پُنّل چھڈ کے ، کیچ سدھایوں
دِلڑی نمانڑی ہے زار نزار

پنوں خان! مجھے چھوڑ کر تو کیچ روانہ ہو گیا۔ لاچار دل کا حال تباہ ہے ۔

یاس ، پیاس ، نصیب اساڈے نہ کئی ٹوبھے نہ کئی تاڈے
راہ ڈِسم نہ کرہوں قطار

ہمارے نصیب میں ناامیدی، پیاس ہے۔ نہ کہیں ٹوبھے نہ ٹھکانے ہیں۔ مجھے راستے پہ کوئی اونٹوں کی قطار بھی نظر نہیں آتی

درد گھنیرے ، ڈُکھ ہزاراں سُول تتی کوں تار متاراں
برہوں بچھیندا روز آزار

بے شمار درد، ہزاروں دُکھ، کمبخت کی تکالیف سر سے اونچی۔ عشق روزانہ دُکھوں کو مشتعل کرتا ہے۔

سَٹ کر شاہی تھیساں باندی ٹھیک سُہیساں ریت غماں دی
کیجو کرسم لوک وِیار

شاہی چھوڑ کر کنیز بنوں گی۔ غم کی رسم کو اچھی طرح ادا کروں گی۔ کیا ہوا اگر لوگ میرا گلہ کریں گے

سیجھ نہ بھانوِم، پئی تڑپھانواں تارے گِنڑ گِنڑ رات نبھانواں
نہ کئی ساتھی نہ غم خوار

مجھے سیجھ نہیں بھاتی، پڑی تڑپتی۔ تارے گن گن کر رات گزارتی ہوں۔ نہ کوئی ساتھی نہ غم خوار ہے

ماء ، پیو، وِیرنڑ ، مُول نہ بھاندی مہنڑے ڈیوم بردی ، باندی
سینگیاں سرتیاں کردیاں عار

ماں، باپ، بھائی کو بالکل نہیں بھاتی، کنیزیں بھی مجھے طعنے دیتی ہیں۔ ہم جولیاں، سہیلیاں نفرت کرتی ہیں

جس تن لگڑی سو تن جانڑے غیر فرید! نہ رمز پچھانڑے
جانڑم سوہنڑاں دِلبر یار

جس تن لگی وہی تن جانے۔ فرید! غیر کو تو اندر کی بات کا علم ہی نہیں۔ مجھے تو صرف میرا دلبر محبوب ہی جانتا ہے

تلفظ:۔ نمانڑی، نماں ڑی ں۔ گھنیرے، گھں ڑے رے۔ کیجو، کی جو۔ مہنڑے، مے ں ڑھے ں۔ ویرنڑ، وی رں ڑ۔ جانڑم، جاں ڑم۔ بچھیندا۔ بچھے ں

مصرعے :- 32
الفاظ :- 145
راگ :- جنگ

﴿ کافی 37 ﴾

بُولا، بَیئنسر کِس نُوں پَانواں
ڈھولَݨ کیتُم نا مَنظُور

ناک میں بُولا اور بیئنسر کس لئے پہنوں۔ محبوب نے مجھے منظور، قبول ہی نہیں کیا۔

کِتھ نوں بَیناں مانگھ بَنّانواں کَجلہ پَانواں ، سُرخی لانواں
یَار تتی دا وَسدا دُور

کاہے کو کاجل سرخی لگاؤں۔ سر کی مانگ بناؤں، ماتھے پہ زیور سجاؤں مجھ بدنصیب کا دوست تو دُور بستا ہے۔

پِیت پُرانی کَملا کِیتا عِشق اَوّلڑا لُوں لُوں سِیتا
پَوّن کُلکڑے پَل پَل پُور

قدیمی عشق نے پاگل کر رکھا ہے۔ انوکھا بےڈھب عشق ہے جو رُوئیں رُوئیں میں سِل گیا ہے۔ تفکرات اور اندیشوں کے سمجھ نہ آنے والے دورے پل پل پڑتے ہیں۔

طَرز نیاز اَساڈی مُوڑی قِبلہ! قدمیں یار دِی دُھوڑی
حُسن اَزل دی چَال غرور

نیاز مندی کا طریقہ ہی ہماری اصل متاع ہے محبوب کے قدموں کا غبار ہمارا قبلہ ہے۔ غرور تو صرف حُسن ازل کا طور طریقہ ہے۔

سینگیاں ، سَرتیاں سیجھ سُہانوِن بَانہہ چوڑیلی ، وَر گَل لانوِن
ہِک میں مُفت رہی مہجور

ہم عمر، ہم جولیاں سیج کا لطف لے رہی ہیں۔ چوڑیوں بھری بانہوں سے محبوب کو گلے لگا رہی ہیں ایک میں ہی بیکار ہجر زدہ ہوں۔

وادی ایمن ، تھل دے چَارے جِتھ بَاروچل ، کَرہوں قَطارے
کنگڑے ٹِبڑے ہِن کوہ طُور

صحرا کی گزرگاہیں میرے لیے وادی ایمن ہیں۔ جہاں بروچل (محبوب) اور اونٹوں کی قطار ہے۔ بھورے رنگ کے ٹیلے میرے لیے کوہ طور ہیں۔

مُلاں مارِن سَخت سَتانوِن گُجھڑے رَاز دا بھیت نہ پانوِن
بے وَس شودے ہِن مَعذور

مُلاں مارتے سخت ستاتے ہیں یو شیدہ راز کا بھید نہیں پاتے، یہ مسکین بے چارے بے بس اور معذور ہیں۔

مُلوانڑیں دے وعظ نہ بھانڑیں   بے شک ساڈا دین ایمان اے
ابن العربی دا دستور

بے چارے مُلاں کے وعظ ہمیں پسند نہیں آئے۔ بے شک ابن العربی کا طور طریقہ ہی ہمارا دین ایمان ہے

عاشق مست مدام ملامی   کہہ سُبحانی بن بسطامی
آکھ انا الحق تھی منصور

عاشق تو ہمیشہ ملامت کی زد میں رہتے ہیں۔ بایزید بسطامی بن کر "سُبحانی" منصور حلاج بن کر اور انا الحق کہہ کر فتح مند ہو جا۔

حُسن پرستی عین عبادت   شاہد مستی صرف سعادت
غیبت ، غفلت ، محض حضور

حُسن کی پرستش عین عبادت ہے۔ حسین پرستی صرف اچھائی ہے، غیر موجودگی، غفلت سب کچھ
حضوری ہی حضوری ہے۔

رِیت فرید دی پُٹھڑی ساری   رہندا صوم صلاتوں عاری
رندی مشرب ہے مشہور

فرید کا تمام طور طریقہ اُلٹ ہے۔ نماز، روزے سے عاری رہتا ہے۔ رندی مشرب مشہور ہے

تلفظ:۔ بیناں، بے ناں۔ مُلوانڑیں، مُل واں ڑے ں۔ بھانڑیں، بھاں ڑے ں،

﴿کافی 38﴾

مصرعے :- 26
الفاظ :- 125
راگ :- بھیروی

پَیٔے ڈُکھ گَل جِیٔے جَم دے یار
نہ رہ گیوسے کہیں کَم دے یار

پیدا ہوتے ہیں دُکھ گلے پڑ گئے۔ ہم کسی بھی کام کے نہ رہ گئے۔ اے دوست

بَاغ بَہار اُجاڑ کِتوسے ہَار سِنگار وِسار ڈِتوسے
دَولت دُنیا وَار تِھیوسے نوکر، تیڈڑے دَم دے یار

باغ و بہار اُجڑ گئے، ہار، سنگھار بھلا دیئے۔ دولت، دنیا قربان کر کے۔ اے دوست! تیرے دم کے نوکر ہو گئے

شَرم، شعُور اَساں تُوں رُٹھڑے نَنگ نمُوز دے سَانگے ترُٹڑے
گھولے صَدقے، کِیتے مُٹھڑے آسرے، بِھیم، بھَرم دے یار

شرم و شعور ہم سے روٹھے۔ ننگ نموز کے رشتے ٹوٹے کم بخت۔ لحاظ اور وضع داری کے بے نصیب آسرے
بھی تجھ پر قربان کئے اے دوست

ہِک ویلھے اِحرام حَرم دے ہِک ویلھے زُنّار، دَھرم دے
نہ پابند ہوں دِین، چَرم دے بَندڑے عِشق دے غَم دے یار

ایک وقت حرم کے احرام۔ ایک وقت ہندو دھرم کے جنیو۔ ہم دین، دھرم کے پابند نہیں۔
غمِ عشق کے غلام ہیں۔

ڈیکھو چَال اَنوکھی پُٹھڑی کَئی وَنج پہُنتی کَئی مَر ہُٹڑی
ناز تیڈڑے دِی رَاند نہ کُھٹڑی گُزریٔے دَہ آدم دے یار

دیکھو! اُلٹی، انوکھی چال، کوئی منزل پہ جا پہنچی، کوئی تھک ہار کر مر گئی۔ لیکن تیرے ناز کا کھیل معاملہ ختم نہ ہوا
دس آدم گزر گئے۔ اے دوست

لانڑے، پھوگ اَساڈے مَانڑے ٹِبڑے، بِھٹڑے، ڈَہر، ٹِکانڑے
ڈِسدے سُکڑے کھیتر کُمانڑے سَاگی باغ اِرَم دے یار

لانڑیں، پھوگ کے بوٹے ہمارا مان ہیں، ٹبوں، ٹیلوں، میدانوں میں ٹھکانے۔ اجڑی، سوکھی کھیتیاں، ہمیں ہو بہو باغ ارم لگتے ہیں۔ اے دوست

یار، فرِیدؔ مِلم گھر اَندر پَانواں بھَاگ سُہاگوں زیور
کھانوِن سَہجوں بُولے، بَیْنسر لِچکے کُل سُر، سَم دے یار

فریدؔ :- دوست مجھے گھر کے اندر ہی ملے۔ خوش بختی اور سہاگ کی وجہ سے بُولے، بینسر، زور
پہنوں، جو ہر سُر تال پر ہلکورے لیں، اے دوست

تلفظ:- لانڑے، لاں ڑے ں۔ مانڑے۔ ماں ڑے ں۔ ٹکانڑے۔ ٹِکاں ڑے ں۔ کھیتر، کھے ت ر۔ کُمانڑے۔ کُماں ڑے ں۔ بَیْنسر بےں سر

مصرعے :- 35
الفاظ :- 171
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 39 ﴾

پیڑ پرائی بے شُم کیتُم
نال نہ نیتُم سانول یار

دیرینہ درد نے مجھے لاچار کر دیا۔ سانولا محبوب مجھے ہمراہ لے کر نہ گیا

پنل یار نوں چا بھرمیونے زورا زوری پکڑ نتونے
پوونے شالا رب دی مار

پنل دوست کو انہوں نے چکمہ دیا۔ زور زبردستی سے پکڑ کر لے گئے اُن پر خدا کی مار پڑے

پیر ہواڑاں ، کھوج نہ پانواں رو رو کرڑ کنڈا گل لانواں
نین سکیتے زار نزار

پیروں کے نشان ڈھونڈھتی ہوں۔ کھوج نہیں پاتی۔ رورو کر کرڑ اور کنڈے کے درختوں کو گلے لگاتی ہوں۔ ترستی آنکھیں زار نزار ہیں

تھی راہی تھل مارو جُلساں لانڈھی تے لسبیلے رُلساں
ننج بر ، بار ، کیتُم گھر بار

مسافر ہو کر جان لیوا صحرا کی طرف جاؤں گی۔ لانڈھی اور لسبیلے میں پھروں گی اُجاڑ ویرانوں کو گھر بنالیا ہے

پانی مول نہ مٹھڑے ، کھارے نہ کجھ پلڑے نہ کئی چارے
نہ رہ ڈسدم شتر سوار

میٹھا، کھارا کوئی بھی پانی نہیں۔ نہ کچھ پلے ہے نہ تدبیریں ہیں۔ نہ راستے پہ کوئی شتر سوار نظر آتا ہے

وسریاں رنگ رنگیلیاں جاہیں باغ بغوچڑے ٹھڈیاں چھائیں
سیرھے، گانے ، گاہنے ، ہار

رنگ رنگیلی عمارتیں، باغ، باغیچے، ٹھنڈی چھاؤں، پھولوں کے ہار، عروسی دھاگے، زیور، مالائیں سب کچھ بھول گیا

نازک شوخ مزاج انوہاں یاری لا کر تھیوں آن سُونہاں
کیڈے گل گے قول قرار

اے نازک، شوخ مزاج، چینچل! دوستی کر کے ناواقف ہو گیا وہ قول، اقرار کہاں گل گئے

کرم تتی دے، نہ ڈُکھ مِٹڑے　　　کرم نہ کیتُم مارُو مِٹھڑے
جِتڑی بازی ڈِتڑم ہار

بخت جلی بد نصیب کے دُکھ ختم نہ ہوئے۔ میٹھے، ماہ رُو محبوب نے مجھ پر کرم نہ کیا۔ میں نے جیتی بازی ہار دی

کیچ ڈُو تَنڑاں جے تئیں جِیساں　　　جے وَل وَلساں کافِر تھیساں
گَل وِچ پِیم پرِیت مُہار

جب تک زندگی ہے کیچ پہنچنے کی کوشش میں لگی رہوں گی۔ اگر مڑ کر پیچھے آؤں تو کافر ہو جاؤں۔
گلے میں پریت کی رسی پڑی ہوئی ہے

اَوکھیاں گھاٹیاں، گھاٹیاں چاٹیاں　　　لَاہیاں، چاڑھیاں سَبھ اَٹھ کاٹھیاں
سَجڑوں کھبڑوں سَو سَو غار

مشکل گھاٹیاں، گنجان چٹانیں۔ اُترائیاں۔ چڑھائیاں (نشیب و فراز) سب مشکل ترین، دائیں، بائیں سو سو غار ہیں

بَٹھ پیا بُھنبھور وَہن دا جَماں　　　شَہر بھنبھور وِی کُوڑ نکماں
کیچ ہے وَطن حَقیقی دَار

بھٹہ و بن میں پیدا ہونا بھاڑ میں جائے۔ شہر بھنبھور بھی بیکار جھوٹ ہے کیچ ہی وطن اور اصل گھر ہے

یار فرِیدؔ! نہ کیتُم گولی　　　سُرخی ڈِسم بَندوق دی گولی
کَجل دی تھئی تلوار دَھار

فرید! دوست نے اپنی کنیز بھی نہ بنایا۔ سرخی مجھے بندوق کی گولی نظر آتی ہے اور کاجل کی دھار تلوار

مصرعے :- 26
الفاظ :- 126
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 40 ﴾

بے شک جاناں، بے شک جاناں
سوہنے کوں ہے سخت غرور

بے شک جانتی ہوں! بے شک جانتی ہوں ۔ حسین و جمیل (محبوب) کو سخت غرور ہے۔

منہ سِر خاک، سِنگار اساڈے   ہنجڑوں ہارن ہار اساڈے
ہوت ہے کیچ تے کیچ ہے دُور

سر اور منہ پہ خاک، یہ ہمارا سنگھار ہے، گلے کے ہار آنسو بہاتے ہیں۔ ہوت، محبوب، کیچ میں ہے اور کیچ دور ہے

یار نویں نِت یاری لاوے   کیویں ساڑے، سُول سُہاوے
دِلڑی نازک نرم، کرُور

دوست نِت نئی دوستی کرتا ہے، دل جو نرم و نازک باریک شیشے جیسی ہے کیسے یہ تپش اور دکھ برداشت کرے۔

ڈینھ تتی ہڈ ماس کوں چردی   رات، نجردی آہیں بھردی
سَڑ سَڑ مردی صبح سحور

دِن میں نصیبوں جلی اپنی ہڈیاں گوشت کھاتی، رات کو اندر ہی گھلتی، آہیں بھرتی صبح سحور کے وقت جل جل مرتی ہوں۔

پڑھ بسمِ اللہ ڈکھڑے چیساں   خوشیاں کر کر جھولی پیساں
جے وَت تیکوں ہے منظور

جو بھی دُکھ ہیں بسم اللہ پڑھ کر برداشت کروں گی۔ خوشیاں کر کر کے جھولی میں ڈالوں گی اگر تجھے منظور ہے تو!

دُور وَسے منظور دِلیندا   آوے موت، نہ میلہ تھیندا
فجریں، پیشیں، قہر کلُور

من پسند محبوب دور بستا ہے نہ موت آتی ہے نہ ملاپ ہوتا ہے صبح شام کا عذاب ہے دکھ ہے

اُٹھدئیں بہندئیں ویݨ وَلانواں   رونواں، کھانواں، گانوݨ گانواں
ہر ہر رگ ہے تار طنبور

اُٹھتے بیٹھتے بین کرتی، روتی، کھاتی، گاتی ہوں ہر رگ طنبور کی تار ہو چکی ہے

جئیں ڈینھ دیاں دِل لگڑیاں تانگھاں   اُجڑیاں سُرخیاں، میندیاں، مانگھاں

بُولے ، بَینے ، بَئینسر ، چُور

جس دن سے دل کو چاہت و اشتیاق لگے ہیں، مہندیاں، سُرخیاں، زلفوں کے چیر اجڑ گئے۔ بُولے بئینسر ، چکنا چور ہو گئے۔

یار ! فرؔید کُوں ڈِتڑے رودھے سَچ آکھیا ہے قمؔرو شودے
بیدرداں نال نینھ لانوݨ کُوڑ

دوست نے فرؔید کو مصیبتیں ہی دی ہیں۔ قمرو بے چارے نے سچ کہا ہے۔ بے دردوں سے عشق کرنا خام ہے۔

★★★

مصرے :- 20
الفاظ :- 105
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 41 ﴾

تَیئں بَاجھ تھئے سُنج ویڑھے وو یار
وَل وَس وو سَجݨ آ نیڑے وو یار

تیرے بغیر حویلیاں ویران ہیں اَئے دوست، ہمدرد دوست، پھر ہمارے قریب آبس

قُدسی گھر وِچ کول بِلھا کے اپݨاں محرم راز بݨا کے
کیتو سخت پریرے وو یار

اَئے دوست ! قُدسی گھر میں اپنے قریب بٹھا کر، اپنا محرم راز بنا کر پھر بہت زیادہ دُور کر دیا

توں بِن سارا مُلک اندھارا سینے تے چڑھ لیٹ پیارا
اَکھیاں تے کر دیرے وو یار

پیارے ! تیرے بغیر، دنیا اندھیرہے، ہمارے سینے پر سکون کر، آنکھوں میں ڈیرے ڈال، اے دوست

یار چھیندا ، چاک مہیندا باعِث ساڈے دَرد دِلیں دا
نہ کر کُوڑے جھیڑے وو یار

من پسند دوست ! بھینسوں کا رکھوالا۔ ہمارے دردِ دل کا باعِث، جھوٹ مُوٹ کے جھگڑے چھوڑ اے دوست

زیوَر ، نیوَر ، باہیں ، تریوَر گرساں ٹوٹے پُرزے ہیور
پَٹ پَٹ سَٹساں سیرھے وو یار

زیور، پازیبیں، بانہوں کا چُوڑا، پوشاک، کپڑوں کے جوڑے، ٹوٹے ٹوٹے پُرزے کرُوں گی
گلے کے ہار نوچ نوچ کر پھینکوں گی۔ اَے دوست

آپ سَنبھالیں ، پیتاں پالیں سَو سَو نَظر کَرم دی بھالیں
کردیں آپ بکھیڑے وو یار

خود ہی سنبھالتے ہو، پریت پالتے ہو۔ سَو سَو بار نظر کرم کرتے ہو اور پھر خود ہی تو جھگڑا کرتے ہو۔ اے دوست

عِشق اَولڑا ، دَرد کُلّلڑا بَخت نہ بھَلڑا ، سُول سوَّلڑا

یار فرِیدؔ ! اَویڑے وو یار

پیچیدہ عشق، بے ڈھب درد، بُرا نصیب، قریبی حملہ آور دُکھ! فرِیدؔ کے یہ چار سخت مزاج دوست ہیں۔ اَے دوست

تلفظ:۔ ویڑھے، وے ڑھے۔ نیڑے، نے ڑے۔ پریرے، پ رے رے۔ چھیندا۔ چھی ں دا ۔ مہیندا، مہیں دا۔ نیور، نے ور، ترِیور،

★★★

﴾ کافی 42 ﴿

مصرعے :- 30
الفاظ :- 147
راگ :- بھیروی

جِتھ تھَلڑا دَڑیُوں ہے یار

اُتھ ہَر ویلھے لَدبُوں ہے یار

اَے دوست ! جہاں دڑیوں والا صحرا ہے وہاں ہر وقت ہل چل ہے

تِدڑرے چیکن ، پِیرے گھُوکن تَرکھاں ، جَرکھاں ، لونبڑ کُوکن

گوہیں شُوکن ، سانھے پُھوکن ناگیں دی شُوں شُوں ہے یار

جھینگر جھنکارتے، فاختائیں، "گھُو گھُو" کرتی۔ لگڑ بگڑ، چرخ، بندر کُوکتے ہیں۔ گوہیں شُکاٹ کرتی، سانڈے پھنکارتے، سانپوں کی شُوں شُوں ہے۔ اَے دوست

سوہنْیاں ٹھیڑیاں ، ٹِبڑے بھِٹڑے نازو والی ، کَکرے ، وَٹڑے

باہیں ، ٹوبھے ، پاڑے ، گھَڑے ڈِھڑِیں ! ڈُکھڑا وَوُّں ہے یار

خوبصورت کھنڈرات، چھوٹے بڑے ٹیلے، چینچل ریت، کنکر، بٹے، پانی کے راستے۔ تالاب، پانی کی لکیریں، پانی بہہ نکلنے کے مقامات دیکھتے ہی دُکھ رفوچکر ہو جاتا ہے۔ اَے دوست

کَنڈڑئیں ، کاٹھئیں ، نِشترماری سمجھوں یاری تے غمخواری

الڑے پَھٹڑیں توں رت جاری خاص سُہاگ دِی یُوں ہے یار

کانٹوں، لکڑیوں نے نشتر چبھوئے، ہم نے اسے دوستی اور غم خواری سمجھا، تازہ زخموں سے خون جاری ہوا۔ تو یہ سہاگ کالال رنگ ہے اَے دوست

ہِن کِھل ، ہاسے ، ساڈِے پیشے سُول ، سَڑاپے ، دَرد اَندیشے

زیرے زَخم ، تے زَخمیں ریشے سَبھ ڈُکھ ڈِتڑا تُوں ہے یار

اب ! ٹھٹھہ ، مخول ، مذاق کا سامنا ہے۔ تکلیف ، جلاپے ، درد ، تفکرات ، کلیجے میں زخم ، زخموں میں مواد ، یہ سارا دُکھ تو نے ہی تو دیا ہے۔ اَے دوست

روہی محض بشارت دَرسُوں مَرسوں، بُھرسوں، مُول نہ ڈَرسُوں
بیدرداں دی دِلڑی تَرسُوں ڈِینھ راتیں گھُوں مُوں ہے یار

اَے دوست ! روہی دیدار ہی کی وجہ سے بشارت ہے۔ مریں گے ، ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ بالکل نہیں ڈریں گے۔ اب بے دردوں کا دل خوف سے دن ، رات ، متذبذب ہے۔

جئیں ڈِینھ ہوت نِتے پَٹ ڈیرے شَہر بھَنبھورُوں سَخت پَریرے
دِل ، دِیاں بوٹیاں ، ہاں دے ہیرے سَسی دی مُوں مُوں ہے یار

جس دن ہوت (محبوب) ٹھکانے اکھاڑ کر لے گیا ، بھنبھور شہر سے بہت دور (اُسی دن سے) دل کے پارے ، جگر کے ٹکڑے ہوئے۔ سسی کا رونے پر زور ہے ! اَے دوست

تُوں بن یار ! فرِیؔد دا جِیوݨ جِیندے جَگ وِچ ڈُکھڑا تھِیوݨ
زَہر ڈِسیوے ، کھانوݨ ، پِیوݨ تیڈے سِر دی سَوں ہے یار

تیرے بغیر فرِیؔد کا جینا ، جیتے جگ میں دُکھی ہونا ہے۔ کھانا ، پینا ، زہر نظر آتا ہے۔ تیرے سر کی قسم ! اَے دوست

تلفظ: ۔ ڳیرے ، گے رے۔ لونبڑ ، لوں بڑ۔ چیکن چی کن۔ ٹھیڑیاں ، ٹھے ڑیاں۔ گھٹڑے ، گھٹ ڑے۔ ڈِھڑیں ، ڈِھ ڑے ں۔ کنڈڑیں ، کنڈ ڑے ے ں۔ ہیرے ، ہے رے۔

مصرعے :- 20
الفاظ :- 100
راگ :- ملہار

﴿کافی 43﴾

چوریوں ، چاریوں استغفار
بخشیں شالا رب غفار

چوری سے، دھوکہ دہی سے استغفار۔ کاش ربِ غفار مجھے بخش دے

گندڑی عادت ، گندڑے فعلوں توبہ توبہ ، لکھ لکھ وار

بُری عادت، بُرے فعل سے۔ توبہ، توبہ لاکھ لاکھ بار

کر کر سخت گناہ پرتاپیم توں ہئیں خاوند بخشنڑ ہار

بڑے بڑے گناہ کر کے پشیمان ہوں۔ اے خداوند تو ہی بخشنے والا ہے

پیر ، پیغمبر تیڈے پابھے توں مالک ، توں کل مختیار

پیر، پیغمبر تیرے امر کے پابند، تُو مالک، تُو مختیارِ کُل۔

میں بدعملی تے کر رحمت جئیں ڈینہہ یار وی ، یار نہ یار

مجھ بدعملی پر بھی رحمت کرنا جس دن دوست بھی دوست نہیں ہونگے۔

اوگنڑ ، ہاری ! نہ کس کم دی کوجھی کملی ، بد کردار

بے عمل ہوں، تھک چکی ہوں کسی بھی کام کی نہیں۔ بدصورت، کم عقل بدکردار ہوں۔

تیڈا شان ہے فضل کرم دا میں وچ ڈوہ تے عیب ہزار

تیری شان! فضل و کرم ہے۔ مجھ میں ہزار گناہ اور عیب ہیں۔

آنون یاد گناہ پرانڑے پٹ پٹ رونواں زار و زار

پرانے گناہ یاد آتے ہیں۔ ماتم کر کے زاروزار روتا ہوں۔

رات قبر دی ڈینہہ حشر دا سر پر کڑکم باری بار

قبر کی رات حشر کا دن ہے بھاری بوجھ سر پہ (بجلی کی طرح) کڑک رہا ہے

میں مسکین فرید ہاں تیرا توں بن کون اُتارم پار

میں مسکین تیرا فریدؔ ہوں۔ تجھ بن کون مجھے پار اُتارے۔

تلفظ:۔ پرتاپیم، پرتاپ یم۔ اوگنڑ، اَوَ (بروزن 100 گ ل ڑ۔ پرانڑے، پُراں ڑے ل۔

﴿ کافی 44 ﴾

مصرعے :- 32
الفاظ :- 164
راگ :- باگیشری

جِیوَݨ ݙِینھ ! اَڈھائی وو یار
سَٹ گھت فخر وَڈائی وو یار

زندگی اڈھائی دن کی ہے۔ فخر، تکبر چھوڑ دے اَے دوست

کِتھ او پینگھ پپل مَلکانڑے ناز ، حُسن ، کِتھ راج پیانڑے
کِتھ ماء ، بھینڑں ، بھائی وو یار

کہاں ہیں وہ شاہانہ جھولے، پیپل، ناز، حُسن کہاں ہیں باپ دادا کا راج پاٹ! ماں بہنیں، بھائی کہاں ہیں۔

کِتھ رانجھݨ ، کِتھ بھیڑے کھیڑے کِتھ رہ گئے او جھگڑے جھیڑے
کِتھ چوچک دی جائی وو یار

کہاں رانجھا، بداطوار کھیڑے۔ کہاں رہ گئے وہ جھگڑے فساد، وہ چوچک کی بیٹی کہاں ہے۔

کِتھ او مکر ، فریب دا چالا کِتھ وَت جوگی مُندراں والا
پرم جڑی جئیں لائی وو یار

کہاں ہیں مکر و فریب کی چالیں۔ اور کہاں ہے جوگی جس کے کانوں میں بالے تھے۔ جس نے عشق کی چنگاری لگائی تھی اَے دوست

ماہی ، منجھیاں ، ہیر سلیٹی عطروں بھنڑی ، مُشک لپیٹی
سبھ گئے جھوک لڈائی وو یار

محبوب، بھینسیں، ہیر سیالن۔ عطر میں بھیگی مُشک میں لپٹی۔ سب یہاں سے کُوچ کر گئے اَے دوست

جوبن ساتھی چار ڈینھاں دا جھٹ پٹ ضعف ، بڈھیپا آندا
کُوڑی آس پرائی وو یار

جوبن چار دن کا ساتھی ہے۔ فوراً! کمزوری، بُڑھاپا آجاتا ہے۔ پرائی آس بیکار ہے۔ اَے دوست

ہئے ہئے ڈِھڑی کہیں نہ وینڈی کجل ، مُساگ تے سُرخی ، مینڈی
سُرمہ ، سیندھ ، سلائی وو یار

ہائے ہائے کاجل، دنداسہ سُرخی، سُرمہ، سلائی، مہندی، سر کے بالوں کی مانگین کسی نے انہیں جاتے ہوئے بھی نہ دیکھا اَے دوست

موسم رُل پھر وَل گھر آئی وَنجن نہ وقت نراس اجائی
آوݨ دی کر کائی وو یار

موسم گھوم پھر کر واپس گھر آیا ہے یہ وقت بے اُمید ہو کر ضائع نہ جائے واپس آنے کا کچھ کرو اَے دوست

کُوڑی صُحبت ، کُوڑی سنگت   کُوڑے نخرے ، کُوڑِی رنگت

لَپ ڈُھوڑی، بُک چھائی وو یار

جھوٹی صُحبت، جھوٹی سنگت ،جھوٹے نازو انداز ،جھوٹی رنگت یہ سب چُلو بھر غُبار، دو چُلو راکھ ہے اَئے دوست

مُچھلییں ، پینگھیں ، لاسُوں تارِیں   چنڑکیئں ، گھنَڈڑییئں ،ہُونگ تنوارِیں

سبھُوں راند رَسائی وو یار

بارش کے موسم میں سورج کے گرد بننے والے قوس وقزح کی رنگت کے دھبے،قوس وقزح، جانوروں کے گلے میں بندھی گھنٹیاں ، جانوروں کو متحرک رکھنے،متوجہ کرنے والی سُریلی آوازوں نے ماحول میں رچاؤ پیدا کردیا ہے اَئے دوست

تھیاں سرسبز فرید دیاں جھوکاں   مہرُوں سبز تھیاں ول سوکاں

بختیں واگ ولائی وو یار

فرید کے ٹھکانے آباد ہو گئے ،مہر و محبت سے سوکھی لکڑیوں تک سے سبزہ پُھوٹ پڑا ہے، خوش بختیوں نے باگ ادھر موڑلی ہے اَئے دوست

تلفظ:۔ ملاکانڑے ۔مَل کاں ڑے ں۔ ہِیانڑے ۔ ہِیاڑے ں۔ بھیئیں۔بھے ی ڑ ۔کھیڑے، کھے ے۔ بھیڑے، بھئے ڑے۔ جھیڑے، جھے ڑے

★★★

« کافی 45 »

مصرعے :- 29
الفاظ :- 135
راگ :- جوگ

دِل دَردُوں ہُنڑ ہاری وو یار

وَل کریں ہا کاری (وو یار)

دل اب دردُوں سے ہار گئی۔ پھر کوئی چارہ گری کرتے۔ اَئے دوست

زُلف سِیاہ ! بِتھی نانگ وَرادھی   ڈِنگ مَرِیندی کَاری

لُوں لُوں سِیڑھاں جَاری وو یار

زلف سیاہ سانپ بن کر مشتعل ہے۔ مہلک ڈنگ مارتی ہے۔ رُوئیں رُوئیں سے خون کی تیز دھاریں بہہ رہی ہیں۔ اَئے دوست

سَانول آنویں ، نہ تَرسانویں   موسم چیتر بہَاری

گھَر گھَر تھئی گُلزاری وو یار

اے میرے محبوب! آجانا، ترسانا نہیں، چیت بہار کا موسم ہے، گھر گھر پھول کھلے ہیں، اَئے دوست

لا کر یاری ، یار نہ کِیتو   چندڑی مُفت اَزاری

ڈِٹھڑی تیڈڑی یاری وو یار

پہلے دوستی کی پھر دوست نہ رکھا۔ جان کو مفت میں آزار لگے، تیری دوستی دیکھ لی اَئے دوست

سَٹ کَر کَلھڑی تے بے وَاہی کِیتو کیچ تیاری
ہئے ہئے بے نِرواری وو یار

تنہا، بے آسرا چھوڑ کر کیچ جانے کی تیاری کرلی۔ ہائے ہائے! بے انصافی اَئے دوست

شاہ بِرھوں دے ڈِتڑم عُہدہ گا لھئیں دِی سَرداری
خِلعت! شَہر خواری وو یار

بادشاہِ عشق نے مجھے یہ عہدہ دیا ہے۔ دیوانوں کی سرداری (سب سے بڑا دیوانہ بنایا) اور شہر میں بدنامی اور رُسوائی کی خلعت دی ہے۔ اَئے دوست

سِک مَہینوال دی لِہر لُڑھایم میں مُٹھڑی مَنتاری
کوجھی رات اَندھاری وو یار

مہینوال کی چاہت نے لہروں کے حوالے کیا۔ میں بدنصیب تیرنے سے ناآشنا، ہولناک اندھیری رات اَئے دوست

ڈِے کر دَلبے، کُوڑ دِلا سے لُٹ نِیتو دِل ساری
میں وَاری لَکھ وَاری وو یار

فریب اور جھوٹے دلاسے دے کر پورے کا پورا دل لُوٹ لیا۔ میں قربان، لاکھ بار۔ اَئے دوست

تھل، بَر، روہی، روہیں، رَاوے رُلدی ڈُکھڑیں مَاری
بَار بِرھُوں سِر بَاری وو یار

صحرا، ویرانیاں، ریگزار، پہاڑوں، سنسان، علاقوں میں دُکھی کی ماری سرگردان ہوں۔ سر پہ ہجر و فراق کا بوجھ ہے۔ اَئے دوست

یار فرؔید! نہ آیم ویڑھے ہَر دَم مُونجھ مُنجھارِی
روندئیں عُمر گُزاری وو یار

فرؔید! دوست میرے گھر نہ آیا، ہر لمحہ اشتیاق، انتظار، نیم جاں، حواس باختہ، اشکباری میں تمام عمر گزاری، اَئے دوست

تلفظ:۔ سِڑھاں، سی ڑھاں۔ لُڑھایم، لُ ڑھایم۔ نیتو، نی تو۔ ڈُکھڑیں۔ ڈ کھ ڑے ں۔ ویڑھے، وے ڑھے

﴿کافی 46﴾

مصرے :- 26
الفاظ :- 134
راگ :- جوگ

ڈُکھ تھئے بَانہہ بیلی وو یار
ہتھیں آیم اکیلی وو یار

اَے دوست! اب دُکھ تو ہی ہمراہی ہیں۔ میں اکیلی ان کے ہاتھ جو لگ گئی ہوں۔

توں بِن ڈیوِم کون دِلاسے نہ تھی سَانول آسے پاسے
ماڑیں صحن، حَویلی وو یار

تیرے بن کون میری دل جوئی کرے۔ اَے محبوب تُو اِدھر اُدھر نہ ہو جا۔ "خدا کرے" تُو صحن اور حویلی کا لطف لے۔ اَے دوست

عَالیٰ، اَدنیٰ، جو جَگ جیوے میں وانگے ہَی کئی نہ تھیوے
ڈُکھڑی، وَانڈھی، ویلھی وو یار

دنیا میں جو بھی ادنیٰ عالیٰ ہے، جیتا رہے۔ خدا کرے! مجھ جیسی کوئی اور نہ ہو۔ دُکھی۔ الگ تھلگ، بیکار اَے دوست

نہ مَاہی نہ منجھیاں ڈِسدیاں اَکھیاں وِسدیاں، دِلڑیاں پھسدیاں
جِندڑی تھئی بھا بھیلی وو یار

نہ محبوب نہ بھینسیں نظر آتی ہیں۔ آنکھیں ترستی، دل کچلے جاتے ہیں روح انگاروں بھرا طباق بن کر رہ گئی ہے۔ نہ کچی نہ پکی ناکارہ ہو کر رہ گئی ہے اَے دوست

سَوں ہے نَاز نِگہہ دِی مینوں جے تیئں وَل نہ ڈیکھاں تینوں
رَہساں میل کچیلی وو یار

مجھے قسم ہے نگاہِ ناز کی۔ جب تک تمہیں دوبارہ نہ دیکھ لوں میل کچیلی ہی رہوں گی۔ اَے دوست

کِتھ او آساں، کِتھ او مَانڑے نہ مَاہی نہ رَاج پِیانڑے
جیساں ڈُکھ ڈُہیلی وو یار

کہاں وہ امیدیں، کہاں وہ مان اور غرور۔ نہ محبوب نہ باپ دادا کا راج۔ اَے محبوب۔ اب تو دُکھ درد میں زندگی گزاروں گی

بَھاگ، سُہاگ سُنجی توں رُٹھڑے ہار ، حَمیلاں ، ہگانے تُرٹڑے

ٹوٹے بَانہہ چُوڑیلی وو یار

مجھ اُجڑ گئی سے بھاگ سہاگ روٹھے۔مالائیں۔ حمیلیں، عروسی دھاگے ٹوٹے چوڑیوں والا بازو ہی ٹوٹ گیا۔اَے دوست

ہِک میں دَرد اَندوہ وِچالے ہَیَ سَبھ ناز نوَازیں جَالے

ترَئے سو سَٹھ (360) سَہیلی وو یار

ایک میں ہی ہوں جو درد اندوہ میں گھری ہوئی ہوں۔میری تین سو ساٹھ سہیلیاں تو عیش وعشرت کی زندگی جی رہی ہیں۔اَے دوست

بَاجھوں یار ! فرِیَد دا حِیلہ کِھڑا، کوجھا تے رَنگ پِیلا

سِیندھ دَھڑی تھئی میلی وو یار

دوست کے بغیر فرید کا حلیہ۔میلا، بدصورت، پیلا رنگ سر کی مانگ، زلفیں میلی ہو چکی ہیں اَے دوست

★★★

مصرے :- 21
الفاظ :- 93
راگ :- جوگ

رَتھ دِھیمے دِھیمے ٹور ﴿کافی 47﴾

اَے رَتھ بان۔ رتھ کو آہستہ آہستہ چلا

میڈا دَستہ نَرم کَرُور دا مَتاں وَنگیں لگم ٹکور

میرا چوڑیوں کا دستہ نرم، نازک کانچ کا ہے۔ ممکن ہے کہ چوڑیوں کو رگڑ، چوٹ لگ جائے

رَتھ تے ہَسندی، دَڑک نہ سَہندی ہَم طَبع کَمزور

رتھ پہ تو بیٹھتی ہوں لیکن ہچکولے برداشت نہیں کر سکتی۔ میری طبع نازک و کمزور ہے

روز اَزل دی پاتم گَل دِی برہوں تیڈے دِی ڈُور

تیرے عشق کی ڈور میں نے روز ازل سے گلے میں ڈالی ہوئی ہے۔

شالا مولھ سَلامَت نیواں رَہ وِچ لَڑدِن چور

خدا کرے اپنی متاع سلامت لے جاؤں۔ راستے میں چور لڑتے ہیں

جیکر رَتھ بیٹھیں تَھک پوساں گھوڑا گھِنساں بور

رتھ پہ بیٹھے اگر تھک جاؤں گی تو سرخ رنگ کا گھوڑا لوں گی

سَوکھا ، تیز ، لَغام دا کُولا نہ اَوکھا ، سِر زور

آسانی پیدا کرنے والا۔ تیز۔ لگام کا نرم۔ مشکلات پیدا کرنے والا سر زور نہ ہو۔

سِک تے طَلب مِلن دی سینے روز نَواں ہِم شور

ملنے کی چاہت اور طلب سینے میں ، روز نیا شور ہے۔

رانجھن تے میں جوڑ کوں جوڑ اُوں جوڑ جُڑیندا جوڑ

میں اور میرا محبوب رانجھا ایک دوسرے کے لئے مناسب ترین ہیں اَے جوڑے بنانے والے ہمیں جوڑ دے

پَندھ اَزانگے ، دِلڑی تانگھے جَلد پُہچا ہُن ٹور

مسافت دشوار۔ دل بے قرار۔ جلد پہنچا۔ منزل مقصود پر

مَیں تے یار فَرید مَلیسوں رَل مِل تَخت لَہور ٭

فریدؔ! میں اور میرا دوست مل کر تخت لاہور کا لطف لیں گے۔

مَیں تے یار فَرید مَلیسوں رَل مِل شہر بھنبھور ٭

فریدؔ! میں اور میرا دوست مل کر شہر بھنبھور کا لطف لیں گے

تلفظ۔ ہَسندی، پاتم دی۔ نیواں، ونے واں۔ مَلیسوں، مس ڑے سوں۔

﴿کافی 48﴾

مصرعے :- 17
الفاظ :- 69
راگ :- تلنگ

سِپاہیڑا ! نہ مار نیناں دے تِیر

سپاہی! نینوں کے تیر نہ مار

پَل پَل پھلڑے چُبھن کُلڑے تَن ، مَن ، سِیس ، سَریر

خنجر کے پھل پل پل چبھتے ہیں۔ تن، من، سیس، سریر میں

گُوڑھِیاں اَکھیاں ، رَت دِیاں بُکھیاں زُلف سِیاہ بے پِیر

سُرخ آنکھیں خُون کی بھُوکی ہیں۔ کالی زلف بے پیر ہے (سر کش)

کَجلہ ! جَنگی ، ظَالِم ، زَنگی کُہندا بے تقصِیر

کاجل! جنگجو، ظالم، سیاہ فام۔ بے جُرم و خطا ذبح کرتا ہے

نیش ڈُکھیندے ریش ڈُکھی دے رَگ رَگ لَکھ لَکھ پِیڑ

دُکھی کے زخموں کو نشتر اذیت دیتے ہیں۔ رگ رگ میں لاکھ لاکھ درد ہے

سینگیاں سَرتیاں کھیڑئیں وَرتیاں وَیری ماء ، پِیو ، وِیر

ہم عمر ہم جولیاں کھیڑوں کے ساتھ مل گئی ہیں۔ ماں، باپ، بھائی دشمن ہیں

لَگڑیاں تانگھاں ، اُجڑیاں مَانگھاں مَارُو وَسم ملِھیر

انتظار در انتظار لگی ہوئی ہے۔ مانگ اجڑ چکی، محبوب ملھیر میں آباد ہے۔

یار کُراڑا ، ڈُھوتا پَاڑا کیا کَیجے تدبِیر

دوست سخت مزاج، محلہ چُغل خور کیا تدبیر کریں۔

عُمر فرِیؔد ! نِبھایُم روندئیں مَتھڑے دِی تحَرِیر

فریؔد ! میں نے زندگی روتے گزاری۔ ماتھے کا لکھا تھا۔

تلفظ:۔ کُلڑے، کُ لل ڑے۔ کُہندا، کُس ہ دا۔ پیڑ، پی ڑ۔ نیش۔ نے ش۔ ریش، رے ش۔ کھیڑیں، کھے ڑے ں

مصرعے:- 26
الفاظ:- 138
راگ:- تلنگ

کافی 49

سَدا جی پچلے ، دِل جَلے وو یار
لگیاں دِلیں کُوں کون جھلے وو یار

جی سدا اچھلتا، دل جلتا ہے۔ جو دل لگ لپٹیں کون روکے۔اے دوست

ڈِسم نہ رَاول رَانجھن سَائیں رَنگ پور سارا اُجڑیاں جَاہیں
کوجھے قہر کُللّے وو یار

راول، رانجھا، میرا آقا مجھے نظر نہیں آتا (اسکے بغیر) رنگ پور تمام کا تمام اجڑے مکانات ہیں بدصورت، قہر کے بے ڈھبے۔اے دوست

درد ، اَندوہ تے سوز ہزاراں سَئے سَئے سُول، کلُور دِیاں مَاراں
جِند جُکھ جُکھ پئی گلّے وو یار

درد واندوہ اور ہزاروں دُکھ۔ کئی کئی تکالیف، مصیبتوں کی ماری جان اندر ہی اندر گل رہی ہے۔اے دوست

راتیں ڈِیہاں مُونجھ مُنجھاری چھوڑ گیا ڈھولا یار آزاری
نِبھ گئے سُکھ دے رَلّے وو یار

دن، رات انتظار واشتیاق، نیم جان، دوست آزار میں مبتلا چھوڑ کر چل دیا سُکھ کی صحبتیں

رَل مِل سینگیاں مارُوں ڈھالا مَنگوں دُعائیں میں وَل شالا
ہوت پُنل وَل وَلّے وو یار

سہیلیو! مل جل کر فال نکالیں۔ دعائیں مانگیں خدا کرے ہوت پنوں خان میری طرف واپس آے۔اے دوست

یار نہ آوے سیجھ نہ بھاوے ویڑھا کھاوے گھر اَگ لاوے
گزریئے وَقت سَوّلے وو یار

محبوب نہیں آتا، سیجھ نہیں بھاتی حویلی کھانے کو آتی، گھر آگ لگاتا ہے آسانیوں، مسرتوں کے وقت گزر چکے

رَانجھن مَاہی ، مُرلی وَاہی پرم جَڑی ! جَڑ لائیس جَاہی
ڈُکھ ڈُکھڑے پئے پَلے وو یار

رانجھے محبوب نے بین بجائی۔ عشق کی چنگاری ٹھیک نشانے پر لگائی نازک مزاج دکھ پلے پڑے۔اے دوست

آتِش عِشق رَنجھیٹے والی ہوش ، فِکر دِی پَار پچالی

ڈھانڈھ اندر وِچ بلے وو یار

رنجھوٹے کے عشق کی آگ نے ہوش و فکر کی جڑ جھلسادی اندر ایک الاؤ ہے جو دہک رہا ہے،

کھیڈاں ، کُڈاں فرید ہگیوسے پنڈ مَلامَت مُفت چتوسے

ڈِ ٹھڑے عِشق دے بَھلے وو یار

فرید! کھیل کود ہم سے گئے۔ بلا سبب ملامت کی گٹھڑی اُٹھائی دیکھ لیں عشق کی بھلائیاں ہم نے ۔ اے دوست

★★★

مصرے :- 35
الفاظ :- 152
راگ :- تلنگ

﴿کافی 50﴾

سمجھ سُنجاݨی ، غیر نہ جاݨی

سَب صُورت ہے عَین ظہُور

سمجھ! پہچاننا! غیر نہ جاننا۔ ہر صورت عین اظہار ہے

رَکھ تَصدِیق نہ تھی آوارہ کَعبہ ، قِبلہ ، دَیر ، دُوارا

مَسجد ، مَندر ، ہِکڑو نُور

تصدیق رکھ، آوارہ نہ ہو۔ کعبہ، قبلہ، دیر، دوار، مسجد، مندر میں ایک ہی نور ہے

حُسن اَزل تھیا فَاش مبّین ہَر ہر گھاٹی وَادِی اَیمَن

ہَر ہر پتھر ہے کوہ طُور

حُسنِ اَزل کا مکمل اظہار ہوا ہے ہر گھاٹی وادی ایمن ہے۔ ہر ہر پتھر کوہ طور ہے

تھئے ظَاہر اِسرار قَدیمی ہَر ہر شاخ ہے نَخل کلیمی

زیر ، زبَر ، چَپ ، راست ، حضُور

تمام قدیمی راز ظاہر ہو گئے۔ ہر ایک شاخ (وہی درخت ہے جس سے موسیٰ کلیم اللہ کو آواز آئی تھی)

نیچے، اوپر، بائیں، دائیں۔ سامنے موجودگی ہے

وِیرانہ آباد ڈِسیجے جَنگل ، بیلا ، شَاد ڈِسیجے

دوزَخ نَظرم حُور قصُور

ویرانہ آباد نظر آتا ہے، جنگل، بیلہ شاد دِکھائی پڑتا ہے۔ دوزخ بھی مجھے حُور و قصُور نظر آتی ہے

عاری پھردے حج زکاتوں صَوم ، صَلاتوں ، ذَات صِفاتوں

رِند اَلستوں ہِن مخمُور

رند تو یومِ میثاق سے ہی سرشار اور حج، زکاۃ، صوم، صلاۃ، ذات، صفات سے عاری پھرتے ہیں

کَشف حَقائق مَحض مَحالے جے تَئیں مُرشِد نظر نہ بھَالے
بیو کُل کُوڑ، فریب تے زُور

حقائق کا کھلنا نہایت مشکل ہے جب تک مُرشد توجہ نہ کرے۔ باقی سب جھوٹ، فریب، جعل سازی ہے

فِقہ، اَصُول، کَلام، مَعانی مَنطق، نَحوؔ تے صَرف، مَبانی
ٹھُپ رَکھ، ہے توَحید غیُور

احکام کی تفصیل کا علم، بنیادی قواعد، عقائد کی بحث کا علم، کلام کی وضاحت، بلاغت پر بحث کا علم، عقلی دلائل سے غلط یا صحیح ثابت کرنے کا علم۔ جُملے کی ساخت کا علم، حروفِ ابجد ہوں یا وظائف۔ ان تمام کو ٹھپ کے رکھ دے کیوں کہ خدا نیت غیو ہے

مُلاں پُٹھڑے مَعنے کردے آیَت، دَرس، حدیث خَبر دے
صِرف صَدا تے تھئے مَغرُور

مُلاں قرآنی آیات، دیگر آسمانی کتب، حضور صلعم کے اقوال، افعال حضور سے روایت! ہر ایک کے اُلٹ معنے کرتے ہیں۔ یہ صرف آواز کی گونج پر مغرور ہیں۔

مُلاں ویری سخت ڈِسیندے بے شک ہِن اُستاد دِلیں دِے
اِبن العربی تے منصُور

شَاہِد وَاحِد، اَصل، فَرع وِچ راز طرِیقت، رَسم شَرع وِچ
ہے مَشہُود نَہیں مَستُور

ایک ہی محبوب ہے! اصل میں فروعات میں، راز، طریقت میں، شرع کے ضابطوں میں بالکل واضح ہے پوشیدہ نہیں ہے۔

بَٹھ گھت رِیت، رَوِش تَقلِیدی رَہ تَحقِیقی، سِلک فریؔدی
کر منظُور تے تھی مَسرُور

بھاڑ میں ڈال بلا سوچے سمجھے پیروی کو۔ فریؔد کا راستہ جانا پرکھا راستہ ہے۔ اسے قبول کر اور شادمان ہو جا

تلفظ:۔ سنجالی، سُن جاڑی ن:۔ جاٹی:۔ جاں ڑی ن:۔ ایمن۔ ائے من:۔ ڈسیجے:۔ ڈِسی جے:۔ ڈِسیندے:۔ ڈِسی ں دے

﴾ کافی 51 ﴿

مصرعے :- 15
الفاظ :- 67
راگ :- تلنگ

سمجھ فریدا برہوں ہئوں سر زور

اے فرید! سمجھ عشق بہت ہی سر زور ہوتا ہے۔

اَکھیاں اُبلیاں ، دِلڑیاں اُکلیاں سینے پئے شر شور

آنکھیں اُبل آئیں، دل کھوَلنے لگے، سینے میں شور برپا ہو گئے۔

*غمزے رَہزن مُلک مَریلے ناز نِگاہ ہے چور

اس کے اشارے لُوٹنے، پورے مُلک کو مار ڈالنے والے۔ نگاہِ ناز چور ہے۔

لَور سِراں وِچ ، ڈَور کناں وِچ روندئیں اَکھیاں کور

سَر میں بے ربط شور، کانوں میں بہرہ پن، روتے روتے آنکھیں بے نور

لا کر یاری کَرن نہ کاری محض نہ چاڑھن توڑ

دوستی کر کے ہمدردی نہیں کرتے۔ منزل مقصود تک بالکل نہیں پہنچاتے

ناز نِہورے دِلڑیاں لُٹ کَر اُلٹا تِھیندے تور

ناز و انداز! دل لُوٹ کر اُلٹا اکڑ فوں دِکھاتے ہیں

سَکڑے چُھٹڑے ، سَانگے تُرٹڑے عِشق پیا گَل ڈور

رشتہ دار چھوٹے، رشتے ٹوٹے، عشق ڈور بن کر گلے میں پڑا

میں اَڑ چُکڑی پیچ ڈُکھاں وِچ شالا نہ پھاسن ہور

میں تو عشق کے چکر میں پھنس چکی، خدا کرے اور لوگ نہ پھنسیں۔

*۔ غمزے رہزن پلک مریلے ۔ بھی لکھا گیا ہے۔

مصرعے :- 18
الفاظ :- 74
راگ :- بھیروی

« کافی 52 »

سوہنے یار پُنّل دا
ہر جا عین حضور

خوب رُو محبوب پُنّل کی ہر مقام پہ موجودگی ہے

اوّل ، آخر ، ظاہر ، باطن اُس دا جان ظہور

اوّل سے آخر تک ظاہر، باطن، اُسی کی جلوہ فرمائی جان

آپ بنے سُلطان جہاں دا آپ بنے مزدور

وہ خود ہی شہنشاہِ کائنات بنتا ہے اور خود ہی مزدور

تھی مُشتاق پھرے وِچ غم دے واصل تھی مہجور

خود ہی مُشتاق ہو کر غمگین پھرتا ہے۔ ملا ہوا ہو کر بھی جدا

تھی معشُوق دِلیں لُٹ نیوے جان کرے رنجور

معشوق بن کر دل لُوٹ لے جاتا ہے۔ جان کو دُکھ دیتا ہے

گَل لانوݨ ، پھر مار تڑھانوݨ ایہو نہیں دستُور

گلے لگانا، پھر مار بھگانا، دستور یہ تو نہیں ہے۔

چشمیں فخرالدین مِٹھل دِئیں تن مَن کیتا چُور

محبوب، (مُرشد) فخر الدینؒ کی آنکھوں نے تن من چُور کر دیا ہے

گھول گھتاں میں فخر جہاں توں جنت ، حُور ، قصُور

(مُرشد) فخر جہاں پہ وار دوں میں جنت، حُور، قصور

یار! فرؔید کُوں ایویں ساڑیو جِیویں جلیا کوہ طُور

دوست! تُو نے فرؔید کو ایسے جلایا جیسے کوہ طُور جلا

تلفظ:- سوہنے سوں ڑھے ں۔ نیوے۔ نے وے

مصرعے :- 25
الفاظ :- 98
راگ :- ابھوگی کانہڑا

﴿ کافی 53 ﴾

کہاں پاؤں کہاں پاؤں یار

کہاں پاؤں، دوست، کہاں پاؤں دوست کو

جِن ، اِنسان ، مَلائک سارے کیا سَگلا سَنسَار

جن انسان، فرشتے تمام دنیا

حیرت دے قُلزم وِچ کُل تھئے مُستغرِق سَرشار

حیرت کے سمندر میں تمام ڈوبے ہوئے اور مست ہیں

صُوفی ، شاغِل ، گیانی ، دِھیانی تھَکّ گئے آوڑک سَبھ ہار

صُوفی، ذکر و اذکار میں مشغُول، علم میں پہنچا ہوا۔ فکر کرنے والے بالآخر تمام ہار گئے

عَرش اَتے بَسطامی گَل لگ رونوِن زارو زار

عرش اور بَسطامی گلے لگ کر زار و قطار روئیں

بَطلیمُوس تے فِیثا غورَس کر کر سوچ وِچار

بطلیمُوس اور فیثا غورس سوچتے سوچتے

کھوج ، سُراغ نہ پایا پَتہ تھک بیٹھے تَنّ مار

کوشش کرتے کرتے تھک گئے۔ نہ اس کا کھوج ملا، نہ سُراغ اور نہ ہی اس کا کوئی پتہ پایا۔

بُدھ ، مَجُوس ، یہود ، نصاریٰ ہندُو تے دِیندار

بُدھ، آتش پرست، یہودی، عیسائی، ہندو، مسلمان،

آکھن ۔ پاک مُنزّہ ہے بے اَنت ، اَلکھ ، اَپار

سب کہتے ہیں وہ پاک ہے، مُنزہ ہے۔ لا محدود ہے ۔اس کا کوئی دوسرا کنارہ اور نشانی یا علامت نہیں

پِیر ، پیغمبر ، غوث ، قُطب سَبھ کیا مُرسَل اَوتار

پیر، پیغمبر، غوث، قطب، مرسل، اوتار، تمام

کرِن مَنادی رو رو کے لَا تُدرِکُہ الاَبصَار

رو رو کر اعلان کر رہے ہیں کہ نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں

عالم ، فاضل ، عارف ، کامل عجز کیتا اقرار

عالم، فاضل، عارف، کامل تمام نے اپنے عجز کا اقرار کیا۔

آکھ! فرید! نماناں ، بھولا توں وِچ کون قطار

کہہ! فرید مسکین، بے سمجھ، تُو کس قطار میں ہے۔

تلفظ: اٰ ۔ اولک، الا، ہر وزن 100 ۔ ل ک، نماناں۔ نم اں ڑاں

★★★

« کافی 54 »

مصرعے: 18
الفاظ: 64
راگ: بھیروی کا ہاپا

متاں من ماندہ تھیوے
پَنل نہ تھی دھار

ممکن ہے کہ میری روح بے چین و بے قرار ہو جائے اے محبوب! مجھ سے جدا نہ ہو۔

ساونڑ ، ڈینہہ سُہاگ دے ہر دم مینگھ ملھار

ساون ہے، سہاگ کے دن ہیں ہر وقت مینگھ ملھار ہے

رَل کر ساتھ گزاروں جوبن دے دِن چار

مل کر ساتھ گزاریں جوبن کے چار دن

موت سُنیدی سُولی وَنجناں وارو وار

موت قریب سُنائی دیتی ہے۔ باری باری جانا ہے۔

چیتر بہار سُہاوَں کر کے ہار ، سنگار

چیت ماہ کی بہار کا لطف لیں۔ ہار، سنگھار کر کے

پلھر پانی پیوَوں تھل تھیا باغ بہار

بارش کا پانی پئیں، صحرا باغ و بہار ہو گیا ہے۔

خوش تھی نینہہ نبھاوَوں رُس نہ سانول یار

خوش ہو کر محبت کو نبھائیں۔ روٹھ نہ سانولے دوست

توں بن جیونڑ اَوکھا ڈُکھڑے تارو تار

تیرے بن جینا مشکل۔ مصیبتیں سر سے بھی اونچی ہیں۔

یار! فرید نہ وِسرے دِل کیتم لاچار

فرید! دوست نہیں بھولتا۔ دل نے مجھے بے بس کر دیا ہے

تلفظ سُنیدی: سُ ں ڑی ں دی۔ سولی، سُ ولی۔ ونجناں، وَں ج ڑاں

مصرعے :- 29
الفاظ :- 143
راگ :- بھوگی کا نیزا

﴾ کافی 55 ﴿

نہ کر بے پرواہی دو یار
(آ) مِل سانول ماہی (دو یار)
اَے دوست بے پرواہی نہ کر۔ سانولے محبوب آ کر مل

بَٹھ پیا رَنگ پور دا پرنیوَݨ تُوں بن جیوَݨ اَوکھا تھیوَݨ
سمجھاں مَوت وِساہی دو یار
بھاڑ میں جائے رنگ پُور میں بیاہ کا ہونا۔ تیرے بغیر زندگی! مشکل میں پڑنا ہے۔ سمجھتی ہوں کہ یہ تو موت نے مہلت دے رکھی ہے ۔ اَے دوست

بَاجھوں تیڈے بَاجھ اَجائی اَمڑی ، بَابُل ، بھینڑیں ، بھائی
پھر دی دِل تُوں لاہی دو یار
تیرے بغیر تمام آسرے، سہارے بیکار ہیں۔ ماں، باپ، بہنیں، بھائی
سب کو دل سے اتارے پھرتی ہوں اَے دوست

کیویں ، پیکئیں پَتنیں وَلدی توڑ اَصَل دِی روز اَزل دِی
ہیر رَانجھن دی آہی دو یار
میکے کے ساحلوں پر کیسے واپس آتی، ابتدائے آفرینش، روز ازل سے ہی ہیر تو رانجھن ہی کی تھی۔ اَے دوست

جَائی ، چَائی ، عِشق دَھنوائی پیت سِوا ہَئی ریت نہ کائی
بے وَاہی بے ٹھاہی دو یار
مجھے تو عشق ہی نے، جنا، اُٹھایا، نہلایا، پریت کے سوا کوئی طور طریقہ ہی نہیں۔ بے سہارا، بے اتفاقی کی ماری ہوئی ہوں ۔ اَے دوست

وِسریا رَنگ محل چُچکاناں جھنگ ، سیالیں تے منگھیاناں
لایو کیبر ، جَاہی دو یار
چوچک کا رنگ محل، جھنگ، سیال قوم کی عورتیں، منگھیانا سب کچھ بھُولا۔ اَے دوست، تُو نے ایسا نشانے پر تیر مارا ہے

دُھوڑ مہیندی ، نُور اَکھیں دا پَاہ ، ہَنباہ ہے مَاݨ مہیندا
ڈیوم حال گواہی دو یار
بھینسوں کا گرد و غبار آنکھوں کا نور۔ گوبر، مٹی میرا فخر و غرور۔ اے دوست۔ میرا حال اس کی گواہی دے رہا ہے

سَہجوں سُرخی ، میندی لیساں کَجلہ پیساں ، مَانگ بٹیساں
جے تھیوں میں ڈو رَاہی دو یار
خوشی سے سُرخی، مہندی، کاجل لگاؤں گی۔ سر کی مانگ بناؤں گی۔ اگر تو میری جانب راہی ہوا۔ اَے دوست

آپے تخت ہزاروں آیا ہیرے کارݨ چاک سڈایا
سٹ کر شوکت شاہی وو یار

تخت ہزارہ سے اپنی مرضی سے آیا۔ ہیر کی خاطر بھینسوں کا رکھوالا کہلوایا۔ شاہانہ شان و شوکت

برہوں فرید تھیوسے ساتھی جئیں ݙینہہ راول پا کر جھاتی
جادو مرلی واہی وو یار

فریدؔ! عشق ہمارا اُسی روز سے ساتھی ہوا جس دن راول محبوب نے جھانکا اور جادو بھری بین بجائی اَے دوست

تلفظ:۔ پرنیوݨ پرنی وں ڑ۔ بھیلیں۔ بھے ڑی ں یں۔ پیکیئیں۔ پے کیے یَں۔ پٹیئیں۔ پٹ ڑے ں۔
دھنوائی دھ ں وائی۔ منگھیاٹاں۔ منگھ یاں ڑاں۔ سیالیں۔ سیالی ں۔ مہیندی ۔ مہی ں دی۔ لیساں۔ لے ساں

★★★

مصرے:۔ 16
الفاظ:۔ 58
راگ:۔ ابھوگی کانہڑا

﴿ کافی 56 ﴾

نہ کر کیچ وَنجݨ دی
رہ وو بروچل یار

بروچل دوست! کیچ جانے کی تیاری چھوڑو، ادھر ہی رہ جاؤ

عشق لیوسے پٹھڑا بُھل گیا کُل کم کار
ہم نے اُلٹا، انوکھا عشق کیا۔ تمام کام کاج بھول گیا

جان جگر وِچ ݙکھڑے سینے سُول ہزار
جان و جگر میں دُکھ ہیں۔ سینے میں ہزار تکلیف

باجھوں مارو مٹھڑے بار ݙسے گھر بار
جان لیوا میٹھے محبوب کے بغیر، گھر بوجھ لگتا ہے / ویرانہ گھر جیسا نظر آتا ہے

توں بن ہوت پیارا سیجھ تھئے گُل خار
اَئے ہوت پیارے۔ تیرے بن سیج کے پھول کانٹے بن گئے ہیں۔

رَل مِل یار ہمیشہ مانوں چیتر بہار
اے دوست! ہمیشہ کے لئے مل جل کر چیت کی بہار کا لطف لیں

نینھ نبھاوَݨ اَوکھا اَکھیاں زارو زار
عشق کا نبھانا مشکل۔ آنکھیں زار و زار ہیں

ڈھول! فرید دے کولوں ساری عمر گزار
اے محبوب! فریدؔ کے پاس۔ تمام عمر گزار

تلفظ:۔ کیچ۔ کے چ۔ ونجݨ۔

مصرے :- 23
الفاظ :- 108
راگ :- جوگ

﴿کافی 57﴾

نینھ اَوَلڑی چوٹک لائی
تَن مَن کِیتُس چکنا چُور

عشق نے بے ڈھنگی چوٹ لگائی کہ تن من چکنا چُور کر دیا

ماہی بَاجھوں کِیویں گُزاراں سوز گھٹیرے ، ڈُکھ ہزاراں
پوِن تَتی کوں پَل پَل پُور

محبوب کے بغیر کیسے گزاروں۔ سوز بے شمار، دُکھ ہزاروں۔ بخت سوختہ کو لمحہ بہ لمحہ اندیشوں کے دورے پڑتے ہیں

سیجھ سُتی نیناں نِندر نہ آندی کِیکر گُزرے رَین ڈُکھاندی
دِل دا ڈھولا چھوڑ گیا دُور

سیج پر سوئی، نینوں میں نیند نہیں آتی۔ دُکھوں کی رات کیسے گزرے۔ دل کا محبوب چھوڑ کر دور چلا گیا

تَپدئیں ، کَھپدئیں ، عمر نِبھاوے سوہنے باجھ آرام نہ آوے
دَرد وَسایا قَہر کلُور

تپتے، پریشان ہوتے زندگی گزر رہی ہے خُوبرو محبوب کے بغیر چین نہیں درد نے قہر وغضب کی برسات کر دی

گُمراہی سَبھ زُہد عِبادت شَاہِد مَستی عَین ہِدایت
جس جا کیتا عِشق ظُہور

جہاں عشق حقیقی اپنا اظہار کرے۔ وہاں بھٹکنا بھی زُہد وعبادت اور حُسن والوں کو دیکھنا عین ہدایت ہے

نُور حَقِیقی گُھونگھٹ کھولے اُٹھ گئے اولے ، بُجھ پئے بھولے
ہَر جَاہ اَیمن ، ہَر جَاہ طُور

نورِ حقیقی گھونگھٹ کھولتا ہے۔ پردے اُٹھ گئے، تجربہ اور آزمائش ہوگئی۔ ہر جگہ وادی ءایمن اور ہر جگہ کوہ طُور ہے

فخرَ جہاںؒ ہِک رِیت سُجھائی اَرضی تِھیا ، یَک بار سَمائی
ظُلمت بَنْ گئی نُورو نُور

(مُرشد) فخر جہاںؒ نے ایک روِش سُجھائی۔ زمین والا یک لخت آسمانی ہوگیا / آسمان والا یک لخت زمینی ہوگیا۔ ظلمت نُور و نُور بن گئی

نِیت فرِیدؔ نماز شہُودی ہر شئے میں ہے رَمز وجُودی
سَٹ مُلوانے جو مَذکُور

اَے فرِیدؔ: اب شہودی نماز کی نیت کر لے۔ ہر شئی میں وحدت الوُجود کے اشارے موجود ہیں مُلاں نے جو کچھ کہا ہے اسے چھوڑ

تلفظ:۔ گھٹیرے۔ گھں ڑے رے

﴿ کافی 58 ﴾

مصرعے :- 16
الفاظ :- 88
راگ :- تلنگ

دِل کیہیں ڈُکھڑے وے ڈیندیں
سانول دِلڑی بھرما ڈِیوں سوہناں یار

مزید دُکھ کاہے کے دیتے ہو! اَے محبوب! دل تو پہلے ہی بھڑکا کر جاچکے ہو

کنیں کنیں بندے گَل جھپ مالھاں انہد بین وجا ڈِیوں سوہناں یار

اَے دوست! کانوں میں بُندے، گلے میں جپ مالا، لاہوتی بین بجا کر، جاچکے ہو

رَاوَل جوگی شاہ حُسن دا پرم جڑی، جڑ لا ڈِیوں سوہناں یار

اَے جوگی محبوب! بادشاہِ حسن، عشق کی چنگاری، ٹھیک نشانے پر لگا کر جاچکے ہو

اَکھیاں سِحری سِحر کَمانون جادُو چوٹ چلا ڈِیوں سوہناں یار

ساحرانہ آنکھیں جادو کریں۔ جادو کی چوٹ لگا کر جاچکے ہو۔ اے دوست

سوز ، تپش موجود ہمیشہ بھاہ برہوں بھڑکا ڈِیوں سوہناں یار

۔ اَے دوست! تم تو عشق کی آگ بھڑکا کر جاچکے ہوں لیکن اس کی جلن اور تپش ہمیشہ کیلئے موجود ہے

لا کر یاری ، یار وِساریو کھوٹ ، فریب کما ڈِیوں سوہناں یار

اَے دوست! دوستی کر کے تُو نے فراموش کر دیا۔ مجھے دھوکہ اور فریب دے گئے۔

کلھڑی چھڈ کے کیچ سِدھائیوں پربھت، روہ رُلا ڈِیوں سوہناں یار

اکیلی چھوڑ کر تُو کیچ روانہ ہو گیا۔ مجھے پہاڑوں کو ہساروں میں سرگردان کر گیا۔ اَے دوست

توں بن یار! فرید ڈُکھاں وِچ سُولیں جان اڑا ڈِیوں سوہناں یار

اَے خوبرو دوست، تیرے بغیر فرید دُکھوں میں مبتلا ہے اس کی روح کو تم کانٹوں میں اٹکا گئے ہو۔ اَے دوست

﴾ کافی 59 ﴿

مصرعے :- 46
الفاظ :- 185
راگ :- تلنگ

وے سَانولا تُوں
نہ مار نیناں دے تیر
اے سانولے محبوب نظروں کے تیر نہ مار!

اَکھیاں شَر کارَن نِت بَکھیاں ہِن پاپی، بے پیر
تیری آنکھیں شر، فساد کے لئے ہر وقت مشتعل ہیں۔ پاپی ہیں، بے پیر ہیں

زُلفاں مُشکیں بَدھ بَدھ ڈیون دِلڑی نُوں تعزیر
زُلفیں ہاتھ پشت پیچھے باندھ کر دل کو سزا دیتی ہیں

تیڈڑے نال ہے سَانوَل سوہنڑاں دِل لاَنوَن تقصیر
اے حسین محبوب تیرے ساتھ دل لگانا ہی ہمارا جرم ہے

ناز، نِہورے، غمزے، تیڈڑے مُصحَف دِی تفسیر
تیرے ناز و انداز، آنکھوں کے اشارے، قرآن کی تفسیر ہیں

کاکُل پیٹاں ناَنگ وِرادَھا ڈِٹھڑئیں چڑھ جھم سَریر
زُلف! سانس میں زہر انڈیلنے والا مشتعل سانپ ہے۔ دیکھتے ہی مجھے کپکپی لگ جاتی ہے

جھوکاں آن سَوَلڑیاں سِیڑگا نَین لُڑھیندے نِیر
اے میرے ہم عُمر! ٹھکانے نزدیک لے آ۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں

پَاہ، ہَنباہ، اُگار ڈگئیں دے میں لیکھے اَکسِیر
تیرے جانوروں کا گوبر، غبار، بچا ہوا گھاس، میرے لئے اکسیر ہے۔

وَوٹھ کنُوں تھئے ڈِہر تے تھلڑے سَاگی مُلک مَلھیر
بارش برسنے سے صحرا اور صحرائی میدان، ہُو بہُو ملک مَلھیر ہو گئے ہیں

رَلڑے سَجَّن سُہاوَں سوہنڑاں کارو، کَگّی، کَیہڑ
اے حسین دوست مل کر، کارو، ککی اور کیڑ کو زینت و رونق دیں

جَیسَلمیر نڑھائی مَانُوں تِھی ڈوہیں کھَنڈ کھیر
جیسلمر اور نڑھائی کا لطف لیں۔ دونوں شیر و شکر ہو کر

تَھل ، چِتراَنگ اَندَر میں سَتسی ہیلئیں ہیٹیں ہیر

صحرا اور اس کے مضافات میں میں سسی ہوں اور دریا کنارے کے جنگلات میں میں ہی ہیر ہوں

روز اَزَل دا تیڈڑا سَاڈڑا مَال مویشی سِیر

اے محبوب تیرے میرے مال مویشی روز ازل سے ہی مشترک ہیں

جَانوݨ لَا دا مِلک تُساڈڑا تَن مَن ، سِیس سَریر

یوم پیدائش سے ہی میرا جسم و جاں تن من اے محبوب تیری ہی ملکیت ہے

کوجھی کَملی تیڈڑے نَاں دِی نہ کر یار کریر

بدصورت ہوں یا کم عقل ہوں تو تیرے نام کی اے دوست مجھ سے کراہت نہ کر

مُونجھاں دوست تے خُوشیاں دُشمَن سُکھ ویری ، ݙُکھ وِیر

اشتیاق و اضطراب میرے دوست اور خوشیوں کی عداوت ہے سُکھ دشمن اور دکھ بھائی بنے ہوئے ہیں

جانی ! جوڑ چَلایو کانی سَندھ سَندھ دے وِچ پیڑ

اے محبوب تو نے تاک کر تیر چلایا جوڑ جوڑ میں درد و الم ہے

بَٹھ چُوچک ، بَٹھ کھیڑے بھَیڑے تُوں نہ تِھی دِل گِیر

بھاڑ میں جائیں چوچک اور بداطوار کھیڑے اے محبوب ایک تو دل گیر نہ ہو

ݙِینھوں ݙِینھ کُراڑا تِھیوے وَہ سِک دِی تَاثِیر

محبوب دن بہ دن سخت ہوتا جا رہا ہے واہ ہماری چاہت کی تاثیر

رو رو تُنلئیں پِیاں نَاسُوراں دِل وِچ سَو سَو چِیر

رو رو کر آنکھوں کے گوشوں میں ناسور ہو گئے ہیں۔ دل میں سو سو زخم ہیں۔

عُریانی دِی خِلعت مِلڑی سُنج بَر دِی جاگیر

عریانی کی خلعت ملی ہے۔ سنسان ویرانے کی جاگیر

ہو ہو پَھکڑی ، شَہَر خوارِی ساڈِی ہے توَقِیر

ہو ہو، ملامت، شہر بھر میں خوار ہونا۔ یہ ہماری توقیر ہے

غَوث، قُطب ، سَبھ تَوں تُوں صَدقے کَون فرِیدؔ فِقیر

غوث، قطب سب تجھ پر صدقے، کون فریدؔ فقیر

تلفظ:۔ کارݨ، کارں ڑ۔ پیر۔ پی ر۔ مشکیں۔ مُش کی ں۔ ݙیونݙے ون۔ سوہناں۔ سوں ڑھاں
"ہے" اس کا تلفظ "ۂ" ہے مٹایں۔ پی ں ڑاں۔

مصرعے :- 26
الفاظ :- 112
راگ :- بھیروی

کافی 60

ہَر صورت وِچ آوے یَار
کَر کے نَاز ، اَدا لکھ وَار

لاکھ بار ناز ادا کر کے دوست ہر صورت میں آتا ہے۔

حُسن ، مَلاحَت برہوں بُجھائے — رَمز ، نزاکت ، بھاہ بھڑکائے
عِشوے غمزے تیر چلائے — بیدِل پھردے زار نزار

حُسن اور ملاحت عشق کو اشتعال دے۔ رمز اور نزاکت آگ بھڑکائے۔ اداؤں، آنکھوں کے اشارُوں نے تیر چلائے۔ دل دے چکنے والے زار نزار سر گردان ہیں۔

سوہنِیاں طَرزاں، موہنِیاں گَالھیں — دِلڑی خُوب اُجاڑن چالیں
ہوش ، قَرار بُھلانوِن ، بھالِیں — پَلکاں کَردیاں خُون ہزار

خوبصورت انداز، موہ لینے والی باتیں، چالیں دل کو خوب اجاڑتی ہیں نظر بھر کر دیکھنا ہوش، قرار بُھلائے، پلکیں ہزار خون کرتی ہیں

ہِک جا رُوپ سِنگار ڈِکھاوے — ہِک جاہ عاشق بَن بَن آوے
ہَر مَظہر وِچ آپ سَماوے — اَپنَاں آپ کرے دِیدَار

ایک مقام پر روپ اور سنگھار دِکھائے !۔ ایک جگہ عاشق بن بن کر آئے۔ ہر مظہر میں خود ہی سمائے اور اپنا دیدار خود آپ کرے۔

کَڈِیں شَہانہ ، حکم چَلاوے — کَڈِیں گدا ، مَسکین سَڈاوے
اُسدا بھیت کوئی نہ پَاوے — سَبھ بَدمَست ، پھِرن سَرشار

کبھی شاہانہ حکم چلائے، کبھی فقیر، مسکین کہلوائے۔ اس کا بھید کوئی نہ پائے، سب بدمست اور سرشار پھرتے ہیں۔

فَخرِ جہانؒ قبول کِتوسے — وَاقِف کُل اِسرَار تِھیوسے
ہر جَاہ نُور جَمال ڈِٹھوسے — مَخفی راز تھئے اِظہار

فخر جہاں نے ہمیں قبول کیا۔ تو ہم نے ہر جگہ نور جمال دیکھا۔ تمام اسرار ظاہر ہو گئے۔ تو ہم تمام پوشیدہ راز جان گئے۔

یار فرِیؔد عَیان بیانے — نَحنُ اَقرَب وِچ فُرقانے
اِیہو عَقیدہ دِین اِیمانے — تو ٹے پکڑ چڑھانون دَار

فریؔد ! یار تو ظاہر اور مُبیّن ہے۔ "نحن اقرب" قرآن میں ہے۔ یہی عقیدہ ہمارا دین ایمان ہے۔ خواہ پکڑ کر سولی پر چڑھائیں

کافی 61

[ہُݨ] وَطن بیگانے وَل نہیں آوݨاں

مصرعے :- 26
الفاظ :- 104
راگ :- جوگ

یَاد کِتم دِلدَار

[اب] بیگانے وطن واپس نہیں آنا۔ مجھے دلدار نے یاد کیا ہے

کولے رَھساں ، مُول نہ سَہساں ہِجر دا بارِی بار

قریب رہوں گی، جدائی کا بھاری بوجھ قطعاً نہیں سہوں گی

وِسریا سارا رَاج پِپاݨاں وِسر گیا گھر بار

باپ دادا کا راج بسرا۔ گھر بار بھول گیا۔

بھَاݨ مَنْٹیساں ، مَاݨ نِبھیساں گھولیے عَار وِیار

(محبوب کے) مویشی خانہ میں بسر کروں گی (یہ جگہ اختیار کرکے) نبھاؤں گی۔ جھجک اور ملامت کو قربان کیا

سُرخی ، کَجل ، مُساگ بِگیوسے بَٹھ پیا ہَار ، سِنگار

ہماری سُرخی، کاجل، مُساگ گئے۔ بھاڑ میں گیا ہار سنگھار۔

پاروں ڈِسدی جھوک سَجݨ دِی کیوں رَہساں اُروَار

دوسرے کنارے محبوب کی قیام گاہ نظر آرہی ہے۔ میں اس طرف کیوں رہوں گی۔

میں مَنتاری تے نَیئں بَاری قادِر نیسِم پَار

میں تیراک نہیں اور ندی بھرپور ہے۔ قادر ہی مجھے پار لے جائے گا۔

بَٹھ پَئِی سِندھڑی ، مولیٰ کِیتم مُلک مَلھیر مَلھار

بھاڑ میں گئے چولستان سے باہر کی آبادی والے علاقے۔ مولیٰ نے میرے لئے ملک ملھیر میں ملھار کر دی ہے۔

دیس عرب دا مُلک طَرب دا سارا بَاغ بَہار

عرب کا دیس خوشی کا ملک ہے، تمام کا تمام باغ و بہار

روہی ، رَاوے ، روہیں رولِیس نَس گیا کِرہوں قَطار

صحرا، ویران، پہاڑوں میں مجھے سرگردان کیا، اونٹ جوڑ کر فرار ہوگیا۔

ڈِینھ ڈُکھاں دا ڈُنگر ڈِسدا رَات غَماں دِی غَار

دن! دکھوں کا پہاڑ نظر آتا ہے۔ رات غموں کی غار

سانوݨ آیا، روہی ڈُٹھڑی بار تھئی گلزار

ساون آیا، روہی پر بارش ہوئی آباد ہوگئی۔ ویرانہ گلزار ہوگیا۔

دَار مَدار فریؔد ہے دِل نُوں ڈُکھڑے تَارو تَار

فریدؔ! دل متذبذب ہے۔ دُکھ گھرے سر سے اُونچے ہیں۔

﴿کافی 62﴾

مصرعے:- 12
الفاظ:- 80
راگ:- تلنگ

عشق اَساڈے جا آہے اِنصاف
ظلم نبھائیندیس تاں بھی تُہنجا تھورا گائیندیس

(1)۔ ہمارے عشق کا بھی انصاف ہے (اسکا کیا کہنا) ظلم برداشت کروں گی تب بھی تیرے احسان کے گیت گاؤں گی

(2)۔ کیا ہمارے عشق کا بھی کوئی صلہ ملے گا؟ (جا آہے انصاف) یہ عام طور پر تحسین یا تعجب کے لیے یا پھر صلے کے لیے بولا جاتا ہے کہ کیا ہمارے اس عشق کا بھی کوئی صلہ ہے کہ ظلم بھی نبھاؤں اور پھر بھی تمھارے اس "احسان" کے گیت گاؤں

سَجدہ جَانب تُہنجی، تُہنجے گِرد طَواف قدم قدم تے سِیس نوائیندیس

سجدہ بھی تیری طرف، طواف بھی تیرے گرد، قدم قدم پر سر کو جھکاؤں گی

تُہنجی سِیرت، صُورت سوہنی کِیہو کیاں اوصاف جندڑی تَوں تُوں گھور گُھمائیندیس

تیری خوبصورت سیرت کے اوصاف کیسے بیان کروں۔ تیرے سر پر سے جان وار کر فدا کروں گی۔

تَن مَن سوہنڑاں مِلک ہے تُہنجا، سَچ آہے ناہے لَاف قسم اَوانجے سِر جی کھائیندیس

اے محبوب! جسم و جان تیری ملکیت ہے یہ سچ ہے کوئی جھوٹ نہیں ہے، تیرے سر کی قسم کھاؤں گی۔ (کھاتی ہوں)

ذِکر اَوں فِکر ہے تُہنجا دَم دَم چوندِس صَاف جَاصَاف عَبد، مَعبُود میں توکھے پَائیندیس

ہر لمحہ تیرا ہی ذکر اور فکر ہے، بالکل صاف کہتی ہوں کہ عبد اور معبود میں تجھے پاؤں گی۔

بَاندی، گولی یار جی آہیاں ناھے فریؔد خِلاف اُنھن کھے بھائیندیس خواہ نہ بھائیندیس

یار کی پابند کنیز ہوں، فریدؔ اس کے برعکس کچھ نہیں، اُن کو میں پسند آؤں خواہ نہ پسند آؤں۔

کافی 64

مصرع :- 46
الفاظ :- 233
راگ :- بھیروی

آہِن قلندر روز شب
پَہنجی خودی میں خود غَرق

قلندر اپنی خودی میں دن رات غرق ہیں

حاجت نہ صَوم صَلاۃ دِی   خواہِش نہ حَج ، زَکوٰۃ دِی
چاہت نہ ذَات ، صِفات دِی   ہِک شان وَحدت جے مَرک

انہیں۔ نہ روزے، نماز کی ضرورت نہ حج زکوٰۃ کی خواہش ،نہ ذات وصفات کی چاہت ہے
یہ تو فقط شانِ وحدت کے شایان ہوتے ہیں

نہ طلب مُلک تے مَال دِی   نہ غرض جَاہ جَلال دِی
مَستی خُدائی خیال دِی   پوّنیں نہ آدم ذِےَ تے تک

نہ ملک ومال کی طلب، نہ جاہ وجلال کی غرض (انہیں تو) خدائی خیال کی مستی ہے، آدم زاد پر ان کی نظر ہی نہیں ٹکتی

توڑے جو دریا نوش ہِن   پُرجوش تھی خاموش ہِن
اِسرار دے سَرپوش ہِن   صامِت رہِن مارِن نہ بک

خواہ وہ دریا نوش ہیں۔ پُرجوش ہو کر بھی خاموش ہیں رازوں پر پڑا ہوا پردہ ہیں۔ خاموش رہتے ہیں بڑا بول نہیں بولتے

عاشِق اَتے مَعشُوق ہِن   سابِق اتے مَسبُوق ہِن
خود دُر اَتے صَندوق ہِن   ہر طور وِچ رَہندے اُچھک

خود ہی عاشق اور معشوق ہیں۔ آگے بڑھ جانے والے اور پیچھے رہ جانے والے بھی خود، خود ہی موتی اور خود ہی صندوق ہیں۔ ہر انداز میں ہشاش بشاش مطمئن رہتے ہیں

مسکِین تے مَظلُوم ہِن   محزُون تے مَغمُوم ہِن
ہر وَقت کالمعدُوم ہِن   رَکھدے نہ دِل وِچ کئی اُسَک

مسکین اور مظلوم ہیں ۔ غمگین اور مغموم ہیں ۔ ہر وقت نہ ہونے کے برابر ہیں ۔ دل میں کوئی جوش ،اُمنگ نہیں رکھتے

جو کجھ ہے ظاہر ، بَرملا   جاناں میں کیویں ماسِوا
مُرشد مُحقِق وَچ وَچا   ہمہ اوست دا ڈِتڑا سَبق

جو کچھ بھی ہے برملا اور ظاہر ہے میں (اسے) کیسے ماسوا جانوں۔ مرشد، محقق نے اعلیٰ الاعلان ہمہ اوست کا سبق دیا ہے

اِیہو فِکر ہے ، اِیہا گال ہے   اِیہو وَجد ہے ، اِیہو حَال ہے
اِیہو ذوق دَم دَم نَال ہے   اِیہو سَچ ہے بیا سبھ ہے ناحق

یہی فکر ہے یہی بات ہے۔ یہی وجد ہے یہی حال ہے۔ یہی ذوق ہر وقت ساتھ ہے۔ یہی سچ ہے دیگر سب ناحق ہے

بَنّھ وَہم ، خَطرے دِی اَدا ڈُوجھا نوِھی ہے ہِک خُدا
اندر تے بَاہر ہے سَدا مَوجُود حق ، مَوجُود حق

بھاڑ میں جائیں وہم پر مبنی خیالات دوسرا نہیں ہے ایک ہی خدا ہے۔ اندر اور باہر صاف صاف حق موجود حق موجود ہے

تُوں بِن فَقط بِیا کو نہیں مُنڈھوں غَیر دِی اِتھ بُو نہیں
ہے ہِک سَدائی ! دو نہیں ہِک نال تھی ہِک سَٹ فرق

تیرے بغیر دیگر کوئی نہیں۔ سرے سے کسی غیر کی یہاں بُو بھی نہیں۔ ایک ہی ہے ہمیشہ سے ! دو نہیں ایک کے ساتھ ایک ہو جا فرق کو چھوڑ

اَپنْڑی حِقیقت گول تُوں پے کُوں نہ اَصلُوں پھول تُوں
رَکھ یاد سَاڈا بول تُوں آنْیں نہ شَک ہے محض پَک

اپنی حقیقت کو تلاش کر۔ کسی اور کا تجسس نہ کر۔ ہمارے قول کو یاد رکھ۔ شک نہ لانا یہ بالکل پکی بات ہے

پِی کر فرِیدی جام تُوں تھی رِند مَست مَدام تُوں
ڈِینھو ڈِینھ وَدھا رَکھ گام تُوں وَہ وَہ کرے ساری خَلق

فریدی جام پی کر تُو رند مست مدام ہو جا۔ دن بدن قدم بڑھا کر رکھ۔ ساری خلق واہ واہ کرے

تلفظ:۔ پہنجی:۔ پ ہ ں جی۔ پُوّنیں۔ پُو(بروزن Love) نے ں ۔

﴿کافی 65﴾

مصرے :- 12
الفاظ :- 49
راگ :- جوگ

سانوُں رَہنڑ نہ ڈیندِی
لگی پُنل دِی تانگ

پُنوں خان کی جو انتظار اور کشش ہے وہ ہمیں ٹکنے نہیں دیتی

کنڑیں دِل دے روز ازل دے برہوں سُنائی بَانگ

روزِ ازل سے دِل کے کانوں میں عشق نے آذان سنائی

سُٹھڑی مُٹھڑی جَانونڑ لَا دِی ڈِنگڑی نینھ دے نانگ

کم بخت! پیدا ہوتے ہی ذبح کر دی گئی۔ عشق کے سانپ نے ڈس لیا

دِلڑی دُشمن ، سَخت سَتاوے سِینے چُبھڑی سَانگ

دشمن دل، سخت ستائے، سینے میں برچھی چُبھ گئی

یار بَروچل ! کیچ سِدھایا جَالاں کَیندے سَانگ

بلوچ دوست! کیچ روانہ ہوگیا۔ کس کے لئے زندگی گزاروں گی

مارُو تھَل دِی پَٹڑی لَمبڑی ڈِسم فرِیدؔ نہ ٹَانگ

جان لیوا صحرا کا طویل راستہ۔ فریدؔ! مجھے منزل کا نشان تک نظر نہیں آتا

مصرعے :- 12
الفاظ :- 45
راگ :- جوگ

ماڈی دِلڑی اڑی ﴿کافی 66﴾

ہوت پُنل دے سانگ

میری دل اٹکی پُنوں خان کے ساتھ

سَٹ کر خویش ، قَبیلڑے سِک سانول دے سانگ

رشتہ دار، قبیلہ چھوڑ کر اب محبوب کی چاہت کے رشتے ہیں

رَگ رَگ زُلف دے پیچڑے ناگ اَجل دے سانگ

رگ رگ میں زلف کے پیچ گویا موت دینے کے لئے سانپ

وِسریئے عِشق مَجازڑے حُسن ازل دے سانگ

عشق مجازی بُھولے۔ حُسن ازل کے سبب

☆ سانگے سانگ بِگانڑے باروچل دے سانگ

بلوچ محبوب کی خاطر بیگانہ لوگوں سے بھی تعلق قائم کر رکھا ہے

تانگھ فریؔد ، نُوں رولدِی مارُو تھَل دے سانگ

طلب اور کشش فریؔد! کو سرگردان رکھتی ہے جان لیوا صحرا کے ساتھ ساتھ

تلفظ :۔ قبیلڑے، قبی لڑے۔ پیچڑے، پے چ ڑے۔

﴿کافی 67﴾

مصرعے :- 14
الفاظ :- 55
راگ :- جوگ

ماڈی دِلڑی اڑی
یار سجن دے سانگ
میری دل اٹکی۔ ہمدرد دوست کے ساتھ

جیندئیں میلہ رب کرِم جُوہ جتن دے سانگ
خدا کرے مجھے زندگی میں ہی پنّوں کا ٹھکانہ اور جتوں کا گروہ مل جائے

نازو ڈھول دے ناز وے ہر ہر ون دے سانگ
نازنین محبوب کے ناز۔ ہر شکل ہر نوع کے بہروپ

بھلڑے سکڑے ، سوہرڑے من موہن دے سانگ
بھولے رشتہ دار، سسرال۔ من موہن کی خاطر

لاٹے ، پھوگ ، پھلارڑیے سبھ پن پن دے سانگ
لاٹے ، پھوگ کے پودوں میں پھل پھول ہیں۔ ہر پتے پتے کے ساتھ

وقت ضعیف بڈھیپڑے سن جوبن دے سانگ
کمزوری کا وقت ہی بڑھاپا ہوتا ہے ۔ عمر جوانی کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

تانگھ فرید نوں آکھدی بیت حزن دے سانگ
انتظار اور کشش فرید سے کہتی ہے (سناتی ہے) شعر رنج وملال کے ساتھ

﴾کافی 68﴿

سرے :- 18
الفاظ :- 78
راگ :- بھیروی

میکوں کَلھڑا چھوڑ تے
ویندِیں کیندے سَانگ
مجھے اکیلا چھوڑ کر کس کی خاطر جانا چاہتے ہو؟

قطرہ مَحض تَکَیس نہ آیو لَایو ہِجر دِی سَانگ
تمہیں قطرے جتنا بھی رحم نہ آیا۔ جدائی کی برچھی مار دی

تھل مارُو دَا پَینڈا سَارا تِھیسِم ہِک پلھانگھ
جان لیوا صحرا کا سارا سفر۔ میرے لیے ایک لمبے قدم کا فاصلہ ہوگا۔

جےٓ تَیں نَاسیں دے وِچ ساہِم رہسِم تیڈڑی تانگھ
جب تک (سانس چل رہی ہے) تیرا انتظار رہے گا۔

جانوَنڑ لَا دِی بِرہوں سُنَائیُم کَنیں ڈُکھاں دِی بَانگ
پیدا ہوتے ہی عشق نے میرے کانوں میں دُکھوں کی آذان سنائی۔

صَدقے کِیتی! ہِیں نِینھ کولُوں کَھانوِم کالڑا نَانگ
مجھ صدقے کی گئی کے لیے اس عشق سے (بہتر تھا کہ) مجھے کالا ناگ ڈس لے۔

چھوٹے وَقت کُنوارے ویلھے لگِڑم تیڈڑا دَانگ
ابتدا میں، کنوارے پن کے دنوں میں ہی مجھ پر تیر انشان لگ گیا۔ (کم عمری، کنوار پن کے اوقات میں ہی مجھ پر تیری ملکیت ہونے اور نسبت کا نشان لگ گیا۔)

میں ہاں کیرھے بَاغ دِی مُولِی کَئی رُل موئے میں وَانگ
میں کس باغ کی مُولی ہوں۔ کئی میری طرح سر گردان ہو کر مرے۔

گُھمر گھیر فرِیؔد کَپر دے نہ ترڑ ڈِسم نہ ٹَانگ
فریدؔ! گرداب کے چکر اور پھیلاؤ ہیں، نہ مجھے کنارہ نظر آتا ہے نہ منزل کا نشان

مصرعے :- 46
الفاظ :- 179
راگ :- جوگ

کافی 69

آنوڑ دِی کر کئی سانوَل
مُفت نہ جانوِم جوبَن ڈھل

اَے محبوب! آنے کا کوئی (حیلہ) کر، مفت میں جوبن نہ ڈھل جائے۔

سَانوڑ وَقت سُہاگ دے رِم جھم بَرسن بَادل

ساون! سُہاگ کے وقت، بادل رِم جھم برستے ہیں

بَٹھ پے ہجر دے ڈِینھڑے عُمر گُزارُوں رَل رَل

بھاڑ میں گئے جدائی کے دن۔ عمر مل جُل کر گزاریں

ناہیں پیت لَجانوُنی آنوِیں راناں اَج کَل

محبت کو نہیں لجانا۔ رانا آج کل میں آنا

پَرسوں ، تَرسوں مَر سُتی ! وَل کِتھ لَبھسیا مُومَل

اگر دوسرے دن انتظار میں مر گئی تو پھر تمہیں مؤمل کہاں ملے گی

یار لودَروے آ وَسیں بَٹھ گھت رَاجڑ دا تھَل

دوست! لودروے میں آبسنا، آگ میں جھونک راجڑ کے صحرا کو

گھولاں رَاج خِراج نُوں وَارَاں سَادھاں سُومَل

قربان کروں، راج خراج کو، سادھاں، سُومل وار دوں

جی نوں چاہ مِلاپ دِی دِل نوں تانگھ اُتاوَل

روح کو ملاپ کی چاہ۔ دل کو کشش، جلد بازی، بے صبری۔

نَین سِکیندے دَرس دے لانوِن سَخت اُباہَل

آنکھیں درشن کی مشتاق۔ سخت جلد بازی میں ہیں۔ (بے صبر ہیں)

مارُو اَکھیاں جادڑُو نازو چَالیں چِینچَل

جان لیوا آنکھیں جادو ہیں اور پُر ناز چینچل چالیں۔

شوخ نِگاہ مَریلَڑی ظُلمی زُلف وَلوَل

شوخ نگاہ مارنے ڈالنے والی، ظلمی زلف پیچ در پیچ ہے۔

کُرک نہ پاپڑ کونجڑی ڈال نہ ہاں کوں پل پل

ظالم کونج تو نہ کرک دل کو پل پل نہ چیر

کوئل ساڑ پچالیا کر کر کوکاں ول ول

کوئل نے جلایا، جھلسایا۔ بار بار درد بھری آوازیں نکال کر

وہ وہ یار دی یارڑی بھل بھل برہوں دی الجھل

واہ واہ دوست کی دوستی۔ کیا کہنے عشق کی، مہربانی کے

جیڑا بیکل ، اکھڑیاں پل پل ، دلڑی حرمل

روح! بے چین، آنکھیں! اُمڈتے آنسو، دل چھنتا، اچھلتا اسپند کا دانہ

نینھ نبھایا کھوٹڑا نظریم سوکھا اوّل

ناپسندیدہ کھوٹا فریبی عشق، شروع میں مجھے آسان نظر آیا

آخر اوڑک تھکڑی محض مُعمّا لا حل

بالآخر تھک گئی بالکل ناقابلِ حل مُعمّا ہے۔

مارو تھل دے پینڈڑے پیچ کُلکڑے ول چھل

جان لیوا صحرا کی مسافتیں بے ڈھب چکر، موڑ، بُھول بُھلیاں۔

تھک تھک پٹ ہُٹ ہارڑی ہتھڑیں ، پیریں کُڑول

تھک تھک ماتم کرتی مایوس ہو کر ہار بیٹھی۔ ہاتھوں پیروں کے جوڑ کمزوری سے اکڑ گئے ہیں۔

کُھتھڑے کھتھڑے پریت دے ساڈے ڈورینے ململ

کھردرے تار تار لباس محبت کے۔ ہمارے لیے ڈورینے، ململ ہیں۔

اُونی لوئی لاج دی اطلس ، مشرو ، مخمل

کُھردری چادر شال عزت کی (میرے لیے) اطلس، مشرو اور مخمل ہیں

جیجھی تیجھی تیڈیاں ہگال نہ ماہی لا گل

جیسی کیسی تیری ہوں، تباہ نہ کر! محبوب آ گلے لگالے۔

توں بن کون فرید دی جانی لہسم آ گل

تیرے بغیر اے میرے محبوب کون آکر فرید کی خبر لے گا

مصرعے: 22
الفاظ:- 100
راگ:- کھماوٹ

﴿ کافی 70 ﴾

بندرا بن مُوں کھیلے ہوری
شام ڈوارے میرو لال

بندرابن کے دوارے میں میرا محبوب شام ہولی کھیلے

اَدھر مدھر مُوں بنسی باجے چوراسی لکھ ساج آواجے
بُھولی کایا مایا موری سُن کے گیان، انوکھے خیال

باہر اندر بنسری بجتی ہے، چوراسی لاکھ ساز، آوازیں ہیں، معرفت کی باتیں، انوکھے خیال سن کر تن بدن کا دھوکہ بھول گئے

ترگھٹ جمنا، تیرتھ ناؤں دُرمت، دُویت کے پاپ مٹاؤں
پی کے پی سنگ پریم کٹورے ناچت، گاوت، رنگ، رس تال

تین گھاٹ والے جمنادریا پر مقدس غسل کروں، کم علمی اور دوئی کے گناہ مٹاؤں، محبوب کے ساتھ پریم کے کٹورے پی کر ناچوں گاؤں، رنگ، رس، تال۔

انہد گھور گگن مُوں گاجے چنگ، مردنگ لکھو لکھ باجے
لاگے جوری سبد ٹکورے برست گُر پرتیت گُلال

انہد کا بادل آسمان میں گرجتا ہے۔ چنگ، مردنگ، لاکھوں باجے ہیں طبلوں کی جوڑی پر لفظوں کی چوٹ پڑے۔ مرشد کی محبت کے رنگ برس رہے ہیں۔

برج مُوں دھوم پری دھن لاگی ابھماں ٹوٹی، کبدھیا بھاگی
بانہہ مرورے، بنگری تورے کنور کنھیا چینچل چال

متھرا، گوکل، بندرہ بن وغیرہ میں دھوم مچ گئی، تکبر وغرور اور حماقت بھاگ کھڑے ہوئے
میرے چینچل چال والے محبوب کرشن نے بازو مروڑ کر چوڑیاں توڑ ڈالیں

واس فرید انگاس ہمارا دیس ایہو انباس ہمارا
آتم سُوں دِل لاگی جوری ہوں میں سنسا رہت پاتال

فرید ہمارا رہنا سہنا عرش پر ہے۔ اس دیس میں ہمارا ٹھکانہ نہیں ہے۔ روح اعلیٰ (خدا) سے دل مضبوطی سے جڑ گئی ہے۔ میں ہی تو وہ ایک خیال ہوں جو پاتال کی گہرائیوں سے آزاد ہو چکا ہوں اس دیس کو فنا نہیں ہوسکتا ہے کہ یہ مصرع دراصل اس طرح کی شکل رکھتا ہو۔ دیس انیا اناس ہمارا

مصرعے :- 22
الفاظ :- 89
راگ :- جوگ

کافی 71

دیس سُہا سانول اَج کَل
نہ تاں ویسئیں مَر، جَل ،گَل

اے محبوب۔ آج کل میں! وطن کو رونق دے لطف لے۔ نہیں تو میں مر، جل، گل جاؤں گی۔ یاد رکھ

وَطن میں وَسدا میندَھرا شہر لودَروے مُومَل
میندھرا تو اپنے گاؤں میں رہتا ہے۔ مومَل شہر لودروے میں

[بِرہوں ڈِتی سَت سیجڑی] عَیش کُوں سُتڑی لا گَل
------------- عیش کو گلے لگا کر سوئی

کَنڑے کھانوِن سینگِیاں کَر کَر کُوڑی کَل کَل
ہم جولیاں کان کھاتی ہیں۔ جھوٹ مُوٹ کی کل کل کر کے

توں بن نظرِم اوپریاں توُنے سادَھاں ، سُومَل
تُجھ بن مجھے بیگانہ، اجنبی نظر آتی ہیں۔ خواہ سادھاں اور سُومل ہی کیوں نہیں

سَڑ گئی سیجھ سُہاگڑی پھاٹیے ڈُوریے ، مَلمَل
سہاگ کی سیج جل گئی۔ ڈوریے۔ ململ کے لباس پھٹ گئے

سُرخی لَہہ گئی ویہہ گئے رو رو سُرمے ، کاجَل
سرخی اُتر گئی۔ رو رو کر سُرمے کا جل بہہ گئے

سِک سِر مارِم سانگڑاں تانگھاں تانوِم وَل وَل
چاہت سر میں برچھیاں مارتی ہے۔ کشش اور انتظار بار بار پریشان کرتی ہیں

سُول ، اَندوہ ، اَندیشڑے مِل مِل آنوِم پَل پَل
دُکھ، مصیبتیں، اندیشے، مل مل کر پل پل آتے ہیں۔

بھینیں ، دایاں ، ڈِراٹیاں اَمڑی ، وِیرَن ، بابَل
بہنیں، دائیاں، دیورانیاں۔ ماں۔ بھائی۔ باپ

کون ہے درد فرید دا توُں بن دارُو ، درَمل
فرید کے درد کا تجھ بن کون دوا، علاج ہے

﴿کافی 72﴾

مصرعے :- 20
الفاظ :- 99
راگ :- تلنگ

ذَاتاً ، فِعلاً کُل شَئے بَاطِل
حق ہے فَاعِل ہیو سبھ عاطِل

اپنی ذات اور عمل میں ہر چیز غیر حقیقی ہے۔ صرف حق ہی کار ساز ہے باقی تمام راستہ روکنے والے۔

[ذَوق وَرائیں طَور عَقل دے] بَٹھ گھت کُوڑی بحث ، دَلائل

عقل کے طور طریقے ذوق سے ہٹ کر ہیں۔ بھاڑ میں جھونک جھوٹی بحث اور دلائل کو۔

اُٹھدِیں، بہندِیں، ٹُردِیں، پھردِیں نہ ہو ذَاہِل ، نہ تھی غَافِل

اٹھتے ، بیٹھتے ، چلتے ، پھرتے ، بھولنے والا اور غافل نہ بن

غَیر محَال اے ، وَیر خیال اے ہر ہِک ڈو رَکھ رَأفت شامِل

غیر کا ہونا محال ہے۔ ٹکراؤ، تضاد صرف خیال ہے۔ ہر ایک سے الفت محبت رکھ

سَاڈا ہے محبُوب دِلیں دا جو کُئی ہے تَوحید دا قائِل

وہی ہمارے دل کو پیارا لگتا ہے۔ جو توحید کا قائل ہے

عِلم حَقائق دے ہے لائق نَفس مُزکّٰی ، مَادہ قابِل

علم حقیقت کے لائق صرف تزکیہ شُدہ۔ اور قبول کرنے والا دل ہی ہے۔

باجھ محبت جانْ برابر کیا ناطِق کیا ناہِق ، صاہِل

محبت نہیں ہے تو پھر انسان ، ہینگنے والا اور لاتیں چلانے والا برابر سمجھ

اِبن العَربی دی رَکھ مِلت ٹھپ رَکھ فِقہ ، اَصُول ، مَسائل

ابن العربی سے محبت رکھ ، فقہ ، اصول ، مسائل کو ٹھپ کر رکھ دے

بہہ کر کلھڑیں ! رَمز سُجھائی پِیر مکمّل ، عارِف ، کامِل

پیر مکمل ، عارف اور کامل نے تنہائی میں بیٹھے یہ راز سمجھایا

وَجہُ اللّٰہ فرید ہے بَاقی بَاقی ہالِک ، زَاہِق ، زَائِل

فرید! وجہ اللہ ہی کو بقا ہے۔ باقی تمام ہلاک ہونے ، مٹ جانے ، ختم ہو جانے والا ہے۔

مصرع :- 18
الفاظ :- 66
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 73 ﴾

سَٹ سِک غیر خُدا دِی
سَبھ شئے وَہم خَیال

ماسوااللہ کی چاہت چھوڑ ۔ ہر چیز وہم اور خیال ہے ۔

کِتھ لیلیٰ ، کِتھ مجنُوں کِتھ سوہنْی مَہینوال
کہاں لیلیٰ، کہاں مجنوں، کہاں سوہنی اور کہاں گیا مہینوال

کِتھ رانجھن ، کِتھ کھیڑے کِتھ ہے ہیر سِیال
کہاں رانجھا، کہاں کھیڑے۔ کہاں ہے ہیر سیال۔

کِتھ سَسی کِتھ پُنوں کِتھ او دَرد کَشال
کہاں سسی، کہاں پنوں۔ کہاں گئے وہ دکھ مصیبتیں

کِتھ سَیفل کِتھ پَریاں کِتھ او ہِجر وِصال
کہاں سیفل، کہاں پریاں۔ کہاں وہ ہجر اور کہاں گئے وصال

باجھوں اَحد حقیقی کُل شئے عَین زِوال
ماسوائے احد حقیقی کے۔ کل شئ عین زوال ہے

چار ڈِہاڑے چیتر دے کُڈّے ہَکروال
چیت کے چار ہی دن ہیں۔ بکریوں کا چرواہا اچھلتا پھر رہا ہے۔

مَاخَلَ اللہُ بِاطل بے شَک کُوڑ پَپال
ماسوائے اللہ تعالٰی کے ہر چیز۔ بے شک جھوٹ، جنجال ہے

* یار فرؔیدن ! وِسرِم مُشکل ، مَحض مَحال
فرؔید یار مجھے فراموش ہو جائے۔۔۔ یہ مشکل محض اور ناممکن ہے

*۔ مطبوعہ نسخہ جات میں یوں ہے "یار فرؔید" نہ وِسرم

مصرے :- 34
الفاظ :- 164
راگ :- تلنگ

«کافی 74»

سُݨ یار! پُرائی پیڑ وو
تھیاں اکھیاں چھل اگی دِلڑی جل

اے دوست۔ میرا دیرینہ دکھ سُن! آنکھیں سیلاب ہو چکیں دل جل چکا۔

کانہہ کُمانے، اُجڑیاں جھوکاں سخت سیالیں کردیاں ٹوکاں
رہندی دِل دِلگیر وو سر دَرد اُٹل، بیئے روگ اُچھل

سرکنڈے سُوکھ چکے، ٹھکانے اُجڑ چکے، سیال قوم کی عورتیں سخت قسم کی نوک ٹوک کرتی ہیں
دل اپنا دِل پکڑے رہتی ہے۔ سر پہ درد اُمڈ اور روگ اچھل پڑے ہیں

لگڑا نینھ رَنجھیٹے والا وِسریا فہم، فِکر دا چالا
ہیر اگئی جھنگ چیر وو سَٹ سیجھ، پلنگ تے رَنگ محل

رنجھیٹے دوست کا عشق لگا، فہم و فکر کا انداز بھولا۔ سیج، پلنگ اور رنگ محل ترک کر کے ہیر جنگل چیر گئی

بھوگے مُول نہ دُشمن جائی جو جو سختی میں سر آئی
مارِم ماء، پیو، وِیر وو وَل سینگیاں، سَرتیاں لہم نہ کل

دشمن کی جائی بھی نہ بھگتے۔ جو جو سختی میرے سر پہ آئی۔ ماں، باپ، بھائی، مجھے مارتے اور سہیلیاں
ہم جولیاں خبر گیری تک نہیں کرتیں

چاک مہیندا آ وَڑ ویڑھے کھیڑے بھئیڑے رکھن بکھیڑے
کپڑے لیر کتیر وو گیا ہار، سِنگار، مُساگ، کجل

اے بھینسوں کے رکھوالے! گھر آ جا۔ بد اطوار کھیڑے مخالفت رکھتے ہیں۔ لباس تار تار، ہار سنگھار، دنداسہ، کا

نازک ناز نگاہ سجن دے غمزے عِشوے مَن موہن دے
لگڑے کاری تیر وو سَے سینے پَل پَل چُبھدے پھل

نگاہِ دوست کے ناز بھی نازک، اس کے اشارے ادائیں کاری تیر ہیں جن کے لاتعداد پھل پل پل سینے میں چبھتے ہیں

اوکھے لانگھے روہ، جبل دے چھل چھل چھالے، پیر بچلدے
رُلدی راہ ملھیر وو جتھ راخس، ڈینئیں پون دہل

پہاڑوں کے دشوار راستے۔ پاؤں جھلتے۔ چھالے چھل چھل کرتے ہیں۔ ملھیر کے راستے پر پھرتی ہوں۔ جہاں
راکھشش اور ڈائنیں بھی خوف سے دہل جائیں۔

سَسّی شودِی پیر پیادی
نہ ترٹ ، تاڑے ، جھوک ، اَبادی

مُٹھڑی بے تقصیر وو
نہ خرچ پَلے نہ گَنڈھ سمل

لاچار سسی ! پاپیادہ! نہ ٹھکانے نہ گھر نہ آبادی۔ کم بخت بے جرم و گناہ ماری گئی۔ نہ پلے میں خرچ نہ زادِ راہ

ماہی باجھوں سُول قَہر دے
ڈِینہاں ، رات فرید نہرِدے

نیناں نِیر وہیر وو
جھر ، جنگل ، بیلے چھلو چھل

محبوب کے بغیر قہر کے دُکھ ہیں۔ فرید دن رات اندر ہی اندر گھلتا جارہا ہے۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری ہیں جن سے ویرانے، جنگل، دریاؤں کے کناروں پر سیلاب ہی سیلاب ہے۔

★★★

مصرعے :- 26
الفاظ :- 95
راگ :- جوگ

﴿ کافی 75 ﴾

ڳیوں کیچ بَروچَل یار
گَل نہ لَدھڑو سَانول وَل

اے بلوچ ! محبوب تم کیچ چلے گئے پلٹ کر خبر بھی نہ لی

مِصری ، کھنڈ ، نَباتڑیں
ڈِسدیاں ، زہر ہلاہَل

مصری۔ چینی۔ نبات۔ زہر ہلال نظر آتی ہیں

گھولیے زیور بھاہ لگے
بَٹھ پَئے ڈوریئے مَلمل

صدقے، سوختہ زیور، بھاڑ میں گئے ڈوریئے اور ململ

جوبَن ، جوش ، جَوانڑی
ناز نہورے ڳئے گَل

جوبن، جوش جوانی۔ ناز و انداز گل گئے

کپڑے لیر کتیرڑے
لِنگڑیں جَائی مَل چَل

لباس تار تار اعضا پر میل کچیل جم گئی

☆
اَکھیاں کجلوں کالیاں
پیچی زُلف وَلوول

کاجل سے کالی آنکھیں۔ پیچ در پیچ زلف خمدار

☆
او دِل چوٹ چَلاندِیاں
اے تھی پھاہی پَئی گَل

وہ دل پر چوٹ چلاتی ہیں۔ یہ پھندہ بن کر گلے پڑیں

ڈِٹھم مُلک مَلھیر ڈو کَالے کَالے بادل

ملک مَلھیر کی طرف میں نے کالے کالے بادل دیکھے ہیں

سِندھڑے رَہن نہ ڈیندیاں لگڑیاں تانگھاں پَل پَل

چاہت و انتظار آباد علاقوں میں رہنے نہیں دے رہے

روہی مینگھ مَلھارڑاں کِھمدیاں کِھمنْیاں اَج کَل

روہی میں بارش، بادل ہیں آجکل بجلیاں چمک رہی ہیں

دِلڑی سِکدی دیس ڈو اَکھڑئیں ہنجھڑوں ہَل ہَل

دِل وطن کے لیے ترستی ہے۔ آنکھوں سے آنسو اُمڈتے ہیں

ڈیکھاں باغ ، بغُوچڑے جِیڑا جانوِم جَل ہَل

باغ باغیچے دیکھتی ہوں تو میرا دل جلتا ہے

لَانْے ، پھوگ فرِیؔد دے دَرد دِلیں دے دَرمل

فرید کے دردِ دل کا دوا علاج لانْے ، پھوگ کے صحرائی پودے ہیں

★★★

مصرعے :- 14
الفاظ :- 61
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 76 ﴾

کیوں تُوں فَرد تے جُزو سَڈاویں
تُوں کُلی تُوں کُل

کیوں خود کو الگ تھلگ اور کسی کا حصہ کہلواتا ہے تُو خود ہی تو "کُل" ہے

بَاغ بہِشت دا تُوں ہَیں مَالِک خود بُلبُل خود گُل

باغ بہشت کے مالک بھی تم خود اور بُلبل و گُل بھی خود ہو

عَرش وِی تیرا فرش وِی تیرا تُوں عَالی اَنڑ مُل

عَرش و فرش تمھارا۔ تم اعلیٰ اور انمول ہو

چَڑھ دَاریں مَنصُور دے بَھائی عجَب کرن غُل غُل

منصور کے بھائی (ہم خیال) تختہ دار پہ بھی عجیب طرح سے چہچہاتے ہیں

رُوح ، مِثال ، شَہادت تُوں ہَیں سَمجھ ، سُنجانڑ ، نہ بھُل

عالم ارواح تُو، عالم برزخ تُو ، عالم کائنات تُو۔ سمجھ! پہچان۔ نہ بھول

دُنیا ، عُقبیٰ ، بَرزَخ اَندر نَاہیں تیڈڑا تُل

دنیا۔ آخرت، برزخ! کہیں بھی تیرا متبادل نہیں

یار فرؔید! ہے کولڑے تیڈے نہ بیھودَہ رُل

فرید! دوست تمھارے قریب ہی ہے۔ فضول سرگردان نہ ہو

مصرعے :- 23
الفاظ :- 106
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 77 ﴾

مِل مَہینوالا ، مِل مَہینوال
ہر دِل میں ہے تیڈڑی بھال

مِل! اے بھینسوں والے! مِل اَئے بھینسوں والے۔ ہر دل میں تیری ہی جستجو ہے

روز اَزل دِی سَختی ماری ڈِتڑی مُول نہ قِسمت وارِی
مَاں پیو ، وِیر نہ لِہم سَنبھال

روز ازل سے مصائب کی ماری ہوئی قسمت نے کبھی بھی موقع نہ دیا۔ ماں باپ، بھائی بھی خبر گیری نہیں کرتے

فِکر، فِراق تے مُونجھ مُنجھارِی یارِی لا کر مُٹھڑی ہارِی
ڈِسدِم وَصل وِصال مَحَال

تفکرات، جدائی، انتظار واشتیاق۔ نیم جان، میل ملاقات مشکل، کم نصیب فریب خوردہ
دوستی کر کے میں ہمت ہار بیٹھی

روندِی ، رَڑدِی ، کُوکاں کردِی آہیں بھرِدِی ، جُھک جُھک مَردِی
عِشق اَوّلڑا جِی جَنجال

روتی چیختی فریادیں کرتی آہیں بھرتی اندر ہی اندر گھل گھل کر مر ہوں عشق روح کے لیے انوکھا عذاب ہے

زورے ، تورے ، حُسن دے مانْے سارے ہَار سِنگار وِہانْے
آئی اَوڑک سُولاں جَال

من مرضی کے ضابطے، حسن کے غرور، ہار سنگھار تمام کے تمام ختم ہوئے آخر کار مصیبتوں سے پالا پڑ گیا

ناز نِزاکت ، نوکاں ، نَخرے سَہجُوں ، سُکھ ، سُہاگ دے بَخرے
ساڈے پُکھڑے کوجھڑا حَال

ادھر ناز ہے نزاکت ہے۔ کاجل کی دھاریں۔ خوشی، سکھ سہاگ، ان کے حصے میں ہیں، ہمارے نصیب میں بُرا حال ہے

خَویش قَبیلہ دُشمن سارا ہر کوئی مَارِم جَانْ وِچارا
بِرہوں اَویڑا اُلٹی چَال

خاندان، قبیلے والے تمام کے تمام دشمن۔ بے چارہ جان کے ہر ایک مجھے مارتا ہے بے ڈھب عشق کی الٹی چال ہے

ویڑھے یار، فریدؔ نہ آیا ٹھگ ٹھگیا جوبھن مفت اجایا

ڈھٹھڑے ڈند تے چٹڑے وال

فرید! دوست میرے گھر نہ آیا۔ میرا جوبن بیکار میں ضائع ہو گیا۔ دانت گر گئے، بال سفید ہوئے

★★★

﴿کافی 78﴾

مصرعے:- 23
الفاظ:- 107
راگ:- تلنگ

میں تاں تینوں منتاں کردی
سانول اساں ول بھال

میں تو تمھاری منتیں کرتی ہوں۔ اے محبوب! ہماری طرف بھی نظر کر

وہ غمزے، وہ ناز چہولے وہ نخرے، وہ تلک تلولے
وہ زلفاں، وہ خال

واہ! کیا اشارے، کیا خوش گفتاری، کیا ناز و انداز اور کیا تل، بندیاں ہیں، کیا زلفیں اور کیا خال ہیں

تھی کر دام، دلیں نوں ونگن تھی کر نانگ جگر نوں ڈنگن
عطروں بھنڑے وال

پھندے بن کر دلوں کو جکڑتے، سانپ بن کر جگر کو ڈستے ہیں عطر سے رچے ہوئے بال

جئیں ڈینھ یار اساں توں رٹھڑے بٹھ پئے ڈوریئے ململ پھٹڑے
چر چر! پوگھ تے آل

جس دن سے دوست ہم سے روٹھا ہے، بھاڑ میں گئے ڈوریئے، تنکے دار ململ اور
آل جیسے نفیس کپڑے کے لباس بھی لیر و کتیر ہوئے

بھانون مول نہ باجھ سجن دے کپڑے نازک ونو ون دے
زیور آل و آل

ہمدرد محبوب کے بغیر کچھ بھی نہیں بھاتا۔ نفیس قسم کے لباس۔ اچھے سے اچھے زیوارت

درد، فراق دی چال اساڈی سنجڑئیں، بڑئیں جال اساڈی
بے واہی دا حال

ہمارے طور طریقے ہجر و جدائی۔ ویران ٹیلوں میں گزر بسر بے سہارگی کی حالت ہے۔

اِتنا ظُلم مُناسِب ناہیں   رو رو پِٹ پِٹ کرکر دَھاہیں
گُزر گئے سَئے سَال

اتنا ظلم مناسب تو نہیں ہے۔ روتے روتے، ماتم، فریادیں کرتے کرتے، کئی برس بیت گئے

یار! فرِیدؔ نہ رولا ڈیسم   اَوڑک سَڈ کر کول بِلھیسم
ہے سوہنٹاں لَج پَال

فریدؔ:۔ دوست مجھے سر گردانی نہیں دے گا۔ بالآخر بُلاکر اپنے پاس بٹھائے گا کیونکہ وہ حسین و جمیل محبوب تو لاج پالنے والا ہے۔

تلفظ:۔ بھنڑے، بھن ڑے۔ سنجھڑئیں، س ُ ں ج ڑ ئے ں۔ دھانہیں۔ دھاں ہی ں۔

★★★

مصرعے :- 23
الفاظ :- 103
راگ :- بھیروی

یار سِپاہیڑا ! آ وَس ماڈڑے کول   ﴿ کافی 79 ﴾

اَے سپاہی دوست! میرے قریب آ بس

ہک لکھ ڈیندئیں ڈُوں لکھ ڈیساں   ہِک واری چا بول

ایک لاکھ دیتی دولاکھ دُوں گی۔ ایک بار تو بات کر

پہلُوں ڈے کر بَانہہ سِراندی   سانوَل یار! نہ رول

اَے سانول محبوب! پہلے میرے بازُو پر سر رکھتے تھے / میرے سر کے نیچے بازو رکھتے تھے اب سر گردان نہ کرو

نَیئں سانوَنڑ دی، میں مَنتاری   سَئے چھولیاں لکھ جھول

ساون کا دریا ہے۔ میں تیرنا نہیں جانتی۔ بے شمار لہریں۔ لاکھ جھول ہیں

یار چھینندا، مانڑ مَہینندا   رَل مِل ساڈڑے ٹول

اَے من پسند دوست! بھینسوں کا سرمایہ افتخار۔ ہماری محفل میں گھل مِل جا

سَانولیاں دے نَین سَلُونے   کَجلے دے ٹک ٹول

سانولی رنگت والوں کے شوخ شنگ نین۔ ان پر مزید۔ کاجل کا بناؤ سنگھار

پاپن چکوی ، کر کر چیکاں اُلڑے زَخم نہ چول

پاپن چکوری دُکھ بھری آوازیں نکال کر فریادیں کرکے۔ میرے ہرے زخموں کو نہ چھیڑ

مرمر جاندی ، رَشک نہ سَہندی دِلڑی سَخت سَڑول

میری دل بھڑک اٹھنے والی ہے مر مر جاتی ہے رشک برداشت نہیں کرتی

بُولے ، بَیڑے ، بَبینسر ، وِسریئے گئے نُورے ، رَمجھول

ناک کا بولا، بیسر، ماتھے کا بیناں بھولے، پازیبیں گئیں

نخرے، ناز، نہورے، ہر دَم ہیا ہیا کرن اَلول

نازو انداز، ادائیں ہر لحہ نئے نئے لاڈ کرتے ہیں

اَوگن ، ہاری نہ کِس کَم دی سوہناں عیب نہ پھول

بے عمل، شکستہ کسی بھی کام کی نہیں۔ اے حسین و جمیل محبوب۔ میرے عیب تلاش نہ کر

سمجھ فرید ! نہ تھی غم واسُو ! اللہ مِلیسِم ڈھول

فرید! سمجھ! غم میں زندگی نہ گزار۔ اللہ محبوب ملائے گا

مصرعے :- 18
الفاظ :- 61
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 80 ﴾

دَستوں پِیر مُغاں دے
پِیتم عِشق دا جَام

پیر مُغاں (مرشد) کے ہاتھوں سے میں نے عشق کا جام پیا

وَحدت کِیتا غلبہ بُھل گیا کُفر اِسلام

وحدت نے غلبہ کیا، کفر و اسلام بھول گئے

گُذریئے فَرض فَریضے سُنت کوں بھی سَلام

فرض فریضے گزر گئے۔ سنت کو بھی سلام

کَشف حَقیقی آئے گئے اَضغاث ، اَحلام

حقیقت کا واضح انکشاف ہوا۔ منتشر، غیر واضح خواب گئے

وَحدت ذاتِی سبھ دا ہے آغاز اَنجام

وحدتِ ذات ہی سب کا انجام و آغاز ہے

تِکھڑی تیغ نفی دِی غیر کِیتا قتلام

" نفی " کی تیز دھار تلوار نے " غیر " کو قتل کر دیا

باجھوں شُغل حَقیقی بِیو کُل کُوڑ ، قِمام

ماسوائے مشغولیت حق کے۔ باقی تمام جھوٹ اور کوڑا کرکٹ ہے۔

کر توبہ اَغیارُوں پَتھڑے بِرھوں پیام

ماسوا اللہ سے توبہ کر لے ۔ عشق نے یہ پیغام بھیجا ہے

تُرت فرید ! فریدُوں تِھی آزاد تَمام

فرید! جلد از جلد فرید سے (اپنے ہونے کے احساس سے) سے بھی آزاد ہو جا

مصرع :- 22
الفاظ :- 102
راگ :- بھیروی

﴿کافی 81﴾

ڈُکھڑئیں کارَݨ جَمِیٔ ہَم
سُولیں سَانگ سَمِیٔ ہَم

میں تو دُکھوں کے لیے ہی پیدا ہوئی۔ عذابوں کے لیے میں نے وجود پایا

دَرد، اَندیشے سَکڑے سوڑے
پِیا نہ بھیݨ نہ بھَیٔ ہَم

درد، اندیشے ہی میرے قریبی رشتہ دار ہیں اور نہ بہن ہے نہ بھائی

گاِلھی، کَملِی، سُنجڑی دُھر دِی
ہِک غَم دِی سِدھرَئی ہَم

پاگل، کم عقل، کم بخت ابتدا سے ہی، غم کی متلاشی تھی

جَانوَݨ لا دِی ، پَنڈ بَلا دِی
چُم، سِر، اَکھیاں چَیٔ ہَم

پیدا ہوتے ہی آزمائش مصیبت کی گٹھڑی میں نے چوم کر سر آنکھوں پر رکھ لی

رَاحت ویندئیں وِداع نہ کیتم
مَیٔ ہَم پر مَترَئی ہَم

سکون و راحت نے جاتے وقت مجھے الوداع بھی نہ کہا۔ یوں لگتا ہے۔ ماں تو تھی لیکن سوتیلی تھی

پِیڑ پُرانْی ، اَمڑی سَکڑی
مُونجھ ، مُنجھاری دَئی ہَم

ازلی اذیت ہی جیسے میری سگی ماں اور اشتیاق، انتظار، افسردگی میری دایہ تھی

سَختی تے بَدبَختی تَترڑی
حَال وَنڈوُ ہَمسَیٔ ہَم

کم بَخت سختی اور بد بختی میری غم شریک ہمسائی تھی

بے ٹھاہی دِی چولی، چُنڑی
پَیٔ ہَم ، پا ٹھَمکئی ہَم

عدم موافقت کی چولی اور چُنریا میں نے پہنی، سج دھج سے پہنی تھی

سِر تے چھَترڑے چوٹیاں مَتھڑے
تیٔں سَنگ دِلڑی لَئی ہَم

ابھی سر کے بال بھی چھوٹے تھے، چوٹیاں ماتھے تک ہی آتی تھیں۔ تب میں نے تجھ سے دل لگایا تھا

ہو ہو پھکڑی، شَہر خواری
جَاتی فخر ، وَڈیٔ ہَم

ہو ہو، رسوائی شہر بھر میں خواری۔ میں نے فخر اور بڑائی جانی

کیویں یار، فرید وِساراں
جَئیں کیتے اِتھ اَئی ہَم

اے فریدؔ دوست کو کیسے فراموش کروں جس کی خاطر میں یہاں آئی تھی

کافی 82

مصرعے :- 30
الفاظ :- 108
راگ :- تلنگ

سَئے سَئے سُول سیاپے
ڈُکھڑا نیڑا لائیم

بے شمار درد، اور جھنجھٹ ہیں۔ میں نے مشکل اور پیچیدہ عشق کیا

تَوں بِن گھر دَر وے ہاں دَا سَاڑا وے [میاں]
سِینے لکھ لکھ کَاپے ویڑھا کھانوݨ آئیم

تیرے بغیر گھر، در۔ دل جلانے کا باعث ہے سینے میں لاکھ لاکھ گھاؤ، صحن کاٹ کھانے کو آتا ہے

پل پل دِل کُوں وے پُور پُنل دے وے
وَل آوے تَاں جَا پے دَردیں مَار مُنجھائیم

دل کو پل پل۔ پُنل خاں کے بارے تفکرات کے دورے پڑتے ہیں۔ وہ واپس آئے تو جان پائے کہ دردوں نے مجھے نیم جان کر دیا۔ مار دیا

یَار دِلیں دے وے پِیت نہ پالی وے
کَینکوں ڈیواں ڈُراپے یاری تَروڑ سِدھائیم

دلوں کے دوست نے پریت نہ پالی۔ رے کس کو گلہ دوں، ذمہ دار قرار دوں۔ قطع تعلق کر کے چل دیا

کَیویں دِل دا وے حَال سُنانواں وے
لوک سَبھے ڈُوں چَاپے سَختی سَخت سَتائیم

کیسے دل کا حال سناؤں۔ رے تمام لوگ دوغلے ہیں۔ سختی نے مجھے سخت ستایا

یار اویڑے وے توڑ نہ نِیتی وے
جَی جُھکھ جُھکھ پَرتاپے مُفتی جَان گنوائیم

سخت اور پیچیدہ مزاج دوست۔ رے منزل مقصود تک نہ لے گیا۔ رے جی اندر ہی اندر گھلتا، پشیمان ہوتا ہے۔ مفت میں میں نے جان گنوائی

سِک سَاجَن دِی وے رَہݨ نہ ڈِیندی وے
جَنئیں سَنگ دِلڑی اڑاپے جَنئیں دے نَاز مُسائیم

محبوب کی چاہت رے۔ رہنے نہیں دیتی۔ رے۔ جس کے ساتھ دل اٹکی۔ جس کے ناز نے مجھے کہیں کا نہ رکھا

اَنگݨ فرید دے وے سَانول آوسی وے
کَرم کریسم آپے تانگھیں آس ودھائیم

فرید کے آنگن میں۔ محبوب آئے گا۔ رے خود ہی مجھ پر کرم کرے گا۔ انتظار و اشتیاق نے امیدیں بڑھا دیں ہیں

مصرعے :- 26
...:- 115
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 83 ﴾

نینھ اولڑا اوکھا لائیم
سک پل پل دی مار منجھائیم

میں نے عجیب، پیچیدہ اور مشکل عشق کیا ہے لمحے لمحے کی چاہت نے مجھے نیم جان کر کے رکھ دیا ہے

پچھدی ملاں، باہمن، جوسی کیڑھا وقت ملن دا ہوسی
ڈھول اساڈے ویڑھے آوسی رنج ہجر دے سخت ستائیم

مولوی، برہمن، جوتش سے پوچھتی پھرتی ہوں۔ ملن کی گھڑی کون سی ہوگی؟ محبوب ہمارے گھر آئے گا۔ جدائی کے دکھ نے مجھے سخت ستا رکھا ہے

روہی وٹھڑی مینگھ ملھاراں بوٹے بوٹے تھیاں گلزاراں
شالا موڑم دوست مہاراں بھاگ سہاگ دی موسم آئیم

روہی آباد ہو گئی۔ بارش ہے بادل ہیں۔ بوٹا بوٹا گلزار ہے کاش! خدا کرے دوست اونٹ کی مہار ادھر موڑلے۔ بھاگ، سہاگ کا موسم آگیا ہے۔

اکھیاں رونون، دل کرلاوے وِلڑی جُکھدی، تن تڑپھاوے
رات ڈینہاں آرام نہ آوے ڈکھ ڈہاگ دے بار اُٹھائیم

آنکھیں روتی، دل گریہ کرتا، اندر ہی اندر گھلتا ہے، بدن تڑپتا ہے رات، دن آرام نہیں آتا۔ میں نے دکھ اور جدائی کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں

عشق اویڑا پیش پیوسے درد، کشالے، سیجھ ڈِھیوسے
مونجھ، منجھاری بار پتوسے سبھوں ڈکھ، ڈہاگ سہائیم

سخت مزاج، پیچیدہ عشق ہمارے پلے پڑا ہے۔ درد، مصیبتوں کی سیج ہمارے نصیب میں آئی۔ انتظار و اشتیاق، حواس باختگی کے ہم نے ہار پہنے دکھ اور جدائی کا حق میں نے ادا کر دکھایا

حسن پرستی گھات اساڈی راز حقائق، بات اساڈی
رمز حقیقی، جہات اساڈی فخر جہاں ایہا ریت سکھائیم

حسن پرستی ہمارا پردہ ہے۔ ہمارا موضوع سخن! راز اور حقائق ہیں۔ ہماری نظر، حقیقت کے اشاروں پر رہے، یہ طور طریقہ ہمیں مرشد فخر جہان نے سکھایا

مِلسم یار ، فرید ! کڈاہیں — دُود ، دُکھانواں کُڈھ کُڈھ آہیں

جَان ، جِگر ، تَن بھڑکن بھاہیں — سوز پُنل دے صَاف جَلایُم

فرید! دوست کبھی تو ملے گا۔ میں نے آہوں کا دھواں سُلگا رکھا ہے۔ جان، جگر تن میں شعلے بھڑکتے ہیں۔ پُنوں خان کے عشق کی تپش نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے

★★★

کافی 84

مصرعے:- 38
الفاظ:- 192
راگ:- ملہار

ہَر صُورت وِچ دِیدار ڈِٹُھم

کُل یَار ، اَغیار کُوں ، یَار ڈِٹُھم

میں نے ہر شکل میں دیدار پایا۔ یار، اغیار تمام کو یار ہی دیکھا (پایا) ہے

کِتھ جَوہر تے کِتھ عَرض ڈِٹُھم — کِتھ سُنّت ، نَفِل تے فَرض ڈِٹُھم

کِتھ صِحت اَتے کِتھ مَرض ڈِٹُھم — کِتھ چُست اَتے بیمار ڈِٹُھم

کہیں جوہر (قائم بالذات) کہیں (قائم بالغیر) دیکھا۔ کہیں میں نے اسے سنت، نفل اور فرض کی شکل میں دیکھا
کہیں صحت اور کہیں مرض، کہیں چست اور کہیں میں نے اسے بیمار دیکھا

کِتھ بَطن ، بَطُون ، ظہُور ڈِٹُھم — کِتھ زاہِد تے مَخمُور ڈِٹُھم

کِتھ مُلاں تے مَنصُور ڈِٹُھم — کِتھ چوب ، رَسَن تے دَار ڈِٹُھم

کہیں پوشیدہ مزید پوشیدہ کہیں اظہار، کہیں زاہد، کہیں مخمُور دیکھا
کہیں میں نے اسے مُلاں اور منصور دیکھا۔ کہیں تختہ، پھانسی کی رسی اور سُولی دیکھا

اے مَذہب پَاک نَبّیاں دا — اے مَشرب صَاف صَفّیاں دا

اے رُشد اِرشاد وَلّیاں دا — آیات ڈِٹُھم اَخبار ڈِٹُھم

یہی مُقدّس انبیاؑ کا مذہب، یہی پاکیزہ صوفیاؑ کا مشرب،
یہی اولیا کرام کا رشد وارشاد ہے میں نے قرآن آیات اور احادیث دیکھیں

کِتھ خَس ، خَاشَاک تے خار ڈِٹُھم — ہِک نُور دے سَبھ اَطوَار ڈِٹُھم

کِتھ پُھل ، گُل ، بَاغ ، بَہار ڈِٹُھم — کِتھ بُلبُل ، زَار نِزار ڈِٹُھم

کہیں خس وخاشاک کہیں خار دیکھا میں نے یہ تمام ایک ہی نور کے اطوار دیکھے
کہیں میں نے اسے پھول، باغ، بہار دیکھا۔ کہیں بُلبُلِ گریہ کُناں دیکھا

کتھ برم ، نرائن ، نرنجن ہے   کتھ رام کنہیا ، لچھمن ہے
کتھ بید ، بیاس ، برہمن ہے   کتھ راچس تے اوتار ڈِٹھم

کہیں روح اعظم ، پرمیشور ، بے عیب ، تمنا ، کہیں رام چندر جی ، کرشن جی کہیں رام چندر کا بھائی لکشمن ہے
کہیں وید کہیں وید مرتب کرنے والا بیاس جی برہمن ۔ کہیں راکھشش کہیں اوتار دیکھا ہے

ارواح ، نفوس ، عقول ڈِٹھم   اِنسان ظلوم ، جہول ڈِٹھم
معقول ڈِٹھم ، منقول ڈِٹھم   اقرار ڈِٹھم ، انکار ڈِٹھم

میں نے اسے کہیں ارواح ، نفوس اور عقول دیکھا ہے کہیں ظالم و جاہل انسان دیکھا
کہیں اسے عقلی علوم دیکھا کہیں روایتی علم کہیں اقرار و انکار دیکھا

کتھ منطق ، نحو ، تے صرف ڈِٹھم   کتھ اِسم تے فعل تے حرف ڈِٹھم
ہِک معنے ہر ہر طرف ڈِٹھم   چَو گوٹھ ڈِٹھم ، چودھار ڈِٹھم

کہیں اسے علم منطق دیکھا کہیں میں نے اسے علم صرف دیکھا ۔ کہیں اسم ۔ فعل اور حرف دیکھا
میں نے اسے ایک ہی معنے میں ہر ہر طرف دیکھا ، چار دانگ ، چہار اطراف دیکھا

سبھ اعلیٰ اعلیٰ شان ڈِٹھم   حسنین تے شاہ مردانؑ ڈِٹھم
ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ ڈِٹھم   وہ پاک نبی مختار ڈِٹھم

میں نے اسے اعلیٰ اعلیٰ شان میں دیکھا ہے ۔ حسنؓ حسینؓ اور شاہ مردانؑ دیکھا
ابوبکرؓ ، عمرؓ ، عثمانؓ دیکھا اور کیا خوب پاک نبی مختار دیکھا

کتھ شاہ نظامُ الدینؒ ڈِٹھم   کتھ فرد فریدُ الدینؒ ڈِٹھم
کتھ قطبؒ ، معینُ الدینؒ ڈِٹھم   کتھ فخر جہاںؒ دلدار ڈِٹھم

میں نے کہیں اُسے شاہ نظام الدین اولیا دیکھا ۔ کہیں یکتا فرید الدین مسعود گنج شکر دیکھا
کہیں قطب الدین بختیار کاکی کہیں ۔ معین الدین اجمیری دیکھا اور کہیں فخر جہاں دلدار دیکھا

مصرعے :- 22
الفاظ :- 92
راگ :- بروا

﴿ کافی 85 ﴾

اَپرم بید بَتاؤں
میں اَگیانی کو گیان سُناؤں

لامحدود بے کنار آسمانی راز بتاؤں۔ میں بے معرفت کو معرفت سمجھاؤں

سُرت سُرندھا ہاتھ مُوں لے کر پریم کی تار بجاؤں
عقل و خرد کا ساز ہاتھ میں لے کر۔ عشق کی تار بجاؤں

پانچ سکھی مِل رَام دُوارے سَت گُر کی جس گاؤں
پانچوں سکھیاں (خمسہ عناصر) مجتمع کر کے رام کے آستان پر۔ سچے رہبر کی تعریف میں گاؤں

نوٹ: ہندوؤں کے نزدیک انسان کی تشکیل پانچ عناصر سے مل کر ہوئی ہے۔۱۔آب۔۲۔خاک۔۳۔باد۔۴۔آتش۔۵۔خلاء (خمسہ عناصر)

کنج گلی مَیں شَام سُندر سَنگ ہورِی دُھوم مچاؤں
جس مقام پر اور کوئی بھی نہ ہو وہاں حسین و جمیل "شام" کے ساتھ ہولی کی دھوم مچاؤں

مِیت چِیت پچکاری ماروں پریت گُلال اُڑاؤں
محبوب کی یادوں کی پچکاری ماروں۔ محبت کے رنگ بکھیروں

کِہاں اَجودھیا، سنبھل متھرا کہاں گوورَدھن جاؤں
اجودھیا، سانبل، مَتھرا، گووردھن کہاں (کیوں) جاؤں (متبرک مقامات)

لچھمَن، رَام، کَنہیا، کَلکی اَپنے آپ مُوں پاؤں
لکشمن، رام، کنہیا، کلکی تمام اپنے آپ ہی میں پاؤں

دیسوں کہاں بدیس کو دَوڑوں جوگ، براگ کماؤں
وطن سے پردیس کی طرف بھاگوں۔ جوگی براگی بنوں

سورج، چاند کو سَن مُکھ رَاکھوں سَن سَمادھ لگاؤں
سورج، چاند کے سامنے رکھ کر گہرے تفکر کی نشست جماؤں

پِیپَل، تُلسی کا ہے کو پُوجوں کاہے کو تیرَتھ ناؤں
پیپل اور تلسی کی پرستش کیوں کروں۔ تیرتھ کاہے کو نہاؤں

اور سے کَام فرِیدؔ! نہ میرو آتم دیو مناؤں
فرید! میرا اور کسی سے کوئی کام نہیں میں توروح دیوتا، کو مناؤں گا

جدہ کی بندرگاہ سے مکہ المکرمہ کی طرف جاتے ہوئے
3 ذوالحج 1296 ہجری 1879 عیسوی کو تصنیف ہوئی

بحر :- 30
ماترا :- 139
راگ :- ملہار

﴿ کافی 86 ﴾

اَج زیور یار پے ٹھاندے ہِن
متاں ڈینھ سُہاگ دے آندے ہِن

آج زیور بج رہے ہیں شاید سہاگ کے دنوں کی آمد ہے

کَجلہ مارُو ! ڈِیداں بجالے — سُرخی مُسک مُسک غم ٹالے
بُولے ، بَینْسے تے کَٹمالے — ہَمجوں لچکے کھاندے ہِن

جان لیوا کاجل! آنکھیں مٹکا مٹکا کر دیکھتا ہے۔ سرخی مسکرا مسکرا کر ہمارے غم ٹال رہی ہے۔
ناک کا بولا، بیسر اور کٹمالے خوشی سے ہلکورے لے رہے ہیں

بَادِ شُمالی ، لُرکے لُرکے — بَارِش ، رِم جھم پُرکے پُرکے
اَکھیاں پھٹرکن ، لُوں لُوں مُرکے — ٹھرگئے گوشے ہاں دے ہِن

بادِ شمال کی لہریں۔ بارش کی رِم جھم پھوار، آنکھیں پھڑکیں، رُواں رُواں مسکرائے، دل کے گوشے گوشے میں ٹھنڈ پڑگئی ہے

جیندِمُں عَرب شریف ڈِٹھوسے — لُہندئیں ، سِکدئیں نہ مر ڳیوسے
سوہنے سانوَل یاد کیتوسے — ہار سنگار سُہاندے ہِن

ہم نے زندگی میں ہی عرب شریف دیکھ لیا۔ تمنا کرتے، چاہتے۔ ترستے نہیں مرگئے حسین و جمیل محبوب نے
ہمیں یاد کیا ہے۔ ہار، سنگار زیب دیتے ہیں

صدقے صدقے وَارِی وَارِی — اولے گھولے لکھ لکھ وَارِی
سر قربان تے جان نثاری — مُلک مِٹھے مِتراندے ہِن

میں صدقے صدقے، واری واری جاؤں۔ لاکھ لاکھ مرتبہ سر قربان اور جان نثار کروں۔ یہ تو ہمارے
محبوبوں پیاروں کے دیس ہیں

وَادیاں رَاہ مَدینے وَالیاں — سَاڳی بَاغ بَہشتی چَالیاں
ہَر ہَر آن سَدا خُوش حَالیاں — سُکھ سَاوے ، ڈُکھ مَاندے ہِن

مدینے کے راستے کی وادیاں، ہو بہو باغ بہشت کا سا رنگ ڈھنگ ہر ہر لمحہ خوشحالیاں۔ سکھ سرسبز و شاداب۔ دکھ پریشان ہیں

عَرب شرِیف دِی سوہݨی رِیتے لَاوے دِل نُوں پَرم پلیتے
وِسریئے چاچڑ صدقے کِیتے اصلُوں محض نہ بھاندے ہِن

سرزمین عرب شریف کا خوبصورت طور طریقہ ہے۔ دل میں محبت کے فلیتے لگا دیتی ہے۔ چاچڑ بھُولے،
صدقے کئے۔ باکل پسند نہیں آتے

حُسن جَمال دی دَھرتی آئی سَبھ شئے چارھی طَرز ݙکھائی
فرحت روز فرید سَوائی ݙکھڑے ماندے ساندے ہِن

حسن جمال کی دھرتی آئی ہر چیز نے دل پسند انداز دکھایا فریدؔ! فرحت روز بروز پہلے سے بڑھ کر ہے دکھ بیمار ناتواں ہیں
☆ لفظ (یار) کسی قلمی نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ مطبوعہ نسخہ جات میں یہ مصرعہ یوں ملتاہے۔ ۔ اج زیور یار پے ٹھاندے ہن۔

★★★

مصرعے :- 34 یہ کافی مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی
الفاظ :- 154 کے موقع پر مورخہ 22 ذی الحج 1296 ھجری
راگ :- ملہار مطابق 12 دسمبر 1879 عیسوی کو تصنیف ہوئی

﴿ کافی 87 ﴾

اَج شُتریاں ، شقدف بھَاندے ہِن
مَتاں دیس پُنل دے آندے ہِن

آج اونٹوں کے کجاوے، پاکھڑے لُبھارے ہیں۔ شاید محبوب پنل کا دیس آنے والا ہے

نازُو جُمل ، جمیل وَطن دے رَاہی رَہندے رَاہ سجَن دے
ہَر دَم ہونوِن نال اَمن دے سَاتھی دَرد منداں دے ہِن

خوبصورت وطن کے نازنین اُونٹ۔ راہ گزارِ محبُوب، پہ مسافر رہتے ہیں۔ خدا کرے۔
ہر دم امن کے ساتھ ہوں۔ یہ تو دردمندوں کے ساتھی ہیں

لَب مُسکانوِن ، اَکھیاں پُھڑکن رَگ رَگ ہُلکے، دِلڑیاں سُرکن
غَم ! غَم کھَانوِن، ݙُکھڑے کُرکن سُول سِروُں نَس جاندے ہِن

لب مُسکراتے۔ آنکھیں پھڑپھڑاتی رگ رگ متحرک، دل سَرکتے، غم غمزدہ، دُکھڑے تکرار کرتے
ہیں۔ دُکھ عذاب تو سرے سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں ۔

سوہݨے جُمل ، جمیل بَداوی شمس ، قمر دے نَال مَساوِی
سَارے حُسن جمال دے ہاوِی ساڈے گوشے ہَاں دے ہِن

خوبصورت اونٹ، خوبرو بدوی لوگ۔ سورج، چاند کے برابر، تمام تر حسن وجمال پر غالب ہیں۔ ہمارے دل کے گوشے ہیں

بَدلیں جُڑ گھنگھور مچائی پھوگیں ، لاَئیں ، خُنکی چائی

نَاز کَریندی لاَنی لاَئی عارِف ، عِبرت کھاندے ہِن

بادل مل کر شور برپا کر رہے ہیں۔ پھوگ، لانے کی جھاڑیوں پر تازگی کی اٹھان ہے۔ لانڑیں۔ لائی کی جھاڑیاں ناز کر رہی ہیں۔ معرفت رکھنے والے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

آئے بھاگ سُبھاگ سِدھائے بھاگئے بھاگ ، ڈُہاگ سِدھائے

تَن مَن ڈُکھڑے جھاگ سِدھائے جو چہندے سو لاَندھے ہِن

خوش نصیبی آئی، بدقسمتی چھوڑ بھاگی، نصیبوں کو بھاگ لگے بدنصیبی چھوڑ گئی۔ دُکھ تن من کو عبور کر کے جا چکا۔ اب جو چاہتے ہیں سو پاتے ہیں

بئینسر ، بُولے ، بَئینے ٹھُمکِن وَالیاں ، وَالے ! جُھمکے جُھمکِن

کَڑیاں، نُورے ، پَئیلیں گھُمکِن زَیور ، تَریور ٹھَاندے ہِن

ناک ماتھے کے زیور ٹھمک رہے ہیں۔ کانوں کی بالیاں جھمکے جھوم رہے ہیں۔ پاؤں کے زیور کڑیاں، نورے اور پائیلیں دیگر زیورات پوشاکیں، سج دھج جچتی ہے

زُلفاں سَہجوں سَو وَل پَانوِن تِلک تِلولے ، لَٹکے لانوِن

سُرخیاں ، کَجل ، مُساگ سُہانوِن ہَار سِنگار سُہاندے ہِن

زلفیں خوشی سے بل کھاتی ہیں۔ تلک، بندیوں نے تماشا لگا رکھا ہے، سرخیاں، کاجل، دنداسے بج رہے ہیں، ہار سنگھار لطف دے رہے ہیں

طَالع بَھلے ، بَخت سَوّلے آئے مَحض فرِیؔد دے وَلّے

پَل پَل یَار ، سَنیڑے گھلّے ڈِینھ ڈُکھاں تُوں وَاندے ہِن

قسمت کے ستارے خوب ہیں خوش بختی قریب ہے۔ یہ سب فریؔد کے حصے میں آئے ہیں لمحہ بہ لمحہ دوست کی طرف سے پیغامات آ رہے ہیں۔ یہ ایام آلام سے یکسر خالی ہیں

☆ :۔ تمام قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں "سُبھاگ سدھائے" لکھا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔

مصرع :- 26
الفاظ :- 143
راگ :- ملہار

﴿ کافی 88 ﴾

اساں سو بدمست قلندر ہوں
کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں

ہم خاص، خالص سرشار قلندر ہیں۔ کبھی مسجد اور کبھی مندر میں ہیں

کڈیں چور بنوں ، کڈیں چار بنوں   کڈیں توبہ استغفار بنوں
کڈیں زُہد ، عِبادت کار بنوں   کڈیں فِسق فجوریں اندر ہوں

کبھی چور بنیں کبھی دھوکہ باز، کبھی توبہ استغفار بنیں کبھی ترک دنیا اور کبھی عبادت کار بنیں۔ کبھی ہم فسق و فجور کے اندر ہیں

کِتھاں دَرد ، کِتھاں درمان بنوں   کِتھاں مِصر ، کِتھاں کنعان بنوں
کِتھاں کیچ بھنبھور دا شان بنوں   کِتھاں واسی شہر جلندر ہوں

کہیں درد، کہیں دوا، کہیں مصر، کہیں کنعان بنیں کہیں کیچ، بھنبھور کی شان بنیں۔ کہیں زیر آب شہر کے باسی ہیں

کِتھاں صومعہ، دیر، کنشت کِتھاں   کِتھے دوزخ ، باغ بہشت کِتھاں
کِتھے عاصی ، نیک سرشت کِتھاں   کِتھے گُمرہ ہوں کِتھے رہبر ہوں

کہیں یہودیوں کی عبادت گاہ کہیں ہندوؤں کی، کہیں عیسائیوں کا کنیسہ، کہیں دوزخ، کہیں باغ بہشت میں،
کہیں نافرمان۔ کہیں نیک فطرت کہیں گمراہ۔ کہیں راہ دکھلانے والے ہیں

ہیوں او قلّاش تے رِند اساں   پئی نودی ہے ہند، سِندھ اساں
ہیوں بے شک عارِف چند اساں   کُل راز رموز دے دفتر ہوں

ہم وہ مُفلس ہیں جہاں ہِند۔ سِندھ جُھک رہی ہے۔ ہم تو اعلیٰ پائے کے راز جاننے والے تمام
رازوں اشاروں کی کتاب ہیں

ہن ناز نواز دے ٹول کڈیں   ہے مُونجھ مُنجھاری کول کڈیں
رلے ڈھول کڈیں گیا رول کڈیں   کڈیں بر در ہوں کڈیں در بر ہوں

کبھی ناز، نوازشات کی محفلیں کبھی انتظار و اشتیاق، حواس باختگی، کبھی محبوب ہمراہ، کبھی سرگردان کر گیا،
کبھی اس کے دروازے پر کبھی ویرانوں میں ہیں

وَل واتوں سمجھ فرید ! الا   کر محض نہ شعر جدید ولا
ہے چالوں حال پدید بھلا   تو ٹے کیجو سارے ابتر ہوں

تو پھر! فرید! سمجھ کر منہ سے بول۔ مزید شاعری بالکل نہ کر۔ جو حال حالت ، طور طریقے سے ظاہر ہو وہی بہتر ہے
خواہ مکمل طور پر بدحال ہیں تو کیا ہوا۔

تلفظ:۔ کیجو، کی جو۔ پدید، پدی د۔

مصرے :- 24
الفاظ :- 129
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 89 ﴾

آ مِل اَج کل سوہنڑاں سائیں
نہ تاں مُفتی مُون تھسائیں

توں بِن مُول نہ سُجھدیاں واہیں
سُنڑ دِل نال تاں گالھ اکھائیں

اے میرے خوبرو آقا، محبوب۔ آج کل میں آکر مل۔ نہیں تو میں مفت میں ماری جاؤں گی۔ تمھارے بغیر کوئی پناہ سُجھائی نہیں دیتی۔ دل سے سنو تو کوئی بات کہوں۔ یاد رکھنا

پربھت دھاراں ، روہ گھَمیرے
جتھ لانگھے ، جتھ بھیم وہیرے
بے شک درد منداں دے دیرے
جتھ تھلڑا جتھ سُنجڑیاں جاہیں

پہاڑی سلسلے، گنجان، تنگ راستے، جہاں سرگردانی ہے، بے شک دردمندوں کے ٹھکانے وہیں ہوتے ہیں۔ جہاں صحرا، جہاں ویران مقامات ہیں

ہِک پَل عیش نہ پایُم گھر وِچ
گُذری ساری عمر سفر وِچ
پوندے سَو سَو پُور اندر وِچ
یارب ! یار دے دیس وَسائیں

میں نے گھر میں ایک لمحے کی راحت نہ پائی۔ ساری عمر سفر میں گزری۔ دل میں اندیشوں کے دورے پڑتے ہیں۔ یارب ! مجھے محبوب کے دیس میں بسانا

جاں ڈیکھاں جھڑ مینھ گَنڑ مَنڑ کوں
رونواں کَر کَر یاد سَجنڑ کوں
اکھیاں ہَلکِن مونہہ ڈیکھنڑ کوں
گَل لاونڑ کوں پھٹکن باہیں

جب بادل، برسات، رِم جھِم دیکھوں، محبوب کو یاد کر کر کے گریہ کروں آنکھیں اس کا چہرہ دیکھنے کے لیے بیتاب، بازو اسے گلے لگانے کے لیے بے چین

وَاٹ نِہاراں ، کاگ اُڈانواں
پَنڈت جوسی دے کَن کھانواں
سَو پُنج ہاراں ، فالاں پانواں
اَوسی میڈا یار کِڈاہیں

راستے تکوں، کاگ اُڑاؤں۔ پنڈت جوتشی کے کان کھاؤں سو کاوشیں ضائع کروں، فالیں نکالوں۔ کبھی تو میرا محبوب آئے گا

میں بَد ، نہ کہیں بِھیم بھرم دا
تُوں ہیں صاحِب لاج شرم دا
زور فرید کوں تیڈڑے دَم دا
لگڑی سانول توڑ نبھائیں

میں بے کار، کسی وزن، وقار کا نہیں۔ تُو ہی۔ میری لاج شرم کا مالک ہے۔ فرید! کو تیرے ہی دم کا سہارا ہے۔ اے میرے محبوب! اس دل کی لگی کو منزل مقصود تک نبھانا

تلفظ:۔ گھمیرے۔ گھٹے رے۔ وہیرے وہے رے۔ تھیہ، تھیۓ۔ ہلکِن، ہل کِن۔ پھٹکن، پھٹ کِن۔ پَنج، پ ں ج

﴾ کافی 90 ﴿

مصرعے :- 20 آ مِل مَارُو مَارڑُو
الفاظ :- 71 تھَل وِچ کَردِی آں دَھانہاں
راگ :- ؟

ماراں ہَکلاں کُوکڑیاں کَر کَر لُمبڑیاں مَانہاں
ہاتھ لہرا لہرا کر آوازیں دیتی صحرا میں فریادیں کرتی، کُوکتی پھرتی ہوں۔ اب تو۔ آکر مل، جان لیوا محبوب

بُھل گیاں رَسماں رِیتڑیاں جَئیں ڈِینھ لگڑیاں پِیتاں
بَتھ پئے خَویش قبِیلڑے پَر ہِک تینوں چَاہناں
تمام رسوم و رواج بھول گئے جس دن سے پریت لگی ہے عزیز و اقارب قبیلہ بھاڑ میں گئے صرف ایک تجھے چاہتی ہوں

کِیویں جیوے جَالڑے سَنجڑی ہیر سَلیٹی
رَانجَھن تَخت ہزارڑے سُکیاں لَایاں ، کَانہاں
کم بخت ہیر سیالن۔ کیسے جیئے۔ زندگی گزارے، رانجھا تخت ہزارے میں ہے۔ لایاں، سرکنڈے سوکھ چکے

مَا ، پِیو وِیر وِساریُم رَاوَل ڈِتڑُم رولا
پَانواں لِیڑے میلڑے چولی چُنڑی لَاہناں
میں نے ماں، باپ، بھائی بھلائے۔ محبوب نے مجھے سرگردانی دی۔ چولی، چنری اتار کر میلے کپڑے پہنتی ہوں

جَاہی چوٹ فرِیدؔ نُوں لَایو لَا ڈِکھلایو
مُول نہ وِسرم تیڈِیاں سَانول ناز نِگاہاں
فریدؔ کو تو نے نشانے پر چوٹ لگائی اور لگا کر دنیا کو دکھائی۔ اے محبوب۔ تیری نگاہ ناز مجھے بالکل نہیں بھولتی

تلفظ: ریتڑیاں، ری تڑیاں۔ سلیٹی، سَلے ٹی۔ لیڑے، لی ڑے میلڑے، مئے لڑے ۔

مصرعے:۔ 72
الفاظ:۔ 352
راگ:۔ جوگ

﴿ کافی 91 ﴾

اَئے حُسنِ حَقِیقی نورِ اَزل
تینُوں وَاجب تے اِمکان کہُوں

٭ اَئے حسنِ حقیقی! اَئے نُورِ ازل! جب تیرا نُور ہر جگہ موجود ہے۔ اور کوئی مقام وزمان تجھ سے خالی نہیں تو پھر تو ہی بتا کہ تجھے کیا کہوں؟ جبکہ تیری ہی ذات واجب الوجود ہے اور مختلف صورِ تحال میں بھی تیرا ہی جلوہ ہے۔

تینُوں خالق ذات قدیم کہُوں تینُوں حادث خلق جہان کہُوں

اَئے خالق ومالک! تُجھے ذات قدیم کے پاک نام سے یاد کروں۔ یا تجھے تمام موجُودات اور مخلُوق کا پیدا کرنے والا کہوں!

تینُوں مُطلَق محض وجُود کہُوں تینُوں عَلِمیہ اَعیان کہُوں

"اے حسنِ ازل! تو مطلق اور محض وجود میں بھی جلوہ فرما ہے۔ اور اعیان علمیہ میں بھی تیرا ہی نُور ظاہر ہے۔ تجھے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں!""؟

اَرواح ، نفُوس ، عَقُول ، مِثال اَشباح ، عَیان ، نِہان کہُوں

اَئے حسنِ حقیقی ! تجھے عالم ارواح، عالمِ نفس، عالمِ عقول اور عالمِ مثال کہوں یا تُجھے مرئی اور غیر مرئی اجسام سے تعبیر کرو ؟ سب میں تیرا جلوہ ہی تو ہے!

تینُوں عین حَقِیقت ، مَاہیَت تینُوں عَرَض صِفت تے شَان کہُوں

تُجھے عین عبادت اصل جوہر یا تیری صفات کے لحاظ سے عرض صفت اور شان سے نام پُکاروں

اَنواع کہُوں ، اوَضاع کہُوں اَطوَار کہُوں ، اوزان کہُوں

اَئے پروردگار! مختلف انواع واقسام کی اشکال، ان کے طور طریقے اور اوزان سے بھی تیری ہی شان ہویدا ہے

تینُوں عَرش کہُوں اَفلاک کہُوں تینُوں ناز نَعِیم جَنان کہُوں

نورِ قدیم! تجھے عرش سے تعبیر کروں۔ افلاک کا نام دوں یا فردوسِ اعلیٰ کے ناز نواز اور بے بہا نعمتوں سے موسُوم کروں۔ کیونکہ ہر شکل سے تیری ہی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔

تینُوں تَت جَماد ، نَبات کہُوں حَیوان کہُوں ، اِنسان کہُوں

تُجھے جوہر کہوں، یا نباتات اور حیوانات یا عالمِ انفس؟ کیونکہ ان سب سے تیرے ہی نُور کی جھلک نظر آتی ہے

تینُوں مَسجد ، مَندر دَیر کہُوں تینُوں پوتھی تے قرآن کہُوں

تُجھے مسجد، مندر، دَیر ُس۔ تجھے پوتھی اور قرآن کہوں

تسبیح کہوں ، زُنّار کہوں تینُوں کُفر کہوں ، اِیمان کہوں

تسبیح کہوں زُنّار کہوں تجھے کُفر کہوں ایمان کہوں

تینُوں بَادل ، بَرکھا ، گاج کہوں تینُوں بجلی تے باران کہوں

تجھے بادل برکھا، گرج کہوں۔ تجھے بجلی اور باران کہوں

تینُوں آب کہوں تے خاک کہوں تینُوں باد کہوں نیران کہوں

تجھے پانی کہوں، خاک کہوں تجھے ہوا کہوں، آگ کہوں

تینُوں ڈِسرت ، پَچھمن ، رَام کہوں تینُوں سیتاجی ، جَانان کہوں

تجھے دسرتھ، پچھمن، رام کہوں۔ تجھے سیتاجی، جانان کہوں

بَلدیو ، جسودا ، نَند کہوں تینُوں کِشن کَنہیا ، کَان کہوں

تجھے بلدیو کہوں، جسودا کہوں۔ نند کہوں یا کرشن کنہیا اور کان کہوں؟

تینُوں بَرما ، بِشن ، گَنیش کہوں مَہادیو کہوں ، بھگوان کہوں

تجھے بھگوان یعنی خدا کے نام سے پُکاروں یا مختلف صفات سے یاد کروں

تینُوں گیت گرنتھ تے بید کہوں تینُوں گیان کہوں ، اَگیان کہوں

تجھے علم و عرفان کی مُقدس کتابیں کہوں عرفان کہوں یا تجھے جہل سے موسُوم کروں!

تینُوں آدمؑ ، حوّا ، شِیثؑ کہوں تینوں نُوحؑ کہوں طُوفان کہوں

تجھے آدم، حوا، شیث کہوں، تجھے نوحؑ کہوں طوفان کہوں

تینوں اِبراہیم خَلِیلؑ کہوں تینوں مُوسیٰؑ بن عِمران کہوں

تجھے ابراہیمؑ خلیل کہوں۔ تجھے موسیٰؑ بن عمران کہوں

تینوں ہر دل دا دلدار کہوں تینوں احمد عالی شان کہوں

تجھے ہر دل کا دلدار کہوں تجھے احمد ﷺ عالی شان کہوں

تینوں شاہد مُلک حجاز کہوں تینوں باعث کون مکان کہوں

تجھے شاہد ملک حجاز کہوں تجھے باعث کون و مکان کہوں

تینوں ناز کہوں انداز کہوں تینوں حور پری غلمان کہوں

تجھے ناز کہوں انداز کہوں تجھے ہور پری غلمان کہوں

تینوں نوک کہوں تینوں ٹوک کہوں   تینوں سُرخی کجلہ پان کہوں

تجھے طعن وطنز کہوں یا سرخی بیڑا اور پان کہوں

تینوں طبلہ تے طنبور کہوں   تینوں ڈھولک سُر تے تان کہوں

تجھے طبلہ اور طنبور کہوں تجھے ڈھولک سُر اور تان کہوں

تینوں حُسن تے ہار سنگار کہوں   تینوں عشوہ غمزہ آن کہوں

تجھے سراپا حسن اور اسکا بناؤ سنگار کہوں یا تجھے مہوشوں کے ناز و انداز کہوں ''کیونکہ تو ہر جگہ اور ہر شے میں موجود ہے''

تینوں عشق کہوں تینوں علم کہوں   تینوں وہم یقین گُمان کہوں

تجھے عشق کہوں علم کہوں یا وہم یقین اور گمان کہوں

تینوں حِس، قویٰ، اِدراک کہوں   تینوں ذوق کہوں وِجدان کہوں

تُجھے حِس کہوں یا مُختلف قویٰ اور طاقتِ ادراک کہوں یا تجھے ذوق اور وجدان کی کیفیات سے موسُوم کروں

تینوں سُکر کہوں سکران کہوں   تینوں حیرت تے حیران کہوں

تجھے حیرت، وحشت اور بے خودی سے تعبیر کروں یا مستی و مدہوشی کا نام دوں!

تسلیم کہوں، تلوین کہوں   تمکین کہوں، عِرفان کہوں

تجھے تسلیم و رضا میں تلاش کروں یا رنگا رنگی یا تمکین میں یا تجھے عرفان سے موسُوم کروں!

تینوں سُنبل، سوسن، سرو کہوں   تینوں نرگس، نافرمان کہوں

اے حُسنِ ازل! ہر درخت ہر پھول اور باغ کا پتہ پتہ تیری قدرت کاملہ کا مظہر ہے اسی بنا پر تیرے ایک پرستار کو

تینوں لالہ داغ تے باغ کہوں   گلزار کہوں، بُستان کہوں

تُجھے لالہ داغدار کہوں یا باغ و بہارستان کہوں!

تینوں خنجر تیر تُفنگ کہوں   تینوں برچھا بانک سنان کہوں

تجھے آلات جنگ وجدل شمشیر تیر و تُفنگ اور برچھا بانک، نیزہ وغیرہ کہوں۔ کیونکہ انسے بھی تیرا جلال ٹپکتا ہے او
یہ آلات تیری ہی قہرمانی طاقتوں کے مظہر ہیں

تینوں تیر خدنگ، کمان کہوں   سوفار کہوں پیکان کہوں

تجھے تیر خدنگ اور کمان کہوں یا سوفار اور پیکان کہوں۔ بظاہر لکڑیوں کے ان آلات میں کیا رکھا ہے۔ لیکن لڑائی کے وقت ان سے جو قوت اور طاقت کا مظاہر ہوتا ہے تیری ہی ذات کا مظہر جلال ہے

بیرَنگ کہوں بے مِثل کہوں　　بے صُورت ہَر ہَر آن کہوں

اے حسن ازل! موجودات عالم میں سے وہ کونسی چیز ہے جس سے تیری قدرت آشکار نہیں۔ پھر تو ہی بتا کہ تجھے بیرنگ کہوں یا بے مثل، یا تجھے ہر لحظہ اور ہر آن بے صورت کہوں؟ تیری ذات تو ہر قسم کی قیود سے پاک ہے

سُبوح کہوں ، قُدُوس کہوں　　رَحمان کہوں ، سُبحان کہوں

سبوح، قدوس، رحمان اور سبحان سبھی تیرے ہی نام ہیں۔ تجھے کس کس نام سے یاد کیا جائے!

کَر توبہ تُرت فریؔد سَدا　　ہَر شَے نُوں پُر نُقصان کہوں

اے فرید! یہ کائنات اور اس کی چیزیں اعتباری ہیں۔ فانی ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی ثبات نہیں۔ اپنے اپنے وقت پر یہ تمام چیزیں مٹ جائیں گی۔ اور پھر وہی ذات مطلق رہ جائے گی

اُسے پَاک، اَلکھ، بے عَیب کہوں　　اُسے حَق بے نَام نِشان کہوں

وہ پاک، فوق الادراک اور بے عیب ذات ہے۔ یہ زمین، یہ آسمان، یہ کائنات اور اس کی تمام چیزیں حقیقت میں کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ کون و مکان بلکہ لامکان میں بھی اس کا سراغ لگانا ناممکن ہے

مصرعے :- 34
الفاظ :- 181
راگ :- ملہار

﴿ کافی 92 ﴾

اِیہا رِیت سِکھی ہئی کَیئں کنُوں
ڈھولا لُک چھَپ بہندیں مَیں کنُوں

مُجھ سے چھپ کر بیٹھتے ہو۔ اَے محبوب یہ ریت تم نے کس سے سیکھی ہے۔

جَڑ تیغ بِرھوں دِی مَار ڈِگیُوں
کھَس صبر ، ارام ، قرار ڈِگیُوں

کَیوں جھوک لڈا لنگھ پار ڈِگیُوں
کُئی پُچھّن والا ہِم تیئں کنُوں

عشق کی تلوار تاک کر نشانے پر مار گئے ہو۔ صبر، آرام قرار چھین کر لے گئے نقل مکانی کر کے اُس پار کیوں چل دیئے تم سے کوئی پوچھنے والا بھی ہے؟

ڈِینھاں ڈُوڑے ڈُکھڑے پَانوِیاں
رَت رو رو رَات نِبھانوِیاں

کر وِینڑ ڈُہاگ سُہانوِیاں
وَنج حَال گھنو ہمسَئیں کنُوں

دن میں دُہرے دُکھ پاتی ہوں۔ خون کے آنسو رو رو کر رات گزارتی ہوں بین کر کر کے ہجر و فراق کا حق ادا کر رہی ہوں۔ اگر اعتبار نہیں تو۔ ہمسایوں سے حال احوال لے لو

جِند ! نال محبت جکڑی ہے
لگی شہر ملامت پھکڑی ہے

دِل مِہنوں سِٹھنیُوں تکڑی ہے
نِسے ڈِردے مِہنٹیں وَیئں کنُوں

روح محبت کے ساتھ منسلک ہے۔ شہر میں ملامت اور بدنامی کا چرچا ہے ہماری دل بھی طعن، مذمت برداشت کرنے کی ہمت رکھتی ہے۔ ان طعنوں اور بے بنیاد باتوں سے ہم نہیں ڈرتے

ہے* روہی یار مِلاوِی وے
شالا ہر دَم ہووے ساوِی وے

وَنج پیسُوں لَسرِّی گاوِی وے
گھن آپنڑے سوہنٹیں سَیئں کنُوں

روہی تو محبوب ملانے والی ہے۔ خدا کرے ہر دم شاداب، سرسبز رہے وہاں جا کر گائے کے دودھ کی لسی پئیں گے۔ اپنے خوبرو محبوبوں سے لے کر

غَم دَرد، فِراق دِی رولڑی آں
گِیاں ناز نِواز دِیاں ٹولڑِیاں

تھیَ گاِلھی، کملِی، بھولڑِی آں
دَھک، مار جھلاں جَنیں تیئں کنُوں

غم، درد، فراق کی سرگردان کردہ ہوں۔ ناز و نعم کی محفلیں اجڑ گئیں پاگل، کم عقل، ناسمجھ ہوں کس ناکس کی چوٹیں، مار سہتی پھرتی ہوں

دِل جھر، جَنگل دِی بَاندِی ہے　　جِتھاں جھوک میڈے مِتراں دِی ہے
بُو صِدق وَفا دِی آندِی ہے　　اِنہاں سَاوِئیں سِنھڑئیں لئیں کنُوں

میری۔ دل تو ویران جنگل کی کنیز ہے جہاں میرے پیاروں کا ٹھکانہ ہے۔ مجھے تو صدق ووفا کی خوشبو
آتی ہے۔ لائی کی ان سبز، گیلی جھاڑیوں سے

تُجھ یَاد نِہالی تُول نَہیں　　کَئی سَنگتی بَاجھوں سُول نَہیں
ترڑ پار وَنجنڑ دا مُول نَہیں　　ہِیں نِینھ دِی بارِی نَئیں کنوں

سیج سہاگ، کے نرم گدیلے یاد نہیں۔ دکھوں کے علاوہ کوئی ساتھی نہیں۔ اس عشق کے گہرے
تیز رو دریا کے اُس پار ساحل پر پہنچنے کے اسباب نہیں

بِن یار! فرؔید نہ جِیواں مَیں　　کیوں اِیجھی اَوکھی تِھیواں میں
لو زَہر پیالہِ پِیواں مَیں　　چُھٹ پَوساں سُولیں سَئیں کنُوں

فرؔید! محبوب کے بغیر نہ جیوں۔ کیوں ان مشکلات میں پڑوں۔ اس سے بہتر ہے کہ میں زہر گھول
کے پیالہ پی لوں۔ بے شمار دُکھوں، عذابوں سے چھوٹ جاؤں گی

تلفظ:۔ بھندیں، ب ہ دی ں۔ پانودیاں. پاں دں اں۔ مِھتوں۔ مِ ہ ں ڑیوں۔ سِٹھنیوں، سِٹھ ڑے یوں

مصرعے :- 32
الفاظ :- 130
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 93 ﴾

بری ، بیزار ہن ذاتوں
صِفاتوں مست جانانوں

محض آزاد ہن ناموں نشانوں ، دین ، ایمانوں

جو محبوب کی مستی میں مست ہیں وہ اپنی ذات سے بری اور بیزار ہیں، نام ،نشان ،دین ایمان کسی بھی قید میں نہیں ہیں

چھٹیے اکڑوں ، لنگھیے پھکڑوں عبادتوں اتے فکروں
گزر کر ذاکروں ، ذکروں نکل لگے کون ، اِمکانوں

قیمتی مال متاع کی قید سے آزاد، کم قیمت اسباب وغیرہ سے گزرے، تفکرات، عبادات، ذاکروں اور ذکر سے نکل کر کون وامکان سے گزر گئے

تھئے دِل دور اغیاروں بھریے ، معمور دِلداروں
پیوسے خبر آثاروں تے اخباروں تے قرآنوں

دل اغیار سے بے تعلق، محبوب سے لبریز، آباد ہو گئے اس کا علم ہمیں کائناتی شواہد، احادیث اور قرآن سے ہوا

جڈاں ڈوں ترین توں غافِل ہے تڈاں ہِک نال واصِل ہے
لدھا قُربَ النّوافِل ہے دِل ایقانوں تے اِحسانوں

جب دو تین سے غافل (لاتعلق) ہے۔ تبھی "ایک" سے جڑی ہوئی ہے۔ دل نے یقین اور اس کے احسان سے قربَ النّوافِل کا مقام پایا ہے۔ (ایک حدیث مبارکہ ہے کہ (فرائض کے علاوہ) نفلی عبادت میں ایک مقام ایسا آجاتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ہاتھ، آنکھ خود بن جاتا ہوں)

ڈتیاں اُستاد اُستادِیاں ہمیشہ رات ، ڈینھ شادِیاں
تھیاں سچ ، بر تے آبادِیاں شہوُدوں ، ذوقوں ، وجدانوں

اُستاد (مرشد) نے اعلیٰ ترین علوم عطا کئے۔ ہمیشہ، دن رات خوشیاں ہیں۔ ہر مقام پر۔ اس کے اظہار، جلوہ نمائی کے سبب ذوق اور وجدان کی وجہ سے سنسان ویرانے بھی آباد ہو گئے

جتھاں خود قُرب ہے دُوری اُتھاں کیا وصل مجُبوری
اَنانیت تھئی پُوری ہے اِنسانوں تے رحمانوں

جس مقام پر قرب بھی ایک دوری اور بُعد ہو وہاں کیا ملاپ اور کیا مجبوری انسان اور رحمان کی طرف سے انانیت کی تکمیل ہوئی۔ (خاتمہ ہو گیا) (انسان نے اپنی ذات کی نفی کی اور رحمان نے اپنی ذات کا اثبات کر کے اپنے قول "میں ہی ہوں میرے علاوہ کچھ نہیں" کو پورا کر دیا

عَجب مَشرب تے مِلت ہے سَبھو وُسعت ! نہ قِلت ہے
نہ اثنیت دِی عِلّت ہے نہ حَسناتوں نہ عِصیانُوں

یہ عجیب مشرب و ملت ہے اس میں وسعت ہی وسعت ہے کوئی تنگی اور کمی نہیں ہے۔ ہمیں شرک کی علت نہیں لگی ہوئی نہ اچھائیوں میں نہ نافرمانیوں میں (ہم کوئی بڑا بول نہیں بولتے، دعویٰ نہیں کرتے) ۔ صامت رہن مارن نہ بک

فَرید ! آئی ہے ہُشیارِی نَچت گئی ، چِت اندر سارِی
پئی سُدھ بُدھ سَبھی سارِی جگائی جوت تَن ! جانُوں

فریدؔ! اب ہم چاک و چوبند ہیں۔ بے دھیانی، لااُبالی پن گئے، دھیان اور "اُس" کی فکر جسم میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔ تمام علوم و اخبار سے ہم آگاہ ہو چکے ہیں۔ جسم نے بھی روح سے روشنی حاصل کر لی ہے

نوٹ:۔ اکثر قلمی نسخہ جات میں مصرعے لمبے کر کے یعنی دو مصرعوں کو جوڑ کر لکھا گیا ہے مولانا برخوردار کے ہاں ایسا رویہ ملتا ہے کہ جیسے کاغذ کی بچت کے خیال سے وہ مصرعوں کو جوڑ کر لکھتے تھے۔ وہاں سے روایت آگے چلی کہ معتبر قلمی نسخہ جات میں بھی اسے جوڑ کر لکھا گیا ہے۔ کچھ نے صرف مطلع کو جوڑا ہے اور نیچے مصرعے الگ ہیں۔

مصرعے :- 32
الفاظ :- 142
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 94 ﴾

بِن یار ! سَانول ہِیو نہیں ھٰذا جنون العَاشِقیں
بے اُو ! نہ آنَست و نہ اِیں ھٰذا جنون العَاشِقیں

دوست کے بغیر محبوب اور کوئی نہیں، اس کے بغیر نہ "یہ" ہے نہ "وہ" یہی تو عاشقوں کا جنون ہے

تھَل ، بَر تَتی رُلدی ہے کیوں سِدھ وَاٹ تُوں بُھلدِی ہے کیوں
یَار اَست ہَمدم ، ہَم نَشِیں ھٰذا جنون العَاشِقیں

بخت سوختہ صحراؤں، ویرانوں میں سر گردان کیوں ہے، سیدھے راستے سے بھٹکتی کیوں ہے۔ دوست تو ہر سانس میں ہے۔ پاس بیٹھا ہے۔ یہی تو عاشقوں کا جنوں ہے

کیا نَار ، کیا گُلزار ہے کیا یَار کیا اَغیار ہے
اُو رَا بَداں ، اُو را بَہ بیں ھٰذا جنون العَاشِقیں

کیا نار، کیا گلزار، کیا یار، کیا اغیار ہیں۔ ان سب میں اُسی کو جان، اسکی کو دیکھ، یہی تو عاشقوں کا جنون ہے۔

مَذہَب وَجُودِی فَرض ہے ہِیو کُل اَجائی غَرض ہے
دِیدیم با چشمِ یَقِیں ھَذا جَنون العاشِقِیں

وحت الوجود کا راستہ ہی فرض ہے باقی تمام بے کار غرض مندی ہے میں نے چشم یقین سے دیکھا ہے۔
یہ تو عاشقوں کا جنوں ہے۔

ڈِینھ ہِجر دے مُکلا گِئے ویلھے وِصال دے آ گِئے
جَانَم بجاناں شُد قَرِیں ھَذا جنون العاشِقِیں

جدائی کے دن رخصت ہوئے۔ ملن کی گھڑیاں آ گئیں۔ میری روح محبوب سے قریب ترین ہے۔ یہی تو عاشقوں کا جنون ہے

نَہیں قَال ! بے شَک حَال ہے پَل پَل اَساڈڑے نَال ہے
نَازِک مِزاج و نَازنیں ھَذا جنون العَاشِقِیں

یہ صرف زبانی بات نہیں، بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ نازک مزاج و نازنین محبوب پل پل ہمارے ساتھ ہے۔
یہی تو عاشقوں کا جنون ہے

وہ عِشق ڈِتڑی ڈَات ہے تھئی رَات سَبھ پَربھَات ہے
شُد فَرشِ دِل ، عَرشِ بَرِیں ھَذا جنون العَاشِقِیں

عشق نے کیا خوب عطیہ سوغات دی ہے۔ رات کا اندھیرا مکمل طور صبح صادق میں بدل گیا ہے۔ دل کا فرش،
عرش بریں بن گیا ہے۔ یہی تو عاشقوں کا جنون ہے

خَلقَت کوں جَئیں دِی گول ہے ہَر دَم فرید دے کول ہے
سَوگَند پیرِ فخرِ دِیںؒ ھَذا جنون العَاشِقِیں
خلقت کو جس کی تلاش ہے وہ تو ہر وقت فرید کے پاس ہے قسم ہے مرشد فخر الدین کی۔ یہی تو عاشقوں کا جنون ہے

مصرعے :- 22
الفاظ :- 83
راگ :- تلنگ

«کافی 95»

بیٹھی رو رو عمر نبھایاں
سبھو خوشیاں عشق ونجایاں

گریہ زاری کرتے بیٹھی عمر گزار رہی ہوں۔ عشق نے تمام خوشیاں ضائع کر دیں

وہ سانول دی، دھار کجل دی — بے شک تیغ اجل دی
دیداں تیر چلائن کاری — پلکاں کرن لڑایاں

کیا کہنے محبوب کی کاجل کی دھار کے۔ بے شک موت کی تلوار ہے نظریں کارگر تیر چلاتی اور پلکیں لڑائیاں کرتی ہیں۔

عشوے، غمزے، ناز نہورے — نخرے، نوکاں، ٹوکاں
حسن، ملاحت، شکل شباہت — ساریاں طرحیں سکھایاں

محبوب کے عشوے۔ غمزے۔ ناز۔ نہورے۔ نخرے۔ نوک ٹوک۔ حسن ملاحت، شکل شباہت نے تمام ادائیں سکھادی ہیں

ہنجڑوں جاری، تتلے رتڑے — پپلیاں، اجڑیاں پچھڑیاں
لوکاں لیکھے اکھیاں آیاں — ظالم برہوں چنبھایاں

آنکھوں سے آنسو جاری۔ گوشہ چشم سرخ۔ پلکیں اجڑ گیئں۔ لوگوں کے حساب سے آشوب چشم ہے لیکن یہ تو ظالم عشق کی زخم خوردہ ہیں

میہنے، سٹھنے، درد، اندیشے — ڈکھڑے پکھڑے آیم
دلڑی سختی ملڑی سنجڑی — اوکھیاں یاریاں لایاں

طعنے، الزامات۔ درد۔ اندیشے۔ رنج والم میرے نصیب میں آئے۔ دل برباد کو سختیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت ہی مشکل دوستی کرلی

مفت ملامت، سخت ندامت — شہر شکایت چایم
ویڑھے یار، فرید نہ آیم — مستک لکھیاں پایاں

خواہ مخواہ کی ملامت، ندامت، شہر بھر کی رسوائی اٹھائی فرید! دوست میرے صحن خانہ میں نہ آیا میں نے تقدیر کا لکھا پالیا

مصرعے :- 24
الفاظ :- 115
راگ :- جوگ

﴿ کافی 96 ﴾

بے رنگ راول دے کیتے
روندی وتاں ، رڑدی رہاں

دِل سنگ سانول دے ہوا — سو سول لکھ سہٹے سہاں

بے رنگ محبوب کے لیے روتی پھرتی، فریادیں کرتی ہوں۔ سنگ دل محبوب کے بغیر سو عذاب اور لاکھ طعنے برداشت کرتی ہوں

سِک سکھ سبھو صحی پچ کھسے — ڈکھ رنج ویڑھے وِچ وسے
ڈشمن ، سجن ہر ہِک ہسے — ٹوکاں کرِم سارا جہاں

چاہت صحیح معنوں میں تمام تر سکھ چھین لیتی ہے۔ دُکھ، رنج ملال گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ دوست دشمن
ہر ایک مجھ پر ہنستا۔ سارا جہان طعن تشنیع کرتا ہے

کیتو پُنل وہ ویر وے — وَنج کیچ لایو دیر وے
ڈکھڑے ڈِتونی ڈھیر وے — سُنج بر پِھراں ، سِر بھر ڈھہاں

اے پنوں خان! تم نے خوب بَیر کمایا۔ کیچ گئے اور تم نے بہت دیر لگا دی۔ بہت دُکھ دیے۔
سنسان ویرانوں میں پھرتی، سر کے بل گرتی ہوں

دِلڑی غماں دِی بھینڑ ہے — سُولاں، ڈکھاں دا وَینڑ ہے
پَربت، جَبل ، چِٹ ڈینڑ ہے — چاڑھیاں چڑھاں، لاہیاں لہاں

میری دل غم کی ماں جائی بن چکی ہے۔ دکھ، درد کا نوحہ کوہ پہاڑ چٹیل میدان تو ڈائن ہیں۔ چڑھائیاں چڑھتی
اُترائیاں اُترتی پھرتی ہوں

سَب آس ہو گئی یاس ہے — ہر دَم اداس ، ہِراس ہے
مُونس نہیں کوئی پاس ہے — ہے دِل کہاں ، دِلبر کہاں

تمام تر امیدیں، نااُمیدی میں بدل چکیں۔ ہر وقت اداس، خوفزدہ ہوں کوئی غمگسار پاس نہیں۔ دل کہیں اور دلبر کہیں اور ہے

آرد فرِیؔد ! ایں اِلتجا — رَحمے بہ حالِ بے نَوا
دَارد گدا اُمید ہا — صَد گُونہ از لُطف شہَاں

فرِیؔد تو یہ التجا کرتا ہے کہ اس بے نوا کے حال پر رحم ہو۔ یہ فقیر شاہوں کے لطف و کرم سے سوگنا امیدیں رکھتا ہے

معرے :- 30
الفاظ :- 133
راگ :- جوگ

﴿ کافی 97 ﴾

تتی رو رو واٹ نہاراں
کڈیں سانول موڑ مہاراں

بخت سوختہ رو رو کر راہ تکتی ہوں۔ محبوب کبھی تو باگیں ادھر موڑ

جیئں کارن سو سختی جھاگی   پھراں ڈُہاگی، ویس براگی
جیندئیں ڈیکھاں سانول ساگی   تھیواں باغ بہاراں

جس کی خاطر سو سختی برداشت کی۔ سہاگ لٹایا جوگیوں براگیوں کا لباس پہنے پھرتی ہوں۔ کاش۔
زندگی میں ہی اُسے دیکھ وں اور خوشی سے باغ بہار ہو جاؤں

یار بروچل وسم سوّلڑا   جیندے سانگے ماٹیم تھلڑا
خان پُنلڑا، نہ کر کلھڑا   توں سنگ چانگے چاراں

بروچل دوست! قریب ہی بستا ہے۔ جس کی خاطر میں نے صحرا اپنایا۔ اَے پنوں خان۔
مجھے تنہا نہ کر (خواہش ہے کہ) تیرے ساتھ اونٹ چراؤں

جیئں ڈینھ یار اساں توں نکھڑے   مینڈی رُوپ ڈکھائے پھکڑے
ڈِسدے سُرخی دے رنگ بکھڑے   وگھریاں کجل دیاں دھاراں

جس دن دوست ہم سے جدا ہوا۔ مہندی نے پھیکا رنگ رُوپ دکھایا سُرخی کے رنگ دھیمے نظر آتے ہیں
۔ کاجل کی دھاریں پھیل چکی ہیں

من من منتاں پیر منانواں   مُلاں کول تعویذ لکھانواں
سڈ سڈ جوسی فالاں پانواں   کر دِی سوّن ہزاراں

منتیں مان مان کر پیر مناتی ۔ملاں سے تعویذ لکھواتی، جوتشی کو بلا بلا کر فالیں نکلواتی۔ ہزار ٹونے ٹوٹکے کرتی ہوں

خواجے پیر دے ڈیساں چھنے   ایہے ڈینھ اتھاہیں بھنے
جیندیاں سبھ دل کیتیاں منے   وسم سدا گھر باراں

خواجہ پیر کے چُوری کے کٹورے دوں گی۔ بس! وہ یہ ایام یہیں رہ جائے۔ جس کے ہر عمل کو
دل تسلیم کرتا ہے۔ وہی۔ ہمیشہ کے لیے گھر بار میں بس جائے

بندڑے نال نہ کرسئیں مندڑا　　تیڈا ئے کوجھا، کملا، گندڑا

لٹک سُہائیں صحن، سُہندڑا　　پوُں پوُں توں جند واراں

اے میرے آقا۔ غلام کے ساتھ برا سلوک نہ کر۔ تیرا ہی تو ہوں خواہ بدصورت۔ کم عقل ہوں'

اے زیب وزینت والے محبوب اپنے ناز خراماں سے میرے صحن کو رونق دینا' تیرے قدم قدم پر جان نثار

چھوڑ فرید نہ یار دا دامن　　جئیں جی کیتا جُڑ کر کامن

ڈوہاں جہاناں ساڈا مامن　　کیویں دلوں وساراں

اے فرید! دوست کا دامن نہ چھوڑ جس نے روح پر بھرپور جادو کر دیا ہے۔ دونوں جہانوں

میں وہی ہماری پناہ، جائے امان ہے۔ اُسے کیسے د سے فراموش کروں

تلفظ:۔ جیندئیں۔ جی ں دئے ں۔ مائیم، ماں ڑیم۔ مینندی۔ مے ں دی۔ لٹک ۔ لُ

کافی 98

مصرعے:۔ 26

الفاظ:۔ 142

راگ:۔ ملہار

یہ کافی جدہ کے ساحل سمندر پہ بحری جہاز بہادر میں مورخہ 2

ذی الحج 1296 مطابق 17 نومبر 1896 بروز سوموار تصنیف ہوئی

تتی! نینھ دے پندھ اڑانگے نیں

ڈکھے ڈونگر، اوکھے لانگھے نیں

اَے کم بخت! عشق کی مسافتیں رکاوٹوں بھری ہیں۔ دشوار پہاڑ اور مشکل گزر گاہیں ہیں

ڈِنگے راہ اوّلڑے ولڑے دے　　بیا پند دھڑے روہ، جبلڑے دے

نہ سمجھیں مُفت، سہانگے نیں

ٹیڑھے راستے پیچیدہ، پیچ در پیچ۔ مزید یہ کہ سفر بھی پہاڑی راستوں کے، کہیں مفت اور سستے نہ سمجھ لینا

رکھ طرح طریق توّکل نوں　　کر حوصلہ، صبر، تحمل توں

ول وصل، وصال مہانگے نیں

اپنا انداز، طور طریقہ، راستہ توکل کو بنا۔ حوصلہ، صبر اور تحمل کر۔ پھر محبوب کا ملاپ مشکل نہیں ہے

سَے دِھکڑے دھوڑے سُول ہَھوں　　لکھ خار، آزار، ببُول ہَھوں

سبھ سُہندے یار دے سانگے نیں

بے شمار دھکے، ٹھوکریں، تکالیف بہت۔ لاکھوں کانٹے، آزار، خار یہ تمام دوست کی خاطر جچتے ہیں۔

بِن مارُو ! اے تھَل! مارُو اے نہ جھوک نہ کوئی چارُو اے

نہ بھیڈاں ، بکریاں چانگے نیں

محبوب کے بغیر یہ صحرا جان لیوا ہے۔ نہ کوئی ٹھکانہ نہ کوئی چرواہا نہ بھیڑیں، بکریاں نہ اونٹ

سُنج ، بَر ہے ، ڈَر ہے، دَڑ بَڑ ہے رِچھ ، رَاکھَس ،مَم دی گڑ بڑ ہے

کئی سُجھ نہ اَصلُوں ٹَانگے نیں

سُنسان ویرانہ ہے، خوف ہے، بھاگ دوڑ کی آوازیں ہیں۔ ریچھ راکھشش۔

مم کا اُودھم ہے ، مجھے منزل کا کوئی نشان تک بھی نہیں

سِر بھَوندے تے روح پھِردے ہِن دِل ڈُکھدے تے ہاں گھِردے ہِن

چَم لیراں ،ماس دے گھانگھے نیں

سر چکراتے، جی کچا پکا ہوتا ہے۔ من دُکھتے، دل بیٹھتے ہیں۔ چمڑا لیر لیر، گوشت کے پرُزے پرُزے ہو گئے

غم محنَت دی دِلجوئی ہے سِر کَھتھڑی ، مونڈھے لَوئی ہے

گئے چولے ، بوچھَنڑ ، لاَنگھے نیں

دِل جوئی کے لئے غم اور مشقت ہی ہیں۔ سر پہ کھتھی، کندھے پر کھردری چادر کُرتے، دوپٹے، لہنگے گئے

گھر بَاروں بِرہوں بعید کیتا کم کارُوں فرد فرِیؔد کیتا

دِل پِرم نگر ڈُوں تانگھے نیں

عشق نے گھر بار سے دُور کیا۔ فرِیؔد کو کام کاج سے الگ کر دیا ۔ دِل دیارِ محبوب کے لیے مشتاق و مضطرب ہے

مصرعے :- 20
الفاظ :- 98
راگ :- بھیروی

﴿کافی 99﴾

جند سُولاں دے وَات نِیں
ڈُتڑی برہُوں بَرات نِیں

روح دکھوں کی گرفت میں ہے میں ہے۔ عشق نے یہ سوغات دی ہے۔ ری

کَڈِیں ڈِیھ ڈُکھاں دا سر پَر کَڈِیں غماں دِی رات نِیں

کبھی دکھوں کا دن سر پر ہے۔ کبھی غموں کی رات۔ ری

تُول تلیندی، سیجھ سَڑیندی جلدیں تھئی پربھات نِیں

نرم گدیلے تلتے سیج جلاتی ہے۔ جلتے جلتے صبح ہو جاتی ہے۔ ری

روندئیں ساری عُمر وہائی یار نہ پایم جھات نِیں

ساری عمر روتے روتے گزری۔ محبوب نے ایک نظر بھر کر نہ دیکھا۔ ری

پُنل ہے مَسجُود دِلیں دا دِین، اِیمان دِی بَات نِیں

پنوں خان! وہ تو۔ دلوں کا مسجود ہے۔ دین و ایمان کی بات ہے۔ ری

اَحد تے احمدؐ فرق نہ کوئی واحِد ذَات، صِفات نِیں

احد اور احمد میں کوئی فرق نہیں۔ ایک ہی ذات اور صفات ہیں۔ ری

حُسن پَرستی تے مَیخواری ساڈِی صَوم صَلوٰۃ نِیں

ہماری نماز، روزہ حسن پرستی اور میخواری ہے۔ ری

فقر فنا دا راہ اڑانگا ہِن لکھ لکھ آفات نِیں

فقر، فنا کا راستہ دشوار گزار ہے۔ اس میں لاکھ لاکھ آفات ہیں۔ ری

ٹھڈڑے سَاہ تے مُونجھ مُنجھاری مُتڑی عِشق سوغات نِیں

ٹھنڈی سانسیں انتظار و اشتیاق۔ حواس باختگی، عشق نے یہ سوغات بھیجی ہے۔ ری

سَاڑے سُول فرِید دِی سَنگت دَرد کَشالے ساتھ نِیں

جلن، دکھ فرید کے ساتھی۔ درد، مصیبتیں ہم صحبت ہیں۔ ری

مصرعے :- 30
الفاظ :- 149
راگ :- بھیروی

﴿کافی 100﴾

جنئیں رمز راول جی بُجھی
تنھ کھے مُشاہدہ رات دِن

جس نے محبوب کا راز جان لیا۔ اُس کے لئے رات دن جلوہ نمائی ہے

نہیں جاہ اِتھاں اَفیون دی — نہ بھنگ نہ مَعجون دی
جنھاں سُدھ رکھی بے چُون دی — نِت مَست رہے پیتئیں وِتن

یہاں افیون، بھنگ، معجون کی گنجائش ہی نہیں۔ جنھوں نے ذاتِ باری تعالیٰ ہی کے بارے میں فکر کی۔ وہ بغیر پئیے ہی ہمیشہ کے لئے مست پھرتے ہیں

رَل وَسدے لوکاں نال ہِن — پر اَصل فارِغ بال ہِن
ہَر آن غَرق خَیال ہِن — شاغِل سُمھن، شاغِل اُٹھن

لوگوں کے ساتھ مل جُل کر رہتے ہیں۔ لیکن ہر چیز، ہر ایک سے لاتعلق ہیں۔ ہر لمحہ اُسی کے خیال میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اسی کی فکر میں سوتے اور جاگتے ہیں

خود تُوں، خُودی تُوں دُور ہِن — سَر مست جام طَہُور ہِن
حَق دے ہَمیش حضُور ہِن — اولیں وِچوں بھولے بھَنِن

خود سے، خود پسندی سے دور ہیں۔ جام طہور سے سرشار ہیں۔ ہر وقت حق کی حاضری میں ہیں۔ پردوں میں رہ کر حقیقتِ حال کو پاتے ہیں

نہیں مِلک، مُلک تے مال دے — نہیں ذال دے نہیں بال دے
ہِن ذَوق وَجد تے حَال دے — گُم کر گُماں یک رُو رہِن

نہ انھیں جائیداد، مُلک گیری اور مال کی خواہش ہے۔ یہ نہ بیوی کے نہ بچوں کے۔ یہ تو صرف ذوق، وجد اور حال کے ہی ہیں۔ بھٹکتے خیالات کو گم کر کے یکسو، یک رُو رہتے ہیں

سر ڈِے لہن، سر دا لِقاء — گئے محض مَرنُوں سر لکا
ہو کر فنا، پانون بَقا — سَو سُود نُقصانوں لہِن

سر دے کر، راز کا دیدار پاتے ہیں۔ موت سے اپنا سر بچالے جاتے ہیں۔ یہ فنا ہو کر اور نقصان سے سَو فائدے پاتے ہیں

وَنج وُٹھڑے دیس سُہاگ دے — سُکھ رُوپ مَانڑِن بھَاگ دے
بَارھاں مَہینے پھَاگ دے — پا چَین چَڑھ سیجھیں پہِن

وہ دائمی سہاگ کے دیس میں جا بسے۔ اپنے حصے میں آنے والے سکھ اور حسن وجمال کے لطف لے رہے ہیں۔ ان کے لئے بارہ مہینے پھاگ (بہار) کے ہیں۔ چمن پا کر سیجوں پر بیٹھے ہیں

جنہیں مَن مندر پایا پیا — ڈُکھ، پاپ سارا مٹ گیا
تھی محو اِثباتی تھیا — رَہندا فرید فرید بن

جس نے محبوب کو اپنے ہی من میں پالیا۔ اس کے دکھ، پاپ تمام کے تمام مٹ گئے۔ محبوب پر فریفتہ ہو کر فانی سے۔ لافانی ہو گیا۔ فرید کے بغیر یکتا و تنہا رہتا ہے۔

تلفظ:۔ تنھ، تن ھ۔ رے پتیں، رے پی تے ں۔ بھنن، بھ ن ن۔ مرلوں، مر ڑوں۔ ماڑن، ماں ڑن۔ سمجھیں، سمجھں

مصرے:۔ 17
الفاظ:۔ 93
راگ:۔ ماہار

«کافی 101»

دَرسن بِن اَکھیاں تَرس رَہیاں

درشن کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں

سَئے سُول سَہاں، سِک سَانگ سِوا — سُکھ سَڑ گئے خُوشیاں رَاکھ تھیاں

بے شمار دکھ برداشت کروں۔ چاہت کی برچھی الگ ہے، سکھ جل گئے، خوشیاں راکھ ہو گئیں

جی جَلدا، سِینے اَگ لَگی — دِل بے کَل ہنجڑوں ڈھلک پیاں

جی جلتا، سینے میں آگ لگی ہے دل بے کل، آنسو بہہ نکلے ہیں

بَٹھ سیجھ سَڑی، بَٹھ تُول تَتی — گیاں سینگیاں، سَرتیاں وِسر، سیاں

بھاڑ میں جائے کم بخت سیج، آگ لگے بدقسمت نرم گدیلوں کو ہم عمر، ہجولی، سہیلیاں سب نے فراموش کر دیا/ فراموش ہو چکی ہیں۔ اے محبوب

گَل ہگا ہیڑے کَانٹے خَار چُبھن — تھئی چولی، سَالُھوں سَہنس دَھیاں

چولی، رنگین دوپٹہ دھجیاں ہو گئے۔ گلے کے زیور کانٹوں کی طرح چبھتے ہیں

کَئی لَہر لُڑھی، کَئی روہ رُلی — کَئی پھردی بُوٹے، ہیٹ لَیاں

کوئی دریا کی لہروں میں بہہ گئی، (سوہنی) کوئی پہاڑوں میں سرگردان ہوئی (سسی) کوئی دریا کنارے جھاڑیوں جنگلوں میں پھرتی ہے (ہیر)

دِن بیت بَگئے سُدھ بسر گئی — سَاجن نے بُرایاں جوڑ کیاں

دن بیت گئے، عقل ہوش جاتے رہے، ساجن نے خوب برائیاں کی ہیں

ہے ناز نہیں اِعراض مُنڈھوں رکھ آس نہ تھی غم وَاس میاں

یہ محبوب کا، ناز ہے اس نے نظر انداز بالکل نہیں کیا۔ اے میاں! امید رکھ غم میں زندگی بسر نہ کر

بِن یار فرید نہ عید ڈِٹھم کھِل، کھیڈاں ساریاں وِسر گیاں

اے فرید! محبوب کے بغیر میں نے عید دیکھی تک نہیں۔ کھیل کود، مسکراہٹ سب کچھ بھول گئی ہوں

★★★

مصرعے :- 20
الفاظ :- 87
راگ :- ملہار

﴿کافی 102﴾

دِل عِشق مجازی اَگ سَائیں
دُکھ سوز رچیا رَگ رَگ سَائیں

عشق نے دل میں آگ بھڑکا رکھی ہے۔ دُکھ سوز رگ رگ میں رچ بس چکے ہیں۔ سائیں

گھر گھر مِل گئے ہوکے قبلہ! یَار دِی جھوکے
اِیں جَگ تے اُوں جَگ سَائیں

گھر گھر اعلان ہو چکے ہیں۔ ہمارا قبلہ تو دوست کا ٹھکانہ ہے اس دنیا اور اُس دنیا میں بھی۔ سائیں

دِلبر دُور سِدھاناں سَاڑاں تُول وہاناں
جیواں کیندے لَگ سَائیں

محبوب، دُور روانہ ہو چکا۔ نرم گدیلوں، تکیے کو آگ لگاؤں کس کے سہارے پہ جیوں۔ سائیں

ہور نہیں کوئی بَاتے اِیہا ذَات، صِفاتے
ہاں دِلدار، دا سَگ سَائیں

اور کوئی بات نہیں ہے بس میری، یہی ذات، صفات ہیں کہ میں محبوب کا سگ ہوں۔ سائیں

مَن مُونجھا، تَن ٹُونڈ اے لِنگ میلے، سِر بُھونڈ اے
سُول آنون کَر وَگ سَائیں

روح مشتاق اور مضطرب، بدن سوکھا، لُنجا درخت، اعضاء میلے، سر کے بال پریشان، عذاب یکجا ہو کر آتے ہیں۔ سائیں

برہوں! رُوح حَیاتی غم ہے بیلی، بھاتی
دَرداں دِی ہم تَگ سَائیں

عشق! روحِ حیات۔ غم! ساتھی، ہم نوالہ، گھر کا فرد، دردوں ہی کا ہمیں سہارا ہے۔ سائیں

حال فریدؔ! خوار ے دِلڑی زار نِزار ے
کیتم ہجر الگ سائیں

فرید! حال خوار۔ دل گریہ کناں۔ جدائی نے تنہا و لاغر کر دیا۔ سائیں

★★★

مصرعے :- 28
الفاظ :- 158
راگ :- بھیروی

《کافی 103》

دِل مست، محو خیال ہے
سرِ مو تفاوت نہ سہوں
اے خیال، عین وِصال ہے
تے کمال ہے، نہ کہ ہے جنوں

دل مست خیال میں گم ہے۔ بال کی نوک برابر بھی فرق برداشت نہیں کر پاتے یہ خیال ہی عین وصال ہے۔ یہ درجہ، کمال ہے جنون نہیں

اَصلَ الاَصُول شَھَدتہٗ
ہمہ سُو بسُو، ہمہ کُو بکُو
چہ شہود، عَین بعینہٖ
نہیں فُرصت اِتنی کہ دَم بھروں

میں نے تمام اصولوں کے اصل کو دیکھا ہے، وہی تو ہے اس طرف، اُس طرف وہی تو ہے اس گلی اور اُس کوچے میں۔ جو بھی نظر آتا ہے، کیا ہے؟ بعینہ وہی خود ہی تو ہے۔ اس کے نظارے سے۔ اتنی بھی فرصت نہیں ہے کہ سانس تک لے سکوں

جو مکاں تھا بن گیا لامکاں
جو نِشان تھا، ہوگیا بے نِشاں
شُد! اِسم و رَسم زِمن دَواں
اللہ! اَپنے آپ کو کیا کہوں

وہ مجھ میں رہتا تھا میں اس کا مکان تھا۔ جو مکان تھا وہ خود لامکان بن گیا میں جو اُس کا نشان تھا خود ہی بے نشان ہو گیا۔ نام، نقش سب کچھ مجھ سے دور ہو گئے یا اللہ اب میں اپنے آپ کو کیا کہوں؟

نہ عیاں ہے، نہ نِہان ہے
نہ بیان ہے، نہ دِھیان ہے
نہ رِیہا اے جسم، نہ جَان ہے
کیہاں ڈوس ہوش، حَواس کُوں

نہ ظاہر، نہ پوشیدہ۔ نہ گفتگو، نہ تفکر، یہ جسم نہیں رہا، جان نہیں رہی ہوش و حواس پر الزام کیسا

شُد عکس در عکس ایں بنا
کہ فَنا، بقا ہے، بقا، فنا
باقی نماندہ! بجز۔ انا
کتھ اوتے توں، کتھ ہاں تے ہوں

یہ کائنات کیا ہے؟ حقیقت نہیں عکس کے اندر ایک اور عکس ہے۔ کیونکہ اس میں فنا بقا ہے اور باقی رہ جانا ہی

دراصل فنا ہو جانا ہے۔ ہمارے پاس انا، خود پسندی، دُوئی کا ذرہ بھی باقی نہیں رہا، کہاں کے "وہ" اور "تُو" اور کہاں کے "ہاں" اور "ہوں" حالت یہ۔۔۔۔

کَڈیں شور دے سَطوات ہِن کَڈیں زور دے شَطحات ہِن

کَئی قِسم دے بَکوات ہِن سَتُوں دے بَتُوں، بتوں دے سَتُوں

کبھی شور کے غلبے اور حملے کبھی بے تحاشہ بظاہر کفریہ کلمات۔ کئی قسم کی خرافات ہیں۔ سَتوں کے بَتوں، بتوں کے سَتوں (کہنا، سننا کچھ ہوتا ہے کہتے سنتے کچھ اور ہیں)

اُٹھ گئی فرِیؔد! ہَوس مُنڈھوں نہ رِیہا ہے وَس ہِک خَس مُنڈھوں

کَسے کَس ہو کَس ناکَس مُنڈھوں چپ چَاپ فِعل فَساد تُوں

فرِیؔد! حرص و ہوس جڑ سے ہی ختم ہو چکی۔ ایک تنکے جتنا بھی اختیار باقی نہیں رہا۔ کوئی کچھ ہو۔ اہل ہو خواہ بالکل ہی نااہل ہو۔ فساد کھڑا کر دینے والے عمل سے زبان بندی بہتر ہے

مصرعے :- 20
الفاظ :- 82
راگ :- ملہار

﴿ کافی 104 ﴾

ڈُکھاں سُولاں کیتم کَک سَائیں

ہُنڑ مَوت بَھلی بے شَک سَائیں

دکھوں عذابوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اس حالت سے تو اب بلاشبہ موت بہتر ہے۔ سائیں

پُنل کیچ سِدھایُم وَلدِی خَبَر نہ آیُم

رَہیاں رَاہیں تَک سَائیں

پنوں خان کیچ جا چکا۔ واپس کوئی خبر تک نہ آئی۔ راستے تکتی رہ گئی ہوں۔ سائیں

گھولاں بھَئیڑی گِھل کُوں پَوِن تَتی دے دِل کُوں

سَو سَو پُور تے جَک سَائیں

صدقے کروں کمبخت غنودگی کو، اب بدنصیب کے دل کو تفکرات، اندیشوں کے سَو سَو دورے اور پیچ و تاب ہیں۔ سائیں

اے سَخت کَروپ کَشالے کَون بَندی دے ٹالے

جو لِکھیا مَستک سَائیں

اِس باندی کے یہ سخت قسم کے بگاڑ اور مصیبتیں کون ٹالے۔ نصیب نے جو کہ پیشانی پہ تحریر کر دیئے۔ سائیں

ڈُکھڑے ! دَرد دُکھیندے جَان ، جگر وِچ پِیندے

سَو چُونڈھی ، لکھ چَک سائیں

ڈُکھ! درد کو مزید سُلگاتے، بھڑکاتے ہیں۔ روح و جگر میں سو چٹکی لیتے اور لاکھ بار دانتوں سے کاٹتے ہیں

بھاگ ، سُہاگ ئیگوسے یَار دِلوں وِسریوسے

یَپ سَائیں ! ہِم یَپ سائیں

ہمارا بھاگ، سُہاگ گیا۔ دوست نے دِل سے ہی بھلا دیا یقین ہے سائیں! مجھے یقین ہے

ہجر فرید اُجاڑیُم سوز اَندَر دے سَاڑیُم

دِلڑی ہِم چَک مَک سَائیں

فرید! جدائی نے مجھے اُجاڑ دیا۔ اندر کے سوز نے جلا ڈالا دِل اب چنگاریاں نکالنے والا پتھر بن چکا ہے سائیں

مصرعے :- 24
الفاظ :- 116
راگ :- جوگ

﴿ کافی 105 ﴾

ڈُکھ ڈھیر، سُکھ دا ویر ہے

اِیڑاں گھنڈیاں ، پِیڑاں ہَوں

رَت رو ہنجوں نِیراں وَہن نَک سِیرھ تے سیرھاں ہَوں

بے شمار دُکھ، سُکھ کی دُشمنی، جوڑ جوڑ کا درد، تکالیف، خون کے آنسو، نیر جاری۔ ناک سے نکسیر اور خون کی بے شمار دھاریں

جُکھ جُکھ کَراں دَھانہیں ہَوں ڈُکھ ڈُکھ کَڈھاں آہیں ہَوں

دُکھ دُکھ اُٹھن بَھاہیں ہَوں اُک چَک پیاں دِھیراں ہَوں

کُڑھ کُڑھ کر، اندر ہی اندر گھلتے ہوئے فریادیں کروں۔ دُکھی ہو کر آہیں بھروں سُلگ سُلگ کر شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ تمام تر تدبیریں ناکام ہو گئیں

سِر بھونڈ اُجڑیا خَاک ہے مُنہ ڈھوڑ ، سینہ چَاک ہے

چُو چَک تھیا ہُنڑ ! چَاک ہے مُٹھی جھوک ، دِل وِیراں ہَوں

خاک آلود، اُلجھے ہوئے بال چہرے پر گرد و غبار، سینہ چاک، محبوب بھی باپ ہی کی طرح مخالف اور

جان کا دشمن بن گیا ہے گھر برباد اور دِل میں بے پناہ ویرانی ہے۔

سَبھ لوک کَردا ٹوک ہم　　لگی دِل نیارڑی نوک ہم

ڈِتی برہوں ڈاڈھی چوک ہم　　چُٹی دَرد دے تیراں ہُوں

تمام لوگ مجھ پر تنقید کرتے ہیں۔ دل میں عجیب سی چُبھن لگی ہے۔ عشق نے جسے شدت سے بڑھاوادیا ہے۔ درد کے تیروں نے ہدف بنائے رکھا

بے پیر دِل دِیاں چالیاں　　سَبھ ہن اُپٹھیاں گالھیاں

پیتم نہ پیتاں پالیاں　　رو رو کَرے ریڑاں ہُوں

خودسر اور سرکش دل کے اختیار کردہ راستے۔ تمام کے تمام اُلٹ، احمقانہ

محبوب نے پریت کا لحاظ نہ کیا۔ پھر بھی یہ دل، مسلسل رورو کر اصرار و تکرار کئے جارہی ہے۔

کلھی مَیں نمھی اِیہیں جول دِی　　پھرے لکھ فرید! ہیں ٹول دی

دِل بوڑدی دِل رولدی　　سوہنیاں، سَسِیّاں، ہیراں ہُوں

اکیلی میں ہی تو اس انداز کی نہیں ہوں۔ فرید! اس طبقے کی ہزاروں پھرتی ہیں دِل غرق کرتی ہے

۔ دِل سرگردان کرتی ہے۔ سوہنیاں، سسیاں اور بہت سی ہیریں بھی

مصرعے :- 18
الفاظ :- 72
راگ :- تلنگ

﴿کافی 106﴾

ڈُکھڑے پکھڑے آیُم
خُوشیاں بھانوڑُوں رَہیاں

میرے نصیب میں دُکھ ہی آئے۔ خوشیاں پسند آنے سے رہ گیئں

چاندنیاں راتیں ، بِرہوں براتیں سیاں کھیڈن گیاں

چاندنی راتیں، عشق کے تحائف ہیں۔ سہیلیاں کھیلنے گئی ہیں

رُت سانوݨ دِی ، مَہینہ بَرساتیں رَل ، مِل دھانوِن پیاں

ساون کی رُت، بارشیں۔ مل جل کر نہار ہی ہیں

صَدقے کیتا ، نال نہ نِیتا پکڑ نہ کھیڑا بیّاں

اُس کے صدقے، ساتھ نہیں لے گیا تو کوئی بات نہیں پھر بھی۔ کھیڑ اتُو ہاتھ نہ پکڑ

روز اَزل دا وَارِث ساڈا تُوں ہَیں رانجھن سیّاں

روزِ ازل سے ہمارا وارث تو ہی ہے ! اَے رانجھن سائیں

وِسریُم سَارا رَاج ہپاٹاں وِسریاں سینگیاں ، سیّاں

آباءو اجداد کا راج پاٹ بھولا، ہم عمر سہیلیاں بھی مجھے یاد نہ رہیں

سَکڑے ، سورھے ،خَویش ، قِبیلے سَٹ کَر ، تَیڈڑی تھیّاں

قریبی عزیز، سسرال والے، برادری، قبیلہ، سب کو چھوڑ کر تیری ہوئی ہوں

سینگیاں سَرتیاں ، شَہر سُہانون میں وَت ، پُوٹے ، لَیّاں

ہم عمر، ہم جولیاں شہر کے لطف لے رہی ہیں اور میں جھاو کی جھاڑیوں میں

عِشق فرِید نُوں خِلعت ڈِتڑی مُونھ ، سِر ، بُھسڑ ، چھیّاں

سلطان عشق نے فرید کو جو خلعت عطا کی ہے۔ وہ ہے، منہ پر گرد۔ سر پر خاک

﴿ کافی 107 ﴾

مصرے :- 26
الفاظ :- 126
راگ :- جوگ

ڈُکھے ڈِینھ فُرقت دے نِبھن
مُٹھے نیَن رو رو رَت تھِون

جُدائی کے دن مُشکل سے گزر رہے ہیں۔ فریب خوردہ آنکھیں رو رو کر خون ہو رہی ہیں

سَاتھی پُنل گیا دُور ہے
سِر دَرد ، قَہر ، کَلُور ہے
تَن چُور ، مَن رَنجُور ہے
شَالا سَجنْ کولے وَسِن

ساتھی! پنوں خان دُور چلا گیا ہے۔ سر دردی، قہر، بیماری ہے تن چُور، مَن رنجُور ہے، خدا کرے ہمدرد محبوب ساتھ آ بسیں

ماہی مِٹھل ہِگیوں رول وے
وَہ ڈھول تیڈڑے بول وے
ڈیکھاں ہئیں کیندے کول وے
دِل ڈَھانڈھ دَرداں دے بلِن

اَے محبُوب! تُو مجھے سر گردان کر گیا۔ واہ جاناں! تیری باتیں۔ خدا جانے! تُو کس کے پاس ہے۔
دل میں دردوں کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔

دِلڑی تَپے ، سِینہ جَلے
جِیڑا دُکھے ، جِندڑی گلے
ھَڈ ، چَم سَڑے ، لُوں لُوں تَلے
اَکھیاں ڈُکھن دِیداں سِکن

دِل میں سوز سینے میں جلن، رُوح سلگتی۔ جان گلتی ہے۔ رُوئیں رُوئیں کے نیچے ہڈیوں اور کھال میں آگ ہے۔
، آنکھیں دُکھتی ، نظریں ترستی ہیں۔

مُونس تے نہ غَمخوار ہے
چَوْ گوٹھ سَخت اُجاڑ ہے
پل پل غماں دِی دَھاڑ ہے
مُشکل نِبھانواں رَات دِن

نہ کوئی مُونس نہ غمخوار چاروں طرف سخت ویرانی لمحہ بہ لمحہ غموں کے حملے رات دِن مُشکل سے گزار رہی ہُوں

ڈِھڑے سِوا کیکر ، رَہوں
سُنج ، بَر پھرُوں ڈُکھڑے سَہوں
جِتھ رِچھ گھَنڑے ، رَاخَس بَہوں
بَاندر بَلائیں ، بھُوت ، جِن

دیکھے بغیر کیسے رہیں، سنُسان ویرانوں میں پھرتے، دُکھ سہتے ہیں جہاں بہت سے ریچھ راکھشش،
بندر، بلائیں، بھوت، جن کی کثرت ہے۔

سید ، فرِیؔد ، سَسی ، سَبھے
ماہی پِچھُوں رَاہی تھَئے
یا وَنج مِلئے یا رُل موئے
گئے ہِن ڈُکھاں کُوں سَاتھ گھِن

سید، فریؔد اور سسی تمام، محبوب کے پیچھے روانہ ہوئے یا تو جا ملے یا سرگردانی میں مرکر اپنے دُکھوں کو ساتھ لے گئے

سرے :- 26
الفاظ :- 138
راگ :- ملھار

﴿ کافی 108 ﴾

ڈُکھے عِشق دے ڈُکھڑے گھاٹے نیں
سر پھٹڑا ، ٹُٹڑے نَگاٹے نیں

پیچیدہ عشق کے نقصانات پے درپے ہیں۔ سر پھٹ گیا، گردنیں ٹوٹ گئیں

میں بَجاتا سوہنْاں یار پُنل — رَہسی کول نہ ویسی کیچ ڈو وَل
ہُنڑ وَل وَل پُور پَیون پَل پَل — اَکھیں نیر ہَنجُوں فرڑاٹے نیں

میں نے سمجھا تھا کہ خوبرو دوست پنوں خان، میرے پاس ہی رہے گا۔ اور کیچ واپس نہیں جائے گا۔ اب بار بار لمحہ بہ لمحہ تفکرات اور اندیشوں کے دورے پڑتے ہیں۔

سُنج سیجھ اَتے گُل! خار تھئے — دَھتیاں ہَار ، حَمیلاں ! مَار تھئے
جِند جوکھوں تار و تَار تھئے — مُنٹھی دِلڑی کِرم گھگھاٹے نیں

سیج ویران ہوئی پھول کانٹے بنے۔ ہار تار تار ہوئے، حمائلیں سانپ بنیں۔ رُوح کو اندر ہی اندر گھلا کر مارنے والے دُکھ گہرے، سر سے اُوپر ہو گئے۔ کم بخت۔ فریب خوردہ میری دل اب گھگھیا رہی ہے۔

بُرا ! بِرہوں ، بُری بِیماری ہے — ڈُکھ ، پِیڑ تے نالہ زَاری ہے
ڈھولے بَاجھ نہ ہَرگز کَاری ہے — کُوڑے شَربَت ، گھوٹے چاٹے نیں

عشق بُرا ہے! بلکہ بُری بیماری ہے۔ دُکھ، درد، اور نالہ زاری ہے محبوب کے بغیر اور کوئی تدارک ہی نہیں، پینے، گھوٹنے، چاٹنے والی تمام دوائیں بے کار ہیں

بَدُوں ، بَاندر ، بُوز! آوائیں ہِن — گَدڑ گینڈے ، گُرگ ، بَلائیں ہِن
تھل مَارُو ، اَوکھیاں جَاہیں ہِن — سَرڑاٹے ، سَخت چکاٹے نیں

بن مانس، ریچھ اور بندروں کے آنے کی اطلاعات ہیں۔ ان کے ساتھ گینڈے، بھیڑیے، دیگر بلائیں ہیں۔ جان لیوا صحرا۔ مشکل مقامات جھاڑیوں میں جانوروں کی سرسراہٹ اور چیخیں، چنگھاڑیں ہیں۔

بَتھ وَالے ، وَالیاں بُول تَتے — اَئے پیش تَتی دے سُول تَتے
پیریں چُبھن ہزار ، بَبُول تَتے — ہِک ریت تَتی وِیا بھَاٹے نیں

جھاڑ میں گنے بالے، بالیاں، ببول کمبخت نصیبوں جلی کے سامنے بدبخت دُکھ ہی آئے۔ پاؤں میں ہزاروں کانٹے چبھتے ہیں۔ ایک تو ریت گرم ہے مزید یہ کہ پاؤں میں جھلنے کے داغ ہیں۔

اَئی روہاں ، جبلاں جَال مِری — مَمتیں ، ڈَینیٹیں لِہن سَنبھال مِری
رِچھ ، رَاخس رکھدے بھَال مِری — ڈِینھ رَات فرِیدؔ گپاٹے نیں

اب پہاڑوں کوہستانوں میں گزر بسر ہے۔ بلائیں۔ ڈائنیں میری تاک میں ہیں۔ ریچھ اور راکھشش کی بھی مجھ پر نگاہ ہے۔ فریدؔ دن رات چکر اور بھول بھلیاں ہیں۔

مصرعے :- 24
الفاظ :- 120
راگ :- جوگ

﴿کافی 109﴾

ڈھولنْ تیڈی سِک ڈھیر ہِم
تانگھاں گھنڑیاں ، چاہیں ہِہوں

کھپ کھپ کراں آہیں ہِہوں   تپ تپ اُٹھن بھاہیں ہِہوں

اَے محبُوب! میرے دل میں تیری بہت زیادہ چاہت، بہت زیادہ انتظار، اشتیاق، بے تحاشہ طلب ہے
مغز کھپا کھپا کر آہیں بھرتی ہوں۔ سُلگ سُلگ کر مزید شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔

کھسی دِل مہیں دے چاک ہے   جِیڑا سَدا غمناک ہے
تن چُور ، سِینہ چاک ہے   سِر دُھوڑ ، مُنہ پاہیں ہِہوں

بھینسوں کے رکھوالے نے دِل چھینا۔ رُوح ہمیشہ غمناک، تن زخموں سے
چُور، سینہ چاک۔ سر پہ گرد، چہرے پر غبار

لگا سخت ڈُکھڑا روگ ہے   بے پیر دِل کوں جوگ ہے
تتی پئی بھُگیندی بھوگ ہے   رو رو کرے دھاہیں ہِہوں

نہایت مشکل قسم کا سخت روگ لگا ہے۔ سرکش، خود سر دل کو سزا ہے کمبخت عذاب بھگت رہی ہے۔
اب رو رو کر فریادیں کرتی ہے۔

ماہی پُنل دِلڑی لُٹی   دِل لُٹ کے تِھیا راہی پُٹھی
رُل رُل تھکی ، پھر پھر ہُٹی   بُوٹے ، لیّاں ، کاہیں ہِہوں

پنّل محبوب نے دل لوٹی، دل لوٹ کر واپس چلا گیا۔ بھٹک بھٹک کر تھک گئی، بے شمار جھاڑیاں، جھاؤ،
سرکنڈے۔ پھرتی پھرتی مایوس ہو چکی ہوں

جڈاں دِل کُوں تیڈی چاہ تھئی   سَٹ سیجھ ، تھل دے راہ تھئی
سُنج ، بر کلھی بے واہ تھئی   چھڈ آسرے ، واہیں ہِہوں

جب دل کو تیری چاہت ہوئی، عروسی سیج چھوڑ کر صحرا کے راستے پر نکل پڑی، سنسان ویرانوں میں تنہا!
بہت سے آسرے، محفوظ مقامات چھوڑ کر

گُزری فرید ، آخر عُمر   آئی نہ دِلبر دِی خبر
ڈھونڈھاں جبل، جھر، بر، بحر   تک تک رہاں راہیں ہِہوں

فرید بالآخر عمر بھی گزر گئی۔ محبوب کی کوئی خبر نہ آئی، تلاش میں ہوں پہاڑوں، جنگلوں،
ویرانوں، خشکی و تری میں بے تحاشہ اس کی راہیں تکتی رہ جاتی ہوں

مصرعے :- 26
الفاظ :- 119
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 110 ﴾

ڈِینہاں ، رَاتیں ، سَنجھ ، صَباحیں
کنڑیں کان بجاوِم بِین

نوں میں راتوں کو، سرِ شام، علی الصبح محبوب میرے کانوں میں بین بجاتا ہے۔

قُدسی بنسی اَنہد ازلُوں رَانجھن پُھوک سُنانوم فضلُوں
رَکھ رَکھ وَحدت دا آئین

لاہوتی نغمہ کی قدسی بانسری یوم ازل سے !۔ وحدت کا ضابطہ ءکار رکھتے ہوئے۔ محبوب اپنی مہربانی سے پھونک کر مجھے سُناتا ہے

اِثنَینیّت دِی گئی عِلت * عَوج تھئی سبھ حَنفی مِلت
سِین بلالؓ دا بے شَک شِین

دوئی اور شرک کی بیماری ختم ہو گئی ملت حنفیہ کو استقرار حاصل ہوا۔ بلالؓ کا "س" بلاشبہ "ش" ہی ہے

جو ہے مَرد مُحقق ، مُوقِن اُس دَا تھِیا شیطان بھی مُومِن
مِلَل ، نِحل کُل قیّم دِین

جو بھی ہمت والا، تحقیق کرنے والا اور پختہ یقین رکھنے والا ہے۔ تو اسکا تو شیطان (نفس امارہ) بھی ایمان لے آتا ہے پھر ملتیں (آسمانی کتابوں پر ایمان رکھنے والے) اور طبقات (غیر آسمانی کتابوں کے پیروکار) تمام کے تمام دین کے قائم کرنے والے بن جاتے ہیں

دِلڑی غیرُوں ، وَیڑوں خَالی صَدر صَدُور ، وِلایت وَالی
رَاسِخ ! مَالِک ، مُلک یقین

جو دل غیر اور بغض و عناد سے خالی ہے وہی قول فعل اور ولایت کا والی ہے جو پختہ تر ہے وہی ملک یقین کا مالک ہے

مِثاقوں تا روز حَشر دے جُود ، وَجُود نِثار فقر دے
دولت ! صُحبت فخرالدِین

یوم میثاق سے لیکر قیامت کے دن تک کی جو بھی سخاوت ہے اور جو کچھ وجود رکھتا ہے وہ فقر پر قربان ہے۔ اگر میرے لیے کوئی دولت ہے تو وہ مرشد فخر الدینؒ کی صحبت ہی ہے۔

ظُلم ، جہالت تقیِم پریرے کیتے عَدل ، عَدالت دیرے

آئی تمکین تے گئی تلوین

ظلم و جہالت مجھ سے دور ہوئی۔ عدل و عدالت نے ڈیرے جمالئے اطمینان اور استحکام آیا۔ اضطراب اور گومگو کی کیفیت روانہ ہوئی

بَٹھ گھت اے تلبیس ابلیسی   اَے دِل! سکھ تدریس اِدریسی

تھی وارث فاران تے سِین

اَے دل یہ ابلیسی بہروپ چھوڑ۔ ادریسؑ کی تعلیمات اپنا کر فاران و سین کا وارث ہو جا

سَو سَو حمد تے لکھ شکرانے   یار فرید لدھوسے خانے

گئی تشویش تے آئی تسکین

سو سو حمد اور لاکھ شکرانے۔ فرید ہم نے دوست کو گھر ہی میں پالیا۔ پریشان خیالی چھوڑ گئی اور دلی اطمینان حاصل ہوا

★★★

مصرے :- 26
الفاظ :- 127
راگ :- جوگ

﴿کافی 111﴾

ڈینھ رات ڈُکھاں وِچ جالاں
وَنجیاں خوشیاں غم بیٹھی پالاں

خوشیاں کھو گئیں۔ بیٹھی غم پالتی دن، رات، دکھوں میں گزارتی ہوں

یار پُنل گیا کیچ شہر ڈو   تھی رَاہی روہی، تھل بَر ڈو
بے وَاہی کیوں آ کَر گھر ڈو   جُھک جُھک عُمراں گاِلاں

پنوں خان کیچ شہر کی طرف گیا۔ چولستان، صحرا، ویرانے کی طرف راہی ہوا ہے۔ اس کے بغیر میں بے سہارا ہوں گھر کی طرف آ کر اندر ہی اندر گھُلتے ہوئے کیوں عمر برباد کروں

ڈیون ڈوڑے سُول سہیلیاں   بدطِینت پُٹھڑیاں، دِل مَیلیاں
سُنج، بَر سارے صحن حویلیاں   سِر سَاڑاں جی جَالاں

سہیلیاں دُہرے دُکھ دیتی ہیں۔ بدخو، منفی، دل کی میلیاں۔ سارے صحن، حویلیاں برباد ہیں، سر کو آگ لگاؤں۔ من جلاتی ہوں

پیت پَرِیں دِی روز سَوائی   وِسریئے خَویش، قَبیلے، بھائی
سَٹ کَر وِیڑھ، بھینڑیں، مَائی   سَانول تینوں بھالاں

محبوب کی محبت ہر روز پہلے سے بڑھ کر ہے۔ برادری، قبیلہ، بھائی سب فراموش ہوئے بھائی، بہنیں۔
ماں کو چھوڑ کر آئے محبوب تجھے تلاشتی پھرتی ہوں

یَار نہ بھَانواں پَئی گُرلانواں ــــ سُوہے، سیجھ کوں بھَا بھَڑکانواں
پِٹ پِٹ رو رو پَار اُٹھانواں ــــ وَینڑ کَراں روہ ڈَالاں

دوست کو میں پسند نہیں آتی۔ پڑی کراہتی چیختی، بین کرتی ہوں۔ عُروسی دوپٹوں اور سیج کو آگ لگاتی ہوں
ماتم کر کر کے، رو رو کر نشانات کھوجتی، بین کرتی پہاڑ شق کرتی ہوں

لگڑی جُڑ کَر چوٹ اَندر وِچ ــــ آئیم ڈُوڑے مُظلم، قَہر وِچ
چَھڈ کَر کَلھڑی روہ ڈُونگر وِچ ــــ ہوت نہ لَہم سَنبھالاں

دل میں ٹھیک نشانے پر چوٹ لگی ہے۔ دُہرے ظلم و قہر میں آگئی ہوں۔ پہاڑوں میں اکیلی چھوڑ کر
ہوت میری خبر گیری بھی نہیں کرتا

یَار فرِیدؔ! نہ لَہندا سَاراں ــــ سَہندی سَاڑے، سُول ہَزاراں
رَت رو رو کَر رَات گُزاراں ــــ ڈُکھ ڈُکھدئیں ڈِینھ ڈَھالاں

فرید! دوست خبر ہی نہیں لیتا۔ ہزاروں سوز اور دکھ سہتی ہوں خون رو رو کر رات گزارتی۔ دُکھ سے
دُکھی ہو کر دن کو شام کرتی ہوں

مصرعے :- 22
الفاظ :- 107
راگ :- ملھار

﴿ کافی 112 ﴾

رَت رو ، سِر ! پاہ رَنگانودِیاں
بُرے بِرہُوں دے سَگن سُہانودِیاں

خون کے آنسو روتی سر کو گوبر کے غبار سے رنگواتی ہوں۔ بُری جدائی کی بُری رسومات بھی حسن وخوبی سے ادا کر رہی ہوں۔

سَبھ سینگیئں سَرتیئں بھاگ لَدھا
سِر گوڈڑے کَنتھ سُہاگ لَدھا
میں مُٹھڑی مُفت ڈُہاگ لَدھا
ڈُکھی ! ڈُکھڑے بَار اُٹھانودِیاں

تمام ہم عمر، ہم جولیوں نے اچھے نصیب پائے۔ محبوب کے گھٹنے پر ان کے سر ہیں انہیں سہاگ ملا۔ مجھ فریب خوردہ کو کم بختی نے تلاش کرلیا ۔ دُکھی ہوں اور انتہائی مشکل بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں۔

کَہیں سُرخی ، کَجلہ ، دَھار ٹھُہے
کَہیں چُوڑا ، ہَار ، سِنگار ٹھُہے
کَہیں نےوَریں دا ٹھُمکار ٹھُہے
میں،کَجھڑے سَانگ رَسانودِیاں

کسی کو سرخی اور کاجل کی دھار، جچتی ہے۔ کسی کو چُوڑا اور ہار سنگھار جچتے ہیں کسی کو پازیبوں کی چھنکار جچتی ہے۔ میں نے اپنا بُرا تماشہ بنا رکھا ہے۔

کَہیں جوبَن، جوش ، بَہار سُہے
کَہیں ٹول خوشی دِی تَار سُہے
کَہیں بَانہہ سِراندی یَار سُہے
ہِک میں روندی ،غَم کَھانودِیاں

کہیں جوبن، جوش اور بہار جچتے ہیں۔ کسی محفل میں خوشی کی لہر جچتی ہے کسی کا بازو محبوب کے سرہانے جچتاہے۔ ایک میں ہوں جو روتی اور غم کھاتی ہوں

ہِکو جیڈِیاں ، بَئینسر ، بُول چَھکے
سَہجوں سیجھ ، نِہالی ، تُول چَھکے
مَیں موئی نُوں کوجھا سُول چَھکے
مُنہ پَلڑو گھر گھر پَانودِیاں

ہم جولیوں کو بئینسر بُول خوب لگ رہے ہیں۔ خوشی کی سیجھ نرم گدیلے خوب لگ رہے ہیں۔ مجھ مُردہ کم بخت کو بد صورت سوز اچھے لگ رہے ہیں گھر گھر جاکر منہ پر پلو ڈالتی ہوں (بین کرتی ہوں)

سوہنے یَار ، فرِیدؔ ! نہ بھَانودِیاں
سُوہے ،سیجھ نُنجی اَگ لَانودِیاں
تَڑپھَاندِی رَات نِبھانودِیاں
رو ، بوچھَڻ پَاند پُسانودِیاں

فریدؔ! جب خوبرو محبوب کو میں نہیں بھاتی۔ تو پھر رنگین عروسی دوپٹے اور ویران سیج کو آگ لگاتی ہوں۔ تڑپتے ہوئے رات گزارتی۔ رو رو کر دوپٹے کے پلو گیلے کرتی رہتی ہوں

مصرعے :- 22
الفاظ :- 99
راگ :- جوگ

﴿ کافی 113 ﴾

رَت روندئیں عُمر نبھیساں
اِیہو دَاغ قَبر وِچ نیساں

خون کے آنسو روتے عمر نبھاؤں گی اور یہ داغ قبر میں ساتھ لے کر جاؤں گی

لگا تیر جگر وِچ کَاری
تھیا خُون اَکھیں توں جَاری
مَیں مُٹھڑی ڈُکھڑئیں ماری
ہے ! کیندے سَانگ جلیساں

جگر میں تیر نہایت موثر لگا۔ خون آنکھوں سے جاری ہوا ہے۔ میں کم بخت دُکھوں کی ماری، ہائے کس کی خاطر زندگی گزاروں گی ؟

اِتھ رَہَن نہ ڈیندِیاں پیڑاں
تھئے نِیر ہَنجُوں ، نَک سیرھاں
ڈینھ رَات ڈُکھاں دِیاں بھِیڑاں
ہُن مَوت دَا مُلک وَسیساں

تکلیفیں یہاں ٹکنے نہیں دیتیں۔ آنسوؤں کا بہاؤ، ناک سے خون کی دھاریں، دن رات دکھوں کے ہجوم ہیں۔ اب تو موت کا ملک ہی جاکر آباد کروں گی

سَر سَوٹنیں دِی گَئی میندِی
تھئی کَنڈڑے سیجھ پھُلیں دی
تتی قِسمت رودھے ڈیندِی
مَیں مُٹھڑی کیڈے ویساں

عروسی رسومات کی مہندی جلی، پھولوں کی سیجھ کانٹے بنی کم بخت قسمت عذاب دے رہی ہے، میں بد بخت کہاں جاؤں گی۔؟

کھِل کھیڈ دے وقت وِہانْے
بَٹھ پھُلوَنْ تُول وِہانْے
بن ہَار ، حَمیلاں ،گَاہنْے
بھَن چُوڑا اَگ اَڑیساں

ہنسنے ،کھیلنے کے دن گزر گئے، بھاڑ میں جائیں پھولوں سے بجے نرم گدیلے ،ہار، حمائلیں، بغیر زیورات ! چوڑا توڑ کر آگ میں جھونکوں گی

ہَڈ جَالیے تترئیں آہیں
تَن گَالیے ٹھڈڑئیں سَاہیں
مَیں ویساں یَار دے رَاہیں
وَنج کیچ فرید مَٹیساں

گرم آہوں نے ہڈیاں تک جلادیں۔ ٹھنڈے سانسوں نے بدن برباد کردیا میں نے تو محبوب کی راہوں پر ہی جانا ہے۔ اور کیچ ہی میں گزر بسر کرونگی / لطف لونگی

مصرعے :- 23
الفاظ :- 99
راگ :- بھیروی

روندی سنجھ صباحیں ﴿کافی 114﴾

پُنل آنوم آ گل لانوم پوم قبول دعائیں

صبح شام روتی ہوں پنوں خان میرے پاس آئے، مجھے گلے لگائے۔ خدا کرے۔ میری یہ دعائیں قبول ہوں

یار بروچل پھیر نہ آیا اُجڑیاں جھوکاں جاہیں

بروچل دوست مڑ کر نہ آیا۔ گھر، ٹھکانے اُجڑ گئے

مارو تھل دے ڈُکھڑے پینڈے سہنس ہزار بلائیں

جان لیوا صحرا کی مشکل مسافتیں، سیکڑوں ہزاروں بلائیں

باجھ مُتھل دے باجھ نہ کائی سُجھم نہ ہرگز واہیں

محبوب کے بغیر کوئی سہارا نہیں۔ کوئی جائے پناہ مجھے بھائی نہیں دیتی

روز ازل دی ایں جَگ اوں جَگ میں باندی توں سائیں

روز ازل سے اس دنیا، اُس دنیا میں، میں کنیز تو آقا

ساڑاں ہیور، زیور، تریور بئیناں، بئینسر، باہیں

آگ لگاؤں پوشاکوں ، ماتھے، ناک اور باہوں کے زیورات کو

کیچی پیچی دے ہتھ وِچی جندڑی سَسْتڑے بھائیں

کیچ کے فریبی کے ہاتھوں دل فروخت کی اور وہ بھی، گری ہوئی قیمت میں

عمر وہائی کانگ اُڈیندئیں تھکڑی تک تک راہیں

کاگ اڑاتے زندگی گزر گئی رستے تکتی تھک گئی

کر کر یاد سجن دے رلڑے نِکلن لکھ لکھ آہیں

ہمدرد دوست کی صحبتیں یاد کر کر کے، لاکھ لاکھ آہیں نکلتی ہیں

ڈھولن کارن جانون لا دیاں لگڑیاں دل کوں چاہیں

لحہ، ولادت سے اُس محبوب کی چاہتیں دل کو لگی ہوئی ہیں

انگن فرید دے آ البیلا کر کر ناز ادائیں

اے البیلا محبوب! فرید کے آنگن میں آ۔ ناز اور ادائیں کر کر کے

مصرعے :- 46
الفاظ :- 153
راگ :- جوگ

«کافی 115»

روہی لگڑی ہے ساونْی
ٹھرت ولا ہوت مُہاراں

روہی میں ساون کی جھڑی لگ چکی ہے ۔ اَے ہوت محبوب فوری طور پر اونٹ کی مہار کارخ ادھر موڑدے

کھمنْیاں کھمݨ رنگیلڑیاں   رِم جھم بارِش باراں

رنگ رنگ کی بجلیاں چمک رہی ہیں۔ بارش وباران کی رم جھم ہے

سارے سگݨ سُہاگڑے   یار مِلم آ یاراں

ساری علامتیں سہاگ کی ہیں۔ دوست، دوستوں کو آملیں

بدلے گُوڑھے سانورے   وِچ برسات دیاں دھاراں

گہرے سیاہی مائل بادل جن میں برسات کی دھاریں ہیں۔

کر ڈھدکارے گاجڑاں   گانون برہوں دیاں واراں

بادلوں کی بلند آوازیں گرج ہجر وفراق کے عشقیہ اشعار سارہی ہیں۔

ماڑو والیاں ، کھارڑے   سُنجڑے تھلڑے باراں

جان لیوا ریت......   ..ویران صحرا، سنسان میدان

کارݨ مِٹھڑے یار دے   گل گلزار بہاراں

اس میٹھے محبوب کی وجہ سے یہی (ویران صحرا، سنسان میدان) گل و گلزار اور بہاریں ہیں۔

سختیاں ، سُول سڑاپڑے   سِندھڑے ساریاں ماراں

سختیاں، تکالیف، حسد، شہری علاقوں میں یہ تمام عذاب ہیں

شالا بھِٹڑیں ریخڑیں   توں سنگ ڈانگاں چاراں

خدا کرے ٹیلوں اور ان کے درمیان کے میدانوں میں تیرے ساتھ اونٹنیاں چراؤں

ہجڑ ٹنجی دا کئی نہیں   ڈُشمن سہنس ہزاراں

اجڑ گئی کا ہمدرد کوئی بھی نہیں ہے۔ دشمن! سیکڑوں، ہزاروں

ڈیندے ڈوہ ڈُراپڑے   گلڑے کرن پچاراں

مجھے الزام دیتے ہیں میری اس حالت کا ذمہ دار مجھے ہی قرار دیتے ہیں۔ گلے اور بد خواہی کرتے ہیں

اُٹھ اُٹھ نِندرُوں روندڑی سَئے سَئے سُفنے گاراں

خواب دیکھتی اور خواب ہی میں انکی تعبیریں پختہ کرتی رہتی ہوں اور پھر نیند سے اٹھ اٹھ کر روتی ہوں

سُن سُن ، ہَس ہَس سینگیاں اُلٹا کرِن ویاراں

ہم جولیاں سُن سُن کر اور پھر ہنس ہنس کر اُلٹا مذاق اڑاتی ہیں

ٹِبڑے ، ڈُہر سِلابڑے ٹوبھے تار متاراں

ٹیلوں، صحرائی میدانوں میں گویا، سیلاب آگیا ہے۔ ٹوبھے لبریز ہیں

چھیڑن چھیڑو چھانگڑاں نازُو کرِن تنواراں

ناز بھرے چرواہے۔ (بھیڑ اور بکریوں کے ریوڑ ساتھ لئے) سُریلے گیت گارہے ہیں

مُکل وَادھ سَواد ڈُو رو رو وَاٹ نِہاراں

پُر لطف مکل وادھ کی طرف۔ رورو کر راہ تکتی ہوں

وَسدا یار پَرو بھرا بیٹھی کَانگ اُڈاراں

دوست کہیں دور بستا ہے بیٹھی پیغام رسانی کے لئے۔ کاگ اُڑاتی ہوں

کَکڑے ، مَکڑے ، ڈھانڈ ھلے کَنڑ مِنڑ مِینھ پُھنگاراں

بُھورے، مکڑی کی رنگت کے، شعلہ رنگ بادل، ہوا کے جھکڑ، رم جھم بارش، پھواریں

طرفاں ، مَرخاں ، پھوگڑے لَانُڑے ، لَایاں کھاراں

لمبیوں تیلیوں والے پودے اور پھوگ ۔لانڑیں، لائی کے درخت، کھار کے پودے

پُورب ہِیلاں بھانوٹیاں ٹھڈڑیاں مینگھ ملھاراں

مشرقی ہوا کی من پسند لہریں، ٹھنڈی ٹھنڈی برسات، ہلکے ہلکے بادل

کوئِل ، اَغن ، پَپیہڑے دَردُوں کَڈھن پُکاراں

کوئل، اغن اور پپیہے ۔ درد سے فریادیں کرتے ہیں

سوہنڑاں عربیؐ سَانورا آ لہو ! سَاڈِیاں سَاراں

اے حسین و جمیل عربی محبوب (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آکر ہماری خبر گیری فرمائیں

تیڈے ہاجھ فرید نوں ڈکھڑے تار و تاراں

آپ کے ہجر میں فرید کو سر سے بھی اونچے، گہرے دکھ ہیں

تلفظ:۔ کھنڈیاں:۔ کِھد ل ڑیاں۔ ریخزمیں۔ رے خ زے یں۔ بھانوڑیاں، بھاں وڑیاں۔ مینھ، مِی ں ح

★★★

صرعے:۔ 17
نمبر:۔ 75
راگ:۔ مالکونس

﴿کافی 116﴾

ساری عمر گزرایم گڈ سائیں

ہُݨ ہوت پنل ہگیم چھڈ سائیں

ساری عمر میں نے اپنے محبوب کی صحبت میں گزاری ہے اب ہوت پنل مجھے چھوڑ گیا ہے

نہ کل یار سجن دی ٭ نہ کئی جوہ جتن دی

نہ ترڑ، تاڑے ہڈ سائیں

ہمدرد محبوب کی کوئی خبر نہیں۔ نہ شتربانوں کا کوئی ٹھکانہ باقی ہے نہ جگہ، مقام نہ بستی

تھل مارو دیاں پٹیاں ڈونگر اوکھیاں گھٹیاں

اپڑم توڑ نہ سڈ سائیں

جان لیوا صحرا کے طویل راستے۔ پہاڑ مشکل گھاٹیاں، میری تو پکار بھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتی

مفت اویڑے پینڈے رڑدے رچھ تے گینڈے

اٹھ گئی آس تے تڈ سائیں

بے سود پیچیدہ مسافتیں، جن میں ریچھ اور گینڈے دھاڑتے ہیں۔ امید اور سہارا ہی ختم ہو گیا ہے

باندر، راخس، گھاٹے کھڑبڑ، کھوبھ، گپاٹے

قدم قدم تے کھڈ سائیں

کثیر تعداد میں بندر، رسا کھشش، غیر ہموار زمین، دلدل، بھول بھلیاں قدم قدم پر گڑھے

درد فرید ستاوے اگ لاوے، بھن کھاوے

پٹ پٹ ماس تے ہڈ سائیں

فرید! درد ستاتا۔ آگ لگاتا، بھونتا، نوچ نوچ کر ہڈیاں اور گوشت کھاتا ہے

مصرعے :- 26
الفاظ :- 99
راگ :- بھیروی

﴿کافی 117﴾

سَانوَݨ مینگھ مَلھَارَاں
تَرس پَووِی پُنلاَ ! موڑ مُہارَاں

ساون ہے، بارش، ہلکے ہلکے بادل اَے پنوں خان خدا کرے تجھے رحم آجائے اور اونٹ کی مہار پیچھے کی طرف موڑ دے

ہَنجڑُوں ہَاراں ، وَاٹ نِہارَاں بیٹھی کَانگ اُڈَاراں

آنسو بہاتی، راہ تکتی ہوں۔ بیٹھی (جھوٹی خوشخبری دینے والے) کاگ اڑاتی ہوں

تَوں بِن کیچ شہر دا وَالی اَوکھی عُمر گُزارَاں

کیچ شہر کے والی! تیرے بغیر عمر گزاروں! یہ مشکل ہے

سَجڑیاں رَاتیں پانواں فَالاں ڈِینہاں ! ڈھالے مَاراں

پوری پوری راتیں فالیں نکالتی رہتی اور دن میں پانسے پھینک کر دیکھتی ہوں

روز اَزل دِیاں لَدھیم لَانوَاں ہُݨ کیوں کَردِیں عَارَاں

پہلے دن ہی سے تیرے ساتھ میرا سر جوڑ کر عروسی رسم ادا کر دی گئی۔ اب کیوں مجھ سے عار کرتا ہے

سُنجڑیئں ٹِبڑیئں دِلڑی موہی وِسریئے شَہَر ، بَزاراں

ویران ٹیلوں نے من موہ لیا۔ شہر بازار یاد ہی نہ رہے

مُلک مَلھیر وَسایُم مَولیٰ تِھیاں چَوُ گوٹھ بَہارَاں

میرے ملک ملھیر کو اللہ نے آباد کر دیا ہے۔ چاروں طرف بہاریں ہیں۔

تَھل چِترانگ ڈِسیجن ندیاں رِم جِھم لَاسُوں تَارَاں

ریگزار اور کم ریتلے علاقوں میں ندیاں نظر آتی ہیں۔ رم جھم ایسے ہے جیسے پھوگ کی تاریں

نِیلیاں ، پِیلیاں ،رَتیاں ، مِچھلے سَہنس ہَزاراں

نیلی۔ پیلی۔ لال رنگ کی قوس قزح، دھنک کی پینگھیں، سورج کے گرد دھنک رنگ دھبے
سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں

سُرخ کرِینھ تے چِڑیاں پویاں ساویاں ، لاٹیاں ، کھاراں

کرینھ کے پودے سُرخ ، بُوئی کی جھاڑیاں سفید کھار اور لانی سبز ہو چکے ہیں

جُوپھڑ جُوپھڑ گھبکِن مَٹیاں سُہندیاں گھنڈ تنواراں

جھونپڑی جھونپڑی میں بلوئی جانے والی مٹکیوں کے گھبکار ہیں۔ جانوروں کے گلے میں پڑے

گائیں ، بَکریاں ، بھیڈاں ، چَانگے چَردے جوڑ قطاراں

گائیں، بکریاں، بھیڑیں، اونٹ، قطاریں جوڑ کر چرتے پھرتے ہیں

یَار فرِیؔد ! مِلم دِل بھاندا مَیلے ویس اُتاراں

فرؔید! مجھے دلپسند محبوب ملے۔ تو۔ میلی پوشاک اُتاروں

★★★

مصرعے:۔ 22 سَجّن توں بن نہ تھیساں میں ﴿کافی 118﴾

الفاظ:۔ 112

راگ:۔ ملھار گھڑی کیا ، پَل نہ جیساں مَیں

اے میرے ہمدرد محبوب! تیرے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہو سکتی گھڑی تو کیا ایک پل بھی نہیں جیوں گی

گیا سُولاں اَندر سِر گَل سبھو مُشکل تھیوسے حَل

سسی ، سوہنٹی اتے مُومَل اُنھاں وچ پئی گِنٹیساں میں

دُکھوں، عذابوں میں میرا سر گل گیا۔ چلو اچھا ہوا۔ تمام مشکل حل ہو گئی۔ سسی، سوہنی اور مُومل جیسی عُشاق میں میرا بھی شمار ہوا کرے گا

نِتوّ نِت ٹیک ڈِکھلاوے کَرے وعدے تے نہ آوے

جے اَئے، اَئے! نہ تاں کھٹ کھاوے نہ وَل سَتی مَنیساں مَیں

روز بروز فخر و غرُور کا اظہار کرتا ہے۔ وعدے کرتا ہے اور آتا بھی نہیں اگر آیا تو آیا! ورنہ مزے کرے۔ پھر میں بھی سِتے میں رضامند نہیں ہو نگی

نہ سَڈویندے نہ آندا ہے ڈِینھوں ڈِینھ رُوح مَاندا ہے

تَا جیونٹ نہ بھاندا ہے ہَلاہَل جھول پیساں مَیں

نہ بلواتا ہے۔ نہ آتا ہے۔ روز بروز جی بے کل ہے کمبخت زندگی بھی نہیں بھاتی لاعلاج زہر گھول کر پی لوں گی

کئی ڈُکھڑیں توں بچ! بچ گیاں	کئی وَر نال رَچ! رَچ گیاں
کئی سِک سانگ مچ! مچ گیاں	کراں کئیں نال ریساں میں

کئی تو دکھوں کے قریب نہ آکر بچ گئیں۔ کئی محبوب سے ہم وصل، ہم رنگ ہو کر خوب سے خوب تر ہو گئیں
اور کئی اپنی چاہت کی خاطر الاؤ میں بھڑک اُٹھیں، اب میں کس کس پر رشک کروں

فریدؔ! آیا نہ ماہی وَل	ڈِتی سُولاں نہ ساہی پَل
پیا ڈُکھ ڈُوڑ پھاہی گَل	اَجھو! اَج کل ہریساں میں

فرید! محبوب واپس نہ آیا عذابوں نے لمحہ بھر سانس نہ لینے دیا اور اس پر مستزاد یہ کہ دُکھ کا پھندا گلے پڑ گیا ہے۔
ابھی! نہیں تو۔ آج کل میں مایوس کر دی جاؤں گی۔

★★★

مصرعے :- 22
الفاظ :- 102
راگ :- ماہار

﴿کافی 119﴾

سِکھ رِیت ، رَوِش منصُورِی نُوں
ہُݨ ٹھپ رکھ کَنز قدُورِی نُوں

منصور کے طور طریقے کو سیکھ۔ اب کنز قدوری کو ٹھپ کر رکھ دے۔

جو کُئی عِشق مدرسے آیا	فقہ ، اصُول دا فِکر اُٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا	رمز حقیقت پوری نُوں

عشق کے مدرسے میں جو بھی آیا اس نے فقہ، اصول کا فکر اٹھا دیا   بلا شبہ اس نے عارف ہو کر مکمل راز حقیقت کو پالیا

جو کُئی چاہے عِلم حقائق	راز لدُنّی کشف دقائق
تِھیوے اَپنے آپ دا شائق	سَٹ نزدیکی دُوری نُوں

اگر کوئی علم حقائق، الہامی راز، باریکیوں کا کھلنا چاہے تو پھر نزدیکی دوری کو چھوڑ کر خود اپنے آپ کا شائق ہو جائے

ہمہ اوست دے بھیت نیارے	جاݨن وَحدت دے ونجارے
ہَر ہَر شئے وِچ کرِن نظارے	اصل تجلّی طُوری نُوں

ہمہ اوست کے راز انوکھے ہیں۔ جنہیں صرف وحدت الوجود کو اپنانے والے ہی جانتے ہیں
جو ہر ہر چیز میں طور والی اصل تجلی کے نظارے کرتے ہیں۔

بید انوکھے پنتھ اویڑے ویڑھے وسدے رَکھن بکھیڑے
ہور نہ کوئی ! آپ نبیڑے آپنْی اِکّی پُوری نُوں

انوکھے علوم، پیچیدہ ضابطے۔ خود گھر میں بسنے والے بھی فساد مچائے ہوئے ہیں
کوئی اور نہیں وہ خود ہی طے کرے اپنے نا قابل تقسیم یا قابل تقسیم ہونے کو

لُطف ازل دا ویلھا آیا فخر جہاں گُر گیان سُنایا
طبع سلیم فرید دی پایا فِہم لُغات طیُوری نُوں

طف ازل کا وقت آیا فخر جہاں نے بنیادی علم معرفت کانوں تک پہنچایا جس سے فرید کی طبع
سلیم نے پرندوں تک کی زبان بھی سمجھ لی

★★★

مصرعے :- 46
الفاظ :- 218
راگ :- بلاول

﴿کافی 120﴾

سُتڑئیں ہوت سِدھائے
ناہیں ہِک تِل تَرس جَتن میں

میں حالت خواب میں تھی ہوت روانہ ہو گئے ان شتر بانوں میں ایک تِل جتنا بھی ترس نہیں

ٹِگئے کِرہوں قطاری بَر ڈو تھئے پَاندھی کیچ شَہر ڈو
کر زورا زور دِھنگانْے خوش وُٹھڑے وَنج دیس وَطن میں

اونٹوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ کر ویران جنگل کے راستے کیچ شہر کی طرف سفر کر گئے
(میرے ساتھ) زور زبردستی اور بدلحاظی کر کے اپنے دیس وطن میں خوش جابسے۔

تتی کَلھڑی تے نندرَائی بے وَاہی مُونجھ مُنجھَائی
مُعہ بُسڑا نَین کُمانْے ہَوش نہ سِر میں سُرت نہ تَن میں

کم بخت اکیلی اور غنودگی میں تھی اب بے سہارا ہوں اشتیاق، پریشانی اور مایوسی نے دم گھونٹ رکھا ہے مُنہ پُھولا
ہوا۔ بے رونق آنکھیں ویران کُملائی ہوئی نہ عقل کو ہوش ہے نہ بدن میں حِس اور چستی چالا کی باقی ہے۔

بَتھ بے دَرداں دِی یاری میں مُٹھڑی لَا کَر ہَاری
نِت جُھردی جھور جھرانْے رَہندی دَرد ، اَندوہ مِحن میں

بے دردوں کی دوستی آگ میں پڑے۔ میں کم بخت ایسی محبت کر کے ہار چکی ہوں ہمیشہ اندر ہی اندر گُھلتی رہتی
ہوں۔ درد اندوہ اور مصیبتوں میں گھری ہوں

آ آپے یاری لائیس | دل وینداییں نہ نکلائیس
سبھ رہ گے حال پرانے | دل دی دل میں من دی من میں

اس نے خود آ کر دوستی کی اور پھر جاتے وقت الوداع بھی نہ کہہ کر گیا سب پرانے حال رہ گئے دل کی دل میں من کی من میں

ڈِے ویرن ڈوہ ، ڈراپے | رکھ آس ملن دی آپے
موئیں جیندیں تھاڑے ماٹے | نیتس پوری گورکفن میں

بیر رکھنے والی الزامات اور طعنے دیتی ہے۔ ملنے کی امید خود ہی رکھی زندہ مردہ حالت میں ویرانوں میں ہی رہی۔
پوری طرح گور وکفن تک لے گیا۔

وگئے جوبن ، جوش بہاری | گئی ہار سنگھار دی واری
تھئے کجل مساگ نمانے | والی وٹڑی سُبھ نہ کن میں

جوبن اور بہار کا جوش گیا۔ ہار، سنگھار کی نوبت گئی۔ کاجل دنداسے پر مسکینی چھا گئی۔ کان میں بالی
یا بل دیا ہو دھاگہ تک نہیں جچا۔

ٹھگ باز ہنوں دل کالے | سئے پیچ کرن ، لکھ چالے
کر کُوڑ فریب اگھانے | ڈِسدے پُورب، وسن دکھن میں

یہ ٹھگ باز ہیں ان کے دل بہت کالے ہیں۔ کئی چکر دیتے ہیں لاکھ چال چلتے ہیں جھوٹ، فریب سے اُنہوں نے اپنی
اہمیت بنائی، یہ نظر تو مشرق میں آتے ہیں لیکن بستے جنوب کی طرف ہیں

سبھ سینگیاں ملک امن وچ | میں چھوری بیت حزن وچ
کر بیٹھم جاہ ، ٹکانے | سوز بدن وچ ، دُود دہن وچ

میری تمام ہم عمر سہیلیاں ملک امن میں ہیں۔ ایک میں یتیم بے آسرا دکھوں کے گھر میں ٹھکانہ کر بیٹھی
ہوں۔ بدن میں سوز منہ میں دھواں

تھیاں خوشیاں آسے پاسے | وگئے وسر مزاخاں ہاسے
کیا حُسن جمال دے مانے | بڈھڑی تھیم نویرے سن میں

خوشیاں ادھر ادھر ہو گئیں۔ مذاق اور قہقہے بھول گئی حسن وجمال کے کیا مان و غرور، نو عمر ہوتے
ہوئے بوڑھی ہو گئی ہوں۔

اے غمزے ناز نہورے | اے خوشیاں زورے تورے
ہن ڈاڈھے سخت سیانے | ہر ہر علم تے ہر ہر فن میں

انکھوں کے اشارے، نازو انداز، یہ خوشیاں یہ زوراوری کے قانون۔ بہت سخت چالاک ہیں ہر علم اور ہر فن میں

لا نینھ فریؔد نہ پھرساں   ایہو گھیر کُللڑا گھرساں
او چائے خواہ نہ جائے   رَہساں ہر دم ہِکڑے وَن میں

فرؔید! میں عشق کر کے پھروں گی نہیں ہے۔ اس مشکل گھاٹ اترنا ہے وہ جانے یانہ جانے۔ ہم تو
ہمہ وقت ایک ہی طور طریقے پر رہیں گے۔

مصرے :- 14
الفاظ :- 56
راگ :- تِلنگ

﴿کافی 121﴾

سوہٹیاں رَمزاں تیرِیاں بھَانودِیاں
سَانوں گھُجڑی چوٹک لانودیاں

تیری خوبصورت پسندیدہ ادائیں ہمیں نہ نظر آنے والی چوٹ لگاتی ہیں

چَشماں جادُو ، قہرَ ، قیامت   ہوش حَواس بُھلانودیاں

آنکھیں! جادو، قہر، قیامت۔ ہوش و حواس بھلاتی ہیں

اَبرُو! قَوس تے مژگاں کیبر   ظُلمی چوٹ چلانودیاں

اَبرُو! کمان اور پلکیں تیر۔ جو۔ ظالم چوٹ چلاتی ہیں

چَڑھن شِکار نہ مُڑدِیاں ہرگز   زُلفاں صَید پھَسانودیاں

شکار کے لیے چڑھائی کرتی ہیں تو ہرگز واپس نہیں مُڑتیں، زلفیں لازمی طور پر شکار کو پھنسا ہی لیتی ہیں

تیغاں تیز نگہ دیاں ہر دَم   لال لہُو وِچ دَھانودِیاں

تیز نگاہ کی تلواریں ہر وقت لال لُہو میں نہاتی ہیں

چالیں نازِک مَن موہَن دیاں   حُکمیں بِرہوں بَھچانودِیاں

نازک اَدا، مَن موہن محبوب کی چالیں۔ حکماً حتماً عشق کو مشتعل کرتی ہیں

عِشق فرِیؔد کئی گھر گالیئے   سَہنس پیاں تڑپھانودِیاں

فریؔد عشق نے کئی گھر برباد کیے۔ سیکڑوں پڑی تڑپتی ہیں

﴾کافی 122﴿

مصرے :- 20
الفاظ :- 78
راگ :- تلنگ اصول والا

سینہ مخض لویراں
دلڑی دھیاں دھیاں

سینہ بالکل تار تار اور دل دھجیاں ہو گیا ہے۔

رو رو اُجڑیاں ، اکھیاں نبھڑیاں چولی چُنڑی لیراں
کِھلدیاں سینگیاں سیّاں

ویران آنکھیں رو رو کر سُوج گئیں۔ چولی چُنڑی تار تار۔ ہم عمر سہیلیاں مجھ پر ہنستی ہیں۔

عِشق بُرائی جَڑ کر لائی لُوں لُوں لکھ لکھ پیڑاں
وَس سُولیں دے پیّاں

عشق نے بہت اچھی طرح سے، دنیا بھر کی بدنامی تھونپی ہے۔ رُوئیں رُوئیں میں لاکھ لاکھ اذیت ہے۔ مصائب کی گرفت میں ہوں

درد اَندر وِچ ، سوز جگر وِچ اَکھیاں نیر وہیراں
مُنہ ، سر بُھسڑ ، چھیاں

دل میں درد جگر میں سوز آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسو۔ منہ سر پر راکھ، گرد غبار

نیڑے ویڑھیم ، سخت نہیڑیم چُٹڑی ہجر دے تیراں
او خُوشیاں کِن گیاں

عشق نے مجھے لپیٹ میں لے کر سختی سے جھنجھوڑ دیا ہے۔ ہجر و فراق کے تیروں نے ہدف بنالیا۔ وہ خوشیاں کہاں گئیں

کھوٹ کمانویں ، کُوڑ اَلانویں کُوڑیاں ڈیویں دھیراں
چھوڑ دے سانول ہیاں

فریب کرتے ہو۔ جھوٹ بولتے ہو۔ جھوٹی تسلیاں دیتے ہو۔ اے محبوب! ادھر اُدھر کی چھوڑو (اصل موضوع سے نہ ہٹو میری اور اپنی بات کرو)

برہنوں بھنوالی ڈیکھ فریدا سے سسّیاں لکھ ہیراں
رُلدیاں پوٹے لیاں

فرید! عشق کی گردش دیکھو، کئی سسّیاں اور لاکھ ہیریں جھاڑیوں ، جھاؤ کے جنگلات میں سرگرداں ہیں

تلفظ:۔ نیر، نی ر۔ پیڑاں، پی ڑاں۔ ویڑھیم، وے ڑھ یم۔ نہیڑیم، نہے ڑیم۔ کمانویں، کماں وے ں۔ الانویں، الاں وے ں۔ ہیراں، ہی راں۔ بھنوالی، بھ ں والی

مصرعے :- 22
الفاظ :- 108
راگ :- جوگ

﴿کافی 123﴾

عِشق اَوّلڑی چال بھلا یار وے
یارِی لانوَنڑ سِر مَنگدیاں

عشق انوکھی چال ہے۔ دوستی کرنا سر مانگتی ہیں (سر قربان کرنا پڑتا ہے)

زُلفاں دِل نُوں پاوِن چالی اَکھیاں کردِیاں مَست مَوالی
ناز نِگاہاں دے نال بھلا یار وے بِرہُوں بَھچھیندیاں نَہیں سَنگدیاں

زلفیں دل پر جال ڈالتی ہیں۔ آنکھیں مست موالی کرتی ہیں۔ نگاہ ناز کے ساتھ اَے بھلے دوست
عشق کو مشتعل کرتے نہیں جھجھکتیں

نازِک چالِیں، یار سجَن دِیاں سوہنْیاں ءگالھیں، من موہَن دیاں
کرِن دِلیں پامال بھلا یار وے ہَر ہَر آن کھڑیاں تنگدیاں

نازک ادائیں ہمدرد دوست کی۔ خوبصورت باتیں من موہن کی دل پامال کرتی ہیں۔
ہر لحہ حملے کے لیے بے چین ہیں اَے بھلے دوست

چَشماں قَہری رَمزاں وَیرِی اکھیاں ظالم دِید لُٹیری
ڈِیون جِندڑی گال بھلا یار وے سِرُوں بہادر ہِن جنگ دِیاں

آنکھیں غضب کی، ادائیں جان کی دشمن زندگی کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہیں، یہ تو بہادر جنگجو ہیں اَے بھلے دوست

چارھی طَرز ڈِکھاوِن اَکھیاں زُلفاں تیل پھُلیل دیاں سَکھیاں
گھتدیاں جی جَنجال بھلا یار وے زورے رَگ رَگ نُوں ڈَنگدیاں

آنکھیں پُرکشش انداز دکھاتی ہیں۔ پھولوں کی خوشبو والے تیل سے معطر زلفیں رُوح کو الجھن
میں ڈال دیتی ہیں۔ اَے بھلے دوست زبردستی رگ رگ کو ڈستی ہیں

عِشق فرِیدؔ! کَشالے گھلّے آس، اُمید، تَسلّے! بَھلّے
کُوڑا وہم، خیال بھلا یار وے ڈِٹھڑیاں پِیتاں دِل سَنگ دیاں

فرید! عشق مُصیبتیں ہی بھیجتا ہے۔ ساتھ توقعات، اُمیدیں، تسلیاں! بہت زیادہ۔ لیکن یہ سب
جھوٹا وہم اور خیال ہی ہے ہم نے سنگ دل کی محبتیں دیکھ لی ہیں۔ اَے بھلے دوست

مصرعے :- 33
الفاظ :- 138
راگ :- ملہار

عشق بُھلایاں کُل طاعاتاں «کافی 124»

عشق نے تمام اِطاعتیں فراموش کر دیں

ہے گھر میرا سُکھ مَندر معمُور خفی دے اندر
جتھ بحر مُحیط دا بَندر اُتھ ہر جنسوں ملِن سوغاتاں

میرا گھر (مقامِ قلب) سکھ کا مندر ہے جو لطیفہ خفی کے اندر معمور ہے اسی قلب کو بحرِ محیط کی بندر گاہ کہتے ہیں کیونکہ یہی وہ آخری منزل ہے جس کے آگے نورِ لم یزل کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مار رہا ہے، بندر گاہ ہونے سے یہاں علوم و فنون کی بیسیوں اقالیم سے جہاز آکر لنگر انداز ہوتے ہیں اور مختلف قسم کی اشیاء لاتے ہیں چنانچہ اس مقام سے ہر قسم کی سوغات مل جاتی ہے۔(مولانا نور احمد فریدی)

آئی حال، مقام دِی وارِی تھئی رَفع حِجب یکبارِی
گئی زُہد، عِبادت سارِی حَج، زکاتاں، صَوم، صَلاتاں

حال اور مقام کی نوبت آئی، یک لخت تمام پردے اُٹھ گئے۔ تمام زُہد، عبادت، حج، زکاتیں، نماز، روزے کچھ بھی نہ رہا۔

تھئی نُصرت، فتح فتُوحی سبھ سِری، قلبِی، رُوحِی
گئی ظُلمت، نُور صبُوحی کیتیاں جسم عجب پربھاتاں

ریاضت و مجاہدہ کے اُن مقامات پر جنہیں، سری، قلبی اور روحی کی اصطلاحات سے موسوم کیا گیا، فتح و نصرت حاصل ہو گئی تو بے یقینی اور عدم واقفیت کے اندھیرے غائب ہو گئے اور نور صبوحی نے جسم انسانی کو نئی صبحوں سے منور کر دیا جسم کا معراج یہی ہے کہ خاکی عناصر سے مرکب ہونے کے باوجود انوارِ الٰہی کا متحمل ہو اور خاک و نور کے درمیان کوئی حدِ فاصل نہ رہے (مولانا نور احمد فریدی)

سُر اَنہد، طَبل شہانہ خُوش مُطرِب، تَان ترانہ
گیا نَفل، نماز، دُگانہ وِسریاں ڈُو، ترئے، چار رکعتاں

"انہد" کی لئے شاہی نقارہ ہے کیا خوب مُطرب تان اور ترانہ ہے نفل، نماز، دُگانہ گئے، دو، تین، چار رکعتیں یاد نہ رہیں۔

سُر بات بتائی پُوری طیفُوری تے مَنصُوری
تھئی فاش تجلی طُوری ہر جا ایمن تے میقاتاں

مرشد، گر پیر نے بایزید بسطامی اور منصور حلاج کی بات پوری بتائی کہ وہ طور والی تجلی ہم پر برملا ہوگئی،
ہر مقام وادی ایمن اور ملاقات کا مقام ہے۔

اے وَجدانی شَطحاتاں ہِن وَحدت دِیاں آیاتاں
کر طَمس دِلیں سَطواتاں کَردا ظاہِر اے کلماتاں

وجد و حال کی وہ منزل آگئی جس میں بے اختیارانہ باتیں منہ سے نکلتی ہیں یہی وحدتِ وجود کے
تصور میں محویت کا حملہ ہے اور اسی سے اسرار مخفی کے کلمات ظاہر ہوتے ہیں

کُل اُٹھ گئے فِتن، زلازِل بھج پئے اَغلال، سَلاسِل
دِل ہِک پاسے تھئی شاغِل بَٹھ دَرجاتاں تے دَرکاتاں

مقامِ محویت پر پہنچنے کے بعد تمام اِشتباہات اور شکوک رفع ہو جاتے ہیں اور مذہبی پابندیوں کی تمام زنجیریں خود بخود
ٹوٹ جاتی ہیں اس وقت دل تمام مصروفیتوں سے ہٹ کر صرف ایک ہی طرف کو پوری طرح متوجہ ہوتا ہے اسے
اس بات کی بھی قطعاً پرواہ نہیں رہتی کہ وہ راہِ سلوک میں ترقی کر رہا ہے یا اس نے ہمت ہار دی ہے۔

تھئے بھاگ فرید! بھلیرے دِل دِلبر لائے دیرے
آ کان دُوارے میرے بنسی جوڑ سُنایاں گھاتاں

فرید کے بخت نے یاوری کی، اور حُسنِ ازل نے اس کے دِل کو منور کر دیا عشق و محبت کی بنسری بجانے
والے نے ایسے اعلیٰ قسم کے راگ الاپے کہ فضا کیف مستی سے معمور ہو گئی

نوٹ:۔ اس کافی کا اکثر ترجمہ مولانا نور احمد فریدی سے لیا گیا ہے۔

مصرعے :- 24
الفاظ :- 112
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 125 ﴾

گزریا وقت گُندھانوݨ دھڑیاں
وِسریا ہار ، سِنگار اَساہاں

روگ ، کروپ ، کشالے ہر دم دردُوں نالہ زار اَساہاں

زُلفوں کو گُندھوا کر دھڑیاں بنانے کا وقت گزر گیا۔ ہار سنگھار ہمیں یاد نہ رہا ہر وقت روگ۔ بدحالی، مصیبتیں، درد سے نالہ وزاری ہے

سُرمہ پانوݨ ، سُرخی لانوݨ بَئینسر ، بُول تے مانگھ بنانوݨ
سہجُوں پھُلوݨ سیرھے پانوݨ سَبھ کُجھ تھیا بے کار اَساہاں

سُرمہ سُرخی لگانا ، ناک میں بئینسر ، بُولا پہن کر سر کی مانگھ بنانا خوشی سے پھولوں کے ہار پہننا۔ ہمارے لیئے سب کچھ بے کار ہو گیا

تن ، مَن چُبھڑی سانگ غماں دِی جان جگر وِچ چوک ڈُکھاں دی
دِلڑی سُولیں کیتی ماندِی سِینے سَو سَو خار اَساہاں

تن، من، روح میں غموں کی برچھی گڑی ہے۔ جان و جگر میں دکھوں کی خلش۔ دُکھوں نے دل بیمار و نیم جان کر دی۔ ہمارے سینے میں سو سو خار ہیں

ہَسݨ ، کِھلݨ کُجھ یاد نہ آوے روندِئیں ، کھپدِئیں عُمر وِہاوے
جِند جُکھ جُکھ لکھ رَنج اُٹھاوے ڈُکھڑے تار و تار اَساہاں

ہنسنا، کھلکھلانا کچھ یاد نہیں آتا۔ گریہ کرتے پریشانی میں عمر بیت رہی ہے۔ روح اندر ہی اندر گھُلتی، رنج اُٹھاتی ہے۔ دکھ ہیں جو گھرے اور سر سے بھی اوپر ہیں

پِیت پُنل دِی رَگ رَگ گھیریم یار ، اَغیار کنُوں منہ پھیریم
جھور جھُرانڑے جُڑ جُڑ ویڑھیم چھُٹ گیا کُل کم کار اَساہاں

پُنوں خان کے عشق نے میری رگ رگ گھیر لی ہے۔ یار، اغیار سے منہ موڑ چکی اندر کھوکھلا کر دینے والے روگ نے خوب اچھی طرح سے مجھے لپیٹ لیا ہے ہمیں تما کام کاج چھوٹ چکا ہے

یار فرِیدؔ ! نہ آیم ویڑھے ٹوکاں کردے بھیڑے کھیڑے
سوہݨے کیتے سَخت نکھیڑے تُول تَتی تھئی دار اساہاں

فرید! دوست میرے گھر نہ آیا۔ بدخو کھیڑے طنز کرتے طعنے دیتے ہیں۔ خُوبرو محبوب نے سخت دُوری پیدا کر لی ہے۔ کم بخت نرم گدیلوں والی سیج ہمارے لیے تختہ دار بن گئی ہے۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 75
راگ :- جوگ

کافی 126

کلھڑی رول مَلھیر ڳیوں
یار ، وَلا ہُنڑ ہُنڑ واگاں

مجھے اکیلی سرگردان کر کے تو ملھیر چلا گیا۔ اَئے دوست ! ابھی ابھی باگیں موڑ لے

رَاہ جَبلڑے اَوکھڑے ڈُکھڑے تَھلڑے جھاگاں

مشکل پہاڑی راستے۔ دشوار صحرا عبور کرتی ہوں۔

قدم قدم تے ڈھہ پَواں دِلڑی لگڑیاں لاگاں

قدم قدم پر گر پڑتی ہوں۔ دل کو چاہت کی لاگ لگی ہے۔

روہی وُٹھڑی گھا تھئے مَٹڑیں لگیاں جاگاں

روہی میں بارش ہوئی۔ گھاس اُگ پڑے۔ دُودھ کے مٹکوں میں دہی جمانے کے لئے تُرشیاں لگ رہی ہیں۔

ڳائیں سَہنس سَوّیاں سَئے سَئے چَرن گُراگاں

سیکڑوں زچہ گائیں اور بے شمار ایسی جو ابھی حاملہ نہیں ہیں چرتی پھرتی ہیں

سِندھڑے ڈُکھڑے گھاٹڑے روہی مَلڑی بھاگاں

آبادی والے علاقے میں بڑے دُکھ اور نقصانات ہیں خوش بختیوں نے روہی میں ٹھکانہ کر لیا ہے

لَانڑے پھوگ پھُلاریئے رَل مِل چاروں ڈاگاں

لانڑے اور پھوگ کی جھاڑیاں جوبن پر ہیں۔ ایسے میں آپس میں مِل کر اُونٹنیاں چرائیں

ڈِینھاں ڈُوڑ ڈُرا پڑے راتیں روندئیں جاگاں

دن ہیں تو دُہرے طعنے ہیں۔ راتوں میں روتی اور جاگتی رہتی ہوں

سینگیاں سرتیاں مِل مِلا سُرخیاں کرِن مُساگاں

میری ہم عمر، ہم جولیاں مل کر دنداسے سے ہونٹ سرخ کر رہی ہیں

میلے ویس سُہانو دی پھیری کنڈ سُہاگاں

مجھ پر میلے لباس ہی جچتے ہیں۔ سہاگ نے پیٹھ جو پھیر لی ہے

درد ، فرید ! اُجاڑیا ڈُکھڑے ڈِتم ڈُھاگاں

فرید ! درد نے ہمیں اجاڑ دیا۔ اور جدائی کم بختی نے بہت سے دُکھ دیئے

مصرعے :- 17
الفاظ :- 74
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 127 ﴾

گوڑھیاں اکھیاں سدا متوالیاں
رت پیون کان اُبالھیاں

سدا مست، سُرخ رنگ آنکھیں، ہمیشہ خون پینے کی جلد بازی میں ہیں

تن من بنھ بنھ قید کریندیاں   رگ رگ وگ وگ پیچ اڑیندیاں
ایہے زُلفاں دِلڑی کالیاں

یہ سیاہ دل زلفیں تن من کو باندھ باندھ کر جکڑتی ہیں۔ رگ رگ میں بہہ بہہ کر پیچے لگاتی ہیں۔

جان جگر وچ پانون داماں   عشوے ، غمزے ، ناز خراماں
وہ نازک ریتاں چالیاں

جان و جگر میں پھندے لگائیں، عشوے، غمزے، نازو انداز بھری چال کیا خوب نازک طریقے اور انداز ہیں

کرن نہ ٹالے موہن مالے   بئینسر ، بول اتے کٹمالے
کیا پھلوالے ، کیا والیاں

مالائیں، بئینسر، بُولے، کٹمالے، کیا پھلوالے اور کیا بالیاں! موہ لیتی ہیں باز نہیں آتیں

ساڑم دلڑی ڈکھڑیں کٹھڑی   جندڑی لُٹڑی ، سکھڑیں کھٹڑی
ہیا اکھیں دردوں آلیاں

دُکھوں کی ذبح کردہ دل مجھے جلاتی ہے۔ لٹی ہوئی روح جس کے سکھ ختم ہو چکے
اور مزید! آنکھیں! درد کی وجہ سے تازہ زخموں کی طرح ہیں

گھولیے کوچے ، شہر ، بزاراں   سوہن فرید کوں اجڑیاں باراں
ڈِتیاں برہوں ملک نکالیاں

قُربان کئے، گلیاں شہر، بازاریں۔ فرید کو اُجڑے سُنسان ویرانے ہی جچتے ہیں عشق نے ملک بدر جو کیا ہے۔

مصرعے :- 14
الفاظ :- 65
راگ :- آسا

﴿کافی 128﴾

کون کرم نروار

تیغ برھوں دی کٹھیاں کٹھیاں

میرا انصاف کون کرے، میں تیغ عشق کی ذبح کردہ ہوں۔ ذبح کردہ ہوں

انہد بین بجا من موہئیں راول جوگی لٹیاں لٹیاں

انہد بین بجا کر اس نے میرے من کو موہ لیا۔ راول جوگی نے مجھے لوٹ لیا۔ لوٹ لیا

راز حقیقی فاش ڈٹھوسے علم، عمل توں چھٹیاں چھٹیاں

راز حقیقت کو ہم نے برملا دیکھ لیا۔ اب علم و عمل سے چھٹیاں ہی چھٹیاں ہیں

عشق نہیں! ہے آگ غضب دی ہے دھانہہ کریندی ہٹیاں ہٹیاں

عشق نہیں! غضب کی آگ ہے۔ فریاد کرتے کرتے تھک کر مایوس ہو چکی ہوں

کلھڑی چھوڑ کے کیچ سدھایوں اکھیں ملیندی اٹھیاں اٹھیاں

مجھے اکیلی چھوڑ کر تو کیچ روانہ ہو گیا۔ آنکھیں ملتی ہوئی اُٹھی ہوں

جام زہر دے، ظلم قہر دے درد پلیندا گھٹیاں گھٹیاں

درد! زہر اور ظلم و قہر کے جام گھونٹ گھونٹ کر کے پلاتا ہے

عشق فرید نہیں اج کلھ دا روز ازل دی مٹھیاں مٹھیاں

فرید! آج یا کل کا عشق تو نہیں میں تو روزِ ازل سے ہی فریفتہ ہوں

مصرعے :- 26
الفاظ :- 144
راگ :- ملھار

«کافی 129»

گھاٹے عشق دے گھاٹے جاتے ہیں
تاں بھی چُم سر اکھیاں چاتے ہیں

گہرے عشق کے نقصانات مجھے اچھی طرح سے معلوم تھے پھر بھی میں نے چوم کر (عزت واحترام سے) سر آنکھوں پر رکھے ہیں

کھوٹا نینھ انوکھا ویری ہے ‏ مُنہ دھوڑ مٹی، سر کیری ہے
ڈُکھاں سُولاں دِلڑی گھیری ہے ‏ پلو سُول کُپتڑے پاتے ہیں

یہ کھوٹا عشق انوکھا دشمن ہے۔ منہ پہ گرد و غبار، سر میں راکھ ہے درد و رنج نے دل کو گھیر لیا ہے۔ ناہنجار دُکھ میں نے پلو میں ڈال لیے

سجی رات سُنجی تڑپھاندی ہے ‏ تتی توں سُتیں اگ لاندی ہے
ڈُکھی ڈُسک ڈُسک کُرلاندی ہے ‏ بُرے برہوں دے ساہ سنجاتے ہیں

کمبخت تمام رات تڑپتی رہوں، سوؤں تو بد بخت نرم گدیلے آگ لگاتے ہیں دُکھیا ہچکیاں لے لے کر فریاد کرتی ہوں۔ عشق کے بُرے سلُوک میں نے جان لئے

بے واہی وہ وہ واہ میری ‏ ہے ہو ہو عزت جاہ میری
سنج واہ ہے تکیہ گاہ میری ‏ پاتی پیت توں ایہا براتے ہیں

بے چارگی! میری خوب پناہ گاہ۔ ہو ہو بدنامی میری عزت اور جاہ سنسان ویرانے میری تکیہ گاہ۔ محبت میں نے یہ تحفے پائے ہیں

لگی تانگھ پُنل دِی سانگ جڈاں ‏ بھناں چُوڑا، اُجڑی مانگھ تڈاں
اللہ! تھیسِم وصل دا سانگ کڈاں ‏ سیرھے سار سٹیے اگاہے لاتھے ہیں

جب سے پُنوں خان کے انتظار و اشتیاق کی برچھی لگی تبھی چُوڑا ٹوٹا اور مانگ اُجڑی تھی یارب! وصال کا کوئی ذریعہ کب بنے گا۔ میں نے ہار جلا دیے، زیورات اُتار چکی

نہ باجھ ہے باجھ خواری دے ‏ ایہے حال تساڈڑی یاری دے
ڈُکھے گزرن ڈِینھ آزاری دے ‏ مُٹھے نین کُلڑے لاتے ہیں

ذِلت وخواری کے سوا کوئی سہارا نہیں رہا۔ یہ حال ہیں آپ سے دوستی کے۔ رنج آزار و ابتلا کے دن مشکل سے گزر رہے ہیں۔ یہ کم بخت آنکھیں میں نے بے ڈھنگے طریقے سے لگائیں

گَل زُلف پُنل دا پیچ پیُم ‏ ہتھ ہوت دے دِلڑی وِچ ڈِتم
سَٹ سیجھ فریؔد ! بعید تھیُم ‏ ویساں کیچ نہ رھساں جاتے ہیں

گلے میں زلف محبوب کا پیچ پڑا۔ ہوت! کے ہاتھ دل فروخت کر دی۔ فرید! سیج چھوڑ کر دُور ہو چکی - کیچ ہی جاؤں گی، پرسکن ہرگز نہ رہوں گی

سطرے :- 12
الفاظ :- 49
راگ :- تلنگ

﴿کافی 130﴾

ماہی باجھ کُلھی آں
دِلدار بغیر اَوّلی آں

محبوب کے بغیر تنہا۔ دلدار کے بغیر بے ڈھب، بے ڈھنگی ہوں

ماہی جھوک لَڈائی ویندا — سانگ ہجر دے رَلّی آں

محبوب کوچ کر کے جا رہا ہے میں اور ہجر و فراق یکجا ہو گئے ہیں

ترس نہ آوے ہِک تِل تینوں — سخت غماں وِچ گَلّی آں

تجھے تِل بھر ترس نہیں آتا۔ میں سخت غموں میں گل کر تباہ ہو گئی ہوں

ویڑھا کھاوے انگن نہ بھاوے — اگ فراق دی جلی آں

حویلی کھانے کو آتی ہے، صحن ایک آنکھ نہیں بھاتا، میں تو ہجر کی آگ میں جلی ہوئی ہوں

شرم وَنجایمُ ، بھرم گنوایمُ — رُلدی کوچے گلیاں

میں نے شرم گنوایا، بھرم ضائع کیا۔ کوچوں گلیوں میں سرگرداں ہوں

عشق فرید! بہوں ڈکھ ڈیسم — اَج کل موئی بھلّیاں

فرید! عشق۔ ابھی مزید بہت سارے دکھ دے گا۔ تو پھر آج کل میں مرجاؤں تو بہتر رہوں گی

اکثر نسخہ جات میں اسے ''گُلیاں'' لکھا گیا ہے۔ (تلفظ:۔ ویندا۔ ویں دا ، ویڑھا۔ وے ڑھا ، ڈیسم۔ ڈے سم۔)

﴿ کافی 131 ﴾

مصرعے :- 22
الفاظ :- 93
راگ :- بھیروی

٭ مِل مَاہی میں مَاندِیاں
بے وَس ! برہُوں دِی بَاندِیاں

اَے محبوب! مجھے مل تو سہی میں دل گرفتہ، بے بس، پابند عشق ہوں

عِشق اَویڑا ، دُشمن ویڑھا سَس نِناٹاں کرِم بکھیڑا
اَمڑی جُڑ جُڑ لَانوِم جھیڑا بَابل وِیر نہ بھَاندِیاں

عِشق بے ڈھب، گھر میں دشمن، ساس، نندیں آمادہ تکرار۔ ماں بھی تیار ہمہ وقت بر سر پیکار۔ باپ اور بھائی کے لیے سخت ناپسندیدہ

کھیڑے بَھیڑے سخت سَتانوِن نیڑے وَسدے مارَن آنوِن
سینگیاں، سَرتیاں تُہمت لانوِن کَلھڑی پَئی کُرلاندِیاں

بدخُو کھیڑے سخت ستائیں۔ حق ہمسائے مارنے آئیں۔ ہم سن بھی الزام لگائیں۔ تنہا میں کُرلاتی ہوں۔

سیجھ سَڑیندی ، لنبے لیندِی گَانے گَاہنے ، پھُل نہ پیندِی
تُول تَلیندی ، جوڑ جَلیندی روندِی تے غَم کھَاندِیاں

سیجھ جلاتی، شعلے بھڑکاتی ہے۔ عروسی دھاگے، زیورات، پھول نہیں پہنتی نرم گدیلے تلتے بھرپور طریقے سے جلاتے ہیں۔ روتی اور غم کھاتی ہوں۔

ڈُکھڑے پَانواں ، نِینھ نِبھانواں تُوں بِن کَئیں کُوں کُوک سُنانواں
تَپدِئیں ، کھَپدِئیں وَقت وَنجانواں وَل وَل جھوکاں جَاندی آں

دُکھ پاؤں، عشق نبھاؤں تجھ بن کس کو کوک سناؤں۔ تپتے۔ کھپتے وقت گنواؤں، بار بار تیرے ٹھکانوں پر جاتی ہوں

مولیٰ جھوکاں پھیر وَسیسی سَارا روگ اَندر دَا وِیسی
یَار ، فرؔید ! اَنگَنڑ پَوُں پیسی ڈِیسِم بَانہہ سِراندِیاں

اللہ ان ٹھکانوں کو پھر آباد کرے گا۔ اندر کا سارا روگ چھوڑ جائے گا فریؔد! دوست آنگن میں قدم اور میرے سرہانے اپنا بازو بھی رکھے گا

مصرعے :- 50
الفاظ :- 293
راگ :- ملھار

﴿ کافی 132 ﴾

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں

میڈا جسم وی توں، میڈی روح وی توں   میڈا قلب وی توں جند جان وی توں

میرا عشق بھی تُو میرا یار بھی تو۔ میرا دین بھی تُو ایمان بھی تُو   میرا جسم بھی تُو، میری روح بھی تُو میرا قلب بھی تُو، اور جان بھی تُو

میڈا کعبہ ، قبلہ ، مسجد ، منبر   مُصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے ، حج زکاتاں   صوم ، صلاۃ ، اذان وی توں

میرا کعبہ، قبلہ، مسجد منبر، مُصحف اور قرآن بھی تو۔ میرے فرض فریضے، حج، زکواتاں، صوم، صلاۃ، آذان بھی تو۔

میڈا زہد ، عبادت ، طاعت ، تقویٰ   علم وی توں ، عرفان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی تو   میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں

ا زُہد، دَت، اطاعت، تقویٰ۔ بھی تُو، عرفان بھی تُو، میرا ذکر فکر ذوق اور وجدان بھی تُو

میڈا سانول ، مٹھڑا شام سلوناں   من موہن جاناں وی توں
میڈا مرشد ہادی پیر طریقت   شیخ حقائق دان وی توں

میرا سانولے رنگ والا۔ میٹھا، کرشن (محبوب) دلفریب ، من موہن، جاناں بھی تُو میرا مرشد ہادی پیر طریقت شیخ حقائق دان بھی تُو

میڈی آس ، اُمید تے کھٹیا ، وٹیا   تکیہ ، ماݨ ، تراݨ وی توں
میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں   میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں

میری، آس، امید، حاصل، کمائی۔ آسرا۔ مان۔ گھمنڈ بھی تُو۔ میرا دھرم بھرم شرم اور شان بھی تُو

میڈا ڈُکھ ، سکھ ، رونوݨ ، کھلݨ وی توں   میڈا درد وی توں درمان وی توں
میڈی خوشیاں دا اسباب وی توں   میڈے سولاں دا سامان وی توں

میرا دُکھ، سکھ، رونا، ہنسنا بھی تُو۔ میرا درد بھی تُو، درمان بھی تُو   میری خوشیوں کا اسباب بھی تُو۔ میرے آلام کا سامان بھی تُو

میڈا حُسن تے بھاگ ، سُہاگ وی توں   میڈا بخت تے نام نشان وی توں
میڈا ڈیکھݨ ، بھالݨ ، جاچݨ جوچݨ   سمجھݨ ، جاݨ ، سُنڄاݨ وی توں

میرا حُسن اور بھاگ سُہاگ بھی تُو۔ میرا بخت اور نام نشان بھی تُو۔ میرا دیکھنا، بھالنا، جانچنا، پرکھنا، سمجھنا، جاننا، پہچان بھی تُو

میڈے ٹھڈڑے ساہ تے مونجھ مُنجھاری   ہنجڑوں دے طوفان وی توں
میڈے تلک ، تلولے ، سیندھاں ، مانگھاں   ناز نہورے ، تان وی توں

میری ٹھنڈی سانسوں، اشتیاق واضطراب، آنسوؤں کے طوفان بھی تُو میرے ماتھے کے تلک، خال، سر کے بالوں کا چیر، ناز و انداز، بڑائی بھی تو

میڈی میندِی ، کجل ، مساگ وِی توں　　میڈی سُرخی ، بیڑا ، پان وِی توں
میڈی وحشت جوش جنون وی توں　　میڈا گریہ آہ فغان وِی توں

، میری مہندی، کاجل، دنداسہ بھی تُو، میری سُرخی، بیڑا ، پان بھی تُو۔ میری وحشت جوش وجنون گریہ اور آہ وفغان بھی تُو

میڈے شِعر ، عرُوض ، قوافِی توں　　میڈا بحر وی توں ، اوزان وِی توں
میڈا اوّل آخر اندر باہِر　　ظاہِر تے پِنہان وِی

میرے شعر، عروض اور قافیے تو۔ میرے شعروں کے بحر واوزان بھی تُو۔ میرا اول آخر اندار باہر ظاہر اور پنہان بھی تُو

میڈا فردا تے دِیروز وِی توں　　اَلیوم وِی توں آلآن وِی توں
میڈا بادل ، برکھا ، کھمنیاں ، گاجاں　　بارِش تے باران وِی توں
میڈا ملک ملھیر تے مارو تھلڑا　　روہی چولستان وِی توں

میرا آنے والا کل، گُزرا ہوا کل۔ آج کا دن، ابھی کا لمحہ بھی تُو۔ میرا بادل، برکھا، گرج، چمک، بارش اور باران بھی تو
میرا ملک ملھیر اور جان لیوا صحرا، روہی اور چولستان بھی تو

جے یار فرید! قبوُل کرے　　سرکار وِی توں سُلطان وِی توں
نتاں کہتر ، کمتر ، احقر ، ادنیٰ　　لاشئے لااِمکان وِی توں

فرید! اگر یار قبول کرے۔ تب سرکار بھی تُو سلطان بھی تُو۔ ورنہ، کہتر، کمتر، احقر، ادنیٰ۔ لاشئ، لا امکان بھی تُو

﴿کافی 133﴾

مصرعے :- 16
الفاظ :- 88
راگ :- تلنگ

میڈا یار گیا پردیس ڈو وے میاں
گانے گاہنے کیویں پانواں ڑی پانواں

ارے میاں! میرا محبوب پردیس کی طرف جا چکا ہے، عروسی دھاگے، زیورات کیوں پہنوں ری پہنوں

ساڑاں سینددھ تے مانگھ اُجاڑاں بوڑی نوں اگ لانواں ڑی لانواں

سر کے بالوں کے چیر کو جلا ڈالوں، مانگ اجاڑ دوں۔ پراندے کو آگ لگاؤں ری لگاؤں

بَٹھ کجلہ ، بن سُرخیاں ، میندیاں سولیں سانگ نبھانواں ڑی نبھانواں

بھاڑ میں گیا کاجل، بغیر سرخی مہندیوں کے، دُکھوں کے ساتھ نباہ رہی ہوں نباہ رہی ہوں

سجھڑی رات کراں فریاداں ڈینہاں وین ولانواں ڑی ولانواں

پوری پوری رات فریاد کرتی ہوں۔ دنوں میں بین کرتی ہوں ری بین کرتی ہوں

ککرے ، کنڈڑے فرش وچھا کر ڈکھ دی سیجھ سُہانواں ڑی سُہانواں

کنکر، کانٹوں کا فرش بچھا کر، دُکھ کی سیج کا حق ادا کر رہی ہوں ری حق ادا کر رہی ہوں

مُلک ملھیر نہ وُٹھڑم ہے ہے رو رو سندھ ڈو آنواں ڑی آنواں

ملک ملھیر پر میرے لئے بارش نہ ہوئی، ملک ملھیر میں میں آباد نہ ہو سکی رو رو کر شہری علاقے کی طرف آوں ۔ری آوں

بھینڑیں ، ویر تھئے سبھ ویری امڑی مول نہ بھانواں ڑی بھانواں

بہنیں، بھائی سب دشمن ہو گئے ہیں۔ ماں کو بھی بالکل پسند نہیں ہوں ری پسند نہیں ہوں

باجھوں یار ! فریدؔ ! ہمیشہ رت رونواں غم کھانواں ڑی کھانواں

فریدؔ! دوست کے بغیر ہمیشہ خون کے آنسو بہاؤں اور غم کھاؤں ری کھاؤں۔

تلفظ:۔ گانے، گانے ۔ گاہنے، گاں ڑھے ل ۔ سیندھ ۔ سی ل دھ۔ بھینڑیں ، بھے ل ڑی ل ۔ ویری ۔ وے ری

مصرعے :- 23
الفاظ :- 112
راگ :- تلنگ

﴿کافی 134﴾

ناصح ناہی نہ تھی مانع
عشق اساڈا دین ، ایمان

اے نصیحت کرنے والے، روکنے والے رکاوٹ نہ بن۔ عشق ہی تو ہمارا دین اور ایمان ہے

کُنتُ کَنزاً عِشق گواہی پہلوں حُب خُود ذات کُوں آہی
جِئیں سانگے تھیا جُمل جَہان

عشق (کے حق میں) کُنتُ کنزاً، ایک گواہی ہے کہ محبت پہلے اُس ذات کو تھی جس کی وجہ سے کل کائنات وجود میں آئی

عِشق ہے ہادی پرم نگر دا عِشق ہے رہبر راہ فقر دا
عِشقوں حاصِل ہے عِرفان

عشق ہی پرم نگر کا ہادی ہے۔ عشق ہی راہ فقر کا رہبر ہے۔ عشق ہی سے عرفان کا حصول ہے۔

مال عیال دِی بٹھ گھت یاری دنیا ، عُقبیٰ توں تھی عاری
بے سامانِی ہے سامان

بھاڑ میں جھونک مال اور عیال کی دوستی کو۔ دنیا اور آخرت سے فارغ ہو جا۔ یہاں بے سامانی ہی سامان ہے

مذہب ، مشرب "لامذہب" دا لُب ہے سارے اِرث عَرب دا
شاہد ، دَرس ، حَدیث ، قُرآن

"لامذہب" کا راستہ اور طریقہ ہی عرب کی تمام وراثت کا خلاصہ ہے اس پر جملہ کتب، حدیث اور قرآن گواہ ہیں

سِکھ خِلّت ، سَٹ غَیر دِی عِلت ابن العَربی دِی رَکھ مِلت
آکھیم سوہنڑے فَخر جَہاںؒ

ترک کرنا سیکھ "غیر" کی بیماری چھوڑ۔ ابن العربی کی طرف جھکاؤ رکھ یہ مجھے حسین و جمیل (مرشد) فخر جہاںؒ نے کہا ہے

غافِل ، شاغِل ، ناسِی ، ذاکر صالح ، طالح ، مومن ، کافر
سبھ ہے نُور قدیم دا شان

جو ذکر سے غافل ہے۔ جسکا دل ذکر میں مشغول ہے، جسے بھول گیا ہے جسے یاد ہے، نیک ہے، بد ہے مومن ہے یا کافر ہے یہ تمام اُسی نور قدیم ہی کا شان ہے

احد اوہی ہے احمد اوہے مِیم دے اولے دِلڑی موہے
دھیان فرید ! رَکھیں ہر آن

احد وہی ہے۔ احمد بھی وہی ہے۔ میم کے پردے میں دل موہ لیتا ہے۔ فریدؔ! ہر لمحہ خیال رکھنا۔

مصرعے :- 29
الفاظ :- 176
راگ :- ملھار

﴿ کافی 135 ﴾

نینھ لَایم کارن سُکھ وے مِیاں
پئے پلڑے ڈوڑے ڈُکھ وے مِیاں

میں نے تو سُکھ کی خاطر عشق کیا تھا۔ دُہرے دکھ پلے پڑے۔ اَے میاں

نَہ خواہِش دُنیا ، دَولت دِی   نہ شاہی ، شوکت ، صَولت دِی
ہے ہِک دِیدار دِی بُکھ وے مِیاں

نہ دُنیا و دولت کی خواہش نہ شوکت، رُعب و دبدبہ کی۔ بس ایک دیدار کی طلب ہے۔ اَے میاں

نہ قاصِد ، نہ پیغام آیا   نہ خُشک جَواب ، سَلام آیا
گئی گزر عُمر جُھک جُھک وے میاں

نہ کوئی قاصد، نہ پیغام آیا، نہ کوئی رُوکھا سا جواب، نہ سلام آیا تمام عمر اندر ہی اندر گُھلتے گزر گئی۔ اَے میاں

وِچ دِلڑی دَرد ، اَندوہ بھَری   پئی رُوڑی وَانگے چِنڑِنگ ذَری
نِت سَڑِم تتی دُکھ دُکھ وے مِیاں

رنجیدہ دل میں درد یوں داخل ہوا۔ جیسے خَس وخاشاک کے ڈھیر میں ذرا سی چنگاری، ہمہ وقت سُلگ سُلگ کر کمبخت جل اُٹھتی ہے۔ اَے میاں

کہَیں خبر ڈَساں میں ڈَھا لَا دِی   دِل سُنجڑی مُنبڑی مُنڈھ لَا دِی
تھولِی گَالھوں ویندی اے ڈُکھ وے مِیاں

کسی اُتار چڑھاؤ کی میں کیا خبر دوں۔ ویران دل تو ہمیشہ منہ بسورے رہتی ہے معمولی سی بات پر دکھ اُٹھتی ہے۔ اَے میاں

ہیوں عِشق دے مُلک دے مِیراساں   پَوشاک ہے سَو سَٹھ لِیر اساں
ہے بِستر کُھتھڑِی نُکھ وے مِیاں

کائنات عشق کے میر بھی ہم ہیں۔ سو، ساٹھ چیتھڑے ہماری پوشاک اور ہمارا بستر ایک بوسیدہ چٹائی ہے۔ اَے میاں

اِیہو گھَٹیا عِلم ہُنر دَا ہے   کیوں وِسرے ! نَقش پَتھر دَا ہے
سوہنے خَان پنل دا مُکھ وے مِیاں

ہمارے علم وہنر کا حاصل محصول یہی تو ہے۔ حسین وجمیل پنوں خان (محبوب) کا چہرہ! یہ کیسے فراموش ہو سکتا ہے۔ گویا۔ پتھر پہ نقش ہے۔ اَے میاں

ہے چھوٹیئیں لَا دِی دِل کُٹھڑی   ہتھوں ناز بَروچل دے ، مُٹھڑی

اجاں ڈِٹھے نہ ہانس سُکھ وے مِیاں

کم عمری میں ہی یہ مذبوحِ دل، بروچل محبوب کے نازو انداز کے ہاتھوں تباہ ہوئی، ابھی تو اس نے سکھ دیکھے ہی نہیں تھے۔ اے میاں

تھَل مارُو دے وِچ رول گیا   آیا سخت ڈکھاندے وات جیا

تَلے رِیت تَتی اُتوں لُکھ وے مِیاں

جان لیوا صحرا میں سرگردان کر گیا، جان دکھوں کے منہ میں آگئی ہے، نیچے گرم ریت، اوپر گرم ہوا۔ اے میاں

جنّیں ڈِینھ فریؔد توں یار رُٹھن   پِٹ رو رو، کُٹ کُٹ پیٹ مُٹھن

ماری مُک سِینے گُگ کُکھ وے مِیاں

جس دن سے فرید سے محبوب ناراض ہوئے ہیں۔ رونا، پیٹنا فریاد ہے سینے میں مُکا، پہلو میں گھونسا لگا ہے۔ اے میاں

★★★

﴿کافی 136﴾

مصرعے :- 18
الفاظ :- 71
راگ :- بھیروی

وِچ روہی دے رَہندیاں

نَازِک نَازو جَٹیاں

روہی میں نازک، نازو انداز بھری جٹیاں رہتی ہیں

راتیں کَرِن شِکار دِلیں دے   ڈِینہاں وَلوڑِن مَٹیاں

راتوں میں دلوں کا شکار کرتی اور دن کو۔ چھاچھ کی مٹکیاں بلوتی ہیں

گُجھڑے تیر چلاوِن کَاری   سَئے سَئے دِلڑیاں پھَٹیاں

نادیدہ اور کارگر تیر چلا کر بے شمار دِلوں کو گھائل کرتی ہیں

کَر کَر دَرد مَنداں کُوں زَخمی   ہَئے ہَئے بَدھن نہ پٹیاں

درد مندوں کو زخمی کر کے۔ ہائے ہائے! پٹیاں تک بھی نہیں باندھتیں

چھیڑِن بھیڈاں، بَکریاں، گائیں   لیلے، گابے، کَٹیاں

بھیڑیں، بکریاں، بکریوں، گائیں، بھینسوں کے بچے چرانے کے لئے لے کر نکلتی ہیں

کَئی مَسکِین مُسافِر پھاتھے   چَوڑ کَتونے تَرٹیاں

کئی مسکین مسافر پھنس گئے اور اپنا حال تباہ کر بیٹھے

ڈھوہیں دَار فقیر تھیوسے فخر وڈایاں سٹیاں

ہم تو دھوئیں دار فقیر بن چکے۔ فخر اور غرور ترک کر چکے

ہیوں دِلبر دے کُتڑے دَر دے برہوں پیاں گل گٹیاں

ہم تو در محبوب کے سگ ہیں۔ عشق ہمارے گلے کا قلادہ ہے

مُونجھ فرید، مزید ہمیشہ اَج کَل خُوشیاں گھٹیاں

اے فرید! ہمہ وقت مزید انتظار و اشتیاق ہے آج کل خوشیوں کی قلت ہے

★★★

مصرعے :- 16
الفاظ :- 63
راگ :- آسا

﴿کافی 137﴾

ویسُوں سنجھ صباحیں
خالی رہسن جاہیں

شام یا صبح ہم چلے جائیں گے ۔ ٹھکانے خالی رہ جائیں گے

پکھی پردیسی اُبھے سَر دے دو دِن دے خُلقائیں

شمالی تالاب کے پردیسی پنچھی۔ دو دِن کے خُلق اخلاق کی مرہون منت ہیں

مُلک بیگانہ، دیس پَرایا کوجھیاں، کُوڑ بنائیں

مُلک بیگانہ، دیس پرایا۔ بد صورت جُھوٹی بنیادیں

نہ کُئی ساتھی نہ کُئی سنگتی کینکوں دَرد سُناواں

نہ کوئی ساتھی، نہ سنگتی آخر اپنا درد کسے سناؤ

قسمت سانگ ڈِٹھم اے دھرتی امدا کون اِتھائیں

نصیبے کی وجہ سے یہ دھرتی میں نے دیکھی ہے۔ ورنہ۔ کون یہاں آتا

حُسن نگر ڈُو تھیم روانہ یَا رَب! توڑ پُچائیں

حُسن نگر کی طرف روانہ ہوا ہوں۔ یارب منزل مقصود پر پُہنچانا

منگاں دُعائیں! اَللہ سَائیں! وِچھڑیا ڈھول مِلائیں

دعائیں مانگتا ہوں۔ یا اللہ بچھڑا ہوا محبوب ملانا

عِشق فرید بہوں ڈُکھ ڈِتڑے بچھیاں بِرہوں بلائیں

فرید! عشق نے بہت دُکھ دیے ۔ ہجر و فراق کی بلائیں مشتعل اور حملہ آور ہیں

مصرعے :- 22
الفاظ :- 95
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 138 ﴾

ویندیں وَل کیچ ڈو
پُنّل کیندے کاݨ

پُنّل خان! اب کیچ کی طرف کس کے لئے جاتے ہو

جِیندئیں سانول رَل مِل ماݨوں شہر بھنبھور سیوھاݨ

اے محبوب! زندگی کے جتنے دن ہیں مل جل کر بھنبھور، سیوھان کا لطف لیں

تُوں ہئیں! جیوݨ جوگا ساڈِی ڈُکھڑی دِل دا ماݨ

اے درازیٔ عمر کے قابل، تُو ہی تو ہماری دُکھی دل کا مان ہے

ناز ادا دے جانِی! لایو جان جِگر وِچ کاݨ

اے میری جان تُو نے ناز و ادا کے تیر میری روح و جگر میں مارے ہیں

ڈِتڑی جمدئیں امڑی گھُٹڑی غم گھُٹڑی، ڈُکھ ڈاݨ

پیدائش کے وقت ہی نصیبوں جلی ماں نے غم کی گھٹی لگائی، اور دُکھ کی پہلی خوراک دی تھی

اِیں جگ اُوں جگ موئیں جِیندئیں تیڈڑی! جاݨ نہ جاݨ

اس جگ اُس جگ، مردہ، زندہ تیری ہی ہوں۔ تُو جان نہ جان

تُوں بِن گاوݨ، یار! مُٹھی دے وِیݨ تتی دے واݨ

اے دوست! کمبخت کے گیت بھی تیرے بغیر نوحے کی طرز کے ہیں

جے ڈِینھ بھلڑے متر وِی بھلڑے ہے مشہور اکھاݨ

اگر دن اچھے تو احباب بھی بھلے ہوتے ہیں۔ مشہور کہاوت ہے

دَرد مُٹھا چک، چُونڈھیاں پاوے مارِم سُول وَڈاݨ

کمبخت درد! دانتوں سے کاٹتا اور چٹکیاں لیتا۔ اور دُکھ ہتھوڑے مارتا ہے

لیلیٰ، مجنوں، ہیر، زُلیخا سئے لُڑھ گئے ہِیں گھاݨ

لیلی، مجنوں، ہیر، زلیخا۔ مزید بے شمار اس بھنور میں بہہ گئے

باجھوں یار فرید نبھایا جیوے، کیندے تراݨ

دوست کے بغیر بدنصیب فرید۔ کس کے آسرے پر جیئے

مصرعے :- 14
الفاظ :- 54
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 139 ﴾

ہَر جَا حُسن اَزل ہے
صُوفی ! سَمجھ ! سُنجان

ہر جگہ حسنِ ازل ہے۔ اَے صوفی! سمجھ! پہچان

لیسَ کَمِثلہِ شَیٔ سَبھ شئے اُس نُوں جانڑ

اُس کے مِثل کوئی بھی چیز نہیں۔ سب کچھ اُسے ہی جان

یَبقیٰ وَجہُ رَبُک باقِی کُل شَیٔ فَان

تیرے رب کی ذات ہی باقی رہے گی۔ باقی ہر چیز فانی ہے

لَا یَحتَاج سِوی اَللہ* ہے فُقراء دَا شَان**

اللہ کے علاوہ انہیں کوئی ضرورت نہیں، یہی فقراء کا شان ہے۔

لَا موجُود سِوی اَللہ سَاڈا دِین ایمان

اللہ کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں۔ ہمارا دین، ایمان ہے

حق بَاجھوں بِیو باطِل دِھیان رَکھیں ہَر آن

"حق" سے ہٹ کر اور تمام باطل ہے۔ ہر لمحہ یہ دھیان رکھنا

عِلم فرِید ہے حاجِب بے شک بے عِرفان

اَے فرید! بلاشک وشبہ بغیر معرفت کے علم! حقیقت کو چھپانے والا ہے۔

* تمام قلمی نسخہ جات میں "لایحتاج سِوی اَللہ" لکھا گیا ہے۔ (اللہ کے سوا اور کوئی ضرورت نہیں ہے)۔ کچھ مطبوعہ میں (اللہ کی انہیں کوئی ضرورت نہیں)

** ۔ تمام قلمی نسخہ جات میں" فقراء دا شان" لکھا گیا ہے اور مطبوعہ نسخہ جات میں " فقر دا شان "

مصرعے:- 20
الفاظ:- 85
راگ:- بھیروی

﴿کافی 140﴾

هر جا ذَات پُنل دِی
عَاشِق جَاݨ یقین

ہر جگہ "پُنوں" ہی کی ذات ہے۔ اےئ عاشق! یہ یقین سے جان لے

هَر صُورت وِچ یَار دا جَلوه کیا اَسمان ، زَمین

ہر صُورت میں یار ہی کا جلوہ ہے۔ کیا آسمان میں کیا زمین پر

اَحد اَہا بَݨ اَحمدؐ آیا موہیُس چِین مچِین

احد تھا! احمدؐ بن کر آیا چین اور چِین سے ماوراء۔ سب کو موہ لیا

حَاکم ہو کَر حُکم چلائے آپ بَݨے مَسکین

حاکم ہو کر حکم چلائے، خود ہی بنے مسکین

آپ کرے بہہ وَعظ نِصیحت آپ بَجائے بِین

خود ہی بیٹھ کر وعظ نصیحت کرتا اور خود ہی بین بجاتا ہے

جے چاہیں تُوں یَار دَا میلہ سَٹ کَاوڑ بَھٹھ کِین

اگر تو دوست سے ملنا چاہتا ہے تو غصے کو چھوڑ، کینے کو بھاڑ میں ڈال

زَاہد کُوں جا خَبر سُݨاوَو عِشق اَساڈا دِین

زاہد کو جا کر یہ خبر سنادو۔ کہ عشق ہی ہمارا دین ہے

پِیر مُغاں ہِک رَمز سُجھائی سَاجن سَمجھ قَرین

پیر مُغاں (مرشد) نے ایک راز کی بات سُجھائی ہے کہ محبوب کو قریب ترین سمجھو

غَافِل نہ تِھی یَار تُوں ہِک دَم هَر جَاگہ هَر حِین

محبوب سے ایک لمحے کی بھی غفلت نہ کرنا۔ ہر مقام پر، ہر وقت

دِل فرؔید دِی لُٹݨ کِیتے بَݨیا فخر الدِینؒ

فریؔد کا دل لُوٹنے کے لیے! فخر الدینؒ بنا ہے

﴿ کافی 141 ﴾

مصرعے :- 22
الفاظ :- 122
راگ :- بھیروی

ہِکو رَاز ڈِٹھم ہر گال کنُوں
ہِکا رَمز لدُھم ہر چال کنُوں

ہر بات سے میں نے ایک ہی راز اور ہر ادا سے ایک ہی اشارہ پایا۔

ہَر صُورت مَن نُوں مُہندِی اے ہَر مُورت دِل نُوں کُہندی اے
سَبھ نِسبَت یَار نُوں سُہندِی اے ہَر حَال کنُوں ہَر قَال کنُوں

ہر صورت دل کو موہتی ہر مورت دل کو ذبح کرتی ہے۔ دوست کو ہر نسبت جچتی ہے۔ ہر کیفیت ہر قول کے حوالے سے

کِتھے دِلبر بِتھی مَن مُہندَا اے کِتھے عَاشِق ہو کَر روندا اے
کِتھے رَبطُوں فَارِغ ہوندا اے غَم ، نَاز دِی قَید وبَال کنُوں

کہیں محبوب بن کر روح کو فریفتہ کرتا ہے۔ اور کہیں خود ہی محب بن کر گریہ کرتا ہے کہیں تمام بندھنوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔ غم اور ناز حسن کی قید، وبال سے بھی۔

بَدنامِی میرا نَام ہویا غَم کھانوݨ کام دَوام ہویا
رَت پِیوݨ ، شُرب مُدام ہویا چُھٹ پِیو سے شَرم دے جَال کنُوں

بدنامی کیا۔ خود ہمارا نام ہی "بدنامی" پڑ گیا ہے۔ غم کھانا ہمارا مستقل شغل اور خونِ جگر ہمارا دائمی مشروب ہو چکا ہے۔ بہتر ہوا ہے کہ ہم شرم کے جال سے چھوٹ گئے

ڈیکھو حُسن حَقِیقی ظَاہِر ہے کیا اندر ہے کیا بَاہِر ہے
کِتھے نَاسِی ہے کِتھے ماہِر ہے سوہݨاں اپݨے حسن جَمال کنُوں

دیکھو! حسن حقیقی ظاہر ہے۔ کیا اندر اور کیا باہر، کہیں فراموش کر دینے ولا۔ کہیں کامل استاد، وہ خوبرو اپنے حسن و جمال کے حوالے سے

جَڈاں عِشق فرِیدؔ اُستاد تھیا سَبھ عِلم ، عَمل بَرباد تھیا
پَر حَضرت دِل آباد تھیا سَو وَجد کنُوں لکھ حَال کنُوں

فرِیدؔ! جب سے عشق ہمارا اُستاد بنا ہے۔ علم و عمل (کا زعم) تباہ و برباد ہو گیا لیکن! حضرت دِل سو سرمستی اور لاکھ کیفیتوں سے شاد آباد ہو گیا ہے۔

مصرے :- 20
الفاظ :- 79
راگ :- ملھار

﴿کافی 142﴾

ہُݨ دِل بدلایم سُر سَائیں
ڳیا دَردُوں جیڑا جُھر سَائیں

دِل نے اب اپنے سُر (انداز) بدل لئیے ہیں درد کے بوجھ سے رُوح جُھک کر زمین سے جالگی ہے۔

دَرد دے کنڈڑے سینے لَگڑے ہِن دیرینے
پیئے نِکلِن بُھر بُھر سائیں

سینے میں بڑی دیر کے چبھے ہوئے درد کے کانٹے ریزہ ریزہ ہو کر نکل رہے ہیں

ڈُکھڑے روز سَوائے جَئیں ݙینھ سَجَݨ سِدھائے
شہَر بَھنبھورُوں ٹُر سائیں

جس دن سے ہمارے مہربان شہر بھنبھور سے روانہ ہو کر چلے گئے۔ دکھ روزانہ پہلے سے بڑھ کر ہیں۔ سائیں

ݙینھاں ، رَاتِیں مَاتم ڈُکھ آیا سُکھ واٹم
خوشیاں دی تھئی ہُر سائیں

دن رات ماتم۔ دکھ آیا۔ سکھ فرار ہو گئے خوشیاں قید سے نکل بھاگنے والے پرندوں کی طرح "ہُر" ہو گئیں

یار نہ آوے اَکھیاں رو رو ہُٹیاں تَھکیاں
ݙینھ راتیں پھُر پھُر سائیں

دوست نہیں آتا! آنکھیں رو رو کر مایوس، تھک چکی ہیں۔ (پھر بھی اس کی آمد کی بشارت دینے کے لیے)
دن رات پھڑکتی رہتی ہیں

چمڑا ، ماس ! لَوِیراں کپڑے لِیر کتیراں
بِرہوں ڈِتوسے پُر سَائیں

پوست، گوشت دھجیاں کپڑے چیتھڑے عشق نے اکسایا ہے۔

صبر فریؔد نہ آوے گھر کھَاوے ، جَھر تَاوے
دِلڑی کیتم لُر سَائیں

فریؔد! صبر نہیں آتا۔ گھر کھاتا جنگل بھڑکاتا ہے۔ دِل نے مجھے آوارہ، سرگردان کر دیا ہے۔

مصرعے :- 26
الفاظ :- 105
راگ :- ملھار

﴿کافی نمبر 143﴾

ہُݨ عِشق وَنجایُم چَس سَائیں
لَکھ وَار اسا ہِی بَس سَائیں

عِشق نے تمام لذتیں ختم کر دیں۔ اس سے ہماری لاکھ مرتبہ بس ہے۔ سائیں

رَات ، ڈِیہاں تڑپھانواں رو رو حال وَنجانواں
رَحم نہ کِیتو خَس سَائیں

رات دن تڑپتی ہوں۔ رو رو کر حال تباہ کر لیا۔ تُو نے تنکا بھر رحم نہ کیا۔ سائیں

کَلھڑِی پَئی کُرلانواں کھپدئیں عُمر نِبھانواں
دَھانہہ کَراں بے وَس سَائیں

اکیلی! پڑی کُرلاتی پریشانی میں عمر گزارتی ہوں۔ بے بس ہو کر فریادیں کرتی ہوں۔ سائیں

چَاک مِہیں مَن بھاتے مِہنے ڈِیوِم نِنانے
طَعنے مَارِم سَس سَائیں

بھینسوں کا رکھوالا من کو پسند آ گیا۔ نند الزام اور ساس طعنے دیتی ہے

نِندر سَبھو ڈُکھ لائیم سُتڑِئیں سَاتھ لَڈائیم
نہ کَئی خَبر نہ ڈَس سَائیں

نیند نے مجھے یہ سارا دکھ دیا ہے۔ میرے سوتے میں (میرے ساتھی کو لاد کر لے گئے)

پھر نہ کوئی خبر نہ کوئی پتہ۔ سائیں

عِشقوں سُود نہ پَایُم سَارا بھَرم وَنجایُم
جو لگڑِی سو کَس سَائیں

عِشق سے میں نے کوئی فائدہ نہ پایا۔ سارا بھرم گنوایا۔ جو بھی ہوا بس نقصان ہی ہوا۔ سائیں

ڈُکھڑے پَینڈے تھل دے پُور پَوِن پَل پَل دے
دَردیں دِی ہَتھ رَس سَائیں

صحرا کی مشکل مسافتیں۔ لحہ لحہ اندیشوں کے دورے پڑتے ہیں بس۔ دردوں کی رسائی اور گرفت میں ہوں۔ سائیں

دَرد اندوہ گھنیرے کَر دے سُول وَہیرے

نَس بَگیوں دِل کھس سَائیں

درد، اندوہ بے شمار۔ دُکھ جمع ہو کر حملہ آور دِل چھین کر تو رفو چکر ہو گیا ہے سائیں

دَرد فرِیَد سَتایُم ڈُکھڑا نیڑا لائیم

مُنہ ، سِر پَایُم بھَس سَائیں

فرید! درد نے مجھے ستایا۔ نہایت مشکل عشق کر بیٹھی۔ منہ سر پہ راکھ ڈال لی۔ سائیں

★★★

مصرعے :- 20
الفاظ :- 80
راگ :- ملھار

﴿کافی 144﴾

ہُن کیتُم برہوں تنگ سائیں

دل نال اساڈی جنگ سَائیں

عشق نے ہمیں تنگ کر دیا ہے۔ اب دل کے ساتھ ہماری جنگ ہے۔ سائیں

غمزے سخت اَویڑے جھیڑے کَرن بَکھیڑے

نہ کُجھ ترس نہ سَنگ سَائیں

محبوب کے ناز و انداز نہایت پیچیدہ، جھگڑے فساد کرتے ہیں نہ کچھ ترس کرتے ہیں نہ جھجھک

عِشق مَریلے لُٹی آں ہُٹی آں ، مُٹھی آں ، کُٹھی آں

تَن مَن چُور چُڑنگ سَائیں

جان لیوا عشق کی لُوٹی ہوئی۔ مایُوس ہو چکی۔ تھک گئی۔ مذبُوح ہوں جسم و رُوح ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں سائیں

گُزریئے ویلھے سُکھ دے جی جَکھدے پیا ڈُکھدے

رَگ رَگ تے انگ انگ سَائیں

سُکھ کے وقت بیتے۔ رُوح اندر ہی اندر گُھلتی۔ رگ رگ اور انگ انگ دُکھتا ہے۔ سائیں

دَرد اَندوہ پُرانڑے جُھردی جَھور جُھرانڑے

یَار مِلیم دِل سَنگ سَائیں

یہ پُرانے درد اندوہ ہیں۔ دُکھوں کے بوجھ سے ٹُوٹ چکی ہوں پتھر دل دوست جو ملا ہے۔ سائیں

عِشق عَلامَت ظَاہِر سُول گھَنڑے تَن لاغر

سَاوا ، پِیلا رَنگ سَائیں

عشق کی علامت عیاں ہے۔ دکھ بے شمار، تن لاغر، سبز، پیلا رنگ سائیں

نِینھ نِرالی ڈَاتِے مِلی فرِیدؔ بَراتے

گیا نَامُوس تے نَنگ سَائیں

عشق عجیب عطیہ ہے۔ فریدؔ یہ تحفہ ملا ہے کہ ننگ و ناموس ہی نہ رہا

تلفظ:۔ اویڑے، اوے ڑے۔ جھیڑے، جھے ڑے۔ بکھیڑے بکھے ڑے۔ پُرانڑے، پُراں ڑے ں۔

جُھرانڑے ، جُھ راں ڑے

﴾کافی 145﴿

ہے صدقے گھولے یار توں

مصرعے :- 16
الفاظ :- 75
راگ :- تلنگ

اِیہو جیڑا نینھ نپتّاں

یہ میری عشق پروَرہ رُوح دوست پر قربان

شالا حُسن ، جوانی مانئیں مُٹھڑی دِل دا ونّاں

خُدا کرے! تو حُسن وجوانی کا لطف لے۔ اَے فریفتہ دل کے دُلہا

تھل تیڈے چتر انگ وی تیڈے مُلک ملھیر دا بنّاں

صحرا تیرے، صحرائی میدان بھی تیرے۔ مُلک ملھیر کے مالک

ڈُکھ دا حال نہ تھیوِم پُورا چتراں سو سو پنّاں

میرے دُکھ کا حال پورا ہی نہیں ہوتا۔ سو سو صفحات نقش کرتی ہوں

جے توں آنویں ، تن من ڈیساں پیر پرم دا چھنّاں

اگر تُو آئے تو اپنا آپ اور اپنی رُوح کو مُرشد عشق کی نذر (چُوری کا کٹورا) بنا کر پیش کروں گی

بیعت کر کے عِشق کڈھایُم عِلم ، عمل توں ہنّاں

عشق نے ہمیں بیعت کر کے، علم وعمل سے حدبندی کرادی۔

سوہنْیاں دے وِچ وصف وفا دے میں اے گالھ نہ منّاں

حسینوں میں وفا کے اوصاف! میں یہ بات تسلیم نہیں کرتا

برہوں فریدؔ تھیوسے ساتھی سبھ شئے توں جی بھنّاں

فریدؔ! جب سے عشق ہمارا ساتھی بنا ہے ہر چیز سے جی اُٹھ گیا ہے

تلفظ:- نپتّاں ،نِ پتّا ں۔ جیڑا، جی ڑا۔ مانئیں، ماں ڑے ں۔ تھیوِم، تھی وِم۔

مطبوعہ دواوین میں کافی نمبر 145 کا معاملہ **وطن بیگانے دل نہیں آوناں**

نوٹ:۔ اس کافی کا ظہور پہلے پہل مطبوعہ نسخہ عزیز الرحمٰن میں ہوا انہوں نے صفحہ 471 پر نوٹ لکھا ہے کہ "یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں پائی گئی۔ غالباً یہ کافی حج کے ایام میں لکھی گئی ہو گی
مولانا نور احمد فریدی نے اسی نوٹ کا حوالہ دے کر لکھا ہے
یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں ہے" ہاں البتہ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم نے

اسے بڑے اہتمام سے اپنے مرتبہ دیوان میں جگہ دی ہے۔۔۔" صفحہ 171 حصہ دوم دیوان فریدی

اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اس سلسلے میں مولانا نور احمد فریدی نے خود کوئی تحقیق نہیں کی۔ بس مولانا عزیز الرحمٰن کی اقتداء میں یہ کافی 145 نمبر پر اپنے مرتب کردہ دیوان میں شامل کر دی ہے۔

ان کے بعد کے لوگوں میں پہلے پہل مہر عبدالحق نے اس کو الگ کافی ماننے اسے انکار کرتے ہوئے اپنے مرتب کردہ دیوان فرید "پیام فرید" میں شامل نہیں کیا۔

قیس فریدی جن کے کام کی بنیاد پیر بخش کورائی کا قلمی نسخہ تھا انہوں نے بھی بلا سوچے سمجھے اس کافی کو دو مرتبہ شامل کیا ہے حالانکہ نسخہ پیر بخش میں یہ کافی صرف 61 پر ہی ہے۔

صدیق طاہر۔ افضل خان۔ آصف خان، خان شفقت تنویر مرزا۔ حمید اللہ ہاشمی کا کام تحقیق کرنا تو نہیں تھا لہٰذا ان کے پاس بھی یہ کافی موجود ہے۔ نسخہ طاہر کوریجہ میں نہیں ہے۔

ہم ایک بار پھر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اس وقت ہمارے سامنے موجود 20 کے قریب قلمی نسخہ جات میں یہ کافی صرف 61 پر ہی ہے دوسری مرتبہ شامل نہیں کی گئی۔

لہٰذا ہم اس کافی کی فنی شکل پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے کیونکہ یہ کافی ہی نہیں ہے بس معمولی تبدیلی اور توڑ مروڑ ہے۔ کافی نمبر 61 کا۔

2/12/2011۔ بارہ بجے رات۔ کوٹ مٹھن لائبریری۔ حتمی پروف ریڈنگ 10 اپریل 2013ء خان پور

کافی 146

مصرعے:۔ 29

الفاظ:۔ 146

راگ:۔ بھیرو اصل

تُم بے شک اَصل جہاں کے ہو

بلاشبہ کائنات کی بنیاد تم ہی ہو۔

نہ تم فرشی نہ تُم عَرشی نہ فلکی نہ اَرضی ہو

ذات مُقدس ، نُور مُعلّٰی آئے وِچ اِنساں کے ہو

تم فرشی، عرشی، فلکی، ارضی نہیں۔ ذاتِ مقدس، نورِ معلّٰی ہو اور انسان کے اندر (روپ میں) آئے ہو

روتے ہو ، کتھے ہنستے ہو کتھے عاشق تے مَعشُوق بَنْو

اَپنا بھیت بَتاؤ رے تُم کون ہو بَھلا کہاں کے ہو

کہیں روتے، کہیں ہنستے ہو۔ کہیں عاشق اور کہیں معشوق بنتے ہو۔ اپنا بھید تو بتاؤ! تم کون ہو! بھلا کہاں کے ہو

رُوپ اَنوکھے ، طور اَویڑے نازِک چالِیں مَن موہنْیاں

ناز ، نزاکت ، حُسن مَلاحت صَاحِب سَب سَاماں کے ہو

انوکھے رُوپ، پیچیدہ طور طریقے، فریفتہ کر دینے والی چالیں۔ ناز، نزاکت حُسن، ملاحت، "قتلِ عاشقاں" کے تمام سامان کے مالک ہو

کِتھ جاہِل ، کِتھ فاسِق ، فاجِر اَپنا آپ گُماتے ہو
کِتھ عارِف ، کِتھ اہل حقائق واقِف سِر نہاں کے ہو

کہیں جاہل، فاسق، فاجر بن کر خود کو چھپاتے ہو۔ کہیں عارف کہیں اہل حقائق پوشیدہ راز سے آگاہ ہو

کعبہ ، قِبلہ ، مسجِد ، مندر دَیر ، کنِش سب تُجھ میں ہے
صَوم ، صَلاۃ کے خود ہو والی کیوں پابند گُماں کے ہو

مسلمانوں کا کعبہ، قبلہ، مسجد۔ مندر ہندوؤں کی عبادت گاہ، عیسائیوں کا کنیسہ سب تجھ میں ہے۔ روزہ نماز کے مالک بھی تم خود ہی ہو۔ تم نے اس یقین کی بجائے، خود کو گمان کا پابند کیوں کر لیا ہے

غیر تُمھارا مَحض مُحال اے اِس جَگ میں اور اُس جَگ میں
دُنیا تُم ہو ، عُقبیٰ تُم ہو مالِک کَون مکاں کے ہو

تمھارا غیر! نہایت مشکل ہے، اِس دُنیا اور اُس دنیا میں تم ہو، عقبیٰ تم ہو، کون و مکان کے مالک بھی تم ہی ہو

وَعظ نصیحت ، رَمز فریدی سوچ سُنجانُو دَم دَم سے
اَپنی عَظمت یاد کَرو ! کیوں تھئیے یُوسف زِنداں ہو

فرید کی نصیحت اور راز کو سوچ کر پہچانو، پہلے سانس کے وقت سے اپنی اُس عظمت کو یاد کرو کے قید خانے والے یوسفؑ کیوں بن کر رہ گئے ہو

﴿کافی 147﴾

مصرعے :- 12
الفاظ :- 46
راگ :- بھیروی

ڈِٹھڑی یار ! بَھلائی
ہِک تِل تَرس نہ آیو

اے دوست! تیری، بھلائی دیکھ لی۔ تجھے تِل بھر ترس نہ آیا

پا گلواڑی سُتڑوں ویندِئیں نہ مُکلایو

گلے لگ کر سو یا۔ لیکن جاتے وقت الوداع بھی کہا

سہجُوں کول بلھا کے کیوں جَانی دِل چایو

خوشی سے اپنے پاس بلا کر۔ پھر اَے محبوب کیوں دل اُٹھالیا

ہے ہے یار بَروچل کَنئیں میں تُوں بَرمایو

ہائے ہائے! اے دوست بروچل! کس نے تجھے مجھ سے بدگمان کر دیا

جے ہاوِی اے نیت کیوں وَت یاری لایو

اگر یہ تمھاری یہی نیت تھی تو پھر دوستی کی ہی کیوں تھی

جاݨ فرید نکمڑی مُفت ڈُکھاں وِچ پایو

فرید کو ناکارہ جان کر تُو نے بلاوجہ دُکھوں میں ڈال دیا

مصرے :- 22
الفاظ :- 98
راگ :- بھیروی

﴿کافی 148﴾

کر یار اَساں وَل آنوݨ دِی
اَج سَہج کنوں اکھ پھُرکے وو

اَے دوست ہماری طرف آنے کی کوئی تدبیر کر (جلد سے جلد پہنچ) آج خوشی سے آنکھ پھڑک رہی ہے

گُزری ڈُکھ ڈُہاگ دِی وَارِی روہی گُل پھُل نال سِنگاری
مُد مستانی ، ڈِینھ ملھاری باد شُمالی لُرکے وو

دُکھ اور بیوگی جیسی حالت کی نوبت گزر گئی۔ روہی پھولوں سے سنگھار کئے ہوئے ہے، مستانہ موسم ،ابر آلود دن۔ بادِ شمال لہلہارہی ہے

کیتی بھاگ سُہاگ اُتاوَل رُت آئی کر تُرت اُہابَل
کݨ مݨ کݨیاں رِم جھم بادَل بارِش ہُرکے ہُرکے وو

سُہاگ اور خوش قسمتی کا موسم لپک کر آیا ہے۔ بوندا باندی۔ بادلوں کی رم جھم۔ بارش کے ہلکے ہلکے چھڑکاؤ

سِدھڑی تھِئی وَل قِسمت پُٹھڑی آپے مَنڑی رَاحت رُٹھڑی
سوہݨی مَوسم ، روہی وُٹھڑی وَحشَت ڈِو دِل سُرکے وو

اُلٹی قسمت دوبارہ سیدھی، ناراض راحت خود بخود راضی ہوگئی۔ خوب صورت موسم، روہی پہ بارش، وحشت کی طرف دل سرکتا ہے

ٹھڈڑیاں ہیلاں پُورب وَالیاں کجلے بادَل ، بسریاں کالیاں
سینگیاں سَرتیاں کُوں خوشحالیاں ہک وَیرݨ پئی گُرکے وو

پُورب کی ٹھنڈی ہواؤں کی لہریں۔ کاجل رنگے اور سُرمئی بادل۔ ہم عمر، ہم جولیوں پہ خوشحالیاں صرف ایک حاسد ہی ہے جو پڑی کُڑکُڑ کرتی ہے

آپے یار! فرید سنبھالیُم سوہنے سانول پیتاں پالیُم
بختیں سُنجڑی سختی ٹالیُم جی مُسکے دِل مُرکے وو

فرید! دوست نے خود بڑھ کر مجھے سنبھال لیا۔ خوبرو محبوب نے پریت کی لاج رکھی۔ خوش بختیوں نے منحوس سختی کو ٹالا۔ روح مسکراتی۔ دل مُبتسم ہے

مصرے :- 18
الفاظ :- 79
راگ :- تلنگ

﴿کافی 149﴾

کئیں پایا باجھ فقیراں
جَذبہ ءِ عِشق کی لذت کو

جذبہ عشق کی لذت کو فقیروں کے علاوہ کس نے پایا

کُل شَئے وِچ کُل شَئے ڈِٹھوسے ہَمہ اوست دَا دَرس کتوسے
بَرکت ، صُحبت پیراں پی کَر بَادہ ءِ وَحدَت کو

ہر چیز میں ہم نے سب کچھ دیکھا۔ ہمہ اوست کا درشن کیا۔ اپنے پیران عظام کی برکت اور صحبت سے وحدت کی مئے پی کر

جَب مَدہوشی نَاز ڈِکھایا عُریانی نے کیا رَنگ لایا
خِرقہ پَاڑ لَویراں پہنیُم رِندی خِلعت کو

جب سرشاری نے ناز دکھایا۔ تو پھر۔ بے حجاب اظہار نے کیا خوب رنگ لگایا۔ ہم نے پیروں والا مخصوص لباس چیتھڑے کر دیا اور رندانہ لباس پہن لیا

دَرد مَنداں کوں دَرد سَلامت بَار مُحبت ، پَنڈ مَلامَت
دُکھ دُکھ اُٹھدِیاں پیڑاں گھول گھتاں سبھ رَاحَت کو

درد مندوں کے لئے درد، بارِ محبت، ملامت کی بھاری گٹھڑی ہی میں سلامتی ہے۔ سُلگ سُلگ کر درد جاگ اٹھتے ہیں۔ ان آلام پر تمام راحت کو قربان کر دوں

عِشق فرِید کئی گھر لُوٹے رُلدِیاں پھردِیاں جَنگل بُوٹے
سَئے سَسیاں ، لکھ ہیراں ڈیکھو عِشق کی شِدّت کو

فرید! عشق نے کئی گھر لوٹے، جنگلوں، جھاڑیوں میں بے شمار سَسیاں اور لاکھ ہیریں سرگردان ہیں۔ عشق کی شدت تو دیکھو

مصرعے :- 23
الفاظ :- 110
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 150 ﴾

نینھ نبھایا سخت بُرا ہے
بار اَجل سِر باری بھلو

کم بخت عشق بہت بُرا ہے۔ جیسے سَر پہ موت کا بہت بڑا بوجھ ہو

مارُو مُحِب ملھیر سِدھایا وَلدا گئی پیغام نہ آیا
پھردی شہر اَواری بھلو

جان لیوا محبُوب ملھیر روانہ ہو گیا۔ واپس کوئی پیغام تک نہ آیا۔ شہر میں آوارہ پھرتی ہوں

کیچ ویاں دی خبر نہ آئی روندیں گل گئی عُمر اجائی
یار نہ کیتم کاری بھلو

کیچ جانے والوں کی کوئی خبر تک نہ آئی، روتے روتے بے کار میں عُمر ضائع ہو گئی۔ دوست نے کوئی مداوا نہ کیا۔ کیا خوب کیا۔

ڈُکھڑے ڈوڑے آئیم پکھڑے تاڑے ڈھٹرے، ٹوبھے سُکڑے
دِلڑی دردیں ماری بھلو

دُہرے دُکھ میرے نصیب میں آئے۔ گھر گر گئے۔ تالاب سُوکھ گئے۔ دِل کو دُکھوں نے مار دیا۔ کیا خوب

کنکرے، کنڈڑے، راہ جبل دے اَوکھے پینڈے مارُو تھل دے
سُولیں ساڑی، ہاری بھلو

کنکر، کانٹے، پہاڑی راستے، جان لیوا صحرا کی مشکل مسافتیں دُکھوں کی جلائی ہوئی۔ اب بہت زیادہ ہار چکی ہوں

ریت تھلاں دی پیر پچالے جھلکن چھلکن لکھ لکھ چھالے
پلڑے بیٹم خواری بھلو

صحراؤں کی ریت پاؤں جُھلسائے۔ لاکھوں چھالے جھلکتے، چھلکتے ہیں۔ بے حد و اندازہ خُواری پلے پڑی

روہ، ڈُونگر دیاں اَوکھیاں گھٹیاں مارُو تھل دیاں ڈُکھڑیاں پٹیاں
وہ وہ یار دی یاری بھلو

پہاڑوں کی مشکل گھاٹیاں، جان لیوا صحرا کے دُکھ دینے والے طویل راستے، واہ واہ دوست کی دوستی۔ کیا خوب

عشق فرید نہ کیتم بھلا ہئے ہئے تھیم نہ بخت سوّلا
ویندم ہوت وِساری بھلو

فرید عشق نے کوئی بھلائی نہ کی۔ ہائے ہائے خوش بختی ہمارے قریب بھی نہ آئی۔ ہوت (محبوب) سب کچھ فراموش کئے جا رہا ہے۔ کیا خوب

﴿کافی 151﴾

سرے :- 18
الفاظ :- 95
راگ :- بھیرو

ہر دِل جو دِلدار - یار مُھنجو
سوہنْیَن جو سَردار - یار مُھنجو

ہر دل کا دلدار ہے۔ میرا دوست۔ خوبرُوں کا سردار ہے۔ میرا دوست

کِتھ مُلاں ، کِتھ آمِر ، ناہی کِتھ مَنصُور تے دَار - یار مُھنجو

کہیں مُلاں، کہیں حکم دینے، کہیں روکنے والا۔ کہیں منصور کہیں سُولی ہے۔ میرا دوست

آپ چھپائے راز حَقِیقی آپ کَرے اِظہار - یار مُھنجو

خود ہی حقیقت کا راز چھُپائے۔ خود ہی اس کا اظہار کرے۔ میرا دوست

کِتھ بُلبُل ، کِتھ گُل جی صُورَت بَرگ کِتھاں ، کِتھ خَار - یار مُھنجو

کہیں بُلبل، کہیں گُل کی صورت میں۔ کہیں برگ، کہیں خار۔ میرا دوست

کِتھ سُرخی ، کِتھ نَاز نِزاکت کِتھ کَجلہ، کِتھ دھار - یار مُھنجو

کہیں سُرخی، کہیں ناز و نِزاکت۔ کہیں کاجل، کہیں کاجل کی دھار۔ میرا دوست

کِتھ ڈھولک ، کِتھ تَان ، تَرانہ کِتھ صُوفی سَرشَار - یار مُھنجو

کہیں ڈھولک، کہیں تان ترانہ۔ کہیں صُوفی سرشار۔ میرا دوست

کِتھ عَابِد ، کِتھ نَفل دوگانہ کِتھ کَیفی مَیخوار - یار مُھنجو

کہیں عبادت گزار، کہیں نفل دوگانہ۔ کہیں مست میخوار۔ میرا دوست

کِتھ عَاشِق ، کِتھ دَرد کَشالے کِتھ دِلبَر غَمخوار - یار مُھنجو

کہیں عاشق، کہیں دُکھ مصیبتیں۔ کہیں دِلبر غمخوار۔ میرا دوست

یار ، فرِیؔد نَہیں وِچ پَردے خود پَردہ ہے یار - یار مُھنجو

فرِیؔد! دوست پردے میں نہیں۔ خود پردہ ہی دوست ہے۔ میرا دوست

مصرعے :- 20
الفاظ :- 114
راگ :- جے جے ونتی

﴿ کافی 152 ﴾

پریں ! اج نہ ڈِگوسے کل ہی سہی
اِیہو وطن بیگانہ کُوڑا کُوڑ ٹِکاݨاں

اَئے پیارے! ہم آج نہ گئے تو کل سہی، یہ بے گانہ وطن فانی بے بنیاد ٹھکانہ ہے۔

رَنگ گُل پُھل ڈیکھ کے بُھل نہ بہیں   سِدھے رَاہوں سَالِک رُل نہ بہیں
اِیں جَگ دِی جَگھ مَگھ سَمجھ بہانہ

رنگ، گل، پھول دیکھ کر بُھول نہ بیٹھنا، اَئے سالک سیدھے راستے سے بھٹک نہ بیٹھنا اس کائنات کی چمک دمک کو ایک بہانہ سمجھ۔

اے نَگری ، دیس پَرایا ہے   اِتھ آسرا رَکھݨ اَجایا ہے
مُنڈُھوں رَہݨ نہ ڈیندے کَرِن رَوانہ

یہ نگری بیگانہ دیس ہے، اس سے کوئی اُمید، آسرا رکھنا فضول ہے، یہاں پر ہر گز نہیں رہنے دیتے! روانہ کر دیتے ہیں۔

تھی غَافِل اَصلوں ہِک نہ گھڑی   ہُݨ ہَتھ مَل مَل پَرتاپ ذَری
اَجّھو مَوت نے بھیجیا لِکھ پَروانہ

یہاں ایک لمحے کے لیے بھی غفلت سے نہ رہ، اب ذرا کفِ افسوس مَل کر پشیمان بھی ہو لے، موت کا لکھا ہوا حکم نامہ ابھی آیا۔

بَٹھ دُنیا فَانی دیس اِیہو   سَبھ مَکَر ، فَریب دا ویس اِیہو
کیا ناز نِہورے ، تان ، تَرانہ

بھاڑ میں جائے یہ فانی دنیا، یہ سب مکر و فریب کا لبادہ ہے، کیا ناز نہورے، تان ترانہ۔

کر توبہ استغفار سَدا   رکھ بِدعت ، شِرکوں عار سَدا
تھی محض موحِد صاف یگانہ

ہمیشہ توبہ استغفار کر، بدعت اور شرک سے ہمیشہ پرہیز کر، بالکل صاف، مُصفا بے مثال توحید پرست بن

رَبّ باجھ فریدؔ نُوں آس نہیں   اِیہا عمر سبھو ہِک پاس نہیں
کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

رَبّ کے علاوہ فریدؔ کو کسی سے اُمید نہیں، یہ تمام عمر دن رات کا آٹھوں حصہ بھی نہیں ہے، زمانہ کسی کے بھی ساتھ وفا نہیں کرتا۔

﴿کافی 153﴾

یہ کافی مورخہ 5 محرم الحرم 1297
ھجری 8 دسمبر 1879 کو مدینہ منورہ
کے سامنے پہنچنے پر تخلیق ہوئی

مصرعے :- 18
الفاظ :- 60
راگ :- پہاڑی

تھیواں صدقے صدقے
آیا شہر مدینہ
میں صدقے صدقے جاؤں شہر مدینہ آگیا ہے۔

سُکھ دی سیجھ سُہایم ڳیا ڈُکھڑا دیرینہ
میں نے سکھ کی سیج کا لطف لیا۔ دیرینہ دُکھ دور ہوا

نہ رو دِلڑی لُٹڑی نہ ڈُکھ سُنجڑا سینہ
اَے لُٹی ہوئی دِل! نہ رو۔ اَے ویران سینہ دُکھی نہ ہو

سِجھ سونے دا اُبھریا ڈِٹھڑا نیک مہینہ
سونے کا (طلائی) سورج اُبھرا۔ نیک مہینہ دیکھا ہے۔

حَرم مُعلّیٰ روشَن ہے نُورِی آئینہ
حَرمِ معلی روشن، نُوری آئینہ ہے۔

عَرَب دِی دھرتی سَاری سوہنٹی صَاف نگینہ
عرب کی ساری زمین، خوبصورت، صاف نگینہ ہے۔

مِلسی جیرھا رَکھسی صِدق، ثَبوت یَقِینہ
وہی مِلے گا (واصل ہو گا) جو صدق، ثبات اور یقین رکھے گا۔

تِھیا شیَطان پَسیلا مَر ڳیا نَفس کَمینہ
شیطان ایک طرف ہٹ گیا، نفس اَمارہ کو موت آگئی۔

خَبر فرِیدؔ سُنٹیوسے مِلسوں شَب آدِینہ
فریدؔ ہم نے خبر سنی ہے کہ جمعہ کی رات کو ملیں گے۔

اس کافی کو فریضہ حج ادا کرنے اور مدینہ منورہ کی زیارت
کے حوالے سے کہی جانے والی کافیوں میں شمار کیا جاتا ہے
ماہ ذی الحج 1296 ھجری 1879 عیسوی

مصرعے :- 40
الفاظ :- 222
راگ :- بھیروی

﴿کافی 154﴾

ہے عِشق دَا جَلوہ ہَر ہَر جا
سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اَللہ

خُود عَاشِق خود مَعشُوق بَنِیا سُبحَانَ اللہ سُبحَانَ اللہ

ہر ہر مقام پر عشق کی جلوہ نمائی ہے سُبحان اللہ سُبحان اللہ / خود عاشق اور معشوق بنا۔
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

خُود بُلبُل تے پَروانہ ہے گُل ، شمع اَتے دِیوانہ ہے
تھی چَاند چکور نُوں موہ لِیا سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

خود ہی بلبل اور پروانہ ہے اور خود ہی گل، شمع اور دیوانہ ہے / خود ہی نے چاند ہو کر چکور کو موہ لیا ہے
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

کَڈیں مُوسیٰؑ تھی مِیقات چڑھے وَل وَعظ کرے ، تَوریت پَڑھے
کَڈیں عِیسیٰؑ ، یَحیٰؑ ، زَکَریاؑ سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

کبھی موسیٰؑ ہو کر میقات پر چڑھتا ہے پھر وعظ کرتا، تورات پڑھتا ہے، کبھی عیسیٰؑ، یحییٰؑ اور زکریاؑ ہے۔
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

کِتھے شَاد ، کِتھے دِل تَنگ ڈِسے کِتھے صُلح ڈِسے کِتھے جَنگ ڈِسے
تھیا شَان جَلال ، جَمال اَدا سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

کہیں خوش و خرم، کہیں دل تنگ نظر آئے، کہیں صلح اور کہیں جنگ نظر آئے، اس طرح، جلال اور جمال دونوں کا شان بر ملا ہو گیا۔ سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

کِتھے رَاز اَنا اَلحَق فَاش تھیا کِتھے سُبحَانِی دَا وِرد پَڑھیا
کِتھے اِنِّی عَبد رَسُول کِہیا سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

کہیں منصور کی شکل میں انا الحق کا راز فاش ہوا۔ کہیں بایزید کی شکل میں "سبحانی کا ورد پڑھا۔ کہیں
" انی عَبد رَسُول" کہا۔ سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

ہِن ہَستی دے نیرنگ عجب   ہِن حُسن ازل دے ڈھنگ عجب
بے رَنگ بہ ہرہر رَنگ رَچیا   سُبحَانَ اللہ سُبحَانَ اللہ

ھستی کے شعُبدے، جادو عجیب ہیں، حُسنِ ازل کے ڈھنگ عجیب ہیں بے رنگ ہر ہر رنگ میں رچا/ بچا ہوا ہے
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

ہے محض مَقام تحیُّر دا   بَٹھ حِیلہ دَرک تفُکر دا
ہِیں ڈُونگھڑے ڈِیہہ ڈو ہتھ نہ پَا   سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

یہ تو فقط حیرت ہی کا مقام ہے، ادراک اور تفکر کی حیلہ سازی چھوڑ اس گہرے جہان میں ہاتھ نہ ڈال۔
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

تَقدِیس کتھاں تَنزِیہہ کتھاں   تقیَید اَتے تَشبِیہہ کتھاں
ہے حیرت ۔ سِکھ تَسلیم رَضا   سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

کہیں مقدس ہونا، کہیں الگ تھلگ ہونا، کہیں پابندی کہیں شَباہت۔ یہ سب مقام حیرت ہیں۔ تُو تو بس تسلیم و رضا سیکھ۔
سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

تھئی عُمر تلف برباد سَبھو   ہیہات سَبھو فریاد سَبھو
مَر مَردئیں تیئں نہ پِیُم سَمآ   سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

اگر یہ نہ سمجھے تو۔ تمام عمر تلف و برباد ہو گئی حاصل ہیہات اور فریاد ہے ،مرتے دم تک
خبر نہ ملی/ نظر نہ آیا۔ سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اَللہ

ہے پِیت فریؔد دِی رِیت عجب   ہے درد تے سوز دِی گیت عجب
سُنڑ سمجھو سَارے اہل صَفا   سُبحَانَ اَللہ سُبحَانَ اللہ

اے تمام اہل صفا سنو اور سمجھو فرید کی پریت کا طور طریقہ عجیب ہے اور درد اور سوز کا گیت بھی عجیب ہے۔ سُبحَان اللہ سُبحَان اللہ

* نوٹ:۔ عام طور پر اسے " خود عاشق تے معشوق بنٹیا" لکھا گیا ہے معتبر نسخہ جات میں خود عاشق خود ۔۔۔۔ ہے۔

مصرے :- 38
الفاظ :- 163
راگ :- جوگ

﴿ کافی 155 ﴾

آ پہنتم جیندئیں مکّے
اِیہیں شہر مُبارک بکّے

زندگی میں ہی مکۃ المکرمہ، اس شہر مبارک بکّہ آ پہنچا ہوں۔

وَہ دیس عَرب دِیاں چالیں خُوش طَرحیں ، خُوب خِصالیں
گیاں وِسر وَطن دِیاں گالھیں کَیا خویش قبیلے سکّے

دیس عرب کے کیا خوب انداز ہیں، خوش اطوار، خوب خصال، عزیز و اقرباء، قبیلہ تو کیا، وطن کی باتیں بھی بھول گئیں

ہے لَذّت وَادھو وادھی ہے ہَر دَم ڈُوڑی شَادِی
ہَر ویلھے تانگھ زیادی کَئی ہارے تے کَئی تھکّے

روز بروز لذت بڑھ کر ہے، ہر لمحہ دُہری خوشی، ہر لمحہ چاہت و انتظار فزوں تر ہے، کوئی ہار جاتا ہے، کوئی تھک جاتا ہے

ہِن پتھَر سیجھ پُھلاندی ہے دُھوڑی تُول گُلاندِی
شب بَاد صَبا مَن بھَاندی تا صُبح جھلیندِی پکّھے

پتھر! پھولوں کی سیج، گرد و غبار! پھولوں والا نرم گدیلا تمام رات پسندیدہ بادِ صبا صبح تک پنکھے ہلاتی رہتی ہے۔

اَنگُور ہزار مَتیرِن خَربُوزے ، پِنڈ ، کَثیرِن
رُمّان صَغیر کَبیرِن چُنڑ دَانڑے مَارُوں پھکّے

ہزار انگور، تربوز ہیں۔ خربوزے، کھجوریں کثیر، انار چھوٹے، بڑے، دانے چن چن کر پھکے مارتے ہیں۔

ہے مُلک مُقدّس نُورِی ہے جَنت حُور قَصُورِی
بِن عَاشِق پَاک حَضُورِی بیا کون قدم اِتھ رَکھے

یہ مقدس نوری ملک ہے، حور قصور سمیت جنت ہے۔ پاک حضور کے عاشقوں کے علاوہ یہاں کون قدم رکھے

وَنج ڈِٹھم مَدینہ عَالی جِتھ کَون مَکان دا وَالی
ہے دَھرتی عَیبُوں خَالی پیا نُور رسِالَت چھکّے

جا کر مدینہ عالی دیکھا۔ جہاں کون و مکان کا والی ہے۔ وہ دھرتی ہر عیب سے خالی ہے جہاں نور رسالت چھپتا ہے۔

کیوں وِسرِن یَار دے دیرے تِھیاں اَکھیاں رو رو بیرے
دِم جیندئیں کَرسُوں پھیرے جا لَدْ آ بہسُوں بکّے

دوست کے ڈیرے کیوں بھولیں، رورو کر آنکھیں گوشت کے لوتھڑے ہوگئی ہیں، جب تک زندہ ہیں پھیرے کرتے رہیں گے، یا پھر سب کچھ لاد کر یہاں مستقل آ بیٹھیں گے۔

توڑے لگدِن دِھکے دَھکے اَکھ وَل وَل یار ڈِو تکے
تَن آگ مُحبت بَھکے دِل دَردُوں لَذت چَکھے

خواہ دھکے لگتے ہیں، آنکھ بار بار دوست کی طرف تکتی ہے، جسم میں محبت کی آگ بھڑک رہی ہے، دِل درد سے بھی لذت چکھ رہا ہے۔

ہے سَخت شَدِید آزارِی کرے کَون فرِیدؔ دِی کَارِی
تَھئے تُنلے نَالے جَارِی دِل سوزُوں بُھج بُھج پَکے

فریدؔ کی چارہ گری کون کرے جو شدید آزاری ہے، گوشہ ہائے چشم سے نالے جاری ہیں۔ دل سوز سے بُھن بُھن کر پک رہا ہے۔

★★★

مصرعے :- 17
الفاظ :- 95
راگ :- بھیروی

﴿کافی 156﴾

آپے بَار مُحبت چائیم ڑی
وَنج آپ کُوں آپ اَڑائیم ڑی

محبت کا بوجھ میں نے خود ہی اُٹھایا، خود کو خود ہی جا پھنسایا ، ری

سَبھ ڈُکھ سُولاں دِی تَات مِلیم غم ، دَرد ، اَندوہ ، بَرات مِلیم
بَھئیڑے ڈُکھڑئیں مَار مُنجھائیم ڑی

تمام دُکھ، عذابوں کے تفکرات ملے، غم، درد، اندوہ تحفے میں ملے ان ظالم دُکھوں نے مجھے حواس باختہ کر دیا ہے۔ ری

سوہنٹاں ہوت پُنل چھڈ کیچ گیا گل سوز ، فِراق دا پیچ پیا
مَیں لِکھیا پَلڑے پائیم ڑی

خُوبرُو ہوت پُنل کیچ چھوڑ گیا۔ میرے گلے میں سوز و ہجر کا پھندا پڑ گیا۔ جو میرے نصیب میں لکھا تھا وہی میں نے پلُو میں ڈالا ہے۔ ری

ڈُکھا تھل مارُو آ پیش گیا دِل ، جَان ، جِگر ، تَن رِیش تھیا
تَتی عِشق اَوّلڑا لائیم ڑی

مشکل، مہلک صحرا سامنے ہے۔ دل، جان، جگر، جسم زخم زخم ہوئے، کمبخت پیچیدہ عشق کر بیٹھی۔ ری

مُہنجا یار پُنل گیا کیچ رُٹھا   سِر ظلمی مینھ جو مینھ وُٹھا
رَب ایڑھے بار سہایم ڑی

میرا دوست پنوں خان رُوٹھ کر کیچ چلا گیا۔ سر پر ظلمی عشق کی برسات ہوئی۔ خدا ہی مجھے ایسے بوجھ اُٹھانے کی سکت دے رہا ہے۔ ری

ہِک وار فرید نوں یار مِلے   سِروں پنڈ ہجر دا بار ٹلے
جیندے کارݨ عُمر گنوایم ڑی

صرف ایک بار! فرید کو دوست ملے، جس کی خاطر میں عمر گنوا بیٹھی۔ تاکہ سر سے ہجر و فراق کی گٹھڑی کا بوجھ ٹلے۔

★★★

مصرے :- 66
الفاظ :- 334
راگ :- بھیروی

﴿کافی 157﴾

آپے کیتوئی یار وے
کیوں تھی کھڑوں اوازار وے

تُو نے خود ہی آکر دوستی کی اب کیوں تنگ، بے چین، بے لطف اور بے قرار ہو گیا ہے

اِینویں نہ ہا لائق پُنل   کلھڑی دی ول لدھو نہ کل
وَنج کیچ لایو عیش گل   میں ہُل موئی وچ بار وے

پنوں خان! ایسا کرنا تو تمہارے شان شایان نہ تھا۔ مجھ اکیلی کی تم نے پلٹ کر خبر ہی نہ لی۔ کیچ جا کر عیش و عشرت کو گلے لگا لیا۔ میں ویرانوں میں تباہ ہو کر مر گئی۔

دِلڑوں نہ سنجھڑی کوں چھہیں   شرموں، کشرموں آ بہیں
شالا سدا تُوں خوش رہیں   اصلوں نہیں اے کار وے

اس تباہ حال کو دل سے نہیں چاہتا۔ دکھاوے کے لیئے آ بیٹھتا ہے خدا کرے تو ہمیشہ خوش رہے۔ یہ بالکل کوئی طریقہ اور دستور نہیں ہے۔

جُڑ جُڑ لگی آ سانوݨی   مَد مست، مینھ وسانوݨی
موسم سُہاگ سُہانوݨی   میں سِر ڈُہاگ دا بار وے

ساون بڑی تیاری سے آگیا ہے، موسم مست اور بارش برسانے والا ہے۔ یہ سہاگ کا لطف لینے کا موسم ہے (لیکن) میرے سر پر ہجر، فراق، دوری مجبوری کا بوجھ ہے۔

گئی مُفت چیتر بہار وے سُرخی تے کجلہ دھار وے
مینڈی تے ہار سِنگھار وے کر یاد قول قرار وے

چیت مہینے کی بہار، سرخی، کاجل کی دھار، مہندی، پھولوں کے ہار بناؤ سنگھار سب گئے یاد کر اپنے وعدے وعید اور قول و اقرار

ما ، پیو تتی توں دور ہے ڈُکھ ، درد ، قہر کلور ہے
سانول سبھو منظور ہے ہِک توں نہ تھی بے زار وے

ماں، باپ اس کم بخت سے دور دکھ، درد، بے تحاشہ سختی ہے، اے محبوب! مجھے سب کچھ منظور، قبول ہے بس ایک تُو بیزار نہ ہو

آیاں رُتاں مَن بھانوٹیاں لالیاں لوِن تے کانوٹیاں
دِل تانگھ چاوے چانوٹیاں وَل رَل وسوں ہِک وار وے

من پسند رُتیں آگئی ہیں۔ لالیاں، اور کوے چہک رہے ہیں انتظار و اشتیاق دِل کی آکساہٹ کو اُبھار رہے ہیں۔ ایک بار پھر مل جل کر رہیں۔

بگیوں رول مِٹھڑا ڈھول وے سارے بُھلیے ٹَک ٹول وے
وِسریے اَلول ، مخول وے ڈُکھ سُول ناسیں تار وے

اے میرے شیریں دوست تم مجھے چھوڑ کر تباہ کر گئے۔ سارے ہار سنگھار بھول گئے۔ ناز و نعم، تنک مزاجیاں بھول گئیں،
رنج والم ناک تک آگئے ہیں

دِل شینھ نینھ دے وات ہے ہیہات ڈِینہاں رات ہے
اے منہ نہ ماندی بات ہے ہِک دِل تے لکھ آزار وے

میرا دل عشق کے شیر کے منہ میں ہے۔ ہیہات و فریاد ہے دن رات، منہ میں یہ بات نہیں سماتی، ایک دل ہے اور لاکھ آزار ہیں

قِسمت پُٹھی دِیاں گالھیاں مارُو نہ پِیتاں پالیاں
ڈِے گیوم مُلک نِکالیاں گھر بار بَر ، گھر بار وے

سب الٹی قسمت کی باتیں ہیں، محبوب نے محبتیں نہ نبھائیں، دربدر کر گیا۔ گھر برباد اور ویرانے میں گھر ہے۔

ڈُکھ پیا پٹی دے پیش ہے غم صُبح ، شام ، ہمیش ہے
دِل زخم ، زخمیں ریش ہے توں بِن تھیم لاچار وے

مجھ دُکھیا کو دکھوں کا سامنا ہے، صبح شام ہمیشہ کا غم ہے، دل میں زخم زخموں میں مواد ہے، تیرے بغیر لاچار کر رہ گئی ہوں

بابُل دی شفقت کُھٹ گئی ما' مار مار تے ہٹ گئی
بھیڻیں دی سنگت تُرٹ گئی وِیرَن دا نِت تکرار وے

والد کی شفقت ختم، والدہ مار مار کر مایوس ہوئی۔ بہنوں کا ساتھ ٹوٹ گیا، بھائی کا ہمیشہ کا تکرار ہے۔

جے تیئں نہ ڈیکھاں وَل تیکوں　　اصلوں نہ ٹِک رھساں مُنڈھوں
رَکھسیں جے اِتنی تانگھ تُوں　　ہُݨ پار نیلا پار وے

جب تک تمہیں دوبارہ نہ دیکھوں۔ بالکل ٹِک کر نہیں رہوں گی۔ اگر تم بھی اتنی انتظار، کشش اور اشتیاق رکھو گے تو
بس کامیابی ہی کامیابی ہے

ہُݨ ہَٹھ دی کُوڑِی پَچ گئی　　نیڑے کنُوں دِل رَج گئی
ڈُکھڑیں تُوں دِلڑی بَھج گئی　　بس یار گیوسے ہار وے

اب ضد کا جھوٹا بہانہ گیا، عشق سے دل بھر گیا۔ دکھوں سے دل چل گیا بس اے دوست ہم ہار گئے

آ آپ کیتو پیار وے　　چا سر تے ڈوہ ہزار وے
گلڑے ، پچار ، وِیار وے　　ٹھنڈی نہیں خڑ غار وے

تونے خود آ کر پیار کیا سر پر ہزار الزام، لوگوں کی گلہ گوئی، غیبت، ملامت، بد کلامی (سر پہ اٹھائی) اب نفرت
اور پرہیز نہیں بچتی

سُتڑی کُوں کَلھڑا چھوڑ گیوں　　واگاں وَطن تے موڑ گیوں
ٻنج ، بَر دی چھَل وِچ بوڑ گیوں　　لُٹ ، دَھاڑ ، ظُلم، اندھار وے

مجھ خوابیدہ کو اکیلی چھوڑ کر چلا گیا۔ تُونے باگیں اپنے وطن کی طرف موڑ لیں، مجھے ویرانیوں کے سیلاب میں غرق
کر کے چل دیا، یہ لُوٹ ہے، حملہ ہے، ظلم ہے، اندھیر ہے۔

ہیں ظُلم تُوں کر بَس کَڈیں　　رَلڑے فرید دے وَس کَڈیں
وَس، رَس اتے کِھل ہَس کَڈیں　　جیوَݨ دے ڈینھ ہن چار وے

اب اس ظلم سے کبھی بس بھی کر، کبھی فرید کے ساتھ بھی رہ، ساتھ رہ، ساتھ رہ کر، رچاؤ پیدا کر اور ہنس، مسکرا،
جینے کے تو بس چار ہی دن ہیں۔

﴿کافی 158﴾

مصرعے :- 16
الفاظ :- 113
راگ :- سدھ سارنگ

آج بَن مُوں بِرج رَاج بَنسری بجائے
بَنسری بجائے اَگم گیت گائے

رُت سُہاگ بھاگ پھاگ رَاگ رَنگ پیا سَنگ
بھیو آنَند اَنگ اَنگ ہَر مُوں ہَر پائے

کُونج گَلی مُوں کَرشَن سے کھیلُوں ہوری
پَریم نیم کی گُلال کو اُڑائے

عَین بَین چَین میں بَین بھیو نَہیں بَین
اَنہَد گھنگھور شور جور سے مچائے

سَن بینہ سَمادھ سُدھ دا اَلکھ لاگ رہو
مَہان گھٹ وَہٹ پَٹ جوت ہیں جگائے

کَہاں گَنگ، گَومَتی ، جَمنا اور رَام گَنگ
دِل جَل مُوں ٹوب ٹوب تیرتھ پَرسائے

کَاشی ، مَتھرا ، پَراگ ، بَرما ، بِشن ، مَہیش
سَب ہی اَپنے بھیس کیوں بَدیش جائے

بَرم کی فرِیؔد کھیل بِسری جَگت موں بیل
دُرمت کی بُھول کو بُھلا کے پَھل کھائے

نوٹ:۔ اِس کافی کے مسائل اس قدر زیادہ اور پیچیدہ ہیں کہ ہم نے اسے سب سے آخر میں دیکھنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ اس دوران ہم نے ہندی جاننے والے کئی لوگوں سے رابطہ بھی رکھا اور اس کافی کے لئے دو سفر بھی کیے۔ کندھ کوٹ خانپور اور رحیم یار خان کے ہندو پنڈتوں سے بھی رابطہ کیا۔ لیکن کام کرنے کی نوبت نہ آ سکی۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس کافی کے مسائل ہم سے اس وقت تک حل نہیں ہو سکے۔
ہم اسے عام نسخہ جات میں سے نسخہ قیس فریدی کے مطابق لکھ رہے ہیں (آخری مصرعے میں انہوں نے "درمٹ کے پھول کو بُھلا کے" لکھا ہے) ہماری تحقیق کے مطابق یہ "درمت کی بھول کو بُھلا کے" ہے۔ لیکن ہمیں اس کافی کے متن سے اتفاق نہیں ہے۔ از مرتب:۔ مجاہد جتوئی (18 اگست۔27 رمضان المبارک 433

صفحہ:- 26
کافی:- 119
راگ:- دیس

«کافی 159»

اج پھلوں سیجھ سڑیندی ہے
تتی تول سڑی چک پیندی ہے

آج پھولوں بھری سیج جلاتی ہے، کم بخت زرم گدیلا کاٹتا ہے۔

ڈینھ فراق اساں سر کڑکے — دلڑی پھڑکے، چھاتی تھڑکے
سول نویں نت ڈیون دڑکے — تتی سخت ستیندی ہے

ہجر کا دن ہمارے سر پر بجلی کی طرح کڑک رہا ہے۔ دل پھڑک رہا ہے سینے میں کپکپاہٹ ہے۔ آلام ہمیشہ نئی دھمکیاں دیتے۔ تتی سخت ستاتی ہے۔

آئے وقت وداع سجن دے — سوہنے سانول من موہن دے
سینے سنجڑے بیت حزن دے — دلڑی جھوک ڈکھیں دی ہے

خوبصورت من موہن محبوب کے وداع کا وقت آگیا ہے۔ ویران سینے میں دکھ کے ڈیرے ہیں۔ دل دکھوں کا گھر بن کر رہ گیا ہے

اجڑی رنگت پھٹڑے پھٹڑے — ہار، حمیلاں سیرے تڑٹے
آئے ڈکھ کھٹڑے سکھڑے کھٹڑے — پل پل پیڑ منجھیندی ہے

رنگت اجڑ گئی، زخم چھوٹ پڑے۔ ہار، حمائلیں، پھولوں کے ہار ٹوٹ گئے بدبخت دکھ آگئے ہیں سکھوں کا خاتمہ ہوا لحہ بہ لحہ تکلیف حواس باختہ کرتی ہے۔

وطن پیاساں چایاں خنکیاں — خوشیاں ڈسکیاں، مونجھاں مسکیاں
ساٖنوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خشکیاں — قسمت رخ بدلیندی ہے

وطن دیکھنے پہنچنے کی تشنگی پر بہار ہے۔ خوشیاں سسک رہی ہیں، اشتیاق، مایوسیاں مسکرا رہی ہیں، ہمیں دہری پیاس ہے قسمت رخ بدل رہی ہے

پاس نہ کیتی آس دلیں دے — یاری تروڑی یار چھیندے
مان ونجایم مان مہیندے — جندڑی کھتر کریندی ہے

(وہ جو) دل کی امید تھا اس نے دلداری نہ کی۔ اس من پسند محبوب نے قطع تعلق کر لیا۔ جس پر انسان تو کیا جینیں بھی ناز کرتی ہیں اس نے میرا مان برباد کر دیا ہے۔

مُستک لِکھڑِی پیش پیوسے   یار فرؔید نہ کھڑ مکلیوسے
بیدردَاں دے ساتھ رَلیوسے   سَب گئی مِہنے ڈِیندِی ہے

جو کچھ نصیب میں لکھا تھا سامنے آگیا ہے۔ فرؔید دوست نے جاتے ہوئے رُک کر الوداع بھی نہ کہا، ہم بھی بے دردوں کے ساتھ آملے تھے (آج) سب طعنے دے رہی ہیں۔

★★★

مصرعہ 26
الفاظ 135
راگ بھیروی

یہ کافی جدہ سے مکہ المکرمہ کے سفر کے دوران میں مورخہ
3 ذی الحج 1296 مطابق 18 نومبر 1896 بروز منگل تصنیف ہوئی

کافی 160

اَج ڈُوڑِی سِک دِیدار دی اے
مَتاں اَئی نگری دِلدار دِی اے

آج دِیدار کی چاہت دُہری ہے شاید دِلدار کی نگری آئی ہے۔

اَرض مُقدس مُلک عَرب دِی   ہَر ہَر وادِی فَرح طَرب دِی
مَنزل مَنزل طَرح عَجب دِی   سارِی وَضع سِنگار دی اے

ملک عرب کی دھرتی مقدس ہے ہر ہر وادی خوشی و مسرت کی ہے، منزل منزل عجیب طرح کی ہے، ساری وضع سنگھار کی ہے

ہَر ہَر قَطرہ آب ہے کوثَر   گردغُبار ہے مُشک تے عَنبر
کِررڑ، کَنڈا، شَمشاد، صَنوبر   خار وِی شکل بَہار دی اے

ہر قطرہءِ آب کوثر ہے۔ گرد و غبار مشک و عنبر۔ کررڑ، کنڈا گویا شمشاد و صنوبر ہیں اور خار کی شکل بھی بہار کی ہے

عَرب شَرِیف ہے سوہنٹِی سارِی   نازِک نازَو تے مَتوارِی
تھِیواں وَاری لکھ لکھ وَارِی   دار نَبی مُختارؐ دِی اے

عرب شریف تمام کی تمام خوبصورت، نازک، نازو انداز والی متوالی ہے۔ لاکھ لاکھ بار قربان جاؤں۔ یہ نبیؐ مختار کا گھر جو ہے

اَئے حج، عُمرے دے وَارے   سَبھ رَل مِل لَبّیک پُکارے
جِینِدئیں ڈیکھاں رَب نہ مَارے   وِسری حُب گھر بار دِی اے

حج و عمرے کے ایام آ گئے۔ ہر ایک مل جُل کر لبیک پکار رہا ہے۔ میں بھی زندگی میں ہی دیکھوں خدا موت نہ دے دے۔ گھر بار کی محبت فراموش ہو چکی ہے۔

انگݨ نہ بھَاوے تے گھر کھاوے　　　ساڑے تُول ، نِہالی تاوے
کئی شئے اَصلُوں محَض نہ بھَاوے　　　سِک ہِک سانوَل یار دِی اے

آنگن نہیں بھاتا۔ گھر کھانے کو آتا ہے۔ نرم گدیلے جلاتے، تپاتے ہیں۔ کوئی بھی چیز ہے بالکل نہیں بھاتی۔ ایک محبوب ملیح ہی کی چاہت ہے

عِشق فریؔد خرید کِتوسے　　　کُل کارُوں آزاد تھِیوسے
سُرخی ، سِیندھ ، مُساگ ڳِیوسے　　　نہ کَل کجلے دَھار دِی اے

فریؔد! عشق نے ہمیں خرید لیا۔ تمام کاموں سے ہم آزاد ہو گئے۔ سُرخی، سر کی مانگھ، دنداسے جا چکے۔ کاجل اُس کی دھار کی کوئی خبر نہیں ہے

یہ کافی 4 محرم الحرام 1297 ھجری کو اُس وقت کہی گئی جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور آپ کی پیشوائی کے لئے مدینہ منورہ سے آدمی آیا

مصرعے :- 26
الفاظ :- 131
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 161 ﴾

اَج رَنگ رُخ تے وَلیا ہے
مَتاں ماہی مانڑُھوں گھَلیا ہے

آج چہرے پہ رنگ واپس آیا ہے۔ شاید محبوب نے کوئی آدمی (قاصد) بھیجا ہے۔

جَنگل ، بیلے سَبزی چَائی رَونق روز بَروز سَوائی
رَل مِل سَیّاں ڈِیوِن وَدھائی رانجھَن لُوں لُوں رَلیا ہے

جنگل بیلے میں سبز ہی سبزہ ہے ہر روز پہلے سے بڑھ کر رونق آرائی ہے۔ تمام سہیلیاں مبارک باد اور بدھائیاں دے رہی ہیں میرا محبوب رانجھا میرے رُوئیں رُوئیں میں رچ بس گیا ہے

گُل پھُل کَردے حُسن نَمائی سُکھ مِلیا ، ڈُکھ ٹَلیا ہے

سرکنڈے کی جھاڑیوں پہ تازگی آئی ہے۔ جھاؤ کے پودوں پر آئے بُور نے بھی سُرخ رنگ اختیار کر لیا ہے۔ پھول حسن نمائی کر رہے ہیں ۔ سُکھ مِلے دُکھ ٹل گئے ہیں

رانجھَن جوگِی میرا ماہی مَیں بے وَاہی دَا ہے وَاہی
روز اَزل تُوں اُس دِی آہی جَنئیں دِلڑی کُوں مَلیا ہے

رانجھا جوگی میرا محبوب، بے آسرا کا سہارا ۔ یہ دِل تو روزِ ازل سے اُسی کی ہے جس نے دل کو گھیر رکھا ہے۔

ڈھولَن ڈِتری بَانہہ سِراندی سَس، نِنانڑ تھِئی دَرماندی
کھیڑئیں بھَئیڑئیں حَسرت آندی کَئی گَلیا کَئی جَلیا ہے

محبوب نے بازو میرے سر کے نیچے رکھا۔ ساس اور نند کو تکلیف ہوئی۔ بد اطوار کھیڑوں کو حسرت کھاتی ہے۔ کوئی گلنے لگا اور کوئی جل گیا ہے

❄ ماہی کِیتے جھوکیں ڈیرے تھَئے ہِن میرے بھاگ بھَلیرے
ہتھ گَانے ، سِر سُہندے سیرھے بَاغ خُوشی دا پھَلیا ہے

محبوب نے جھوک میں آڈیرہ لگایا۔ میرے نصیب اچھے ہو گئے ہیں۔ ہاتھوں میں عروسی رنگین دھاگے سر پہ سہرے سجتے ہیں۔ خوشی کے باغ کو پھول پھل لگ گئے ہیں۔

تھِیوسے سُول کَنوں جِی وَاندا گُزریا ویلھا وَقت ڈُکھاں دَا
یَار فرِیدؔ مِلیم دِل بھَاندا بَخت اساں وَل ڈَھلیا ہے

نج غم کو آ ملی کھو گز گیا فر
مل گیا ش بختی طر گیا

مصرعے :- 42
الفاظ :- 194
راگ :- بھیروی

﴿کافی 162﴾

اَج فال فِراق ڈِسیندی اے
متاں یَار کنوں نکھڑیندی اے

آج فال جدائی کا اظہار کر رہی ہے۔ شاید دوست سے جدا کرتی ہے۔

سَختیاں وَدھدیاں، سُکھ تھئے تھولے رَنج، اَلَم، غم، سوز سَمولے
چرکھا ڈُکھڑی رُوں رُوں بولے تند ڈِنگی وَل پیندِی اے

سختیاں بڑھ گئیں، سُکھ کم ہوئے، رنج، الم، غم، سوز یکجا ہوگئے۔ چرخہ دُکھ بھری رُوں رُوں کا اظہار کر رہا ہے۔ تار میں بل پڑ رہا ہے۔

سِیندھاں کھِڑیاں، میندیاں پھکڑیاں کَجلے اُجڑیئے، سُرخیاں بکھڑیاں
یاساں مِلیاں، آساں نکھڑیاں لُوں لُوں وِینڑ وَلیندی اے

سر کے بالوں کا چیر میلا، مہندیاں پھیکی۔ کاجل اُجڑے، سرخیوں کے رنگ اُڑ گئے۔ نااُمیدیاں مِلیں، امیدیں چھوڑ گئیں رُواں، رُواں بین کرتا ہے۔

تُول نہالیاں دار ڈِسیجن ہار بھُلاں دے، خار ڈِسیجن
صحن حویلیاں بار ڈِسیجن سبھ شئے مُونجھ وَدھیندی اے

نرم گدیلے پھانسی کا تختہ، پھولوں کے ہار کانٹے۔ صحن، حویلیاں ویرانے نظر آتے ہیں، ہر ایک چیز انتظار و اشتیاق اور مایوسی میں اضافہ کرتی ہے۔

بھاگ گیا بدبختی جاگی بانہہ چُوڑیلی تھیم ڈُہاگی
جیندئیں ڈیکھاں سَانول سَاگِی جِندڑی مَرمَر ویندِی اے

خوش نصیبی گئی، بد بختی جاگ گئی ہے، چُوڑے والی بانہہ کا سہاگ اُجڑ گیا، زندگی میں ہی ایک بار پھر اُسی طرح محبوب کو دیکھوں رُوح مر مر جاتی ہے۔

:- اس مصرعے کو چھ سات بار توڑ پھوڑ کر لکھا جا سکتا ہے جس سے نہ تو وزن بگڑے گا اور نہ ہی معانی میں کوئی بڑا فرق آتا ہے۔ اسے "صنعت قلب" کہا جاتا ہے۔

ٹوٹے پَئیلیں، کَڑیاں، نیوَر ٹُکڑے بَینیے۔ بُولے، بَنئیسر
کَٹمالے تھئے نانگ بَرابَر چُوہنب کَلی چَک پیندی اے

ہاتھوں کے کنگن، پیروں کی کڑیاں، پازیبیں، ماتھے کے بینے، ناک کے بُولے، بنئیسر ٹکڑے ہوگئے، مالائیں سانپوں جیسی اور چوہنب کلی دانتوں سے کاٹتی ہے۔

نظر نہ آوے رانجھن ماہی کیتُس بے کس تے بے واہی
مونجھ منجھاری لگ دی پھاہی صبر ارام ونجیندی اے

محبوب رانجھا نظر نہیں آتا، بے بس اور بے آسرا کر دیا ہے، انتظار و اشتیاق، جو اس ہانگی گلے کا پھندہ بن کر
صبر و آرام کو تباہ کرتی ہے۔

درد کنوں منہ ساوا پیلا چولا کالا ، بوچھن نیلا
توں بن ساڈا کوجھا حیلا ہر کئی سخت الیندی اے

درد سے چہرہ سبز اور پیلا، کرتا کالا، دوپٹہ نیلا، تمھارے بغیر ہمارا بد صورت حلیہ ہے، ہر کوئی سخت لہجے میں بات کرتا ہے۔

سوّن شگون تھئے سبھ پٹھڑے وصل وصال دے سانگے ترٹڑے
نین نبھائے رو رو ہٹڑے دلڑی کیس کریندی اے

تمام ٹونے ٹوٹکے، شگون برعکس وصل وصال کے امکانات تک ختم بدنصیب آنکھیں رو رو کر مایوس ہو گئیں، دل حد
سے بڑھ کر ظلم کرتا ہے۔

چیتر بہار خزان ڈسیجے جھوک سبھو ویران ڈسیجے
نہ کئی علم نہ بانڑ ڈسیجے روہی ڈینڑ ڈریندی اے

چیت کی بہار بھی خزاں نظر آتی ہے، جہاں ٹھکانے تھے وہاں ویرانی ہے، نہ کوئی علم نہ کوئی چارہ نظر آتا ہے،
روہی ڈائن ڈرا رہی ہے

یار! فرید نہ گھڑ مکلایا باری بار ہجر سر آیا
سک ساڑیا تے تانگھیں تایا قسمت رودھے ڈیندی اے

فرید! دوست نے رُک کر الوداع بھی نہ کہا، ہجر کا بھاری بوجھ سر پر آیا، چاہت نے جلایا، انتظار نے تپایا،
قسمت ہمیں عذاب دے رہی ہے۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 101
راگ :- بھیروی

﴿کافی 163﴾

اَج کَل اَکھ پُھرکاندِی اے
کَئی خَبر وِصال دِی آندِی اے

آج کل آنکھ پھڑ پھڑاتی ہے۔شاید،وصال کی کوئی خبر آتی ہے

وَقت مِلَڻ دِی مَوسَم آئی لَذّت روز بَروز سَوائی
خُوشیاں کَردِی مَا پِیو جَائی کیا بَردِی کیا بَاندی اے

وقت(مواقع) ملنے کا موسم آیا۔ لذت روز بروز پہلے سے بڑھ کر ہے ماں،باپ جائی بہنیں، کنیز،
خادمہ سب خوشی منارہی ہیں

دَرد ، الَم بَرباد تِھیوسے جَنگل بیلا شَاد تِھیوسے
وِیرانہ آباد تِھیوسے فَرحت مُول نہ جَاندی اے

دردو الم برباد ہوئے۔جنگل، دریا کنارہ بھی آباد اور خوش ہے۔ویرانے بھی آباد ہو گئے۔فرحت نے ٹھکانہ کرلیا ہے

ہَر ویلھے ہَر آن ہے شَادِی ڈیوِن لوک مُبارک بَادی
ہَر آزَاروں تھِئی آزادی سُول کَنوں دِل وَاندی اے

ہر وقت، ہر آن خوشیاں، لوگ مبارک باد دے رہے ہیں۔ہر دُکھ آزار سے آزادی ملی۔دِل دکھوں سے یکسر خالی ہے

رَانجھَڻ جوگِی آیم ویڑھے سَڑدے مَردے بَھیڑے کھیڑے
ہُڻ وَت سَانُوں کَون نکھیڑے پَل پَل بَانہہ سِراندِی اے

رانجھا جوگی میرے صحن خانہ میں آیا۔بد اطوار کھیڑے جل مر رہے ہیں۔اب ہمیں کون جدا کرے۔
ہمہ وقت بانہہ سرہانے ہے۔

تھیا فرِیؔد سُہاگ سَوایا مَولیٰ جھوک نُوں آن وَسایا
رَانجھَڻ میرا میں گھر آیا جَئیں کَارَڻ دِل مَاندِی اے

فرید!خوش بختی پہلے سے بھی بڑھ کر ہے، مولیٰ نے گھر کو آباد کر دیا، میرا رانجھا میرے گھر آ گیا ہے، جس کے لئے دل بے چین ہے

مصرعے :- 34
الفاظ :- 163
راگ :- جونپوری

﴿ کافی 164 ﴾

اَج مَاگھ مہینے دِی نانویں وے
وَل آنویں ، آ گَل لانویں وے

آج ماگھ کے مہینے کی 9ویں تاریخ ہے۔ واپس آنا، آکر گلے لگانا۔ رے

رُت رَنگلی تے سَاعت سوہنی موسم گُل پُھل دِی مَن موہنی
مُد مستانی ، ڈُکھڑئیں کوہنی سَانول صَحن سُہانویں وے

رُت رنگیلی اور وقت خوبصورت ہے۔ دِل موہ لینے والا گُلوں پھولوں والا موسم ہے۔ موسم مستانہ دکھوں کو ذبح کر ڈالنے والا (خاتمہ کر دینے والا) ہے۔ اَے محبوبِ ملیح صحن کو رونق دینا۔ رے

سَیاں ناز نِواز کَریندیاں کَجلہ ، سُرخی ، مَانگ بنِیدیاں
چیتر سُہیندیاں ، وَر گَل لیندیاں میں گھر وِی پَیوں پَانویں وے

سہیلیاں ناز و نواز کرتی، کاجل، سُرخی لگاتی مانگ بناتی ہیں، چیت مہینے کا لطف لیتی محبوب کو گلے لگاتی ہیں تو بھی میرے گھر بھی قدم دھرنا۔ رے

مُٹھڑِی رُوپ اَنُوپ وِسارے ڈُکھڑی رونِدئیں عُمر گُزارے
سوہنڑاں ڈِے کَر کُوڑے لَارے آندیئیں نہ مُڑ جَانویں وے

تباہ حال رُوپ انُوپ بُھلائے، دُکھی ! روتے ہوئے عمر گزار رہی ہے ۔ اَے خوبرُو محبوب جھوٹی اُمید دے کر آتے آتے واپس نہ مُڑ جانا۔ رے

کھیڑے بُھئیڑے رَکھن بَکھیڑے سَس ، ننانٹاں لانوِم جھیڑے
چَاک مہیندا ! آ وَڑ ویڑھے تَتڑی کُوں نہ تَانویں وے

بداطوار کھیڑے فساد مچائے رکھتے ہیں۔ ساس اور نندیں جھگڑا کرتی ہیں۔ اَے بھینسوں کے رکھوالے (محبوب) صحن خانہ میں داخل ہو۔ سوختہ بخت کو مزید نہ جلانا۔

سَیاں جُگتاں ، ٹوکاں کَردِیاں مہنڑے ہَاپ کَریندیاں بَردِیاں
مِل مَاہی ہُنڑ بَتھ گھت سَردِیاں نہ ڈھوتیئیں لَاج لَجانویں وے

سہیلیاں ٹھٹھہ مذاق اور نوک ٹوک کرتی ہیں۔ نوکرانیاں تک طعنے دیتی ہیں۔ اَے محبوب! اب تو مِل! سرد مہری کو آگ میں جھونک، چغل خور بدخواہوں کے درمیان میری لاج نہ لجانا۔ رے

تُوں بِن میرا ہور نہ کوئی　　طَعنے مَارِم خَلق سَبھوئی
روز اَزل دِی تیڈڑی ہوئی　　لَگڑی توڑ نِبھانوِیں وے

تمھارے بغیر میرا کوئی نہیں۔ تمام خلق مجھے طعنے دیتی ہے، میں تو روزِ ازل سے ہی تمھاری ہوئی ہوں۔
اِس لگی کو آخر تک نِبھانا۔ رے

سَالُھوں بِھنڑَا اَکھیاں نِیرے　　چولِی چُنڑِی لِیر کتِیرے
لُوں لُوں سیڑھاں لَکھ لَکھ چِیرے　　اَلڑے زَخم مِٹانوِیں وے

عروسی دوپٹہ گیلا ہوا آنکھوں سے آنسو۔ چولی۔ چُنری تار تار ہوئی رُوئیں رُوئیں سے
خون کی دھاریں۔ لاکھ لاکھ زخم۔ یہ ہمہ وقت تازہ زخم مِٹانا۔ رے

نِینھ فرِیَد فقَر دِی مُوڑِی　　بَاجھ بِرھُوں دے کُل گَل کُوڑِی
مَردئیں جِیندئیں نیوِیں پُورِی　　دِل نُوں دَاغ نہ لَانوِیں وے

فرِیَد! فقر کی بُنیاد عشق ہے۔ عشق کے بغیر ہر بات جھوٹی ہے، مرتے جیتے اسے سنبھالنا،
دل کو داغ نہ لگانا۔ رے

تلفظ:۔ نانویں۔ ناں وی ں　آنویں۔ آں وی ں　سوہنٹی　سوہ ڑی ں ۔ کریندیاں۔ کرے ں دیاں
سُہیندیاں۔ سُہے ں دیاں　کھیڑے۔ کھے ڑے ۔ بھیڑے۔ بھےٗ ڑے ۔ مَہیندا۔ مَی ں دا
نیویں۔ نے وی ں　چیرے۔ چی رے　نیرے۔ نی رے۔

مصرعے :- 46
الفاظ :- 207
راگ :- جونپوری

﴾کافی 165﴿

اَج مَانگھ مہینے دِی یارھی وے
کیوں بیٹھیں یار وِساری وے

آج ماگھ کے مہینے کی گیارویں ہے (بہار کا آغاز)۔ اَے دوست کیوں مجھے فراموش کیے بیٹھا ہے

آئی مَوسم چیتر بہاراں سینگیاں سَرتیاں مِلیاں یاراں
جوبھن لہریں تَار مَتاراں ہِک میں مُفت آزارِی وے

چیت کا مہینہ بہاروں کا موسم آیا ہے۔ ہم جولیاں دوستوں سے ملی ہیں۔ لہروں پر بھرپور جوبن ہے۔
ایک میں بلاوجہ دُکھی، آزاری ہوں۔

سَیّاں دَھانوِن، گانوَڑ گانوِن سَہجُوں ہَار سِنگھار سُہانوِن
مَانگ بَنّانوِن، دَھڑیاں گُندھانوِن مَیں سِر ڈُکھڑے بَاری وے

سہیلیاں نہارہی، گیت گارہی ہیں، خوشی سے ہار، سنگھار کا لطف لے رہی ہیں۔ بال بنا رہی ہیں،
زلفیں گُندھوا رہی ہیں۔ لیکن میرے سر پر بوجھل دُکھ ہیں۔

سُرخی، کَجلہ، میندِی سُہندِی ہَر ہِک اَپنے ڈھول نُوں مُہندِی
میں مُٹھڑِی، غَم لُٹڑِی لُہندِی کَر دِی لَکھ لَکھ زَارِی وے

سرخی، کاجل، مہندی جچتی ہے ہر ایک اپنے اپنے محبوب کا دل لُبھا رہی ہے۔ میں نصیبوں جلی، فریب خوردہ
غم کے ہاتھوں لُٹی ہوئی ترستی اور لاکھ لاکھ فریادیں کرتی ہوں۔

زیور پَانوِن بِیڑے لَانوِن کَنتھ رِجھانوِن، سیجھ سُہانوِن
بَانہہ سِراندِی، وَر گَل لانوِن مَیں ہَاں سُولاں مَارِی وے

(سہیلیاں) زیور پہن رہی ہیں۔ بیڑے لگا رہی ہیں، محبوب کو رجھا کر سیج کا لطف لے رہی ہیں بانہیں محبوب
کے سر تلے ہیں گلے لگا رہی ہیں ایک میں ہی دکھوں کی ماری ہوں

رُت سوہنی تے وَقت سُکھیلے اَنگن سُہیلے، گھر اَلبیلے
میکوں وِی رَب رَانجھَن میلے قِسمت ڈِیوِم وَارِی وے

موسم خوبصورت ہے سکھ اور آرام کے مواقع ہیں، آنگن سہیلے ہیں کیونکہ البیلے محبوب گھروں میں ہیں
رب تعالیٰ مجھے بھی محبوب رانجھن ملائے۔ قسمت مجھے بھی موقع دے۔

گُل پُھل دِھڑاں جوڑ ڈِکھانوِن　　بُلبل ، بھنورے خُوشیاں پانوِن
وَل وَل حَسرت ،سَاڑے آنوِن　　پَل پَل چُبھم کٹاری وے

پھول مجھے ناز دِکھا رہے ہیں۔ بلبل، بھنورے خوشیاں پا رہے ہیں مجھے بار بار حسرت اور جلاپے آتے ہیں۔ پل پل کٹاری چُبھتی ہے۔

اُجڑیئے سیرھے ، ہَار کُمانْے　　ناز نِواز دے ٹول وِہانْے
گُذریئے سَارے مَانْے تَرانْے　　لگڑی شَہر خوارِی وے

پھولوں کے ہار مرجھا گئے ہیں، ناز وانداز کے ہجوم گزر گئے۔ تمام فخر وغرور جا چکے۔ شہر بھر میں بدنامی ہے۔

رَاتیں نِندر نہ ڈِینھ قَرارے　　ہَر ہَر ویلھے دَار مَدارے
تُول نہالی ڈِسدی دَارے　　تَتڑی اَوڑک ہَارِی وے

نہ رات کی نیند نہ دن کا قرار۔ ہر وقت تذبذب، اضطراب ۔ نرم گدیلے تختہ دار نظر آتے ہیں (میں) بدنصیب بالآخر ہار گئی۔

بَانہہ چوڑیلی سِک سِک ہُٹڑِی　　گَل نہ لَاوے ڈِیندا پُٹھڑی
پِیت کُلَلڑِی ، رِیت اُپٹھڑِی　　ڈِٹھڑی یَار دِی یَاری وے

چوڑیوں بھرا بازو ترستے ہوئے مایوس ہو گیا (محبوب) گلے نہیں لگاتا پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ بے ڈھب محبت کے طور طریقے اُلٹے ہیں۔ دوست کی دوستی دیکھ چکی۔

ماہِی مِٹھڑَا گَل نہ لَاوِم　　گَانے ، گَاہنے کھانوَن آنوِم
بَاس گُلاندِی سَاہ مُنجھَاوِم　　سَاڑے بَاد بہارِی وے

مِٹھا محبوب گلے نہیں لگاتا۔ رنگین عروسی دھاگے، زیور کھانے کو آتے ہیں۔ پھولوں کی خوشبو بھی دم گھونٹتی ہے۔ بہار کی ہوا جلاتی ہے۔

دَرد ، اَندوہ تے روگ ،کَشالے　　سوز پچالے ، اَکھیاں نالے
شَالا یَار فرِیدؔ سَنبھالے　　ٹالِم مُونجھ مُنجھارِی وے

درد، اندوہ، روگ اور مصیبتیں ہیں۔ سوز جلاتا ہے، آنکھیں نالے بن گئی ہیں۔ خدا کرے دوست مجھے سنبھال لے اور میرا اشتیاق اور مایوسی ٹال دے۔

ڈیٹھیں۔ پے ٹھی ں۔ چیتر۔ چے ت ر۔ سینگیاں۔ سے ں گیاں۔ دھانون۔ دھاں وِن۔
ڳانوڻ۔ ڳاں وں ڻ۔ ڳانون۔ ڳاں وِن۔ سُہانوِن۔ سُہاں وِن۔ بڻانون۔ ب ں ڻاں وِن
گُندھانون۔ گُ ں دھاوِن۔ میندی۔ مے ں دی۔ سُہندی۔ سُ ں ہ دی۔ مُہندی۔ مُ ں ہ دی۔
چُبھیم۔ چُ بھم۔ سیر ھے۔ سے رہ ے("ھ" کا اظہار خفیف ہو گا) کُماٹے۔ کُماں ڻے
۔ وِہاٹے۔ وی ہاں ڻں ے۔ ماٹے لُہندی۔ لُ ں ہ دی۔ پیڙے۔ پی ڻے۔ رجھانوِن رِجھاں وِن
۔ نہ۔ ناں۔ سونڙھے۔ سوں ڙھ ی ں۔ سُکھیلے۔ سُکھے لے۔ ڈیوم۔ ڈے وِم۔ دھِڄڙاں۔ دِ ھِڄ ڙاں
۔ ماں ڻے ں۔ تراٹے۔ تراں ڻے ں۔ ڳاہڻے۔ ڳاں ڙھے ں۔ مُنجھانوِم۔ مُوں جھاں وِم۔

★★★

مصرعے:- 46
الفاظ:- 203
راگ:- بھیروی

آ چُڻوں رَل یار ﴿کافی 166﴾

پیلُھوں پکیاں نی وے

کئی بگڑو کئی ساوِیاں ، پیلیاں کئی بُھوریاں کئی بکھڑیاں نیلیاں
کئی اُودیاں گُلنار کٹوِیاں رَتیاں نی وے

آ اے دوست پیلھوں پک چکی ہیں مل کر چُنیں (ان میں) کئی سفیدی مائل، کچھ سبز، کچھ پیلی، کچھ بُھوری اور کچھ ہلکے نیلے رنگ کی ہیں۔ کچھ اُودے جامنی رنگ کی کچھ انار کے پھول کے رنگ کی، کچھ دُودھیا اور کچھ لال رنگ کی ہیں۔

بار تھئی ہے رَشک اِرم دی سُک سڑگئی جڑھ ڈُکھ تے غم دی
ہر جا باغ بہار سَاکھاں چکھیاں نی وے

بار جیسی ویران جگہ اس وقت رشکِ جنت ہے غم کی جڑ اور بنیاد تک سوکھ کر جل چکی ہے
ہر جگہ باغ و بہار ہے۔ موسم کا پھل پہلی مرتبہ چکھا گیا ہے۔

پیلُھوں ڈیلھییں دیاں گُلزاراں کہیں گل ٹوریاں کہیں سر کھاریاں
کئی لا بیٹھیاں بار بھر بھر پچھیاں نی وے

پیلھوں، اور ڈیلھُوں کے گُلزار ہیں۔ کسی کے گلے میں ٹوریاں اور کسی کے سر پر ٹوکریاں اور کچھ کھجور کے پتوں سے بنی ٹوکریوں میں بھر بھر کر ڈھیری لگا کر بیٹھی ہیں۔

چال چلوٹیں تھئی آبادی پل پل خوشیاں دَم دَم شادی
لوکی سَنہس ہَزار کُل نے پکھیاں نی وے

جال کے درختوں اور جُھنڈوں میں آبادی ہے، رونق ہے لحہ لحہ خوشیاں ہیں۔ فرحتیں ہیں۔ ہزاروں لوگ
ہیں۔ سب نے (پیلھوں) کھائی ہیں

حُوراں پَریاں ٹولے ٹولے حُسن دیاں ہیلاں بِرہوں دے جھولے
رَاتیں ٹھَڈڑیاں ٹھَار گوئیلیں تتیاں نی وے

گروہ در گروہ حوریں اور پریاں، حُسن کی ٹھنڈی ہوائیں، عشق کے جھکڑ ہیں۔ (اس موسم میں)
راتیں ٹھنڈی اور صبحیں گرم ہیں

رَکھدے ناز حُسن پَرُوردے اَبرُو تیغ تے تیر نَظر دے
تیز تِکھے ہَتھیار دِلیاں پَھٹیاں نِی وے

یہ حسن کے پالے ہوئے ناز وانداز رکھتے ہیں۔ انکے ابرو تلوار اور نظر تیر ہے یہ تیز رفتار اور سان
چڑھے ہوئے ہتھیار رکھتے ہیں (جن سے) دل زخمی کرتے ہیں۔

کَئی ڈیوِن اَن نَال بَرابر کَئی گِھن آنون ڈِیڈھے کَرکَر
کَئی وِیچن بَازار تُلیاں تکیاں نِی وے

کوئی اناج کے برابر پیلُھوں دے رہی ہیں۔ کوئی ڈیوڑھا لا رہی ہیں۔ کوئی بازار میں ناپ تول کر فروخت کر رہی ہیں۔

کَئی دُھپ وِچ وی چُنڈِیاں رہندِیاں کَئی گِھن چھاں پھنویرے بَہندِیاں
کَئی چُڻ چُڻ پیاں ہَار ہُٹیاں تھکیاں نِی وے

کچھ تو دھوپ میں بھی چنتی رہتی ہیں اور کچھ سایہ دار مقام پر جا بیٹھتی ہیں کئی تو چن چن کر تھک ہار چکی ہیں
باز آگئیں ہیں تھک کر۔

ایڈُوں عِشوے، غَمزے، نَخرے اوڈُوں یَار خَرئَتی بَکرے
کُسڻ کَاڻ تیار رَانداں رَسیاں نِی وے

اِدھر سے عشوے، آنکھوں کے اشارے، اور ناز و انداز ہیں۔ اُدھر سے دوست خیراتی بکروں
کی طرح ذبح ہونے کے لیئے تیار ہیں یہی معاملات، کھیل رچے ہوئے ہیں۔

پیلُھوں چُنڈِیں بوچھڻ لیِراں چولا وِی تھیا لیر کتیراں
گلڑے کرِن پچار سینگیاں سَکیاں نِی وے

پیلھوں چنتے چنتے دوپٹہ دھجیاں۔ کُرتا بھی لیر کتیر ہو گیا (اس پر) ہم عمر، رشتہ دار گلے
کر رہی ہیں باتیں پھیلا رہی ہیں۔

آیاں پِیلُھوں چُنْڑ دے سَانگے اَوڑک تھَیاں فرِیدَݨ وَانگے
چھوڑ اَرام قَرار ہکِیاں ہکِیاں نی وے

(اور کچھ تو) آئی تھیں پیلھوں چننے کے لیے بالآخر وہ بھی فرؔید ہی کی طرح آرام و قرار چھوڑ
کر حیران، پریشان ہیں، اپنی سُدھ بدھ بھلا بیٹھی ہیں۔

تلفظ چُنْڑوں۔ چُ ں + ڑوں: پیلھوں۔ پی + لُھوں : بگڑو۔ بگ + ڑو: بِکھڑیاں۔ بِکھ + ڑیاں : چکھیاں۔ چکھی + یاں
: کٹویاں۔ کٹ + وِیاں : ڈِیٹھیں۔ ڈِے۔ لھ۔ ئیں : بیٹھیاں۔ بے۔ ٹھی۔ یاں : سنہس۔ س ں ۔ ہ س
: ہیلاں۔ ھی۔ لاں : راتیں۔ راتی + ں: گوئیلیں۔ گوئے۔ لی۔ ں : ڈیون۔ ڈ ے۔ وِن: وتچن۔ وے + چِن
: ڈیڈھے۔ ڈِے۔ ڈھے: چنڈیاں۔ چ ں ڑ۔ دیاں : رَہندیاں۔ رَہ ں ہ دیاں : چھنویرے۔ چھَ ں۔ وے۔ رے :
ہسندیاں۔ ہ ں ہ۔ دیاں: کانڑ۔ کاں ڑ : چُنڈیں۔ چ ں ڑ۔ دیں : کتیراں۔ کتی راں : سینگیاں۔ سے ں۔ گی۔ یاں:
چُنْڑ ۔ چُوں + ڑن + ڑں : فریدݨ۔ فری۔ دں ڑ : ہکیاں۔ ہَ۔ کِیاں ہکیاں۔ ہَ۔ کِیاں۔

مصرع :- 22
الفاظ :- 100
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 167 ﴾

اَج ویڑھا پیا بھوندا ہے
کُئی وَصل سَنیڑھا اَوندا ہے ☆

آج گھر پسند آرہا ہے۔ شاید کوئی وصل کا پیغام آنے کو ہے۔

مِل مِل آئے بادر کارے بجلی چمکے ، مینہ پُھنگارے
گَج گَج گاج کَرے دُھدکارے جھوک سُہاگ سُہوندا ہے

کالے بادل مِل مل کر آئے۔ چمکتی بجلی، بارش کی پھواریں، گرج کی گڑ گڑاہٹ، گھر میں سہاگ کا لطف ہے۔

ٹوبھے اُچھلِن ، مَال نہ مَاوے رَاتیں یَار اَساں گَل لَاوے
ہَر کُئی فَرحت نَال نبھاوے ہِک ڈُکھ ، ڈُکھ پیا کھوندا ہے

لبریز ٹوبھوں سے پانی اچھل رہا ہے مال مویشی سمانے میں نہیں آرہے، راتوں میں محبوب ہمیں گلے لگاتا ہے۔
ہر ایک کی زندگی خوشی سے گزر رہی ہے، ایک "دُکھ" ہے جو خود دُکھی ہے۔

کوئل کُوکے مور جِھنگارے اَغن ، پَپیہے کَرِن بُلارے
ہَر ہَر وحشی کَر لِلھکارے گیت خُوشی دے گَوندا ہے

کوئل کُوکتی، مور جھنگھارتے، اغن، پپیہے بولیاں بولتے حتیٰ کہ۔ ہر وحشی تسلسل کے ساتھ بول
کر خوشی کے گیت گاتا ہے۔

دَشت بَیاباں ڈِسن بَہاراں بُوٹے بُوٹے سَنہس تنوَاراں
رَاحت ہوئی تَار مَتاراں چولے اَنگ نہ مَوَندا ہے

دشت و بیاباں میں بہاریں دِکھائی پڑتی ہیں، بُوٹے بوٹے سے بے شمار سُریلے گیت۔ خوشی و راحت
سر سے بھی اونچی گہری۔ چولے میں انگ نہیں سمارہا ہے۔

چَنڑکے کَردے چَٹک سُہیلِی ویلھے آن سَنبھالیم بیلی
سِیندھ فرید رَکھاں کیوں مَیلِی ناز نِواز سُہوندا ہے

جانوروں کے گلے کی گھنٹیاں سُہانی آوازیں نکال رہی ہیں۔ محبوب نے بروقت مجھے سنبھال لیا ہے۔ فرید اب سر
کی مانگ کیوں میلی رکھوں۔ اب تو۔ ناز و انداز جچتا ہے۔

☆ مطبوعہ نسخہ جات میں اج ویڑھا پیا بھاندا ہے: ہے

مصرعے :- 12
الفاظ :- 45
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 168 ﴾

اَجّھو مارُو مِلیو
دل نہ ماندی تھی

اَئے دل! تجھے محبوب ابھی ملنے ہی والا ہے۔ نہ گھبرا

سُوھے، سیجھ کوں ساڑ تے وَنج مِتراں دی تھی

رنگین دوپٹے اور سیجھ کو آگ لگا کر۔ جا، اپنے پیاروں کی بن

باندی بَردی یار دی بَردی باندی تھی

دوست کی کنیز۔ اپنے "بر" کی کنیز بن

غیروں اُلفت یار دے دِلڑی واندی تھی

محبوب کی اُلفت کے علاوہ، ہر ایک سے، دل کو خالی کر

نِینھ نِبھیدئیں مَر گیُم پُنّل کاندھی تھی

میں تو عشق نبھاتے نبھاتے مر گئی۔ اَے پنوں خان آ کر میری میت کو کندھا تو دے

تانگھ فریؔد نُوں آکھدی بر ڈِو پاندھی تھی

انتظار اور کشش فریؔد کو کہتی ہے۔ بیٹھا کیوں ہے، صحرا کی طرف چل دے

مصرعے :- 35
الفاظ :- 201
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 169 ﴾

اَلِف ہِکو ہم بَس وے میاں جی

اَے استاد! میرے لئے "الف" ہی کافی ہے

ہور کہانی مول نہ بھانی اَلِف ٹِگم دِل کھس وے میاں جی

دیگر کہانی مجھے بالکل پسند نہیں آئی۔ "الف" نے ہی میرا دِل چھین لیا ہے اُستاد

"ب" "ت" دی پئی گل نہ کائی اَلِف کِتم بے وس وے میاں جی

مجھے "ب" "ت" کی کچھ سمجھ ہی نہیں آئی ۔ "الف" نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔ استاد

ٹھپ رکھ فِقہ اُصول دے مسئلے بَاب برھوں دا ڈس وے میاں جی

اَے استاد! فقہ اصول کے مسائل ٹھپ کر رکھ دیں مجھے تو عشق کا سبق پڑھائیں

جے کر لگڑو چاٹ برھوں دی جَیَں کوں ڈیسیں ڈس وے میاں جی

اَے استاد! اگر آپ کو بھی عشق کی چوٹ لگی تو اپنی آئندہ نسل کو بھی نصیحت کرتے پھریں گے

جے نہ سَبق برھوں دا ڈِتڑو اَج کل ویساں نَس وے میاں جی

اَے استاد:۔ اگر آپ نے مجھے عشق کا سبق نہ دیا تو پھر آج نہیں تو کل مدرسے سے بھاگ جاؤں گا۔

برھوں سِکھیں تے برھوں سِکھائیں ہَئی شَابَس ، شَابَس وے میاں جی

اَے استاد! عشق ہی سیکھنا اور عشق ہی سکھانا، آپ کو شاباش ہے

جیندئیں، موئیں ہِک یار دے رہسوں وِسری ہور ہوس وے میاں جی

زندہ، مُردہ ایک دوست ہی کے رہیں گے اور تمام ہوس، خواہش فراموش ہو چکی اَے دوست

مَنتر پَریت دا پھوک شکاریں لِنگڑیں ہم آلس وے میاں جی

اَے اُستاد:۔ کوئی عشق کا منتر پڑھ کر ہم پر پھونک مار، اعضاء میں سُستی ہے ۔

اُلفت زَر دی ، گھر دی ، وَر دی نہ رہ گئی ہِک خَس وے میاں جی

اَے استاد! دِل میں زر، گھر، بَر کی الفت ایک تنکے جتنی بھی نہیں رہ گئی

رانجھن میرا میں رانجھن دی کھیڑئیں دے مُنہ بھس وے میاں جی

رانجھا میرا اور میں رانجھے کی ہوں کھیڑوں کے منہ میں خاک اے میاں جی۔

سَٹ گھر بَار تے بَار وَسیساں بدلیں کیتی لَس وے میاں جی

اَے اُستاد! گھر بار چھوڑ کر ویرانہ آباد کروں گی / گا۔ بادل ایک دوسرے میں مدغم ہو کر دور تک پھیل چکے ہیں

عِلم ، عمل بُھل ویسی ، جیکر عِشق پیو کَن رَس وے میاں جی

اَے اُستاد:۔ اگر عشق کی لَے سے آشنائی ہو جائے تو آپ کو بھی علم، عمل بھول جائیں

اَوڑک عِشق اَندر جند ڈیسوں   نہ سمجھیں کِھل ہَس وے میاں جی

بالآخر عشق میں ہی جان دیں گے۔ اُستاد جی۔ اسے ہنسی مذاق نہ سمجھنا

نینھ کَدُوکڑاں پیوسے پُکھڑے   نہ ہَئی قلم تے مَس وے میاں جی

عشق تو بہت پہلے کا ہمارے نصیب میں لکھا جا چکا جب قلم اور روشنائی بھی نہ تھی اَے اُستاد

نہ اَج کَل دی یَار دے وَل دِی   روز اَزل دِی ہَس وے میاں جی

آج کل کی نہیں روزِ ازل سے ہی دوست کی طرف دار تھی۔ اُستاد جی

گھول گھتاں میں یار دے ناں توں   بال بچے اَس کَس وے میاں جی

محبوب کے نام پر میں آل واولاد اور عزیز واقرباء قربان کردوں اے میاں جی۔

عِشقُوں مُول فرِیدؔ نہ پھرسُوں   روز نَویں ہم چَس وے میاں جی

فرِیدؔ! عشق سے ہرگز رُوگردانی نہیں کریں گے۔ اُستاد جی اس میں ہمارے لئے روز نئی لذت ہے

مصرعے :- 20
الفاظ :- 88
راگ :- بھیروی

﴿کافی 170﴾

اَللّٰہ میلے! دِل سَنگ یَارا
بَردی توں دِلبر دِی

اَے سَنگ دِل محبوب تجھے خدا ہی مِلائے۔ دِلبر میں تو تمہاری کنیز ہوں

ناز نِزاکت ، حُسن مَلاحت   کیا چَالیں کیا ڈھنگ یَارا
سوہنْی طَرح نظر دِی

ناز، نزاکت، حسن وملامت، کیا کیا چالیں اور ڈھنگ ہیں نظروں کا انداز بھی خوبصورت ہے، اَے میرے دوست

عِشوے ، غمزے کَرن لڑائی   چَشماں کَردِیاں جَنگ یَارا
ڈاڈھی ظُلم قَہر دِی

ادائیں، اشارے مصروفِ پیکار، آنکھیں ظلم وقہر کی زبردست جنگ کرتی ہیں۔ اَے میرے دوست

ہَر ہَر کَاکُل نَانگ وِرادھا   زُلف مَریندی ڈَنگ یَارا
لَڑدِی ! مُول نہ اَڑدِی

گیسوؤں کی ہر لٹ گویا ایک مشتعل سانپ ہے۔ زلف ڈستے، لڑتے بالکل نہیں جھجھکتی۔ اَے دوست

قَامت یَار ! قَیامت سَاری سَہنس فَریب فرنگ یَارا
کردِی جو جو سَردِی

دوست کی قامت پوری قیامت ہے۔ فرنگیوں کے فریب کی طرح جو اس سے ممکن ہوتا ہے کر گزرتی ہے

تیر نِگہ دا رَگ رَگ رَچیا سَارا بَدن چُھڑنگ یَارا
لگڑی نوک ہُنر دی

نگاہ کا تیر رگ رگ میں پیوست ہو کر رہ گیا ہے۔ پورا بدن تختہ مشق ہے۔ اَے دوست۔ پلکوں کی نوک مہارت سے لگی ہے

عِشق فرِیؔد رُلایُم بَر وِچ ہَڈ ہَڈ تے اَنگ اَنگ یَارا
نِکھڑیُم کُونج وَلھر دِی

فریؔد! عشق نے میرے اعضاء اور ہڈیوں تک کو بھی ویرانوں میں سرگردان رکھا میں وہ کونج ہوں جو ڈار سے بچھڑ چکی ہے اَے دوست

★★★

مصرعے :- 22
الفاظ :- 108
راگ :- بھیروی

﴿کافی 171﴾

اَلیَوم بَصر حَدِید وے
ہر وَقت یَار تے دِید وے

آج نظر لوہے کی طرح مضبوط اور تیز ہے۔ کیونکہ۔ ہر وقت دوست پر ہی نظر ہے

کھولیِ عِشق قَلب کَلید وے تھئے گُجھڑے رَاز پَدید وے
ڈِینھ رَات سَاڈڑِی عِید وے تھیا بُعد سَخت بَعید وے

عشق نے دل کا تالا کھول دیا۔ تمام پوشیدہ راز ظاہر ہو گئے / دن رات ہماری عید ہے۔ دُوری بہت دُور جاچکی

غیرُوں ہے قطع بُرید وے ہُٹ کُھٹ گئی تقلِید وے
دِل مَل گھدی تَوحید وے ہے حَال روز مَزید وے

غیر سے قطعی لاتعلقی ہے۔ تقلید تھک ہار کر ختم ہو چکی ہے / توحید نے دل میں پوری پوری جگہ گھیر لی ہے۔ روزانہ پہلے سے بڑھ کر کیفیت ہے۔

ہر لحظہ شوق شَدِید وے ہر آن ذَوق جَدِید وے
اَمارَہ نَفس عَنید وے کر صُلح بِھئیم مُرید وے

ہر لحہ شوق میں شدت۔ ہر آن ذوق کی تجدید ہے سخت ضدی نفسِ اَمارہ ہم سے صُلح کر کے مُرید ہو چکا ہے

وَہ جَذب دِی تَائید وے   وَہ فقر دِی تمہید وے

تھی محو گُفت شُنید وے   گئے وِسر وَعد وَعید وے

جذب کی تائید کے کیا کہنے۔ فقر کی تمہید کے بھی کیا کہنے / کہنے، سننے میں محو ہو کر، وعدے و عید فراموش ہو گئے

ٹھندِی نہیں تشدِید وے   کَاوڑ اَتے تہدِید وے

اِیہو اَدنیٰ عَبد فرِیؔد وے   اَزلُوں ہے دِید خَرید وے

سختی، غصہ، دھمکانا نہیں جچتا۔ کیونکہ یہ ادنیٰ غلام فرِیؔد۔ ازل سے ہی دید خرید ہے۔

ساڑڑی:۔ اسے کچھ لوگوں نے " اساڑڑی" لکھا ہے۔ جبکہ یہ " ساڑڑی" ہے۔

★★★

﴿کافی 172﴾

مصرعے :- 50
الفاظ :- 211
راگ :- تِلنگ

اُتھ دَرد مَنداں دے دیرے
جتھ کِرڑ کَنڈا بُوئی ڈھیرے

درد مندوں کے ڈیرے وہاں ہیں جہاں کِرڑ کنڈا اور بُوئی بکثرت ہیں

اے اُچڑے ٹِبڑے عَالی   اے سوہنی گکڑی وَالی

ہِن مُشتاقاں دے وَالی   بِیا کَون کرے اِتھ پھیرے

یہ شاندار اونچے ٹیلے، یہ خوبصورت بُھوری ریت، اہل شوق کے دِلوں کے نگہبان ہیں۔ اُن کے سوا اور کون یہاں آ جا سکتا ہے

کِھپ، کھاراں، لَائی، لَانڑے   سِنڑھ، پھوگ بہوں مَن بھانڑے

تھل، ٹِبڑے، ڈَہر ٹِکانڑے   ہَر بھٹ بھٹ نَال بَسیرے

کِھپ، کھار، لائی، لانڑے، سِنڑھ، پھوگ نہایت من پسند، صحرا، ٹیلوں، میدانوں میں ٹھکانے، ہر ٹیلے کے ساتھ لوگوں کے بسیرے

مُلِّھ، جھوکاں تے ترڑ تَاڑے   رَس چُھتڑے کھیلاں کَھاڑے

وَہ تکیہ گاہ اَساڑے   ہُنڑ ہووے کَون نکھیڑے

سامان، اسباب کے ڈھیر قیام گاہیں، ٹھکانے، بیٹھکیں، ٹوبھوں کے حوضوں نالیوں تک سے رستا ہوا پانی، ہماری کیا خوب تکیہ گاہیں، اب کون ہو جو ہمیں جدا کرے۔

ٹپ ٹوبھے، پاہیں سُہندے وِچ چنگے دِل نوں مُہندے
جی ہر ویلھے پیا لُہندے ہیئے ہَر دَم ہونوِن نیڑے

لبریز ٹوبھے، ٹوبھوں تک پانی لانے والی نالیاں رونق میں اضافہ ہیں جہاں جانوروں کے گلے میں پڑی گھنٹیاں بج کر دل لُبھاتی ہیں۔ دل ہمہ وقت ترستا ہے۔ ہائے! ہر وقت نزدیک تر ہوں

جُھڑ، گاجاں، بجلیاں، بادل کیا چِٹڑے، گوڑھے سانول
سِک سانول کرے اُباہل لَڑ ہوت وَسم آ ویڑھے

بادل، گرج بجلیاں۔ کیا سفید سُرمئی رنگ کے، محبوب کی چاہت جلد بازی کے لئے اُکساتی ہے کاش، محبوب وہاں سے نقل مکانی کر کے میرے گھر آ بسے۔

وِلھ لگڑیاں، ریبھڑ، کِچریاں کئی سبز متیرے کھکھڑیاں
کئی گدریاں، پِیلیاں، کَکڑیاں سِر روہی سُہندے سہرے

بیلوں پہ ریبھڑ، کچریاں، دھبے دار، پیلی، بھورے رنگ کی لگی ہوئی ہیں۔ گویا روہی کے سر پہ سہرے سجے ہوئے ہیں

خوش کترِن عطروں بھنڑی گز، لائی، ساوی سِنھڑی
کھا ساگ پُسی دی پِنڑی نبھ ویندے وقت سُکھیرے

عطر میں رچی ہوئی کترن گز لائی، سبز تر و تازہ کیا خوب ہیں۔ پُسی کا ساگ کھا کر نہایت خوب گزر اوقات ہو رہی ہے

دِل ہر ویلھے پئی تانگھے وِنج ڈیکھاں مال دے لانگھے
گئیں، بکریاں، بھیڈاں، چانگے لنگھ پوندِم قدم اگیرے

دل ہر وقت منتظر و مشتاق ہے۔ جا کر مویشیوں کی گزر گاہیں، گایوں، بکریوں، بھیڑوں، اونٹوں کو دیکھتی ہوں۔ قدم خود بخود آگے جا پڑتے ہیں

سِنج واہ اساڈیاں جھوکاں سُن کملے کردے ٹوکاں
سُجھ خبر نہیں انہاں لوکاں دِل بُھڑے سخت اویڑے

ویرانوں میں ہمارے ٹھکانے ہیں۔ بے وقوف لوگ سنتے ہیں تو نوک ٹوک کرتے ہیں ان کو کچھ

بھی معلوم نہیں۔ یہ تو اُلٹ دل (منفی سوچ والے) سخت مزاج لوگ ہیں

بَٹھ شہر ، بزار ، عمارت　　بے وَاہی بِرہُوں بِشارت

پَر بے شک عِشق اِشارت　　چَھڈ جھگڑے ، کُوڑے جھیڑے

بھاڑ میں جائیں شہر ، بازار ، عمارتیں ،کسی پہ آسرا نہ کر، یہ عشق کا پیغام ہے۔ ساتھ ہی عشق نے اشارہ کیا ہے کہ بیکار کے جھگڑے فساد ترک کر دے

تِھیاں روہی مینگھ مَلھاراں　　گُل گُل گلزار بہاراں

وِچ سُہندیاں گھَنڈ تَنواراں　　ہَر ٹُوبھے چَھانگاں چھیڑے

روہی میں بارش، ہلکے ہلکے بادل، ہر طرف گل گلزار اور بہاریں ہیں۔ جانوروں کے گلے میں بندھی

گھنٹیاں سہانی، سریلی آوازیں بج رہی ہیں ، ہر ٹوبھے پر ریوڑ، چرواہے ہیں

سَو کَکرے ، کَنڈرے ، کَاٹھیاں　　لَکھ ڈُونگر اَوکھیاں گھَاٹیاں

سَبھ ڈِنگڑے وَٹڑے چَاٹیاں　　جِتھ تھیُم فریؔد وَہیرے

سو کنکر، کانٹے، لکڑیاں، لاکھ پہاڑ، دُشوار گزار گھاٹیاں۔ تمام ٹیڑھے میڑھے پتھر، چٹانیں ہیں ۔

فریؔد جہاں میں سرگردان ہوئی ہوں

تلفظ:۔ دیرے، دے رے، تمام قافیے اسی طرح ہوں گے ۔ بٹھ ۔ س ل ڑھ :۔ بھانُے :۔ بھاں ڑے ل۔

رَس چھِترے، رس چُھٹ ڑے۔ کھیلاں، کھے لاں۔

مصرع :- 22
الفاظ :- 102
راگ :- جوگ

کافی 173

اے عِشق نہیں سِر رو ہے
ڈُکھیں سُولیں دا اَنبو ہے

یہ عشق نہیں سر پہ پہاڑ اور دُکھوں عذابوں کا ایک انبوہ ہے۔

نہ تولھا ، ٹانگ ، سَندھاری میں مَنتاری نئیں بَاری
مِینھ پُوری ، رَات اَندھاری پِیا خَاص مَہینہ پوہ ہے

نہ تیرنے میں مدد دینے والی کوئی چیز ، نہ نشانِ منزل، نہ میں تیرنا جانوں، دریا بھرپور۔ مسلسل بارش،
اندھیری رات مزید خاص یہ کہ "پوہ" کا مہینہ ہے۔

تِھی یَار رَکھے ہَم رَازی ہے کُوڑی حِیلہ سَازی
ہے پیچ اَتے ٹھگ بَازی اے لُطف نہیں کُئی دَورہے

وہ دوست بن کر میرا ہمراز رہے ، لیکن یہ تو جھوٹی حیلہ سازی، فریب اور ٹھگ بازی ہے یہ مہربانی نہیں دھوکہ ہے

پیاں کھوج پُنل دِیاں خبراں ڈِگیاں روگ اَندر دیاں ڈُمراں
جَڈاں عاشق بَدھیاں کَمراں تھئی دِلّی اَڈھائی کو ہے

پُنل خان کے کھوج لگ جانے کی خبریں ملی ہیں اندر کے روگ کی پیدا کردہ خرابیاں دور ہو گئیں
عاشق نے کمر کس لی تو پھر دِلی صرف اڑھائی کوس ہے۔

رو رِنگ رِنگ کَہم کریہَل بَٹھ ڈُکھ سُکھ، رَج بُکھ دِی گَل
دَم جِیندئیں توڑیں گَیہَل جِتھ جُوہ جَتّن دِی ٹھو ہے

میرا اونٹ رو رو کر چلاتے ہوئے چلتا ہے۔ بھاڑ میں جائے، دُکھ، سکھ، بھوک، بھرے پیٹ کی بات
جب تک جان ہے جس طرف جتوں کے ٹھکانے ہیں ادھر کو گھستی رہوں گی

نہ یَار فرِیدؔ مِلیو سے نہ دَردیں وَاند ڈِتو سے
پَندھ کَر کَر ہَوٹ پِیو سے سَندھ سَندھ دے نِکتی مو ہے

فریدؔ! نہ ہمیں دوست مِلا اور نہ ہی دُکھوں نے فرصت دی سفر کرتے کرتے تھک کر مایوس ہو گئے۔
جوڑ جوڑ میں موچ آگئی۔

☆ ٹُرعاشق پدھیاں کمراں۔ ہُن دِلی اڈھائی کوھے (تین قلمی نسخہ جات)

تلفظ:۔ اس کافی کا قافیہ سرائیکی زبان کے تحلیلی کمال کی وجہ سے دو لفظوں پر مشتمل ہونے کے باوجود ایک لفظ کی شکل اختیار کر چکا ہے یہ تمام قافیے دراصل۔ روہ اے۔ انبوہ اے۔ پوہ اے وغیرہ ہیں۔ جنھیں آسان کر کے: کوہے۔ روہے بولا جاتا ہے: کریہل۔ کری ہل: گیہل: اسکا تلفظ: گھیّل بھی ہے۔ گی ھل۔ گھی یل۔

★★★

﴿کافی 174﴾

مصرع :- 30
الفاظ :- 135
راگ :- جوگ

آئے مَست ڈِیہاڑے سَانوݨ دے
وَاہ سَانوݨ دے مَن بھَانوݨ دے

ساوَن کے مست، من کو لبھانے والے، کیا خوب دن آئے ہیں

بَدلے پُورب، مَاڑ، دَکھن دے کَجلے، بھُورے، سَو سَو وَن دے
چَارے طَرفُوں زور پَوّن دے سارے جوڑ وَسانوݨ دے

پورب (مشرق)، مارواڑ (شمال)، دکھن (مغرب) کی طرف کے کالے، بھورے سو سو رنگ، نمونے کے بادل آئے ہیں، چاروں اطراف سے ہوا کا زور ہے یہ تمام اہتمام آباد کرنے کے ہیں

چَکوِیاں، چَکوے، اَغن، پَپیہے کوئل، مور، چَچُونے، چِیہے
سَہنس چَکور، چَنڈُور، بَبیہے شَاغِل گیت سُنَانوݨ دے

چکویاں، چکوے، اغن، پپیہے، کوئل، مور، چچُونے چیہے بے شمار چکور، چنڈُور، ببیہے گیت سُنانے میں مشغول ہیں

ڈِینہاں پِینگھاں سَاویاں پِیلیاں رَاتیں کھِمنْیاں کِھمِن رَنگیلیاں
گَج گَج گاجاں گِجن رَسیلیاں وَقت سِنگار سُہانوݨ دے

دِن میں سبز، پیلی قوس و قزح دھنک، رات کو رنگا رنگ بجلیاں چمکتی ہیں بادلوں کی سُریلی گرج، یہی وقت ہیں سنگھار سے لطف اندوز ہونے کے

روہی، رَاوے تِھیاں گُلزاراں تھَل، چِترانگ وِی بَاغ بہاراں
گھَنڈ تَنواراں بارِش باراں چَرچے دَھانوݨ، گَانوݨ دے

روہی اور راوے میں گل گلزار تھل اور چتر انگ بھی باغ و بہار ہیں جانوروں کے گلے میں پڑی گھنٹیوں
کی سریلی آوازیں، نہانے، گیت گانے کی دھومیں مچی ہیں۔

چاندنی رات ملھاری ڈینھ اے ٹھڈڑیاں ہیلاں رم جھم مینھ اے
سوہنٹی موسم لگڑا نینھ اے ئگئے ویلھے غم کھانوݨ دے

چاندنی رات، ابر آلود دن، ٹھنڈی ہوا کی لہریں، بارش کی رم جھم جیسے خوبصورت موسم میں عشق ہوا ہے۔
غم کھانے کے لمحات گئے۔

مد مستانی تے خوش دنڑے ساھوں سوھے کئینسر بھنڑے
سہجوں مینھ برساتوں سنڑھے جھڑگے لانگھے لانوݨ دے

مستانہ موسم اور خوشگوار دن، ساھوں، سوھے زعفران کی خوشبو میں رچے، خوشی کی برسات میں بھیگے
ہوئے۔ لہنگے اور اس کے کنارے لگی لئیس کی پھڑ پھڑاہٹ ہے۔

ڈیہہ فرید آباد تھیوسے جنگل بیلا شاد تھیوسے
دل دردوں آزاد تھیوسے چولے انگ نہ مانوݨ دے

فرید! پورا قصبہ، علاقہ آباد، جنگل بیلا شاد اور دل درد سے آزاد ہو گیا ہے اعضاء کرتے میں نہیں سما رہے۔

تلفظ:۔ ونگھاں۔ پی ں گھاں: کئیسر۔ کئے ں سر: بھنڑے۔ بھن ڑے: لانگھے۔ لاں گھے: ڈیہہ۔ ڈے ہ۔

مصرعے :- 38
الفاظ :- 204
راگ :- بھیم

«کافی 175»

اِیہے ناز ادا سانولڑے دے
ہن باعث عشق اَولڑے دے

سانولے محبوب کے یہی ناز اور ادائیں ہی تو اس پیچیدہ عشق کا باعث ہیں

ڳگئے ویلھے بھاگ سُولڑے دے آئے دورے درد کُللڑے دے
ڈِتے پیش فراق پنلڑے دے ڈُکھے پینڈے مارو تھلڑے دے

خوش نصیبی اور قربت کے اوقات گزر گئے، اب تو بے ڈھب درد کے دورے ہیں پنل خان کی جُدائی نے مُہلک صحرا کی مشکل مسافتیں دی ہیں

ڳگئے گُزر ڈیہاڑے رلڑے دے ترسلڑے عیش سُکھلڑے دے
ہُن پربت روہ جبلڑے دے سُکھپال تھئے دل جلڑے دے

صُحبتوں قربتوں کے، اطمینان اور عیش و مسرت کے دن گزر گئے۔ اب۔ پہاڑ، پربت جبل، ہی اس سوختہ دل کے لیے آرام دہ پالکی ہیں

جُڑ کیتے برہوں پچھول ! مُٹھی ڳیا ہار، سنگار دا ٹول اُٹھی
لگی پھکڑی ہو ہو دول پُٹھی وہ بھلڑے بھاگاں بھلڑے دے

عِشق نے ناز و انداز بھری گفتگو سے فریفتہ کیا تو۔ ہار سنگھار کی محفل ہی اُٹھ گئی۔ بلکہ۔ بدنامی، ہو ہو کے ڈھول ہمارے پیچھے بجے، بھلے بھاگوں والے کے خُوب بھلے ہیں، واہ

سبھ مِصری، کھنڈ، نبات بُھلیم اِعجاز مسیحؑ دی بات بُھلیم
مئے کوثر آب حیات بُھلیم سُن شوخ سُخن راولڑے دے

مجھے تمام، مصری، کھانڈ، مٹھائی بُھول گئے۔ بلکہ مسیحؑ کی مردوں کو زندہ کرنے والی کرامت کی بات بھی بُھول گئی، صرف یہی نہیں، جب میں نے محبوب کے شوخ سُخن سُنے شرابِ کوثر اور آبِ حیات بھی یاد نہ رہے۔

لڳا نینھ نیارڑی پیڑ اساں دِل چُبھڑے برچھے، تیر اساں
سو نشتر لکھ لکھ سیڑھ اساں نبھ وقت نِچکے درملڑے دے

عشق ہمیں انوکھی طرز کی تکلیف لگا، دل میں برچھے، تیر کی طرح چُبھ گیا، سو نشتر اور خون کے لاکھ لاکھ فوارے ہیں۔ اب۔ دوا علاج کا وقت گزر چکا

لگی نوک نظر ، گیا ہوش ہُنر رہے دَرد اَندر ، سَدا سُول جِگر

ڈوڑے ظُلم قہر، ڈھہاں مُنہ دے بھر ڈُکھے روہ ، ڈُنگر، رَاہ وَلڑے دے

محبوب کی نظر کی نوک ایسی لگی کہ ہوش وہوشیاری نہ رہے، اگر کچھ رہا تو۔ دل میں درد اور جگر میں سُول رہے

دُہرے ظُلم وقہر ہیں، منہ کے بل گروں پیچیدہ پہاڑ، پُرپیچ راستے ہیں

سَٹ مخمل ، ململ ، رَنگ محل گئے سَانگ بَدل ، کَئی لَہم نہ کَل

رِچھ ، رَاکھس گھل مَمیں ڈَیٖنیں دَل اَئے پیش سَنبھل سِر کلھڑے دے

مخمل، ململ، رنگ محل چھوٹے، تمام رشتے بدل گئے، کوئی خبر گیری نہیں کرتا، ریچھ، راکھشش، مم اور

ڈائینوں کے گروہ حملے کے لیے سنبھل کر اکیلی جان کے مقابل ہیں

وَل وَل پیا زُلف پُنل دا گَل پیٔے سوز اُچھل، پیٔے روگ اُٹل

گئے سُکھڑے ڈَھل گیاں خوشیاں جل دِل چلڑے نیش اَجلڑے دے

پنوں خان محبوب کی زلف کا ہر بل ہمارے گلے کا پھندہ بنا، سوز اُچھل اور روگ اٹڈ پڑے، سُکھ غروب

ہوئے، خوشیاں جل گئیں دِل پر اجل کے نشتر چل گئے

کُل کَارُوں عِشق فریؔد کیتا گھر بَارُوں بِرہُوں بَعید کیتا

ہَر پَل پَل شَوق جَدید کیتا مُونہہ نُور بھریٔے نِرمَلڑے دے

عشق نے ہر کام سے الگ اور تنہا، گھر بار سے دور کر دیا، نور سے لبریز، بے عیب صاف وشفاف

رُخِ انور نے پل پل شوق کی تجدید کی

مصرع :- 28
الفاظ :- 139
راگ :- تلنگ

کافی 176

بٹھ گھیاناں ، راج پہاناں
وہ بھانے من بھانے ساڈے

سنتھر، ڈھوئیں ، کانہہ ، کہیلے بے شک مانے ترانے ساڈے

آگ لگے گھیانہ اور آبائی سرداری کو، محبوب کے باڑے بھی دل کو (وہاں سے زیادہ) پسند ہیں، گھاس بچھی زمین، ڈھوئیں، جھاڑیاں، سرکنڈے بلاشبہ ہمارے لیئے باعث اعزاز وافتخار ہیں۔

سنڑو سہیلیاں ، سینگیاں ، سیّاں برہوں ڈتیاں ڈکھڑئیں ہتھ بیّاں
چولا، بوچھنڑ دھیّاں دھیّاں خون جگر تھئے کھانے ساڈے

ہم عمر سہیلیو سنو عشق نے ہمارا ہاتھ دکھوں کو پکڑا دیا ہے، کرتا، دوپٹہ تار تار ہے، جگر کا خون اب ہماری خوراک ہے۔

ہار ہنجوں دا گل وچ پانواں سولاں دی نت سیجھ سہانواں
ما، پیو، بھایاں مول نہ بھانواں ویری دوست پرانے ساڈے

آنسوؤں کا ہار گلے میں ڈالے ہمیشہ دکھوں کی سیجھ کی زینت بنی ہوئی ہوں ماں باپ اور بھائیوں کو پسند نہیں آتی، پرانے دوست تک دشمن ہوگئے ہیں۔

ضعف بدن وچ سرت نہ تن وچ بھاہ جگر وچ دود دہن وچ
دلڑی غرق اندوہ محن وچ رو رو نین کمانے ساڈے

بدن کمزور، تن میں کوئی چُستی، چالاکی، ہمت باقی نہیں، جگر، میں آگ منہ میں دھواں، دل غموں اور مصائب میں غرق رورو کر آنکھیں مرجھا اور کملاگئی ہیں۔

چھوڑ گیا کیچ شہر دا والی تھل مارو دی ککڑی والی
ککرے ، کنڈڑے تول نہالی ڈلھ، سلھ پتھر وہانے ساڈے

کیچ شہر کا والی چھوڑ گیا ہے، اب جان لیوا صحرا کی بھوری ریت ہے، کنکر اور کانٹے ہیں جو ہمارے لیے نرم گدیلے ہیں، مٹی کے ڈھیلے، اینٹیں اور پتھر ہمارے گاؤ تکیہ ہیں۔

پینگھ، پپل ملکانے بھل گے گانے ،سیرھے ، گاہنے پھل گے
گھر ، در ، جاہ ،ٹکانے رل گے پڑ پئے یار ایانے ساڈے

شاہانہ جھولے، پنپل بھول گئے، رنگین عروسی دھاگے، ہار، زیور اور پھول گئے۔ گھر، ور، مقام ٹھکانے تباہ ہو گئے۔ نادان دوست ہمارے حصے میں آئے ہیں۔

مُفت فرِیدؔ ندامت چَایُم سمجھ سنبھل کر نینھ نہ لَائِیُم
سَاری پَت پَرتیت وَنجایُم تھڑ گئے عقل سیانے سَاڈے

فرِیدؔ! میں نے مفت کی ندامت اٹھائی۔ سمجھ سنبھل کر دل نہ لگایا، سارا اعتماد، بھرم جاتا رہا، اچھے برے کی تمیز رکھنے والی ہماری عقل پھسل گئی۔

تلفظ:۔ گھیاٗماں۔ گھ + یاں ڑاں۔ اسکا تلفظ۔ منگھ یاں ڑاں بھی ہے: ہپاٹاں۔ پ ہاں ڑاں، بھاٹے۔ بھاں ڑیں ڈھوئیں۔ ڈھوئے یں اسکا تلفظ ڈوہیں اور "ڈھوئیں" بھی ہے۔ کہیلے: کہی لے: ماٹے۔ ماں ڑیں: ترانے۔ تراں ڑیں: ویری۔ وے ری اسکا تلفظ "وئے ری" بھی ہے: پرانے۔ سینگیاں۔ سے ں گیاں، کھاٹے۔ کھاں ڑیں: سیجھ۔ سے جھ: پراں ڑیں: نین۔ نئے ن: وہاٹے۔ وی ہاں ڑیں: ملکاٹے۔ مل کاں ڑیں

مصرعے:۔ 14
الفاظ:۔ 59
راگ:۔ جوگ

﴿کافی 177﴾

بِرہُوں پِیو سے پُکھڑے
ہِئے کُل دَھندڑے چُکڑے

عشق ہمارے نصیب میں آیا، دیگر تمام کام کاج ختم ہو گئے

پِیت پرم دِی چَاشنی چَکھڑیُم وِسریئے ڈُکھڑے سُکھڑے

میں نے محبوب کی محبت کی چاشنی چکھی۔ تو۔ تمام دُکھ سُکھ بھول گئے۔

عِشق دِی بَات نہ سمجھن اَصلُوں اے مُلوانے رُکھڑے

یہ خشک، بے ذوق مُلا عشق کی بات بالکل نہیں سمجھتے

اَذبنِی رَبّی جَب ہویا شَرع، مَسائل ٹکڑے

جب اذبنی ربّی کی سند موجود ہے تو پھر اس کے بعد تمام شرعی سوالات اور اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں

(ترجمہ:۔ عزیز الرحمٰن)

ہمہ اوست دا سَبق گھدوسے فَاش تھئے اَجُھ لُکڑے

جب ہم نے اُستاد سے۔ ہمہ اوست کا سبق لیا تو پھر تمام پوشیدہ راز ظاہر ہو گئے۔

ہِیں رَاہُوں نہ پھرساں تونڑے   ہر تِھیسِم سَو ٹکڑے

۔اب۔ اس راستے سے ہرگز نہیں پھِرُوں گا۔ خواہ سر کے سو ٹکڑے کیوں نہ ہو جائیں

محض فرِیدؔ نہیں کئی حاجت   ہِیُوں ہِک نینھ دے نکھڑے

فرِیدؔ ہمیں اور کوئی غرض وغایت نہیں ہے صرف اور صرف ایک عشق ومحبت کے طلبگار ہیں

مصرعے :- 26
الفاظ :- 148
راگ :- تلنگ

﴿کافی 178﴾

بن یَار مِٹھل میں ویساں مَر
جئیں بَاجھوں ہِک پَل کو نہ سَرے

جس شریں محبوب کے بغیر ایک پل نہیں گزرتا میں اُس کے بغیر مر جاؤں گی

چَھڈ ہوت اِکلھڑی کیچ گیا   سَو پیڑ اُٹھی، لکھ پُور پیا
پِٹی پِٹ پِٹ ہُٹڑی شَام سَحر   پَٹی پیت دے ڈسدے پَندھ پَرے

اکیلی چھوڑ کر ہوت کیچ چلا گیا، سو درد اُٹھے لاکھ دورے پڑے کمبخت شام وسحر ماتم کرتے کرتے تھک گئی،
اس محبت کے راستے کی مشکل مسافتیں بہت طویل۔ دُور دراز نظر آتی ہیں

مِٹھا مَارُو مُحب مَلھیر وَسے   رَت رونواں سَارا لوک ہسے
تِھیساں بَر ڈُو رَاہی سَٹ گھر، دَر   تونڑے یَار قَبول کَرے نہ کَرے

وہ میٹھا، جان لیوا محبوب ملھیر میں آباد ہے، خون کے آنسو بہاتی ہوں تمام لوگ مجھ پر ہنستے ہیں، گھر،
در چھوڑ کر ویرانے کی طرف نکل جاؤں گی، خواہ دوست قبول کرے یا نہ کرے

کُٹھی نَاز نِگاہ اَویڑے دِی   مُٹھی لَذّت عِشق بکھیڑے دِی
موئیں، جِیندئیں تا دَم روز حَشر   اللہ ! دِل توں مُول نہیں وِسرے

اُس سخت مزاج دوست کی نگاہِ ناز کی ذبح کردہ ہوں، لذتِ عشق کی کشمکش کی ماری۔ مُردہ، زندہ،
روزِ حشر تک ! یاالٰہی دل سے فراموش نہ ہو گا۔

وہ دِلبر تیڈڑی یارِی اے لگی پھکڑی شہر خُواری اے
دِل سَڑدی جلدے جَان جگر سِر ٹوٹے ، پُرزے سَہنس ذَرے

اے محبوب! تیری دوستی بھی کیا خوب ہے، شہر خواری ہے بدنامی ہے دل اور جان و جگر جلتے ہیں،
سر کے ٹکڑے پرزے، سیکڑوں ذرے ہو گئے ہیں

شالا تھیوم وصل دا سانگ کَڈیں مِٹے لُٹڑی دل دی تانگھ کڈیں
ٹلے سخت پہر کرے بخت وہَر سوہناں صحن سُنجی دے پیر دَھرے

خدا کرے! کبھی ملاپ کا اتفاق ہو۔ اس لٹی دل کا انتظار ختم ہو۔ سخت پہر سر سے ٹلے بخت یاوری کرے
خوبرُو محبوب اس اُجڑی کے صحن میں قدم دھرے

آ انگنڑ فرید دے یار مِٹھل ساری عمر گئی جُھک جُھکدئیں گل
کر لُطف مِہر! بٹھ ظُلم قَہر دل ڈُکھڑی ٹھڈڑے سَاہ بھرے

اے شیریں محبوب! فرید کے آنگن میں کبھی تو آ۔ تمام عمر اندر ہی اندر گھلتے ہوئے برباد ہو گئی ہوں۔
کوئی لطف و مہربانی فرما۔ اس ظلم و قہر کو آگ میں ڈال۔ دکھی دل ٹھنڈی آہیں بھرتا ہے

مصرے :- 42 ‏ بھاݨ وسایا یار چھینندے ‏ ﴿کافی 179﴾
الفاظ :- 181
راگ :- بھٹیا ‏ ہیٹ سُہایا ماݨ مہیندے

من پسند دوست نے گھر آباد کیا۔ پورے دریا کنارے کو رنگ لگا دیا اُس نے جو انسان تو کیا !
بھینسوں تک کا بھی سرمایہ ، افتخار ہے

اَصلوں مُول نہ ویساں روہی کانہہ کیہلے دِلڑی موہی
رَانجھن دِی سر چیساں ڈوہی تَن مَن مِلک تھیندے

اب۔ روہی بالکل نہیں جاؤں گی، سر کنڈوں جھاڑیوں نے دل موہ لی ہے، رانجھن کے حوالے سے تمام الزامات سر
اٹھاوں گی، جسم و جاں جس کی ملکیت ہیں

ہگائیں وِچ تے منجھیاں لیٔیساں نئیں چندن تے جھوک بنٔیساں
بیلا بیلی نَال سُہیساں جیڑھا چاک سڈیندے

گائیں بیچ کر بھینسیں لوں گی، چندن نامی دریائی شاخ پر ٹھکانہ بناؤں گی، دریا کنارے کا لطف ساتھی کے ساتھ
لوں گی، جو چاک کہلاتا ہے

مَاراں ڈھالے ، پَانواں فَالاں سَاری عُمر تیڈے سَنگ جَالاں
رَنگ پور سَاڑاں سَاڑ پچالاں بَھٹھ کھیڑے مُوئے ، جیندے

پانسے پھینکتی، فالیں نکالتی ہوں، خدا کرے۔ ساری عمر تمھارے ساتھ ہی گزاروں، رنگ پور کو آگ لگاؤں
جھلساؤں، بھاڑ میں جائیں کھیڑے زندہ، مردہ

جَاں جَاں کنڑیں رِنگ سُنیڈی جِندڑی صَدقے گھولے تھیندی
پَاہ ہنباہ تے ڈھوڑ مہیندی ڈِسدے نُور اَکھیں دے

جب جب بھینسوں کی آواز کانوں میں پڑتی ہے روح قربان ہوتی صدقے جاتی ہے گوبر کا غبار، گوبر اور بھینسوں
کے قدموں کی دھول، آنکھوں کا نور نظر آتے ہیں

ہَر دَم یَار دے نام سَڈیواں شَالا بے وَاہی نہ تھیواں
بَاجھ تیڈی دے بَاجھ نہ جِیواں ہیا کُئی کَون کہیں دے

ہر وقت محبوب کے حوالے سے پکاری جاؤں۔ خدا کرے۔ بے آسرا نہ ہو جاؤں تیرے سہارے کے

بغیر نہ جیوں، اور کون کس کا ہے۔

ہِیر سَلیٹی ، چُوچک بیٹی نَاز نِپنی ، مُشک لَپیٹی
آ تَقدیروں چاک چکیٹی ہُݨ ڈیکھو کیا تھیندے

ہیر سلیٹی، چوچک کی بیٹی، ناز پرورده، خوشبوؤں میں لپٹی ہوئی، تقدیر کے لکھے سے بھینسوں کے رکھوالے نے اُسے اپنا تابعدار بنایا ہے اب دیکھو کیا ہوتا ہے

چاکی اَلڑے چاک چِکائے وِسریا مَاٗ پیُو ، مَاٗ پیُو جائے
نَامے ، چَاچے تے ہَمسائے اَݨ سُونہیں نظرِیندے

بھینسوں کے رکھوالے چاک نے تازہ زخموں کو چھیڑ دیا، ماں باپ، ماں باپ جائے بُھولے! ماموں، چاچے اور ہمسائے بھی ناواقف نظر آتے ہیں

پَار چِناہوں رَانجھن آیا جھنگ سِیالیں پھیرا پایا
ہِیرے کُوں جَڑ جادو لَایا کیویں چھپ چھپیندے

چناب کے پار سے رانجھا محبوب آیا، جھنگ سیال کا چکر لگایا، تاک کر ہیر پر جادو کیا، یہ بات کیسے چُھپ سکتی ہے

گھَڑے ، وکڑے ٹوبھے تاڑے سَبھ وِسرائے نِیڑے تاڑے
آ وَس سَانول کول اَساڈے بَٹھ گھَت دَروہ دِلیں دے

گھڑے، وکڑے، ٹوبھے، ٹھکانے، تیری محبت نے سب فراموش کرا دیئے۔ اَئے محبوب! ہمارے پاس آ۔ رہ۔ دل کے دھوکے فریب، غلط فہمیاں بھاڑ میں ڈال

مَوسم مَست ڈِہاڑے بھَلڑے ڈَاگاں مَلڑے سَاوے تَلڑے
بھَاگ ، سُہاگ فرید سَولڑے اَکھیاں نَال ڈِسیندے

موسم مست ہیں، دن بھلے، اونٹنیوں نے سرسبز گھاس کو گھیر لیا ہے بھاگ اور سہاگ دستیاب و مہیا ہیں، بلکہ آنکھوں کے سامنے نظر آ رہے ہیں

تلفظ:۔ چھیندے۔ چھی ں دے: ہیٹ۔ ہے ٹ: میہندے۔ مہی ں دے: ویساں۔ وے ساں: کانہہ۔ کاں ہ: کھیلے۔ کھی لے: چیساں۔ چے ساں: تھیندے۔ تھی ں دے: لئیساں۔ لئے ساں: نئیں۔ نے ء ں: سڑیندے۔ سڑی ں دے۔ کھیڑے۔ کھے ڑے: جیندے۔ جی ں دے سٹیڈی۔ سنڑی ں دی: ڈیواں۔ ڈی واں: کہیندے۔ کہیں دے: سیالیں۔ سیالے ں: چھپیندے۔ چھپے ی ں دے:

مصرعے :- 34
الفاظ :- 160
راگ :- جوگ

﴿ کافی 180 ﴾

بے صُورت ، صُورت اولے
کَر ناز ادا گُھنڈ کھولے

بے صورت! صورت کے پردے میں ناز و انداز کے ساتھ نقاب اُٹھاتا ہے

ہَر ہَر جاہ وِچ رَانجھن مَاہی آیا نَال صِفات کَماہی
سَب سُر اَنہد مُرلی وَاہی رَمز حَقائق چولے

رانجھن ماہی ہر ہر مقام میں جیسی اُس کی جُملہ صفات ہیں۔ انہی کے ساتھ آیا ہے۔ تمام سُروں میں انہد بین پر حقیقت کے اشاروں کو متحرک کرتا ہے۔

وَفی اَنفُسکُم بھیت بَتاوے نَحن اَقرب بِین بَجاوے
لَو دَلَیّتُم گیت سُناوے لَفظ اَنا اَلحَق بولے

وَفِی اَنفُسکُم (وہ تو تمہارے اپنے نفس میں موجود ہے) کا بھید بتائے نَحنُ اَقرب (ہم اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) کی بین بجائے لَو دُلیتُم (اگر تم کوئی رسی لٹکاؤ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ پر ہی جا گرے گی) کا گیت سنائے اور پھر لفظ انا الحق (میں ہی حق ہوں) بولے

*
جو کوئی دِل ڈُو دِھیان رَکھیسی سَارے گُجھڑے رَاز نُوں پیسی
اِثنَینِیّت کُل اُٹھ ویسی بَھج پَوسِن سَبھ بھولے

جو کوئی بھی دل کی طرف دھیان رکھے گا۔ تمام مخفی راز کو پالے گا۔ دوئی ختم ہو جائے گی شکوک و شبہات اُٹھ جائیں گے۔ (بات تجربے سے ثابت ہو جائے گی۔)

ہِک جَا ہِن اَحکام شَرِیعَت ہِک جَا ہِن اِسرار طَرِیقت
تِھیوے کیا دَریافت حَقِیقت کون اے پھولے پھولے

ایک جگہ شریعت کے احکام۔ ایک جگہ طریقت کے اسرار ہیں۔ حقیقت کیا ہے اور کیسے دریافت ہو۔ کون اس امر کی تحقیق کرے۔

نہ رُل ڈُکھڑی! رُوہ جَبل وِچ نہ تِھی اَوکھی ، مَارُوتھل وِچ
پہلُو ، دوش ، کنار ، بَغل وِچ یَار پُنل ہے کولے

اَے دُکھی! پہاڑوں میں سرگردان نہ ہو۔ مہلک صحرا میں مشکلات میں نہ پڑ۔ یار پنل محبوب تو پہلو، ساتھ، بغل میں، نزدیک ہی ہے۔

فخر جہاںؒ ہک ریت سکھائی   اصلوں حاجت رہی نہ کائی

دل جُز جُز دھم دھام مچائی   تھئے گُن گیان سمولے

فخر جہاں (مرشد) نے ایک طریقہ سکھایا۔ اس کے بعد مزید بالکل کوئی ضرورت نہ رہی۔ دل نے اہتمام کے ساتھ دھم دھام مچائی۔ تمام صفات اور اعلیٰ افکار یکجا ہو گئے

رنگ پور دے ہن پنتھ نیارے   ہک نوں بوڑے ہک نوں تارے

ہک پیا جیتے ہیا پیا ہارے   تُلدے ماسے تولے

رنگ پور کے اصول و ضوابط انوکھے ہیں ایک کو ڈبوئے ایک کو تیرائے، ایک جیتے ایک ہارے۔ میزان میں ماشے اور تولے تلتے ہیں۔

فاش فریدؔ! اے وعظ سُنا توں   عالم، جاہل شاہ گدا نوں

جے کئی چاہے فقر فنا کوں   اپنے آپ کوں ٹوہلے

فریدؔ! ۔عالم، جاہل، شاہ و گدا کو یہ وعظ برملا سنا دے اگر کوئی فقر و فنا کا خواہش مند ہے تو پھر! اپنے آپ کو تلاش کرے

تلفظ:۔ ٹین، بی ن۔ رکھیں۔ رکھے سی۔ ٹیس، پے سی، اُشنینیت:۔ اش نئے نیت:۔ وکی۔ دے سی۔

* ۔اس مصرے کو دو تین شکلوں میں بدل کر لکھا جا سکتا ہے۔ جس سے نہ تو وزن بگڑتا ہے اور نہ ہی مقصد تبدیل ہوتا ہے

مصرعے :- 110
الفاظ :- 436
راگ :- تلنگ

﴾کافی 181﴿

پٹی پیت دے پندھ پریرے
برے برہوں دے بار بریرے

کمبخت محبت کی مسافتیں طویل، بُرے ہجر و فراق کے بوجھ بہت بُرے ہیں

جانڑے ، مول نہ جانڑے ، بھانڑے یار دے من کوں بھانڑے
گانے، گہنڑے ، میوے ، کھانڑے وسریے تول ، وہانڑے
راج پیانڑے ، حسن دے مانڑے گزریے بھاگ بھلیرے

وہ جانے بے شک نہ جانے اس کے جانوروں کے باڑے بھی دِل کو پسند ہیں عروسی بند، زیورات، میوہ جات، کھانے، نرم گدیلے، گاؤ تکیے سب بھول گئے، باپ دادا کا راج، حسن کا غرور، خوش نصیبی سب کچھ گزر چکا

ٹول خوشی دے رول ڈتے وہ سولاں لائی گانی
ڈھول نہ نیتم کول! مٹھی ڈگیا جوبن ، جوش ، جوانی
ہار سنگار نہ کھڑ مکلایا ترٹڑے پھلوں سیرھے

خوشی کی محفلیں اجڑ گئیں دُکھوں نے خوب تیر مارا۔ مجھ کم بخت کو محبوب اپنے پاس نہ لے گیا، جوبن، جوش، جوانی گئے، ہار سنگار نے رُک کر الوداع بھی نہ کہا، پھولوں کے ہار ٹوٹ کر بکھر گئے

بادل کالے ، پورب والے نالے باد شمالے
بارش نالے ، وقت سکھالے موسم روپ ڈکھالے
سوز اکالے پون ابالے یار نہیں ہے ویڑھے

پورب کی طرف کے کالے بادل، ساتھ بادِ شمال، بارش کی کثرت سے نالے بہہ رہے ہیں آسانیوں کا وقت ہے موسم اپنے خوبصورت رُوپ دکھا رہا ہے لیکن مجھے تپش اور ہوائیں اُبالتی ہیں، کیونکہ، دوست جو گھر میں نہیں ہے

چیتر بہاراں ، کھیتر ہزاراں ٹوبھے تار متاراں
گل گلزاراں ، لکھ لہکاراں کنیں پون تنواراں
جوچھڑ ساڑاں ، جھوک اجاڑاں دوست نہ وسدا نیڑے

چیت کی بہاریں، ہزاروں کھیت، لبریز ٹوبھے، گل گلزار، ہوا کے لاکھ ہلکورے ہیں، سریلے گیتوں کی لئے کانوں میں پڑتی ہے۔ ایسے میں۔ دوست میرے قریب نہیں ہے۔ دل کرتا ہے۔ جھونپڑی کو آگ لگا دوں، گھر اُجاڑ دوں

تانگھاں یار دیاں ! سانگاں ، گنڑیں برہُوں سُنایاں بانگاں
کھڑے وال تے اُجڑیاں مانگھاں لِکھدی ہجر دِیاں کانگاں
کردِی چانگاں ، سُجھن نہ ٹانگاں سُکھ دے بُڈ گئے بیڑے

محبوب کا انتظار، اشتیاق! برچھیاں ہیں، عشق نے کانوں میں آذان سنائی، اُلجھے، میلے بال، اُجڑی مانگ، فرقت کی طویل طویل چٹھیاں لکھتی ہوں۔۔۔منزل کے نشان تک سجھائی نہیں دیتے، سکھ چین کے بیڑے ہی غرق ہو گئے

راہ جبل دے ، مارُوتھل دے سانگ کُسانگ اَجل دے
آنوِن یاد پُنل دے رلڑے پُور پَوِن پَل پَل دے
ڈُکھڑے وَل وَل پُکھڑے ڈھلدے دَرد ، اَندوہ ، گھنیرے

پہاڑوں اور جان لیوا صحرا کے راستے موت کے بھیانک اسباب واتفاق، پنوں محبوب کی صحبتیں یاد آتی ہیں، لمحہ بہ لمحہ اندیشوں اور تفکرات کے دورے پڑتے ہیں، بار بار بے شمار دُکھ، درد، آلام ہی میرے نصیب میں آتے ہیں

ویس وٹیساں ، دیس چُھڑیساں جوگڑ تھی گُزریساں
خاک رمیساں ، دُھونی لیساں نازِک نینھ نبھیساں
شَرم لُڑھیساں ، بھرم بُڑیساں کیجو کِھلِن کھیڑے

بھیس بدلوں گی، جوگیوں کی طرح زندگی گزاروں گی، وطن چھوڑ دوں گی، بدن پر خاک مل لوں گی، دھونی رماؤں گی، ہر حال میں، نازونزاکت بھرا عشق نبھاؤں گی، شرم کو لہروں کی نذر، بھرم کو غرقِ آب کر دوں گی، کیا ہوا اگر کھیڑے مذاق اڑائیں گے

نوک غماں دِی ، چوک ڈُکھاں دِی دَم دَم دِل دَرماندی
رات ڈیہاں تڑپھاندی کُٹھڑی مہنڑے ، سٹھنڑے کھاندی
سیجھ نہ بھاندی پئی کُرلاندی مُٹھڑی عِشق اَویڑے

غموں، دُکھوں کی نوک ٹوک، کچوکے، دِل ہمہ وقت پریشان، مذبوح، رات دن تڑپتی، طعن، تشنیع برداشت کرتی ہوں، سیج نہیں بھاتی، بڑی فریادیں کرتی ہوں، سخت مزاج پیچیدہ عشق کی فریب خوردہ ہوں

دِلڑی حرَمل ، اَکھیاں ہَل ہَل پیریں چھل چھل چھالے

نِرمَل درد اَندر دے دَرمَل ڈِتڑے روگ ، کشالے
جَل بَل تے ہتھ مَل مَل کُوکاں زَخم پَیے وچ زیرے

دِل حرمل کی طرح آگ پر چٹختی، آنکھیں اُمڈتی، پاؤں میں چھل چھل کرتے چھالے، اندر کے تازہ درد، روگ (جو میرا معالج تھا) اُسی نے ہی مصیبتیں دی ہیں۔ جلتے، سلگتے! ہاتھ ملتے روتی ہوں کلیجے میں زخم پڑے ہیں

لَالی لَوّے تے کَانگا بولے تِھیواں اَولے گھولے
مُرغ ، مَمولے کرِن چچولے نہ ڈے رَاول رولے
سَارے سَوّنڑ شگُون سَمولے وَڑ ویڑھے ، بُتھ جھیڑے

لالی چہکے، کوّا، بولے، میں قربان، واری، مُرغ، مَمولے نازو انداز سے گفتگو کرتے ہیں۔ اَے محبوب سرگردان نہ کر، تمام شگون ٹوٹکے یکجا ہو کر اچھے لمحات کی بشارت دے رہے ہیں۔ گھر میں داخل ہو جا۔ تکرار کو بھاڑ میں جھونک

کیا دُوری ، مَجبوری ! اَوڑک وَنجنَاں جھوک ضَرُوری
پُوری نیساں سِک سَانول دِی ہم اِیمان دِی مُوڑی
پُورے جُھورے خَاک پَٹّی دِی کَرسَم کیچ وَہیرے

دُوری اور جدائی کیا چیز ہے، محبوب کی جھوک تک ہر حال میں جانا ہے محبوب کی چاہت میں کمی نہیں آنے دوں گی، یہ تو میرے ایمان کی بنیاد ہے اس صحرائی راستے کی خاک مجھے دفن کر دے یا اپنے وزن سے جھکا دے۔ میرا سفر کیچ ہی کی طرف جاری رہے گا

اَگ لَائی ، بھڑکائی رَنگت چَشماں چوٹ چَلائی
دیداں کرِن لَڑائی رَمزاں جَڑ کر چَاٹ چَکھائی
بے وَاہی دے نَال اَجائی غمزے رَکھن بَکھیڑے

محبوب کی رنگت نے آگ سلگائی اور بھڑکائی، آنکھوں نے چوٹ لگائی، نظریں جنگ کرتی ہیں، اداؤں نے تاک کر نشانے پر ضرب لگائی، محبوب کے اشارے، غمزے ایک بے سہارا کے ساتھ خواہ مخواہ فساد مچائے ہوئے ہیں

اللہ رَاسی ، مَا نہ مَاسی شہر بَھنبھور دِی وَاسی
طَرح اُداسی ، سَخت پیاسی بَدن بَھبھوت سَناسی
کُھوسَاں پھاسی ، تھی بے آسی پَل پَل موت کَھیڑے

خدا کے سہارے پہ! نہ ماں، نہ خالہ، شہر بھنبھور کی باسی، سخت پیاس، اداسی، بدن پر سنیاسوں والا بھبوت
نااُمید ہو کر پھانسی لے لوں گی، لحہ بہ لحہ موت کی چھیڑ چھاڑ ہے

جَنگل بیلے ، شِینھ مَریلے ڈُوڑے ڈُکھ ڈُہیلے
کپڑے میلے ، میل کُچیلے نِبھ گئے کِھلن دے ویلھے
ویلھے میلے کر اَلبیلے آ وَس ہوت اُرھیرے

جنگل، دریا کنارے مہلک شیر، دُہرے دُکھ، لباس میل کچیل، ہنسنے کے دِن گزر گئے، اَے البیلا محبوب!
جلد بروقت ملاقات کر ہوت! آ کر اس طرف کر ٹھکانہ کر لے

پَندھ اڑانگے دِلڑی تانگھے اَوکھے وَصل دے سانگے
مِلن مہانگے ، کوجھے لانگھے چولا ، بوچھن گھانگھے
جُوہ جَتن دے ڈُسم نہ چانگے نہ کھاڑھے نہ چھیڑے

دُشوار مسافتیں، دلِ منتظر، مشتاق! ملنے کے مواقع نہایت مشکل! ملنے کی بڑی قیمت ہے بہت بُری گزر گاہیں، کُرتا
دوپٹہ چیتھڑے، محبوب کے قبیلے کے اونٹ، جانوروں کی گزر گاہیں، چرانے والے مجھے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا

تیر جگر وِچ پیڑ اَندر وِچ نیراں نیر وَہیراں
پیر منانواں، دھیر نہ پانواں دِل دِلگیر لَویراں
نارُو چھوڑ سِدھایا ملھیر پَئے تقدیر نکھیڑے

جگر میں تیر، سوزِ دروں، آنسوؤں کی شدت سے روانی، پیروں کو راضی کروں، لیکن صبر، سکون نہیں پاتی،
دِلِ دلگرفتہ تار تار ہے، محبوب مجھے چھوڑ کر کیچ روانہ ہو گیا۔ تقدیر نے جدائی ڈال دی

سٹیاں مٹیاں ، بھٹھیاں گٹیاں وَٹیاں ، پَٹیاں ، پِتیاں
خوشیاں گھٹیاں ، پاڑوں پٹیاں ہٹیاں سُکھ دِیاں رَتیاں
مُٹھیاں تیغ برھوں دِیاں کُٹھیاں لُٹیاں ناز نَویرے

دودھ لسی کے منکے چھوڑے، بھینسوں کے بچے جائیں بھاڑ میں، میرے حصے کی کمائی صحرائی راستے ہی ہیں، خوشیاں کم ہو گئی ہیں
بلکہ ان کی تو جڑ ہی اُکھڑ گئی ہے فریب خوردہ عشق کی تلوار کی ذبح کردہ ہوں مجھے اس کے نت نئے ناز و انداز نے لوٹ لیا ہے

دَرد جَدید مزید ہمیشہ رِیت پَریت سَوائی

پیت پرم دِی گیت سِکھایُم نیت اَساں سرچائی
عِید فریؔد بَعید سُنیوے غَم کیتے دِل دیرے

درد ہمیشہ جدید اور مزید ہے، محبت کی راہ رسم بھی پہلے سے بڑھ کر ہے محبوب کی محبت جسے ہم نے صدقِ نیت سے سر پہ اُٹھایا اُس نے ہمیں گیت سِکھائے۔ فریؔد غموں نے دِل میں ڈیرے ڈال لیے ہیں، عید تو کہیں بہت دُور سنائی دیتی ہے

تلفظ:۔ پریرے۔ پرے رے: بُریرے۔ بُرے رے: نگینڑے۔ گاں ڑے: بھلیرے۔ بھلے رے: نیتُم۔ نی تُم:
سیرھے۔ سے رھے: چیتیتر۔ چے ت: نیڑے۔ نے ڑے: کنڑیں۔ کن ڑے ں: وٹیساں۔ وٹے ساں:
چُھڑیساں۔ چُھڑے ساں: رَمیساں۔ رَمے ساں: لیساں۔ لے ساں لُڑھیساں۔ لڑھے ساں: ہڑیساں۔ ہڑے ساں:
کھیڑے۔ کھے ڑے۔ سِٹھڑے۔ سِٹھ ڑے ں: اویڑے۔ ا۔ وے ڑے: نیساں۔ نے ساں: وہیرے۔
وہے رے: کھہیڑے۔ کھے ڑے: اُرھیرے۔ اُرھے رے: سنیوے۔ س ُ ں ڑی وے۔

★★★

﴿کافی 182﴾

پَردیسی یَارا وا پُورب دِی گُھلے

اَے پردیسی دوست! پُورب کی ہوا چل رہی ہے

مصرعے :- 11
الفاظ :- 50
راگ :- بھیروی

سَانونڑ، مینہ بَرسات دے وَارے پھوگ پَھلی کِھپ پُھلے

ساون کا مہینہ، برسات کی نوبتیں، پھوگ، کِھپ پر پَھل پھُول ہیں۔

گاجاں گجکِن، بِجلیاں لَسکِن ذَوقُوں دِلڑی چُلے

گرج کا شور، بجلی کی چمک، ذوق کے سبب دل متحرک۔

دَھامِنڑ، کترِنڑ، سِنڈھ تے سَہجُوں چتر سُہاگ دا جُھلے

دھامِنڑ، کترِنڑ اور سِنڈھ پر خوشی سے سُہاگ کا مور پنکھ جُھولتا ہے۔

جے تَئیں پَانڑی پلھر نہ کُھٹسے کون بھلا سِندھ چُلے

جب تک بارش کا پانی ختم نہ ہو گا، شہری علاقے کی طرف کون چلے۔

روز بَروز فریؔد ہے لَذّت طَبع ڈِیہنھو ڈِیہنھ کُھلے

فریؔد! روز بروز لذت ہے، طبیعت میں دِن بدن کُشادگی ہے۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 100
راگ :- جوگ

﴿کافی 183﴾

پُر وَحشت لُنجڑی روہی
اے دِل دیوانی موہی

اس پُر وحشت ویران روہی نے ہماری دیوانے دل کو فریفتہ کر دیا ہے

وہ یار پُنل مَن بھاندا — وہ دارُو دَرد دِلاں دا
ہاں بَردا تیڈڑے ناں دا — چُم چاتم تیڈڑی ڈوہی

اے من پسند دوست، درد دل کی دوا محبوب! کیا خوب! میں تو تیرے نام کا غلام تیرے حوالے سے تہتوں کو میں نے چوم کر، سر آنکھوں پر اٹھایا ہے

وَنج آکھیں قاصِد! بھلڑا — ہے سَانوݨ سَخت سَوَلڑا
مِل یار تھلاں وِچ کلھڑا — ہئی قَسم خُدا دی دَروہی

قاصد اُسے جا کہنا! اے بھلے مانس! ساون کا مہینہ بہت زیادہ نزدیک ہے اے دوست! ریگزاروں میں اکیلا مل، تجھے خدا کی قسم، واسطہ ہے

تھی رَاہی بَر ڈُو چلساں — وَل رَاہوں مُول نہ وَلساں
وَنج ساتھ پرِیں دے رَلساں — وِچ روہی کرسوں پوہی / ہوہی☆

ویرانے کی طرف چل دوں گی، راستے سے کسی بھی صورت میں واپس نہیں آؤں گی، اپنے محبوب کے ساتھ جا ملوں گی، روہی میں گزر بسر کریں گے

بَٹھ توں بِن چیتر بہاراں — سِر سُول آنوِن کر واراں
دِل ڈُکھڑے، دَرد ہزاراں — اَندوہ کَرِن اَنبوہی

بھاڑ میں جائیں تمہارے بن چیت ماہ کی بہاریں، دکھ حملہ آور ہو کر سر پہ آ جاتے ہیں، دل میں ہزاروں رنج و آلام کا ہجوم ہے

کیا زیور، ہار چنبیلی — کیا پُھلوݨ سیجھ سُہیلی
تھیا☆ عِشق فرِیدؔ دا بیلی — سَبھ بُھل گئے ایہی، اوہی

کیا زیور! چنبیلی کے ہار، کیا پھولوں بھری سیجھ سُہیلی عشق فریدؔ کا معاون و مددگار ہوا۔ "یہ" "وہ" اور دیگر سب کچھ بھول گئے

☆ تھیا عشق فریدؔ۔ آ۔ بیلی: تمام قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں مصرعہ یوں لکھا گیا ہے۔ بحث اگلے صفحات پر دیکھیں۔

مصرعے :- 30
الفاظ :- 142
راگ :- جوگ

﴿کافی 184﴾

پَل پَل سُول سَوایا ہے
جی مُفت ڈُکھاں وِچ آیا ہے

درد لمحہ بہ لمحہ پہلے سے بڑھ کر ہے بلا سبب روح دُکھوں میں گھر گئی ہے۔

دُور اِگیا مَنظُور دِلیں دَا   تن ،مَن ، دَھن ہے مَال جھیندا
شَالا ڈھولَݨ مِلِم چھِیندا   درداں سَخت سَتایا ہے

جو ہمارے دل کا مطلوب و منظور ہے، تن، من، دھن جسکی ملکیت ہے، خدا کرے وہ مطلوب دوست ہمیں مل جائے۔ دردوں نے سخت ستایا ہے۔

دَشت بَیاباں، جَال اَساڈِی   سوز، اَندوہ دِی چَال اَساڈِی
مَاتم ، حَال تے قَال اَساڈِی   عِشق بَہوں ڈُکھ لَایا ہے

دشت و بیاباں میں ہماری گزر بسر، سوز و اندوہ ہمارا طور طریقہ۔ ہماری کیفیت، گفتگو سب، ماتم ہے، عشق نے بہت دُکھ دیا ہے۔

چَاک کِتے دِل، چَاک مَہیندے   کون کُلڑے زَخم کُوں سِیندے
مَرہَم وَصل وِصال تَہیندے   کھیڑا کُوڑ اَجایا ہے

وہ جو بھینسوں کا نگران ہے اُس نے ہمارے دِل کو چاک کر ڈالا۔ اس بے ڈھب زخم کو کون سیتا ہے۔ اس زخم کا مرہم اُس کا وصال ہی ہے۔ کھیڑا تو ایک بے کار جھوٹ ہے

رَانجھَݨ جوگی، میں جُگیانْڑی   بے زر اُس دے رَاہ وِکانْڑی
مُٹھڑی ، مَاری پھراں نِمانْڑی   نَام نِشان گنوایا ہے

رانجھن جوگی ہے میں اس کی جگیانی ہوں، بے زر و مال اس کے نام پر بِکی ہوں۔ مسکین، تباہ شدہ، ماری ماری پھر رہی ہوں نام و نشان تک گنوا دیا

بِرہُوں اَلنبی جَڑ کر لَائی   سَڑدئیں، بَلدئیں پھراں رُکائی
لوک کیا جَاݨے پِیڑ پَرائی   جو لِکھیا سو پَایا ہے

عشق نے تاک کر نشانے پر ایندھن کو آگ دِکھائی۔ جلتی، بھڑکتی لوگوں میں پھرتی ہوں لیکن، لوگ پرائے

دکھ کو کیا جانیں جلتی سلگتی تو ہوں لیکن چھپائے پھرتی ہوں لوگوں کو کسی کے دکھ کا کیا علم، جو مقدر میں لکھا تھا میں نے وہی پایا ہے

پھٹ گیا رانجھن سر دا والی   کیتس حال کنوں بے حالی

ساڑاں سیجھ تے تول نہالی   سبھ کجھ ہجر بھلایا ہے

رانجھن جو میرے سر کا والی، آقا تھا وہ چھوڑ گیا۔ حال سے بے حال کر گیا۔ سیج، نرم گدیلوں کو آگ لگاؤں ہجر نے سب کچھ فراموش کرا دیا۔

دِل نوں لُٹیا عِشق مریلے   پھردی شہر تے جنگل بیلے

مَتاں فریؔد کرے رب میلے   تانگھ ارام ونجایا ہے

اس مہلک عشق نے دِل کو لوٹ لیا، شہروں، جنگلوں، دریا کنارے پھرتی ہوں، شاید خدا ملاقات و میلہ کرا دے، اشتیاق، انتظار و کشش نے سکون تباہ کر دیا ہے۔

تلفظ:۔ جھیندا۔ جھی ں دا: چھیندا۔ چھی ں دا: ھیندے۔ مھی ں دے: سیندے۔ سی ں دے: تھیندے تھی ں دے: کھیڑا۔ کھے ڑا: جگیائی۔ جگ یاں ڑی ں: وِکائی۔ وِکاں ڑی ں: نمائی۔ نماں ڑی ں: مریلے۔ مرے لے

★★★

مصرعے:- 34
الفاظ:- 163
راگ:- جوگ

﴾کافی 185﴿

پُرانی پیڑ پَئی گَل دِی

نہ گِلدی دَال دَرمَل دِی

دیرینہ درد ہمارے گلے پڑا ہے۔ جہاں دوا کی دال نہیں گلتی

سَدا جَلدی تے ہَتھ مَلدِی   اَجل دِی تانگھ پَل پَل دِی

وَتاں رُلدی پَٹی تھَل دِی   نہ ٹَلدی سِک بَروچَل دِی

ہمہ وقت جلتی ہاتھ ملتی ہوں۔ لمحہ بہ لمحہ موت کا انتظار ہے۔ صحرائی راستوں میں سرگردان ہوں۔ بارو چل کی چاہت ذرہ بھر نہیں ٹلتی

سَڑیندِی سیجھ بَخمل دِی   تَلیندی تُول نَرمَل دِی

نَجی نوں سانگھ سانول دِی   اَزل دِی ہے نہ اَج کَل دِی

مخمل کی سیج جلاتی، ریشم کے گدیلے تلتے ہیں۔ اس اُجڑی کو محبوب کی چاہت کی برچھی ازل سے لگی ہے۔

آج کل کی نہیں

ڈُکھاں ڈُکھڑے ڈِتے ڈاڈھے   ہڈاں دا ماس غم کھادھے

ہمیشہ درد ہِن وادھے   پُنل ولدئیں کریں جلدی

دُکھوں نے بہت آزار دیئے۔ غم نے ہڈیوں سے ماس کھالیا۔ ہمیشہ درد پہلے سے بڑھ کر ہیں۔

اے پنوں خان! آنے میں جلدی کرنا۔

اَویڑا عِشق پیا جھولِ   لویراں ہے چُنی چولِ

نہ جَنڈئیں وقت ماء گھولِ   ڈِتی گولِ ہلاہل دِی

بے ڈھب سخت مزاج عشق ہماری جھولی پڑا دوپٹہ چولی تار تار ہے پیدا کرتے وقت کم نصیب ماں

نے زہرِ ہلاہل کی گولی کیوں نہ دے دی

سَجنڑ رُٹھڑا تے سُکھ مُٹھڑا   خُوشی دا سَانگ سبھ تُرٹڑا

نہ ڈُکھ کُھٹڑا نہ جی چُھٹڑا   اُپٹھڑی مُونجھ وَل وَلدِی

محبُوب رُوٹھا تو سُکھ برباد ہوا۔ خوشی کی سنگت ٹوٹی ، نہ دُکھ کم ہوا۔ نہ جان چھوٹی، ایک پیچیدہ چاہت،

انتظار و حواس باختگی ہے جو بار بار پلٹتی ہے

سَڑیندا سوز چھاتی ہے   مَریندا روگ کَاتی ہے

نہ پَیندا یَار جھاتی ہے   کَراں کیا ! کُجھ نہیں چَلدی

سوز چھاتی جلاتا ہے۔ روگ چُھری مارتا ہے۔ دوست ایک نظر بھی تکتا۔ کیا کروں کوئی بس نہیں چلتا

ڈُکھی دَا دَرد دیری ہے   مُٹھی دِی مَاء اَویڑی ہے

تتی دَا وِیر ویری ہے   سِروں سَختی نہیں ٹلدی *

اِس کم نصیب کا یہ دُکھ دیرینہ ہے۔ کم بخت کی ماں سخت مزاج، بدنصیب کا بھائی دشمن ہے۔ سر سے سختی نہیں ٹلتی

فریدؔ آیا نہ مَاہی ہے   ڈِتی سُولاں نہ سَاہی ہے

جگر وِچ جَرح جَاہی ہے   لگی جُڑ نوک رَاوَل دِی

فریدا! محبوب آیا نہیں، دکھوں نے لمحہ بھر بھی مہلت نہیں دی۔ جگر میں جرح کارگر،

ہدف پر ہے محبوب کے تیر کی نوک لگی ہے ✻ ۔ ہروں تحتی نہیں

تلفظ:۔ پیڑ:۔ پی ڑ۔ سیجھ، سے جھ۔ پلنگیں، پ لن گیں۔ دے ول۔ ویر، وی ر۔ ویری۔ وے ری۔

★★★

کافی 186

مصرعے:- 38
الفاظ:- 146
راگ:- جوگ

پُورب لِلھاوے تے
پتالُوں پانی آوے

پورب کی ہوا لہلہائے اور پاتال سے پانی آئے
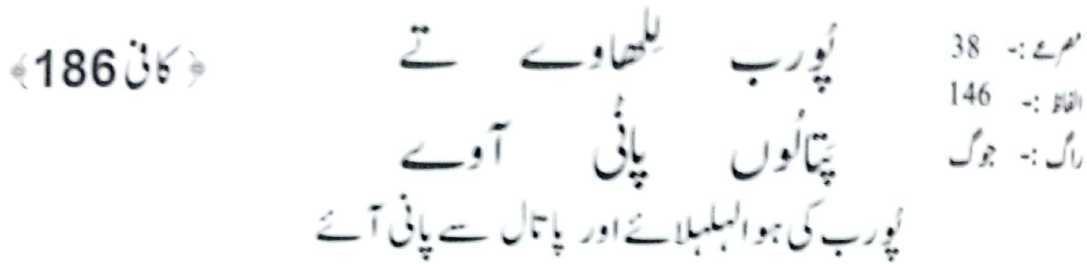
پِینگھاں وَنوَن دِیاں، مچھلے پِیلے، گُوڑھے، سَاوے

انواع واقسام کی رنگارنگ دھنک، قوس و قزح، پیلے، لال، سبز رنگ کے مچھلے

بَدلے دَرڈوں رونِون بجلی اَکھ مَارے، مُسکاوے

بادل درد کے باعث روتے، بجلی آنکھ مارتی مسکراتی ہے

روہی رَنگ رَنگیلی، چَگ، کِھپ ہَار حَمیلاں پَاوے

روہی رنگ رنگیلی چَگ، کِھپ کے ہار، حمائلیں پہنے ہوئے۔ یا۔ روہی رنگ رنگیلی ہے،

چَگ اور کِھپ نے بھی، پھولوں، پھلیوں کے ہار حمائلیں پہن لی ہیں

بُوٹے بُوٹے گُھنڈ سُہاگوں گَیت پَرَم دے گَاوے

(1) بُوٹے بُوٹے سہاگ کا گھونگھٹ ہے، بُوٹا بُوٹا۔ محبت کے گیت گائے۔

(2) بوٹے بوٹے سے۔ وہاں موجود جانوروں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں

کَیئنسَر بِھنڑی چولی چُنڑی وَل وَل مِینہ پُساوے

زعفران کے رنگ وخوشبو میں رچی چولی اور چُنری کو بارش بار بار گیلا کر رہی ہے

پُورب، مَاڑ، دَکھن دے بَادل کَئی آوے کَئی جَاوے

پورب، ماڑ، دکھن کے بادل، کوئی آئے کوئی جائے

سَانوڑ مِینگھ مَلھاراں سَہجُوں تھَلڑیں مَال نہ مَاوے

ساون ہے، بارش ہے، ہلکے ہلکے بادل ہیں، ریگزاروں میں مال مویشی سمانے میں نہیں آتے

پِیسوں پَانٗی دَھارے دَھاری ڈِیسوں جھوک ٹراوے

پانی دھارے دھاری کے مقام پر پیئیں گے اور ٹھکانے ٹراوا کے مقام پر بنائیں گے

(اونٹ ٹراوا کے مقام پر بٹھائیں گے)

وُٹھڑی پالی، تھئی خوشحالی مال، مویشی گاوے

پالی کے علاقے پہ برسات ہوئی ہے جس کے نتیجے میں مال مویشی گائیں، خوشحال ہیں

سَبھ کَئی چُوڑے بَیڑے پَا کَر بہہ مٹیاں گُھکاوے

ہر ایک چوڑے اور چوڑے بند پہن کر بیٹھی مٹیاں بلور ہی ہے

سوہنٗی، کوجھی گہنٗے، گہڑے پَاوے پا ٹھمکاوے

خوبصورت، بدصورت ہر ایک گہنے پہن کر لطف اندوز ہو رہی ہے

سیندھاں مَانگھاں، تِلک تِلولے کجل، مُساگ سُہاوے

سر کے بالوں کی مانگ، خال، بندیاں، کاجل، دنداسہ، ہر چیز جچ رہی ہے

رَشک خُوئید ڈِسے سِنھ، دَھامنٗ تھئے چَوَ گوٹھ پَلاوے

سِنھ اور دھامن پر تو گندم کے نوخیز پودوں کو بھی رشک آرہا ہے۔ چہار اطراف جانوروں کے لئے

مکتفی گھاس کے قطعات ہیں۔

نَند نہ مَانوِن کَھیر گَئیں دے پُر تھئے جھاپ ڈُہاوے

گائیوں کے شیر دانوں میں دودھ نہیں سماتے، برتن بھی لبریز ہو گئے ہیں

کُونجاں کَرکَن، مور جھنگارے کوئل کُوک سُناوے

کونجیں کرکتی، مور جھنگارتے ہیں اور کوئل کُوک سنائے

آنوِن یَاد سَجنٗ دے رَلڑے ظُلمی برہُوں سَتاوے

ہمدرد محبوب کی صحبتیں یاد آتی ہیں، ظالم عشق بہت ستاتا ہے

سوہنٗی مَوسم، سوہنٗیاں مُدتاں سوہنٗاں آن مَلھاوے

خوبصورت موسم، خوبصورت زمانے، خوبصورت محبوب آکر ان کا لطف لے

بَاقی عمر فرؔید دِی شالا سَانول سَانگ وِہاوے

خدا کرے فرؔید کی بقیہ عمر، محبوب کے ساتھ ہی گزرے

مصرعے :- 26
الفاظ :- 128
راگ :- بھاگ

کافی 187

تانگھ پُنل دل تیندی ہے
سانُوں ہک پل رہݨ نہ ڈیندی ہے

پنوں محبوب کا انتظار، اشتیاق پھر تپا، اکسا رہا ہے، ہمیں ایک پل آرام سے نہیں رہنے دیتا۔

عشق اُجاڑی جھوک امن دی پاڑوں بیخ پٹیس ہَڈ، تن دی
ہِک سِک رہ گئی یار سجن دی جو سبھ بار سَہیندی ہے

عشق نے امن کا ٹھکانہ تباہ کر دیا۔ ہڈیوں اور جسم کی بنیاد تک اکھاڑ دی، بس ایک ہمدرد محبوب کی چاہت رہ گئی ہے، جو تمام بوجھ برداشت کروا رہی ہے۔

مُونجھ مُنجھاری، درد وِچھوڑا لِکھیا باب تتی دے ڈوڑا
اے غم مُول نہ تھیوِم تھوڑا جند جُکھ جُکھ مُکلیندی ہے

اشتاق، اضطراب، حواس باختگی، دردِ جدائی، اِس کمبخت کے حصے میں دوگُنا لکھا گیا ہے، یہ غم ہرگز کم نہیں ہوتا، رُوح اندر ہی اندر گُھل گُھل کر رخصت ہو رہی ہے۔

تیغ طمنچہ بانک کٹاری خنجر پَلکاں تیر شکاری
پھَٹ کیتے تن مَن وِچ کاری پیڑ قرار وَنجیندی ہے

محبوب کی پلکیں تلوار، طمنچہ، بانک، کٹاری، خنجر اور شکاری تیر ہیں
جنہوں نے تن من میں کاری زخم کیے، اس درد نے سکون و قرار تباہ کر دیا ہے۔

درد اَندوہ ہزاراں دِل نُوں ڈُکھ ڈُیون لکھ ماراں دِل نُوں
سُولاں دیاں تلواراں دِل نُوں حسرت برچھی لَیندی ہے

دل کو ہزاروں الم، اندوہ ہیں دکھ، درد اور سوز و غم کی تلواروں کے لاکھوں وار ہیں، حسرت برچھی مارتی ہے

مُنہ نہ لَیندے سکے بھائی مہݨے ڈیوے مائی پیو جائی
خویش قبیلے کرِن لڑائی سَسّ نِناݨ مَریندی ہے

سگے بھائی تک منہ نہیں لگاتے ، بہن طعنے دیتی ہے، قبیلے والے لڑتے ہیں ، ساس اور نند مارتی ہے

شوق فرِیدؔ شعور لُڑھائیُم حال ونجائیُم قال ، گنوائیُم

دُھوڑی پائیُم خاک رَمائیُم دِل سبھ کِیس کریندی ہے

فرید شوق عشق نے عقل وفہم کو غرقاب کرایا، میرا حال گیا ،میری بات گئی، میں نے خود پر دُھول اور خاک ڈال لی ،دل ہمہ قسمی زیادتی کرتا ہے

★★★

مصرع :- 22   تَتا عِشق بہُوں گُزریوسے   ﴿کافی 188﴾

الفاظ :- 95

راگ :- ؟   اِیہو قَہر نہ پیش آیوسے

یہ جلاڈالنے والا عشق ہم نے بہت بھگتا، ایسا قہر کبھی سامنے نہ آیا تھا

بھَاہ بِرھُوں دِی سَاڑ پِچالیا ہڈّ ، تَن کیتُس کیری

یَار لَدھوسے جَانی ویری لِکھیا وَیہہ مِلیُوسے

عشق کی آگ نے جلایا، جُھلسایا، ہڈیاں، جسم راکھ کرڈالا!

ہم نے دوست کو بھی دشمنِ جاں پایا، تقدیر کے قلم سے جو کچھ لکھا وہی سامنے آیا

جَان ، جِگر ، تَن پَارے پَارے سِینہ محَض لِویراں

لُوں لُوں رَگ رَگ وِچ سَو پِیڑاں ہِجر بَرات ڈِھیوسے

جان، جگر، تن، پارے پارے، سینہ کیا ہے چیتھڑے ہیں رُوئیں رُوئیں میں سو سو رنج والم، فراق کے تحفے موصول ہوئے

ہَنجڑُوں ہَاراں ، واٹ نِہاراں بیٹھی کَانگ اُڈاراں

جَان ، جِگر ہے جَئیں دا ڈیرہ تنہا چھوڑ ڳیوسے

آنسو بہاؤں، راہ تکوں، بیٹھی کاگ اُڑاؤں، جان و جگر جس کا ڈیرہ ہے، وہی ہمیں تنہا چھوڑ گیا ہے

پِیت پُرانی مَن نُوں بھَانی لَذت بہُوں ڈِکھالی

مِثل سَمندر آتِش اندر سَوسَو عَیش لَدھوسے

پرانی پریت دل کو بہت پسند آئی اور اس نے لذت بھی بہت دکھائی آگ میں پیدا ہونے والے کیڑے کی طرح، آگ ہی میں ہم نے سو سو عیش پالیے

سَڑ گیُم ، جَل گیُم ، مَر گیُم ، گَل گیُم یَار ، فرِید! نہ آیا

سِکدئیں ، تپدئیں ، مَردئیں ، کھپدئیں نَازِک نینھ نِبھیوسے

میں سڑ، جل، مر، گل گئی، فرید! دوست نہ آیا ترستے، تپتے، مرتے، کھپتے بھی اس نازک عشق کو ہم نے نبھایا

★★★

مصرع :- 24
الفاظ :- 125
راگ :- پہاڑی

﴿کافی 189﴾

تَتے نینھ تَتڑی دے اُتے
حَیران سَارا لوک ہے

اے دِل نہیں کچڑی گھدی مَاہی وَجائی ٹھوک ہے

جلاڈالنے والے عشق اور اِس کمبخت پر تمام لوگ حیران ہیں محبوب نے ناپختہ دل نہیں بلکہ ٹھوک بجا کر اطمینان کر کے لی ہے

جوبَن دِی چَٹ تھئی تَار وے گئے کَم، بُھلیے کُل کَار وے

تَئیں بِن تَتی دا! یَار وے جیوَݨ نہ جِیوَݨ! بھوگ ہے ☆

جوبن کا خُمار برباد ہوا، کام کاج بُھولے اَئے بخت سوختہ کے محبوب! زندگی، زندگی نہیں عذاب ہے / اس میں کوئی رس باقی نہیں رہا

او اَپنڑی جَاہ تے خوش وَسن اِتھ نَین تھی بے وَس! وَسن

کیوں لوک نہ مَیں تے ہسن مُٹھڑی کُوں چَاتا ہوک ہے

وہ اپنی جگہ خوش بستے ہیں، اِدھر آنکھیں بے بس ہو کر برستی ہیں لوگ کیوں نہ مجھ پر ہنسیں، مجھ کمبخت کو شدتِ جذبات نے اکسایا ہے

رو پٹ اَساڈڑِی کَار ہے ڈُکھ سُول گھنتاں ، ہَار ہے

بَر بَار چِٹ ، گھر بَار ہے مَارُو تھلاں وِچ جھوک ہے

رونا، ماتم کرنا ہی ہمارا کام رہ گیا ہے، رنج، الم ہی ہمارے زیورات اور ہار ہیں، ہمارا گھر سنسان ویرانہ اور جان لیوا صحرا میں ٹھکانے ہیں

تِھیا بخت مَیں تے تنگ ہے　　سُکھ دِی ہمیشہ جنگ ہے
بکھڑا مُساگ دا رَنگ ہے　　اُجڑی سُہاگ دِی نوک ہے

بخت مجھ پر ناراض ہے۔ سکھ کی ہمہ وقت جنگ ہے وندا سے کا رنگ اُڑ چکا ہے۔ سہاگ کا زاویہ اجڑ چکا ہے

بُچھڑا فریؔد دا حَال ہے　　سَانول نہ نیتُم نَال ہے
نظرِم وِصال مُحال ہے　　ڈُکھ دی نویں نت چوک ہے

فریؔد کا حال بے حال ہے محبوب مجھے ساتھ نہیں لے گیا محبوب کا وصال مجھے مشکل نظر آ رہا ہے۔ دُکھ کے نت نئے کچوکے ہیں

☆ کئی قلمی نسخہ جات میں　ــ　جیوڑ نہ جیوڑ پھوگ　ہے　لکھا گیا ہے۔

★★★

مصرع :- 17
الفاظ :- 64
راگ :- بھیروی

﴿کافی 190﴾

تُوں بِن حَضرت یَار
ہَر دَم پھراں حَیرانی

اَئے حضرتِ دوست تیرے بغیر ہر وقت حیران پھروں۔

مَاہی بَاجھوں سُول گھنیرے　　جِیوَڑ ہے بیکار
جَانُم دِل دا جَانی

محبوب کے بغیر بے شمار رنج والم، جینا بے کار ہے، میرا دِل جانی یہ جانتا ہے

☆
دِلبر جِیہاں ہور نہ کوئی　　خُوبیں دَا سَردار
صُورت میں لَاثَانِی

محبوب جیسا اور کوئی بھی نہیں ہے۔ جو خوب سے خوب ہیں ان کا بھی سردار، اور صورت میں لاثانی ہے

پنل چھڈ کے کیچ سدھایا　　کیتُس زار نزار
رورو تھیم دیوانی

میرا محبوب پنوں مجھے چھوڑ کر کیچ روانہ ہو گیا، مجھے زار زار کر ڈالا، میں اس کی جدائی میں رو رو کر دیوانی ہو گئی ہوں۔

عِشق اَویڑا پیش پیوسے   دِل نُوں ڈار مَدار

تَن مَن سو سو کانی

ایک سخت گیر اور سمجھ نہ آنے والا عشق درپیش ہے دل کو تذبذب، جسم وجاں میں سو سو تیر

ڈرد فرید ہے چیز مَہانگی ☆☆   ٹھہندے وَنج وپار ☆☆

جندڑی کر قربانی

فرید! درد بیش بہا چیز ہے۔ اس کی سوداگری چچتی ہے، درد کے حصول کے لیے، زندگی قربان کر دے

☆ قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں اسے "خوبی دا سر دار۔۔۔" لکھا گیا ہے۔

☆☆ مطبوعہ نسخہ جات میں "تھیندے ونج وپار" ہے۔

﴿کافی 191﴾

مصرعے:- 23
الفاظ:- 152
راگ:- جوگ

توں بن موت بھلی ویندم شالا مَری

ٹکساں ہِک نہ ذری جیساں پَل نہ گھڑی

تیرے بغیر موت بھلی ہے۔ خدا کرتا میں مر جاتی، ذرہ بھر نہ ٹکوں گی۔ گھڑی پل نہیں جیوں گی

پورب طرف ڈِٹھوں مینگھ مَلھار ڈِٹھم   بجلی لسک ڈِتی گَج گَج گاج سُنیم

رہساں اِتھ نہ اَڑی ! ویساں وَطن وَری

مشرق کی طرف میں نے مینگھ ملہار دیکھی، بجلی چمکی، بادلوں کی گرج بھی میں نے سنی۔ اری۔ میں یہاں نہیں رہوں گی۔ وطن واپس جاؤں گی

کَنڑیں وَوڑ پیئم روہی وُٹھڑی دِی   ڈھولا گل نہ لَدھو ڈُکھڑیں سُٹھڑی دی

پھاڑیم چولی چُنی رو رو تھیم چری

میرے کانوں میں دور سے خبر آئی ہے روہی میں برسات کی۔ محبوب تو نے اس قتیل رنج والم کی خبر بھی نہ لی۔ میں نے چولی چنری چاک کر ڈالی روتے روتے دیوانی ہو گئی

اَپنڑے دیس وَنجاں دِل نُوں تانگھ تھئی ڈیکھاں تاڑے، ٹوبھے، لاٹے، کھار، بُوئی

بَرڈو راہی تھیواں سَاڑیں سُولیں سَڑی

اپنے دیس جاؤں، دِل کو کشش ہوئی۔ ٹھور، ٹھکانے، تالاب دیکھوں اور لانے، کھار، بُوٹی بھی۔

دُکھوں اور تپش کی جلی ویرانے کی طرف روانہ ہو جاؤں

اُونگاں پُونگ اُٹھم، بَدلیں کیتی اے لَس گھِن گھِن نام تیڈڑا روندی تھی بے وَس

سَانول تینوں مِلاں یا سِر پووِم مَری

جذبات شیر کی طرح دھاڑ مار کے اُبھرتے ہیں۔ بدلیاں آپس میں جُڑ کر دور دور تک یک رنگ ہو گئی ہیں

اور میں تیرا نام لے لے کر روتے روتے بے بس ہو گئی ہوں۔ اے سانولے محبوب! یا تو تجھ سے

آ ملوں یا میرے سر پہ موت آ پڑے

سُرخی، میندی مُٹھی، کَجلہ دھار گیم ناز نِواز بُھلیا، ہار سِنگار گیم

بیئنسر، بُول بَھناں، اُجڑی مانگ دھڑی

سُرخی، مہندی تباہ ہوئی کاجل کی دھار گئی۔ ناز و انداز بھولے، ہار سنگھار گیا۔ بیئنسر، بُولا، سر کی مانگ،

گُندھی ہوئی زُلفیں اُجڑ گئیں

کھیڈڑن کُڈڑن گیم سُکھ دا ٹول گیم ڈُکھڑے پکھڑے پئے خوشیاں رول گیم

جڑ کر راول جوگی لائی پرم جڑی

کھیلنا، کودنا گیا، خوشیوں کا ہجوم نہ رہا، دکھ نصیب میں آئے، میرا محبوب میری خوشیاں برباد کر گیا۔ اس راول جوگی

نے عشق کی ایسی چنگاری لگائی۔

کھمدی کھمنڑ فرید! جھوکاں یاد پووِن اکھیاں نیر ہنجوں کر برسات وسن

لکھ لکھ دھانہہ اُٹھم، جاں جاں ڈِسم جھڑی

فرید! بجلی چمکتی ہے، ٹھکانے یاد آتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو برسات کی طرح برستے ہیں۔ لاکھ لاکھ ہُوک

فریاد اُٹھتی ہے۔ جب جب بھی برسات نظر آتی ہے

تلفظ:۔ وِیندم، وی ں دُم۔ جیساں، جی ساں، بینسر، بےءِ ں سَر

مصرعے:۔ 24
الفاظ:۔ 122
راگ:۔ بھیروی

﴿کافی 192﴾

تُوں بن مَہیں دَا چَاک وے
دِلڑی غمّاں دِی جھوک ہے

جو جو خوشی سَرسبز تھئی صَرصَر ڈُکھاں تُوں سوک ہے

اَئے۔ محبوب! بھینسوں کے رکھوالے! تمھارے بغیر دل غموں کا گھر بن گیا ہے، ہر وہ خوشی جو سرسبز ہوئی دکھوں کی بادِسموم نے اسے سوکھی لکڑی بنا دیا ہے

گَئی رِیت پَیت، ڈِت گھِت مُنڈھوں اَصلوں نہ ٹِکساں اِتھ مُنڈھوں
سَاڑے نہ سَہساں نِت مُنڈھوں اے گَالھ روک دِی روک ہے

اعتماد کا رویہ، لین دین، دو طرفہ تعلق نہ رہا، اِدھر بالکل نہیں ٹکوں گی، ہمیشہ کی تپش برداشت نہیں کروں گی، یہ بات نقد کی نقد ہے

رَل مِل تَتی کوں تینڈِیاں رَکھ وَیر وَین اَلینڈِیاں
ہِکڑیاں اُلانبھے ڈِینڈِیاں ہِکڑِیاں دِی نوک تے ٹوک ہے

مِل جُل کر مجھ بخت سوختہ کو جلاتی، بیر رکھ کر تلخ باتیں کرتی ہیں ایک وہ ہیں جو طعنے دیتی ہیں اور ایک وہ جو نوک ٹوک کرتی ہیں

رو رو اَکھیں وِچ پیاں چَراں کَلھ مَردی شَالا اَج مَراں
یَا وَنج بُڈاں یا بھوئیں وَڑاں گیا یَار تَروڑ سَنجوک ہے

روتے روتے آنکھوں میں گھاؤ پڑ گئے ہیں، خدا کرے کل کی مرتی آج مر جاؤں یا جا کے ڈوب مروں یا دھرتی داخل ہو جاؤں، دوست تو رابطہ رشتہ ہی توڑ گیا ہے

ڈُکھ، سُول، ہَار، ہَنڈیپڑے اَئے سِرتے سَخت رَنڈیپڑے
بَدبَخت ضُعف بُڈھیپڑے کیا مِلیا تھوک کُوں تھوک ہے

دُکھ، رنج، الم، شکست! ہمارا پہناوا ہے۔ سر پہ سخت قسم کی بیوگی آ گئی ہے۔ مزید۔ کمزوری اور بڑھاپا۔ کیسی یکساں چیزیں یکجا ہو گئی ہیں

قِسمَت فرِیَد دِی تھَئی پُٹھی گیا رول سَانول ڈِے پُٹھی

چِھٹڑے پَدھر تے میں لُٹی خوش وَسدا سَارا لوک ہے

فرِیَد کی قسمت ہی اُلٹ گئی ہے محبوب پیٹھ پھیر کر جا چکا ہے۔ صاف میدان (سرعام) میں لُٹ گئی۔ تمام لوگ ہنسی خوشی بس رہے ہیں

تلفظ ھَیندا۔ ھِی ں دا: تیندیاں۔ تے ں دیاں: ویر۔ وے ر: ھنڈیپڑے۔ ھنڈے پ ڑے: رنڈیپڑے۔ رنڈے پ ڑے : ہِڈھیپڑے۔ ہِڈ ھے پ ڑے۔ ☆کئی قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں ے رِیت بھت۔۔۔ لکھا گیا ہے

★★★

کافی 193

مصرع :- 32
الفاظ :- 130
راگ :- کیدارا

تیڈڑا نِینھ نِبھیساں زورے
سَانوں ہَٹکے کون تے ہوڑے

تیرا عشق ہر حال میں نِبھاؤں گی کون ہمیں روکے ٹوکے

جَان جلیساں سِیس سَڑیساں سہجُوں سوز سُہیساں

سَارا شَرم شعُور لُڑھیساں عَار وِیار اُٹھیساں

تَن ، مَن ، دھَن سَبھ مِلک سَجَݨ دے کِیجُو کرِم وَچھوڑے

رُوح، جسم جلاؤں گی، تپش کا لُطف خوشی سے لوں گی، تمام جھجھک، اور عقل شعور کو غرقاب کروں گی، تمام بدنامی اور تہمتیں اُٹھاؤں گی۔ تن، من، دھن سب محبوب کی ملکیت ہیں، کیا ہوا اگر وہ مجھ سے جدائی اختیار کرتا ہے

عِشق اُجاڑِیُم ، سُولاں سَاڑِیُم دَرداں لَائے دیرے

روگ ، کَروپ ، کَشالے ہَر دَم ہَگانے ، ہَگا ہِنڑے ، سیرھے

رَاج پیانڑے ، تُول وِہانڑے وِسریئے زورے تورے

عشق نے مجھے اجاڑا، دُکھوں نے جلایا، دردوں نے ڈیرے ڈال لیے ہمہ وقت روگ، بے رونقی، مصیبتیں ہمارے عروسی دھاگے، زیورات اور پھولوں کے ہار ہیں۔ اباء واجداد کا راج، نرم گدیلے، طاقت کا گھمنڈ خود ساختہ اور من مرضی کے ضابطے۔ سب کچھ فراموش ہو چکا۔

پیکے ٹوکاں کَرِم ، سُرتیجے نَارِم جُگتاں ، نوکاں

کُٹھڑی دِلڑی ، لُٹڑی دَا ہے قِبلہ ! یَار دِیاں جھوکاں

مَاں ، پیو ، خَویش قبیلہ مِل مِل ڈیندے دِھکڑے دھوڑے

میکے، سُسرال میں نوک ٹوک اور مذاق اُڑایا جارہا ہے، قتیلِ عشق ہوں، لٹے ہوئے دل کا قبلہ منزل مقصود محبوب کے ٹھکانے ہی ہیں، ماں، باپ، اقرباء قبیلہ تمام یکجا ہو کر مجھے دھکے دیتے ٹھکراتے ہیں

چشماں ، جَادو جوڑ جَگائے ہوش قَرار بُھلایا

ڈُکھڑے پُکھڑے آئے غَم ھم دَم دَم نال سَوایا

غمزے خوب دَھموڑے ڈیون رَمزاں گھتدیاں گھوڑے

محبوب کی آنکھوں نے کیا خوب جادو جگائے کہ ہوش قرار بھول گئے نصیب میں دُکھ آئے، غم دم بدم پہلے سے بڑھ کر، محبوب کی ادائیں جھنجھوڑتی اور آنکھوں کے اشارے تو گویا گھوڑے لے کر چڑھ دوڑتے ہیں

یَار ، فرِیدؔ نہ وِسرِم ہَرگز رو رو دَھاہیں کَرساں

جِیندئیں ، مَردئیں ، اَوکھئیں، سَوکھئیں سَاہ محبت بھرساں

ڈوڑی سِک دی سَانگ جِگر وِچ جی ڈُکھ ڈیوم ڈوڑے

فرِیدؔ! دوست مجھے ہر گز نہیں بھول سکتا، رووں گی، فریادیں کروں گی جیتے جی، مر کر، آسانی یا مشکلات میں محبت ہی کا دم بھروں گی دُہری چاہت کی برچھی جگر میں ہے، رُوح مجھے دُہرے دُکھ دے رہی ہے

☆ قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں یوں ہے ؎ تو نُے کیجو کرم وِچھوڑے

☆ قلمی اور مطبوعہ نسخہ جات میں یوں ہے ؎ ساری عَار وِیار اُٹھیساں

تلفظ:۔ نبھیساں: نِبھے ساں : سیں۔ سی س: سُھیساں۔ سُھے ساں

: لُڑھیساں۔ لُڑھے ساں : وِہانْے۔ وی ہاں ڑے ں : پیکے۔ پے کے :

نوٹ: عام طور پر اس کافی کو چھوٹی بحر کے مصرعوں میں تقسیم کر کے لکھا جاتا ہے ہم نے بھی سابقہ نسخہ میں ایسے ہی لکھا تھا لیکن اب ہمارا خیال ہے کہ جس طرح قلمی نسخہ جات میں اسے طویل بحر میں لکھا گیا ہے وہی درست ہے۔ (مورخہ 22 جولائی 2017ء)

کافی 194

سرے ۔ 20
ملا ۔ 103
راگ ۔ جوگ

تیرے بناں سانول ہوں
دِلڑی اَلگ ، بے آس ہے

جندڑی جلے ، سینہ سڑے سر چُور ہے تن ناس ہے

اے محبوب! تیرے بغیر دل بہت تنہا لاغر اور بے آس ہے جان جلتی، سینہ سلگتا ہے، سر چُور، جسم تباہ حال ہے

جیڑا غماں دے وات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے
ہک ڈُکھ تتی دے ساتھ ہے سُکھ دی نہ بُو نہ باس ہے

میری روح غموں کے مُنہ (قبضے) میں ہے، افسوس ہے افسوس ہے بس ایک ڈکھ ہی اس ڈکھیا کے ساتھ ہے
سُکھ کی کوئی بُو باس تک نہیں ہے۔

جئیں ڈینھ پُنّل گیا کیچ وَل سَٹ سیجھ ، کھٹ، رنگیں محل
جھانگاں جبل ، گھاٹیاں تے تھل ہک مُونجھ ہے ہِیَ پیاس ہے

جس دِن سے پُنّل خان کیچ واپس گیا ہے، میں سیج، کھاٹ، رنگین محل چھوڑ کر پہاڑ، گھاٹیاں، صحرا جھیل رہی ہو
ایک اضطراب، اشتیاق اور پیاس ہے

وِسریئے نہالی ، تُول سب پوپا تے بیئنسر، بُول سب
ہُن سوز ہے یا سُول سب یا دَرد ہے یا یاس ہے

زرم گدیلے ،پوپا، بیئنسر، بُول سب بھُولے اب سوز ہے، رنج والم ہے، یا درد ہے یا نااُمیدی

کیڈے فرید اَج بھج نسوُں جِتھ رِچھ تے باندر دی وَسوُں
ڈیئنیں ، ممیں ، راخس ہوُں سَو غُول ، لکھ نسناس ہے

فرید آج کس طرف فرار ہو جائیں، بھاگیں، جہاں صرف ریچھ اور بندروں کی آبادی ہے، ڈائینیں، ممیں اور کثرت سے
راکھشش ہیں، سَو غُول، لاکھ نسناس (آدم خور بلائیں)

مصرعے :- 18
الفاظ :- 83
راگ :- جے جے ونتی

﴿کافی 295﴾

ٹوبھا بنْوا ڈے پکا تڑ تاڑ تے
سِندھڑوں دُور اُتاڑ تے

تالاب بنوادے کوئی پختہ جگہ تعین کر کے، آبادی سے اُوپر کی طرف دُور

صُبح سَحُوریں گھُمکن مٹیاں جُوپھَڑ دے اَنگواڑ تے

علی الصبح سحری کے وقت سے جھونپڑی کے صحن میں دودھ دہی کے مٹکوں سے گُھب گُھب کی آوازیں آتی ہیں۔

روہی ، راوے ، روہیں دُھماں ہُوک پَووے وَنج ماڑ تے

روہی، راوے، اور پہاڑوں تک دھوم ہو، ماڑ تک اس کی شہرت پہنچے

اُچڑے ٹِبڑے سُکھ سَاگر دے چَڑھنا پوّم پہاڑ تے

اونچے ٹیلے سُکھ ساگر کے۔ گویا۔ مجھے پہاڑ پہ چڑھنا پڑے

چَوُ طرفوں وَیہہ پَانی آوے سوہنْی صَاف جھکاڑ تے

چہار اطراف سے بہہ کر پانی صاف ستھری نشیب کی طرف آئے

پَاک ڈَہر وِچ ٹُوبھا نَاڑوں نہ جھَت ، جھاڑ ، کُھاڑ تے

ٹیلوں کے درمیان کسی پاک صاف میدان میں ٹوبھا بنائیں، نہ کہ گنجان جھاڑیوں، خرابے میں

روہی وَاس سَبھے لَڈ اَوسَن اَپڑیاں جھوکاں سَاڑ تے

اگر ایسا ہو گیا تو۔ روہی کے تمام باشندے سامان لاد، گھر جلا کر۔ اِدھر۔ نقل مکانی کر آئیں گے

پُھلّو ڈِہے تے مِنت لیسوں تھورا چَڑھیسُوں دِینے لاڑ تے

پُھلّو ڈہے پر منت چڑھائیں گے اور دینے لاڑ پر احسان کریں گے

آن فرِیدؔ سُہیساں چنّورے شَہر بَزار اُجاڑ تے

فریدؔ ۔ چولستان آکر۔ جھونپڑیوں کا لطف لیں گے۔ شہر، بازار اُجاڑ کے

تلفظ:۔ گھمکن۔ گھب کن: جُو پھڑ۔ اس کا تلفظ۔ جُو پھڑ اور جھوپڑ دونوں درست ہیں: ویہہ۔ وے ہ:
لیسوں۔ اس کا تلفظ۔ لے سُوں۔ لئے سُوں

مصرعے :- 20
الفاظ :- 100
راگ :- جے جے ونتی

ٹوبھا کھٹا ڈِے سوہنٹی جا تاڑ تے
اوجھا نہ ہووے ساری ماڑ تے

﴿ کافی 196 ﴾

ٹوبھا کھُدوادے کسی اچھی سی جگہ کا تعین کر کے ۔ ایسا ہو کہ ۔ اُس جیسا مارواڑ کے تمام علاقے میں نہ ہو

ٹوبھے بَاجھوں مُول نہ بَہساں نہ گھَ تے نہ پاڑ تے

ٹوبھے کے علاوہ کہیں نہیں بیٹھوں (ٹھکانہ بناؤں) گی نہ گھَ پر نہ پاڑ پہ (پانی پائے جانے کے مقامات)

ڈِینہاں پِیسُوں لَسیاں ؛ گاویاں رَاتیں کِھیر کُوں گاڑھ تے

دِن میں گائے کی لَسیاں پئیں گے اور راتوں کو دودھ اُبال کر

تَوں بن سَانول اَگ اَڑیساں چولا ، بوچھَڑ پَاڑ تے

محبوب تیرے بغیر کرتا، دوپٹہ پھاڑ کر آگ میں جھونکوں گی

جے نہ اَوَسیں تُوں وَل جھوکاں لَڈِسُوں جُھوپڑ سَاڑ تے

اگر تُو گھر واپس نہ آیا تو ہم جھونپڑی جلا کر نقل مکانی کریں گے

جُھوپَڑ جوڑ بَٹِیسُوں کِھپ دے تھَل دِی صَاف پَسَاڑ تے

تیرے آنے پر، کِھپ کی جھاڑیوں ٹیلوں کے پہلو میں صاف جگہ پر سلیقے سے جھوپڑی بنائیں گے

ڳَائیں سَہنس سُوّیاں سوہنٹیاں ڈُبھسِن آن اُنگاڑ تے

ایسی بے شمار گائیں جن کے ہاں ابھی ابھی بچے ہوئے ہیں، صحن میں دوہی جائیں گی

ٹوبھا بَٹْویسُوں دِل دے سَانگے مِنت چَڑھیسوں لالو لَاڑ تے

ٹوبھا تو ہم اپنے دل کی خاطر بنوائیں گے لیکن مِنت چڑھائیں گے لالو لاڑ پر

آنوِم رَاحت ڈُوڑی چَوڑی لَانٹے پھوگ دِی وَاڑ تے

لانے اور پھونگ کی باڑ پر مجھے دوگنا، چار گُنا راحت ملتی ہے

فَرح فرِیؔد نُوں روز سَوائی سُنج ، بَر ، سَخت اُجاڑ تے

سُنسان ویرانے، اجاڑ مقام پر فریؔد کی خوشی روزانہ پہلے سے بڑھ کر ہے

مصرے :- 34
الفاظ :- 167
راگ :- بے بے وقتی

﴿کافی 197﴾

ٹوبھا کھٹا ڈے مُلک ملھیر تے
پتھر پہاڑ کوں چیر تے

پتھر پہاڑ کو چیر کر مُلک ملھیر پہ ٹوبھا کھُدوا دے

مُلک ملھیر دی نازو چالی   بُوئی ، لانڑی دا رُتبہ عالی
ٹوکاں کردی دھوڑی والی   کیسر ، مُشک ، عنبیر تے

مُلک ملھیر کے طور طریقے نازوانداز والے ہیں۔ وہاں کی۔ بُوئی اور لانڑی کا تو اعلیٰ مقام ہے۔ وہاں کی ریت، غُبار تو زعفران ، مُشک اور عنبر پر پھبتیاں کستے ہیں

منجھیاں رِنگسِن ، گائیں ڈھکسِن   بھیڈاں ، بکریاں ، چانگے ٹلکسِن
اکھیاں اَڑسِن ، دِلڑیاں پِکسن   دھرتی دی تاثیر تے

ٹوبھہ بن جانے پر۔ بھینسیں، گائیں متوجہ کرنے والی آوازیں نکالیں گی، وہاں بھیڑیں، بکریاں، اُونٹ بسیرا کریں گے۔ آنکھیں باہم اٹکیں گی، دل پیوست ہونگے اُس دھرتی کی تاثیر پر

برہُوں دی ٹھوہ تے جُوہ بنڑیسوں   جھوکاں جوڑ ! سنجوک چھکیسوں
سسی تے سئے تھورے لیسوں   منت چڑھیسوں مئی ہیر تے

عشق کے موقع محل کے مطابق ٹھکانہ بنائیں گے، ٹھکانے بنا کر! مواقع کا لطف لیں گے۔ سسی پر کئی احسان چڑھائیں گے! مائی ہیر کو احسان مند کریں گے

بیعت کریسوں، کُل تھل، برکوں   ساگر پریم تے سُکھ ساگر کوں
گھبرے ، رچنڑے ، جودھا سر کوں   رکھ تکیہ گُر پیر تے

سارے تھل، صحرا اور ساگر پریم، سکھ ساگر، گھبرے رچنے، جودھا سر کو گُر پیر کے بھروسہ پر بیعت کریں گے

جاں جاں ووٹھ دی وَو سُٹیوے   سندھڑوں رُوح اُچاک ڈِسیوے
ڈینہاں لسڑی تے دِل تھیوے   راتیں ہگاوے کھیر تے

جب جب برسات کی اُڑتی ہوئی سی بھی خبر ملتی ہے۔ آبادی والے علاقے سے رُوح اُچاٹ نظر آتی ہے۔ دن میں لسی کے لیے دل کرتا ہے، رات کو گائے کے دودھ پہ

ٹُوبھے باجھوں مُول نہ بَہساں ‏ ‏ ‏ نہ وَکڑے نہ بَندتے ٹھہساں
نہ گَھ تے نہ پَاڑ تے رَہساں ‏ ‏ ‏ نہ وَت کُھوہ وہیر تے

ٹوبھے کے بغیر نہیں ٹکوں گی، نہ وکڑے پر، نہ بند پر مفاہمت ہو گی پانی کے گڑھے اور نہ بہتے پانی کی لکیر پر رہوں گی،
اور نہ ہی اُس کنوئیں پر جس سے پانی نکل کر بہہ رہا ہو

آپے آ کَر دِلڑی لَاتو ‏ ‏ ‏ حَال میڈڑا سَبھ سَمجھیو، جَاتو
ہُنڑ کیوں مُٹھڑی تُوں دِل چَاتو ‏ ‏ ‏ دُھوتیئں دِی تَقریر تے۔؟

تُونے خود ہی آکر دِل لگایا، میرا تمام حال تم نے سمجھا، جانا! اب کیوں بدنصیب سے دِل اُٹھا گئے ہو۔؟
چُغل خوروں کی باتوں پر۔؟

عِشق فریؔد لِکھیا پَروانہ ‏ ‏ ‏ گَھر بَاروں تھِی بَار رَوانہ
کَر سِر صَدقے، پَڑھ شُکرانہ ‏ ‏ ‏ ہیں مِٹھڑی تَحریر تے

فریؔد! عشق نے حکم نامہ لکھا ہے، گھر سے ویرانے کی طرف روانہ ہو جاؤ سر قربان کرو، شکرانہ پڑھو اس مِٹھی
تحریر پہ (کیونکہ بارگاہِ عشق کے طرف سے تم اس قربانی کے قابل سمجھے گئے ہو)

تلفظ:۔ کینسر۔ کئےں سر منجھاں۔ م ں جھی یاں: بٹیوں۔ بنڑے سُوں: چھکیسوں۔ چھِکے سُوں: ٹیوُٹے۔ سٹی وے:
ڈِسیوے۔ ڈِسی وے: تھیوے۔ تھی وے: کھیر۔ کھی ر۔

﴿کافی 198﴾

مصرے :- 38
الفاظ :- 176
راگ :- جونپوری

جڈاں جایم ، پا کر جھولِ
کر وَیَنڑ ڈِتی مَا لولِ

جب میں پیدا ہوئی تو ماں نے جھولی میں لے کر بین کر کے لوری دی

پہلوں پیت نہ پَئی پیو ، مَا دِی پِچھے ہوت بَلوچ نہ رادِھی
میں مُٹھڑِی جانوِنڑ لَا دِی ہَم بَخت سَڑی ، ڈُکھ رولِ

پہلے تو ماں باپ کی محبت نہ ملی۔ پھر ہوت بلوچ نے بھی اچھا سلوک نہ کیا میں بد قسمت پیدا ہوتے ہی نصیبوں جلی اور دکھوں کی سرگرداں کردہ تھی

گھر فخر پیا پَوں پَاوے آ اُجڑِی جھوک وَساوے
رَل چیتر بَہار سُہاوے وَس ، ہَس رَس کھیڈوں ہولِ

فخرؒ پیا گھر میں قدم دھرے آ کر اُجڑے گھر کو آباد کرے چیت بہار کو رنگ لگا دے، لطف لے، ہنسے مسکرائے، رچاؤ کے ساتھ ہولی کھیلیں

توڑے دَرشن مُول نہ پیساں تَاں وِی نَازک نینھ نبھیساں
وِچ کوٹ شَہر مَر ویساں تھِی دَر دِلبر دِی گولِ

خواہ درشن نہ پاؤں پھر بھی اس نازک عشق کو نبھاؤں گی اسی "کوٹ" شہر میں ہی مر جاؤں گی محبوب کے در کی کنیز بن کر

سارا چولا بوچھَنڑ گھانگھے بِگئے زیور ، تریور ، لانگھے
سِر مَانگ مَرِیندی سَانگھے تھِئی سُرخی زہر دِی گولی

کُرتا دوپٹہ تمام، چیتھڑے ہو گیا، زیور پوشاکیں، لہنگے گئے۔ بالوں کا چیر سَر میں برچھی مارتا ہے۔ سرخی زہر کی گولی ہو چکی

بِن یار نہ سیجھ سُہیساں پُھل سیرھے تروڑ سٹیساں
بھَن بَئینسر بُول سَڑیساں بَٹھ چَندن ہَار نبولی

محبوب کے بغیر سیجھ کا لطف نہ لوں گی۔ پھول، ہار نوچ پھینکوں گی ناک کے بئینسر بلاق توڑ کر آگ میں جھونکوں گی بھاڑ میں جائیں چندن ہار نبولی

سَیاں رَل مِل مِہنڑے ڈِیندیاں کِھل ہاسے کَیس کَریندیاں
مَا بھینڑیں وَیَنڑ اَلیندیاں سَس مَارِم سَو سَو بولِ

ہم جولیاں یکجا ہو کر طعنے دیتی ہیں ٹھٹھہ مذاق اڑاتی، زیادتی کرتی ہیں ماں بہنیں دکھ دینے والی بات کرتی

ہیں۔ ساس سو سو باتیں سناتی ہے۔

جند جلڑی ، جندڑی جھولی جتھ ، کرڑ کنڈا سبھ سولی

ڈِسے کنگرے ریتڑ کولی دل درد چلائے گولی

جان جل چکی، روح خستہ ہو چکی جہاں کرڑ کنڈا سب تختہ دار ہو چکے نرم ریت کنکر لگے۔ درد دل پہ گولی چلائے۔

ہر پل پل پیت پنل دی سک سانول ، بارو چل دی

ہے تیڈی روز ازل دی ایہا کوجھی ، کملی ، بھولی

ہر لمحہ پنوں خان کی محبت ، بارو چل کی چاہت ہے۔ یہ بدصورت، کم عقل، بھولی روز ازل سے تیری ہی ہے۔

دل یار فریدؔ نہ آیا سر سولیں سانگ رسایا

سبھ ہار ، سنگار وہایا گئی ناز نواز دی ٹولی

فریدؔ دوست پلٹ کر نہیں آیا ۔ دکھوں نے سر پر تماشہ لگایا، تمام ہار سنگھار جاچکا ناز و انداز کی محفل اجڑ گئی۔

★★★

مصرے :- 30
الفاظ :- 136
راگ :- جوگ

﴿ کافی 199 ﴾

جگ وہم خیال تے خوابے

سبھ صورت نقش بر آبے

کائنات وہم، خیال اور خواب ہے۔ ہر صورت گویا۔ پانی پر بنا ہوا نقش ہے

جے پچھدیں حال حقیقت سُن ، سمجھ اتے رکھ عبرت

جیویں بحر محیط ہے وحدت کل کثرت شکل حبابے

اگر تم حال حقیقت پوچھتے ہو۔ تو سُنو! سمجھو اور عبرت پکڑو، جیسے وحدت ایک بے کنار سمندر ہے۔ ویسے ہی۔
تمام کثرت پانی کے بلبلوں کی شکل ہے

نہیں اصلوں اصل دوئی دا خود جان ہے نسل دوئی دا

وگیا پھوکا نکل دوئی دا ول اوہی آب دا آبے

دوئی، شرک کی کوئی بنیاد نہیں ہے------ ۔ دوئی کی نسل ہے جب اس سے دوئی کی
ہوا نکل گئی تو پھر وہی پانی کا پانی ہے

نہ کافی جان کفایہ نہ ہادی سمجھ ہدایہ

کر پُرزے جِلد وِقایہ اِیہا دِل قُرآن کتابے

نہ تو "کفایہ" کو کافی جان اور نہ "ہدایہ" کو رہبر سمجھ "وِقایہ" کی جلد بھی پُرزے کر، یہی دل قرآن کتاب ہے

ہے پرم گیان وی دلڑی ہے بید پُراݨ وی دِلڑی

ہے جَان جَہان وی دِلڑی دِل بَطن بُطون دا بَابے

اعلیٰ وارفع تفکر، فلسفہ بھی دل ہے "بید" اور "پُران" بھی دل ہے کائنات کی رُوح

بھی یہی دل ہے۔ پوشیدہ کے اندر پوشیدہ کا دروازہ بھی دِل ہی ہے

دِل لُب ہے کون مَکاں دا دِل غَایت اَصل جَہاں دا

دِل مرکز زَمیں زَماں دا بیا کُوڑ پلال حَجابے

دِل کون ومکان کا حاصل محصول ہے۔ دِل دُنیا جہاں کی اصل غایت ہے دِل ہی زمین وزمان کا مرکز ہے

باقی سب جھوٹ دھوکہ اور پردہ ہے

وِچ صُورت دے ناسُوتی وِچ مَعنے دے مَلکُوتی

جَبرَوت اتے لاَہُوتی دِل اَندر سبھ اَسَبابے

شکل وصورت میں یہ دُنیاوی، معانی کے اعتبار سے محویت اسمائے الٰہی کا عالم صفات الٰہی سے متصف عالم، عالمِ

فنا کا عالمِ بھی دل ہی ہے۔ دل ہی اندر تمام اسباب ہیں

رَکھ اَنتَر دِھیان فرِیدی سَٹ سکھنْی پِیر مُرِیدی

ہے دُوری سَخت بَعیدِی جی سَکھڑئیں کَاݨ عَذابے

فرِیدی طریقے کے مطابق دلی توجہ اور تفکر و تدبُّر کر، خالی خولی پیری مُریدی کو چھوڑ، دِل سے فاصلے اور دُوری

کا ہونا، دُور جا پڑنا ہے جو خالی خولی ہیں تو ان کے لیے رُوح بھی ایک عذاب ہے

﴿کافی 200﴾

مصرے :- 26
الفاظ :- 140
راگ :- جوگ

جندڑی اُچاک ، جیڑا اُداسے
جاپے تتی کوں کیندی پیاسے

رُوح بے چین، دل اُداس ہے، خدا جانے نصیبوں جلی کو کس کی پیاس ہے

پیکیئں ، سَرتجئیں گلڑے ، وکھوہے ڈیندی مُٹھی کوں ماٗ بھینڑ ڈوہے
قسمت دیاں اگالھیں، دِلبر دا دروہے ایڈوں ڳیوسے ، اوڈوں گیاسے

میکے، سسرال میں شکوے، پریشانی والی گفتگو، مجھ کمبخت کو ماں اور بہن بھی تہمت دیتی ہیں قسمت کی باتیں ہیں، محبوب کا دھوکہ ہے۔ہم ادھر سے گئے اور اُدھر سے بھی گئے

تھئی آس پاسے، اَئی یاس پاسے زربفت ، ڈوریئے ،ململ تے خاصے
کھنڈڑوں نباتاں، مصریاں ، تپاسے کچڑے اُڈاہے ، کوڑے دِلاسے

امید کنارہ کر گئی، نااُمیدی قریب آگئی، زربفت، ڈوریئے، ململ، خاصے کھانڈ، نبات، مصری، تپاشے، یہ تمام جھوٹی تسلیاں، جھوٹے دلاسے ہیں

لِکھڑی متھے دی پلڑے پیاسے وہ وہ خدا دے کم بے قیاسے
جیڑھئیں کوں منہ وی لیندے نہ ہاسے مِل مِل کریندیاں، کِھل ٹوک ہاسے

جو ہماری پیشانی پہ (قسمت میں) لکھا تھا وہی ہمارے پلے پڑا ہے۔واہ واہ قیاس میں نہ آنے والے خدا کے کام،جن کو ہم منہ بھی نہ لگاتے تھے وہ آج مل مل کر ہم پر ہنستی،نوک ٹوک کرتی اور مذاق اُڑاتی ہیں

منہ ویڑھ ، ٹھڈڑے ہئی ساہ بھردی ویندی نبھائی ڈینھوں ڈینھ نجھردی
چس رس نہ ماٹیم، گھردی ، نہ وردی ہک پل نہ ڈترم سُکھ سیجھ پاسے

منہ لپیٹ کر پڑی! ٹھنڈے سانس بھرتی، کمبخت نبھائے جاتی ہوں،دن بدن اندر ہی اندر گھلتی ،روتی،گھر، بر کا التفات، رچاؤ کا لطف نہ لے سکی، سکھ کی سیجھ کو ایک پل کے لیے بھی پہلو نہ دے سکی / پہلو کو سکھ کی سیجھ نہ دے سکی

برہوں بچھیندا لکھ لکھ بلائیں تھی تھی ڈکھاری ، منگدی دُعائیں
شالا کہیں دیاں یا رب کڈاہیں دیداں نہ اٹکین، دِلڑی نہ پھاسے

عشق لاکھ لاکھ بلا کو اشتعال دلاتا ہے۔دُکھی ہو ہو کر دعائیں مانگتی ہوں، خدا کرے!
یارب کسی کی کبھی نظریں نہ اٹکیں،دل نہ پھنسے

سانول سلونٹاں ، مارو مریلہ نکھڑیا نہ ڈھڑس کئی وقت ویلھا

سُرخی ڈُہاگن ، کَجلہ ڈُہیلا گَل گیا فریدا ! جوبَن نراسے

سانول سلونا محبوب ! جان نکال لینے والا، جدا ہوا، ساتھ گزارا ہوا وقت بھی نہ دیکھا۔ بے وقت چلا گیا، سُرخی کا سہاگ اُجڑا، کاجل دُکھی ہوا، فرید ! جوبن نااُمیدی میں گل گیا

مصرعے:- 12
الفاظ:- 64
راگ:- مارُوا

﴿کافی 201﴾

جو پھڑ جوڑوں چَپ کھپ ھڈِ تے
اُبجھا ! نہ ہووے سارے ںڈِ تے

چَپ اور کِھپ کی جھاڑیاں اُکھاڑ کر لائیں اور ان سے جھونپڑی بنائیں اور جھونپڑی بھی ایسی کہ اُس کے ساتھ کی سارے علاقے میں نہ ہو

نہ وِکڑے نہ بَند تے بھساں نہ گھڑ ، پاڑ دِی کھڈِ تے

وکڑا۔ بند، گھڑ، پاڑ کا گڑھا (پانی کے لیے) کہیں بھی نہیں بیٹھوں گی

ساؤنڑ آن سُہیساں روہی سِندھڑوں سَگھری لَڈِ تے

ساون کا لُطف روہی آکر لُوں گی، آبادی سے کُنبے سمیت نقل مکانی کر کے

جے پَانی کُھٹ ویسی بھسُوں ڈھاہے تے کَل اَڈِ تے

اگر پانی ختم ہو گیا تو وہیں روہی کنارے نشیبی علاقے میں عارضی جھونپڑی ڈال کے بیٹھیں گے

شَہر بھنبھور وِی کَھانوںڑ اَوَسم ہوت نہ جَانوِیں چھڈِ تے

بھنبھور کا شہر بھی مجھے کاٹ کھانے کو آئے گا، ہوت محبوب چھوڑ کر نہ جانا

تیغ فرِیؔد ! برھوں دِی وَیہہ گئی چَم چَم تے ہڈِ ہڈِ تے

فرِیؔد ! عشق کی تلوار چل گئی کھال سے کھال اور ہڈیوں سے ہڈیوں تک

تلفظ:- ابجھا۔ اے جھا: سُہیساں۔ سُہے ساں: ویہہ۔ وَے ہ۔ ڈھاہے:۔ اس کا تلفظ "ڈاہے" بھی ہے

مصرعے :- 26
الفاظ :- 128
راگ :- بھیروی

کافی 202

جوسِی تُوں پوتھِی پھول وے
وَسِی کَڈاں سوہناں کول وے

اَے جوتشی پوتھی سے تحقیق کر کے بتا کہ۔ خوبرُو محبوب کب ہمارے پاس بسے گا

رو رو تھکی ، پِٹ پِٹ ہُٹی کیڈے ویساں ڈُکھڑیں کُٹھی
سُولاں لُٹی ، دَرداں مُٹھی مَاہی پُنل بُکیم رول وے

رورو کر تھک چکی اور ماتم کرتی کرتی مایوس ہو چکی ہوں، دُکھوں کے ہاتھوں ذبح کردہ کہاں جاؤں، رنج والم نے لُوٹا ، دردُوں نے تباہ کیا محبوب پنوں خان مجھے سرگردان کر گیا

پَاندھی پُچھاں ، وَاٹیں تکاں سَڑ سَڑ بُھچاں ، بُھج بُھج پکاں
ٹُر ٹُر بُھچاں ، بھجَ بھجَ تھکاں سُنج ، بَر رُلائیم ڈھول وے

مسافرُوں سے پُوچھوں، راہیں تکوں، جل جل کر بُھن بُھن کر پک جاتی ہوں، چلتے چلتے بھاگوں، بھاگتے بھاگتے تھک جاؤں سنسان ویرانوں میں محبُوب نے مجھے سرگردان کیا

جیڑا غماں وِچ وَڑ ڳیا ڈُکھ اَڑ ڳیا ، سُکھ لَڑ ڳیا
دَریا غَضب دا چَڑھ ڳیا سَو جھول، لکھ لکھ چھول وے

جان غموں میں جاگُھسی، دُکھ اڑ گیا، سکھ لڑ گیا، قہر وغضب کا دریا چڑھ گیا۔ جس میں۔ سوجھول لاکھ بڑی لہریں ہیں

سِک سَاتھ سَانول دِی سَدا دَردُوں نہ تھیوِم دِل جُدا
شَالا پُنل میلِم خُدا جِندڑِی گھَتاں مَیں گھول وے

محبُوب کی چاہت سدا ساتھ ہے، دِل درد سے جُدا ہی نہیں ہوتا کاش کہ خُدا مجھے پنوں خان ملادے۔ میں اپنی رُوح وار دُوں

زَاہد وَٹائَ ہُنڑ چول وے بِرہُوں پَچھولا بول وے
پَتری پرم دِی کھول وے دِلڑی اَساڈِی چول وے

اَے زاہد، عبادت گُزار اب اپنا طور طریقہ تبدیل کرلے، عشق کی بات کسی اچھے ڈھنگ سے کر، محبت کا صفحہ کھول، ہمارے دِل کو متحرک کر

ڈُکھا نینھ ، اَنوکھا رَاز وے تتے سوز دے ہتھ سَاز وے
مُٹھی دَھانہہ فرید ! آواز وے ہو ہو ، مَلامت ، دول وے

مشکل عشق ایک انوکھا راز ہے، کم بخت تپش کے ہاتھوں میں ساز ہے۔ فرید۔ تیری۔ کمبخت! آواز بھی فریاد ہے۔ اسی لیے تو بدنامی، ملامت کے ڈھول بج رہے ہیں

مصرعے :- 23
الفاظ :- 123
راگ :- مارُوا

﴿ کافی 203 ﴾

چُوڑے ہئیڑے کیویں پانواں ڑی پانواں

میڈڑا یار گیا ملھیر تے

چُوڑا اور چُوڑا بند کیسے پہنوں ری پہنوں ، میرا دوست تو ملھیر گیا ہوا ہے

ڈے کر کوڑیاں آس اُمیداں   تھورے چاڑھ ڈِکھانواں ڑی ڈِکھاواں

ہیں ڈُکھڑی دِل ، دِلگیر تے

دِل دِلگیر کو جھوٹی آس، اُمیدیں دے کر اُس پر احسانات چڑھاتی ہوں

گئے برباد لکھو لکھ وعدے   ہُݨ کیوں پُھکّی کھانواں ڑی کھانواں

کھوٹے توں ویری بے پیر تے

لاکھوں وعدے برباد گئے اب تجھ کھوٹے خود سر سے کیوں دھوکہ کھاؤں ری کھاؤں

رات ہجر دِی رتڑوں رونواں   رتڑیاں مرچاں لانواں ڑی لانواں

تتی سو مَݨ ہِک ہِک چیر تے

ہجر و فراق کی رات خون کے آنسو روؤں، ایک ایک گھاؤ پر سو من سُرخ مرچ لگاؤں ری لگاؤں

صدقے صدقے اولے گھولے   واری واری جانواں ڑی جانواں

مِٹھی! قاصد دِی تقریر تے

صدقے صدقے قربان قربان، واری واری جاؤں ری جاؤں قاصد کی میٹھی تقریر پر

یار نہ آوے ، کُجھ نہ بھاوے   بھینیں کُوں نت تانواں ڑی تانواں

تھیواں کاوڑ ماں ، پیو ، وِیر تے

دوست نہ آئے، کچھ نہ بھائے، بہنوں کو مسلسل تنگ اور ماں، باپ، بھائی پر غصہ کروں۔

کھیڑئیں بھیڑئیں دے ہتھ آئی   جنئیں ڈینھ لدھیاں لانواں ڑی لانواں

ڈوڑی ، تریوڑی سختی ہیر تے

بد اطوار کھیڑوں کے ہاتھ آئی، جس دن سے عروسی سیجھ پر " لانواں لدھیاں "

اسی دن سے ہیر پر دُہری، تہری سختی ہے

اوکھئیں ، سوکھئیں مُول نہ پھرساں   کیوں نینھ فرید لجانواں ڑی لجانواں

مُٹھی رَکھ کُل کَم تقدیر تے

مشکل میں، آسانی میں ! ہر گز مُنہ نہیں موڑوں گی، فریدؔ ! عشق کو کیوں لَجاؤں ری لجاؤں۔

سب کچھ تقدیر پر چھوڑ دے

﴿ کافی 204 ﴾

مصرعے :- 14
الفاظ :- 58
راگ :- بھیروی

دَرد پئے وَل پیٹے

ڈِتڑے یَار رَنجھیٹے

درد پھر حصے میں آ گئے، رانجھے دوست نے دیئے

مَیں بیٹھیں گئی عمر، نہ آئے لَانویں لہَن دے نیٹے

مائیوں بیٹھے عُمر گزر گئی، عُروسی تقریب کی میعاد نہ آئی

ہتھڑیں، پیریں غم دے گانے سِر سُولاں دے ریٹے

ہاتھوں، پیرُوں میں غم کے دھاگے، سر پہ دُکھوں کے دوپٹے

سینگیئں، سَرتیئں لگڑے جھگڑے سَکڑیئں، سَورھیئں پھیٹے

ہم عُمر سہیلیوں سے جھگڑے، رشتہ داروں، سُسرال سے اختلاف

سَانول آوے، آ گَل لاوے سَہجُوں سیجھیں لیٹے

محبُوب آئے آ کر گلے لگائے، مُسرت سے سیج پر لیٹے

اَلڑے سَو سَو زَخم کُللڑے سِینے سَخت چپیٹے

سو سو تازہ اور بے ڈھب زخم! دِل ، سینے میں سخت گرفت ، ضربات

یَار ، فریدؔ ! سَنبھالِم جِیندئیں رَبّ ڈُکھ ڈُکھڑے مِیٹے

فریدؔ ! دوست جیتے جی مجھے سنبھالے ، خُدا دُکھ مِٹائے

کافی 205

مصرع :- 17
الفاظ :- 84
راگ :- مارُوا

دِلڑی دَردُوں ٹوٹے ٹوٹے
پُرزے پُرزے ، ذَرّے وو ذَرّے

دِل درد سے ٹکڑے ٹکڑے، پُرزے پُرزے، ذرّے ذرّے ہے

عِشوے، غَمزے، نَاز، نِہورے نخرے، ٹخرے، زورے، تورے
خُون کَریندے ذَرے وو ذَرے

اِشارے، انداز، ناز، ادائیں، گھمنڈ محبوب کی من مرضی کے قواعد ، قانون ضابطے ، لحہ بہ لحہ خون کرتے ہیں، لحہ بہ لحہ

آپے آپڑاں سُونہاں کیتو آپے آپڑیں جَاہ تے نِیتو
ہُن کیوں تھیندیں پَرے وو پَرے

خود ہی اپنا واقف کیا، خود ہی اپنے ٹھکانے پر لے گیا، اب کیوں دور ہو تا ہے۔ دُور

گُوڑھے نَین تے زُلفاں کَالیاں سوہٹیاں رَمزاں ، موہٹیاں چَالیاں
جَنیں بِن مُول نہ سَرے وو سَرے

گُل گُوں آنکھیں، کالی زلفیں، خوبصورت اشارے، موہ لینے والی ادائیں جن کے بِنا ہرگز گزارہ نہ ہو

پَل پَل تِیر نگہہ دے پھَلڑے وَل وَل پیچ زُلف دے وَلڑے
بے وَس کیوِیں کَرے وو کَرے

لحہ بہ لحہ تیرِ نِگاہ کے پھل، پیچدار زُلفِ مسلسل کے بل، بے بس کیا کرے۔ کرے

مُونجھ ، مُنجھاری ، دَرد ، اَندیشے ڈِینہاں رَات فرِیدؔ دے پیشے
ہِجروں جندڑی ڈَرے وو ڈَرے

انتظار و اشتیاق، حواس باختگی، درد، اندیشے دن رات فریدؔ کے سامنے ہیں روح فراق سے ڈرتی ہے۔ ڈرتی

کافی 206

مصرعے :- 14
الفاظ :- 64
راگ :- جونپوری

دِلڑی نمانْی کُوں روز مُنجھاری
چھوڑ گیا ڈھولا یار آزاری

مسکین دل روزانہ مایوس مشتاق اور حواس باختہ ہے۔ محبوب دوست دُکھوں میں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

عِشق نہیں! کئی نار غضب دی سڑدی، جلدی جان وِچاری

عشق تو غضب کی آگ ہے جس میں جان بے چاری جل رہی ہے۔

عاشق پھِردے مست موالی سر قُربان کرن لکھ واری

عاشق مست و موالی لاکھ مرتبہ سر قربان کرتے پھرتے ہیں ۔

درد اندوہ تے سُول ہزاراں لا کر یاری یار وِساری

درد و اندوہ اور ہزاروں دُکھ ہیں۔ دوست نے دوستی کر کے فراموش کر دیا۔

صَید کریندے مُرغ دِلیندے ناز ادا ہِن باز شکاری

دِلوں کے پرندوں کو ناز و ادا کے عقاب شکار کرتے ہیں۔

چشماں شوخ ، بہادر جنگی پلکاں دھردیاں دست کٹاری

محبوب کی شوخ آنکھیں جنگجو بہادر ہیں ، پلکوں کے ہاتھ میں خنجر ہیں ۔

جند فرید بچے ہُن کیویں نیناں خدنگ چلائے کاری

فرید! اب جاں کیسے بچے آنکھوں نے تیر نشانے پر لگائے ہیں۔

مصرعے:- 26
الفاظ:- 112
راگ:- بھیروی

﴿ کافی 207 ﴾

دِلیاں تے دِیداں سوہناں تیڈے ڈیرے
ہر دم وَسیں پیا تُوں ساڈے نیڑے

اے خوبرو محبوب دلوں اور آنکھوں میں تیرے ڈیرے ہیں، خدا کرے تو ہر دم ہمارے قریب بستا رہے

سینگیاں ، سَرتیاں ، حق ہمسائے گِلڑے کَرن وِکھوے
ماء ، پیُو، وِیرن ، بھین ، بھنْیجیاں جُڑ جُڑ لانوِن جھیڑے

ہم عمر، ہم جولیاں، حق ہمسائے، ہمہ وقت شکوے اور پریشانی کی باتیں کرتی ہیں ماں، باپ، بھائی، بہن، بھانجیاں، تیاری کے ساتھ جھگڑا کرتی ہیں

جگتاں ، مَارن پیکے پَتنْیں ہاسے کَرن سُرتیج
اُٹھدئیں، بَہندئیں، ٹُردئیں ، پھردئیں سَس ، نِناں کھیڑے

میکے میں ذو معانی باتیں، سُسرال میں مذاق اُڑایا جاتا ہے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ساس اور نند جھگڑے کے لیے چھیڑ چھاڑ کرتی ہیں

چُوچک چاک تیڈا تُوں مَالک سِر سِر وَاہ دا وَارث
مَنجھیاں تیڈیاں جھوکاں تیڈیاں کُوڑے چھوڑ بکھیڑے

میں تو کیا میرا والد چُوچک بھی تیرا غلام، تُو مالک، تو ہمارے سر، چھپانے کی جگہ (جائے پناہ) کا وارث، بھینسیں تیری، ٹھکانے تیرے، بے بنیاد اختلاف چھوڑ

کون ہے قَاضی! رِشوت رَاضی کون سِیال تے کھیڑے
بَاجھ خُدا دے جھگڑے جھیڑے سَاڈے کون نبیڑے

قاضی کیا لگتا ہے۔ رشوت پر راضی ہونے والا ، سیال اور کھیڑے کون ہیں، ان کو ایک طرف رکھ، ہمارے اختلافات خدا کے علاوہ کون طے کر سکتا ہے

ڈُوں ڈِینہیں دے نَاحق دَعوے اَوڑک نَاحق تھیندے
رَانجھن تے مَیں ہَس، رَس وَسُوں سَڑ سَڑ مَرسن کھیڑے

دو دن کے جھوٹے دعوے بالآخر جھوٹے ہی ثابت ہونگے، میں اور رانجھا ہنسی خوشی اور چاؤ سے رہیں گے!

کھیڑے جل جل مریں گے

جو جو لیکھ مَتھے دے آہن آخر وَیہہ مِلیوسے
جندڑِی چُھٹّن فریَد ہے مُشکِل ویڑھیا عِشق اَویڑے

جو کچھ مقدر میں لکھا تھا وہ بالآخر ہمیں آمِلا، فریؔد جان خلاصی مشکل ہے بہت سخت مزاج عشق نے جکڑ رکھا ہے

تلفظ:۔ دیرے۔ دے رے: نیڑے۔ نے ڑے: بھینڑ۔ بھے ں ڑ: بھِنّبجیاں ۔ بھں ڑے ں جیاں : پیکے۔ پے کے: پتنڑ۔ پت ڑے ں : سُرتیجے۔ سُ رے جے: کھیڑے۔ کھے ڑے: نیڑے۔ نے ڑے بکھیڑے۔ بکھے ڑے: کھیڑے۔ کھے ڑے : اویڑے۔ اوے ڑے: و : اویڑے۔ اوے ڑے: ویہہ۔ وئے ہ۔

مصرع:- 26
الفاظ:- 138
راگ:- تلنگ

﴿ کافی 208 ﴾

دِلے دَارم بَسے آوارہ طَبعے وَحشَت آرائے
برھوں بَارے بَروچَل دے بَیاباں دَشت رُلوائے

بہت زیادہ آوارہ سرگردان دِل۔ اور وحشت کو اُبھارنے والا مزاج رکھتا ہوں، بروچل کے اس بوجھل عشق نے مجھے دشت وبیاباں میں سرگردان کیا

کہاں غم دِیاں کیہاں بَاتیں ڈُکھی ہم دِل ڈِینہاں راتیں
خُدارا حَالِ زَارم بیں کہ بے دَستیم و بے پائے

غم کی کیسی باتیں کہوں۔ میرا دِل دِن رات دُکھی ہے خدارا میرے حالِ زار پر نظر کر، کہ میں بے دست و پا ہوں

بِما طَالع شُدہ پُرکیں بِزارم بے دِل و غمگیں
نہ پَیندا یَار ہے جَھاتیں اَجِن ڈُکھڑے نہ پاند آئے

قسمت کا ستارہ مجھ سے دشمنی اور کینے سے لبریز ہے، زار نزار بے دل اور غمگین ہوں، دوست جھانکتا تک نہیں، ابھی تک میرے دکھوں کا خاتمہ نہیں ہوا

سَجن وَس ، رَس ، ڈُکھایُم چَس سُرتجئیں ، پیکڑِیئں بَس بَس
دِل دِیوانہ بَا ہَر کَس ندَارد ، ہیچ پروائے

محبوب نے ساتھ رہ کر بس کر مجھے لذت آشنا کیا، سُسرال، میکے سے بس بس ہے، دیوانہ دل کسی کی کوئی پرواہ نہیں رکھتا

ہَمیشہ مُونجھ وَادِھی ہے سُنجی سختی زیادِی ہے
سَدا سُولاں دی شادی ہے میں پآسے بَخت اَزمائے
دائمی انتظار و اشتیاق پہلے سے بڑھ کر ہے۔ کمبخت سختی میں اضافہ ہے رنج والم خوش ہیں، میں نے اپنا نصیب آزما کر دیکھ لیا ہے

ڈِینہاں ڈُوڑِی خرابِی ہے قلق ہے اِضطرابی ہے
نِماشَاں جی عذابی ہے نہ آپ آئے نہ بُلوَائے
دن بدن دُہری خرابِی ہے، قلق ہے، اِضطراب ہے سرِشام دِل مبتلائے عذاب ہے نہ خود آتا ہے نہ مجھے بُلواتا ہے

زِعشقِ عَارضِ رَنگین چُوں لَالہ دَاغ ہا دیرِیں
کَتیاں ہِن دِل اَندر جَاہِیں گاہِیں رَب یَار مِلوائے
رنگین رُخسار کے عشق کے سبب گلاب کے پھولوں جیسے داغوں نے بڑی دیر سے دل میں ٹھکانے بنا لیے ہیں، کبھی رَبّ دوست مِلائے

بغیر از من کرا شاید فرید ایں مر مرا باید
ڈکھے پینڈے تے ڈکھ بے حد ممیں راخس تے رچھ سائے
اے فرید یہ دکھ بھری مسافتیں اور جان لیوا بے شمار وحشی بلاؤں اور جنات کا سامنا میری ہی شایان شان ہے اور مجھے ہی جچتا ہے تلفظ:۔ بیں۔بی ں: بھاتیں۔ جھاتی ں: راتیں۔راتی ں: جاہیں۔ جاہی ں۔

﴿کافی 209﴾

مصرعے :- 22
الفاظ :- 113
راگ :- بھیروی

دَم دَم دِل دَرماندی اے
سِک ڈِٹھڑیئں بَاجھ نہ لَہندی اے

دِل ہمہ وقت خستہ حال ہے، دیکھے بغیر اشتیاق ختم ہی نہیں ہوتا

ہجر دیاں گُزرِن ڈُکھیاں رَاتیں ۔۔۔ مَا ، پیو ، خویش نہ پُچھدے بَاتیں
سینگیاں سَرتیاں لَہن نہ تَاتیں ۔۔۔ مُٹھڑی پئی تڑپھاندی اے

ہجر و جدائی کی راتیں مشکل سے گزر رہی ہیں۔ ماں، باپ، اقارب بات نہیں پوچھتے۔ ہم عمر، ہم جولیاں خبر گیری نہیں کرتیں۔ تباہ حال پڑی تڑپتی ہوں۔

چاک مَہیں دا مَن نُوں بھانَاں ۔۔۔ بُھل گیا سَارا رَاج پہانَاں
گھولاں سیجھ تے تُول وہانَاں ۔۔۔ بیٹ دِی ریت سُہاندی اے

بھینسوں کا رکھوالا دل کو بھا گیا ہے ۔ آباؤ اجداد کا راج فراموش ہو چکا ۔ عروسی سیج نرم گدیے، گاؤ تکیے وار دوں دریا کنارے کے جنگل کی ریت میرے لیے پُر لطف ہے

رَانجھن جوگی میرا بیتا ۔۔۔ دِل نُوں جس نے جَادُو کیتا
عِشق تہیں دَا لُوں لُوں سِیتا ۔۔۔ رَگ رَگ مُول نہ وَاندی اے

رانجھا جوگی میرا محبوب ہے جس نے دل پر جادو کیا ہے۔ اُسی کا عشق میرے رُوئیں رُوئیں میں سِلا ہوا ہے رگ رگ اُس سے خالی نہیں ہے

بھانَاں یَار دَا مَن نُوں بھانَاں ۔۔۔ سَاڑاں جھنگ تے شہر مَنگھیانَاں
پَا مسکینی سَتساں مَانَاں ۔۔۔ جِندڑی جھوک غماں دِی اے

دوست کے جانوروں کا باڑا دل کو پسند آیا۔ آگ لگاؤں جھنگ اور منگھیانَاں شہر کو۔ عاجزی مسکینی پا کر فخر و غرور کو ترک کروں گی۔ روح میں غموں کے ڈیرے ہیں

گُذریا ویلھا ہَسݨ کھلݨ دا ۔۔۔ آیا وقت فرید چلݨ دا
اوکھا پَینڈا دوست مِلݨ دا ۔۔۔ جان لَباں پر آندی اے

ہنسنے، مسکرانے کا وقت گزر گیا۔ فرید روانگی کا وقت آ گیا ہے۔ دوست کو ملنے کی مسافت دشوار گزار ہے۔ جان لبوں پر آتی ہے

تلفظ:- ڈِٹھڑیئں۔ ڈِٹھ ڑے وں: سینگیاں۔ سے ں گیاں: بھانَاں۔ بھاں ڑاں: بیتا۔ بی تا: تہیں دا۔ تہی ں دا: مانَاں۔ ماں ڑاں: پینڈا۔ پے ں ڈا۔ منگھیانَاں: منگھ یاں ڑاں:

﴿کافی 210﴾

مصرعے :- 26
الفاظ :- 114
راگ :- جوگ

دَم مَست قلندر مَست قلندر
مَست و مَست الستی

دَم مست قلندر، مست قلندر مست و مست یومِ الست سے (جب سوال ہوا اَلستُ بِرَبِکُم۔؟)

نَفس مُقدّس، اہل سَعادت عِلم عَمل وِچ رَکھن سیادَت
چھڈ کر وِرد تے زُہد عِبادت نِت کردے دَرد پَرستی

جو نفوسِ قدسیہ مُبارک ہیں اور علم و عمل میں بھی سیادت رکھتے ہیں۔ وہ وِرد و ظائف اور زُہد و عبادت کو چھوڑ کر ہمیشہ درد پرستی کرتے ہیں۔

صَاف مُبَرا غیر خیالُوں پَاک عَیالُوں، آلُوں، مَالُوں
رَاسِخ وَجدُوں، ذَوقُوں، حَالُوں وَہ وَہ مَستیں دِی مَستی

"غیر" کے خیال سے بھی صاف بری ہیں۔ عیال، آل، مال سے پاک۔ وجد، ذوق اور کیفیت میں پختہ تر ہیں۔ واہ واہ مستوں کی مستی کی بات ہے۔

ازل اَبد ہِک جَانّن وَاقِف لَعنت رَحمت سَمجھن عَارِف
بُجھن مَکاشِف مَحض مُرادِف کیا بَالائی کیا پستی

یہ ازل سے ابد تک کو ایک ہی جانتے ہیں۔ لعنت اور رحمت کی بھی معرفت رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ معرفت کے جوہر سے مالا مال ہیں اس لئے کم علم لوگوں کی ملامت کو اپنے لئے رحمت سمجھتے ہیں: اُونچ نیچ اور انکشاف سے آگاہی ان کے لئے عام سی بات ہے۔

جے تُوں چَاہیں قُرب حقیقی وِرثہ عَلوی تے صَدیقی
رِیت جُنیدی، رَسم شَقیقی بَٹھ ہَستی وَ ٹھ ہَستی

اگر تم حقیقی قرب، علویؒ صدیقیؓ ورثہ چاہتے ہو۔ جُنید بغدادیؒ اور شقیق بلخیؒ کے طور طریقے پر چلنا چاہتے ہو تو اِس "ہونے" کے احساس کو بھاڑ میں ڈال کر (اصل ہستی) کو پکڑو۔

سَٹ صُحبت رَکھ خَلوت، عُزلت مَوت اِرَادی تُوں پَا نُزہَت
جے سر ڈیسیں ہی بے شُبہت اِتھ سودا دَست بَدستی

لوگوں سے میل جول چھوڑ کر خلوت۔ عُزلت اختیار کرو۔ ارادی موت (مُوتو قبل الموت) کے ذریعے پاکیزگی پاکر اگر سر قربان کرو گے تو بلاشبہ یہاں سودا ہاتھ کے ہاتھ ہے۔

سُنُو پریتا حَال فریدی مَذہب ، مِلت ہِس توحیدی
میل کچیلا شکل جَری دِی خوش وَسدا پرم دِی وَستی

فرید کی محبت کا تفصیلی حال سنو/ اَے پیارے دوست فرید کی محبت کا حال سنو۔ توحیدی مذہب، ملت رکھتا ہے۔
میل کچیلا۔ وحشت و تنہائی کی تجسیم لیکن محبوب کی بستی میں خوش بستا ہے۔

تلفظ:۔ جاٹن۔ جاں ٹن: بجھن۔ ب جھ ن: ڈیسیں۔ ڈِے سے ں: پریتا۔ پری تا:

★★★

﴿ کافی 211 ﴾

مصرعے :- 24
الفاظ :- 123
راگ :- جونپوری

دِن رَین دِل حیران ہے
سائِش نہ پَایُم ہِک گھڑی

دن رات دل حیران ہے۔ میں نے ایک گھڑی بھی آسائش نہ پائی۔

سِر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تَن مَن جَلیا لُوں لُوں سَڑی

سَر ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔ جسم و رُوح نذرِ آتش ہوئے رُواں رُواں جل گیا

دریا بِرھُوں دا تَار ہے ہر مَوج آدم خوار ہے
نہ پَار نہ اُروار ہے اَوکھیں اڑاڑیں آ اَڑی

عشق کا دریا گہرا، اونچا، بپھرا ہوا ہے۔ ہر موج آدم خوار ہے، اِس کا نہ کوئی یہ ساحل نہ وہ ساحل ہے
انتہائی مشکل رُکاوٹوں میں آ اٹکی ہوں۔

اِیہا ہے حَقیقت حَال دِی سَاری عُمر رَہی بھَالدی
کَئی کَل نہ پَئی مہینوال دِی بے وَس تَتی لہریں لُڑھی

میرے حال کی حقیقت یہ ہے کہ تمام عمر متلاشی رہی "مہینوال" کی کوئی خبر ہی نہ پڑی۔
بے بس، بے چاری کمبخت لہروں میں بہہ گئی ہوں۔

سَاتھی پُنل چھڈ گیا پرے جَئیں بَاجھ ہِک پَل نہ سَرے
پھر پھر ڈُنگر، گھاٹیاں دَرے سِک سَاتھ وَنج بھوئیں وِچ وَڑی

ساتھی "پنوں خان" چھوڑ کر دور جا چکا جس کے بغیر ایک پل بھی گزارا نہیں ہوتا۔ اس کی خاطر

پہاڑوں، گھاٹیوں، ذرّوں میں سر گرداں رہی۔ اپنی چاہت کو ساتھ لئے دھرتی داخل جا ہوئی۔

ہُݨ عِشق آ دِل مُوں پیا ہوش و ہُنر ضَائع تھِیا

سبھ مَحو ، مَنسی ہو گیا جو کُجھ سِکھی جو کُجھ پَڑھی

اب عشق نے دل میں ٹھکانہ کر لیا۔ ہوش و ہنر ضائع ہوئے۔ جو کچھ سیکھا، پڑھا تھا
سب صاف اور فراموش ہو گیا۔

تھئی دِل فرِیدؔ، آگاہ ہے ہَر جا جَلوسِ شَاہ ہے

بَادل مُوں ظَاہر مَاہ ہے جَب جَھڑ گِئی مَن کی جَھڑی

فرِیدؔ! دل کو یہ آگاہی ملی ہے، ہر مقام پر "شاہ" کا قیام ہے، بادل سے چاند ظاہر ہو گیا ہے، جب من کی
بدلی برس چکی تو بادل (نقاب) سے "چاند" ظاہر ہو گیا۔

★★★

﴿کافی 212﴾

مصرعے:- 17
الفاظ:- 73
راگ:- بھیروی

دِل نُوں مَار مُنجھائیُم

نِت دے دَرد اَندیشے

ہمہ وقت کے درد اور اندیشوں نے میرے دِل کو مار مار کر حواس باختہ کر دیا ہے۔

وَس نیڑے چاک مہیں دَا توں بَاجھ اے حَال سُنجِی دَا

زَخمیں ، سِینے چِکدے ریشے

اَے بھینسوں کے رکھوالے (محبوب) ہمارے قریب رہ۔ تمھارے بغیر اس اُجڑی
کا یہ حال ہے کہ زخموں اور سینے سے مواد رستا ہے۔

ڈُکھ ، ڈُوہیاں ڈُوڑ ڈُراپے سَئے سَاڑے ، سُول سَڑاپے

وَیݨ سِیاپے سَاڈے پیشے

دُکھ اور الزامات، دوہرے طعنے۔ بے شمار جلاپے، درد اور تپش، نوحے۔ دکھوں کا بیان ہمارا کاروبار بن کر رہ گیا ہے

اے غمزے ناز نہورے اے عِشوے زورے تورے

سر سَانگاں ، تن من تیشے

محبوب کے یہ ناز و انداز، اشارے، زور آوری، من مرضی کے ضابطے۔ ہمارے سر پر برچھیاں اور تن من پر تیشے ہیں

ہتھ برہوں برابر ویری چا کیتُس کولا ، کیری

ظلمی مذہب ، کافر کیشے

آس کے ہجر کو ہمیشہ کا دشمن ہے جس نے جلا کر کوئلہ اور راکھ کر دیا ہے۔اس ہجر کا
مذہب ظلم، مسلک کفر ہے۔

کیا ڈھانبہ فرید سُنانواں کیا رو رو جگت رُوانواں
مستک لکھڑی آئی پیشے (ٹیڑاے)

فرید کیا فریاد سناؤں، کیا رو رو کر دنیا کو بھی رلاؤں جو میرے نصیب میں لکھا تھا میرے سامنے آیا

★★★

﴾کافی 213﴿

مصرعے :- 22
الفاظ :- 129
راگ :- جوگ

ڈِٹھا عشق عیان بازار گلی
سبھ رمز خفی ہُن تھیم جلی

عشق کو برملا بازار، گلی تک میں دیکھا تو تمام پوشیدہ راز رموز مجھ پر واضح ہو گئے ۔

سبھ جلوہ نور ظہور ڈِسے یا ایمن تے یا طور ڈِسے
ہِکی غیبت عین حضور ڈِسے دِل وَنج دِلبر دے نال رَلی

ہر جلوہ نور کا اظہار ہے یا تو وادی ایمن لگتا ہے یا کوہ طور۔ غائب ہونا گیا واضح اظہار نظر آتا ہے۔
دل! دلبر کے ساتھ جا پیوست ہوئی۔

ہے کشف کمال دی بات عجب ہے وَجد تے حال دی گھات عجب
ہے وَصل وِصال دی رات عجب مُنتھی غیر دی ذات صفات جلی

کشف و کمال کی بات عجیب، اور وجد و کیفیت کی ادا عجیب، وصل، وصال کی رات عجیب ہے۔
کم بخت " غیر " کی ذات، صفات تباہ ہو گئی جل چکی۔

کڈیں طیئر عُروج دا حال بنے کڈیں سیر نزول دی چال بنے
جو ہجر ہے عین وِصال بنے سارے سُول سڑیئے ساری مُونجھ ٹلی

کبھی عالم بالا کی طرف پرواز کی کیفیت ہے۔ کبھی عالم سفلی کی طرف روانگی ہے جو ہجر ہے وہی خود عین وصال
بن جاتا ہے۔ تمام دُکھ جل چکے۔ ساری واماندگی ٹل گئی۔

جل، خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں ۔۔۔ گم ہو گیا غیر دا نام نشاں

تھیا نور وجود شہود عیاں ۔۔۔ گھر، بار، گلی، بازار ملی

تمام شکوک اور ناخالص عوامل اور وہم وگماں خاکستر ہو گئے۔"غیر" کا نام ونشان تک مٹ چکا۔"وجود" کا نور عیاں ہو کر نظروں میں آ گیا۔گھر، ویرانہ، گلی، بازار تک اُس سے بھر گئے۔

جتھاں بھال ڈیکھاں تتھے راز ڈِسے ۔۔۔ سبھ حُسن تے ناز نواز ڈِسے

سبھ سوز فرید نوں ساز ڈِسے ۔۔۔ ہمہ اوست سُنجھائی ریت بھلی

جس طرف بھی نظر بھر کر دیکھوں وہیں راز نظر آئے۔تمام تر حُسن وناز نظر آئے۔جملہ سوز فرید کو ترنم بکھیرنے والے آلات نظر آتے ہیں۔وحدت الوجود نے کیا خوب طور طریقہ سُجھایا ہے۔

★★★

مصرعے :- 22
الفاظ :- 95
راگ :- پہاڑی

﴿کافی 214﴾

ڈکھ سینے تے مُنگ ڈَالے
سِک تڈی تڈی تیل ڈِکھالے

دُکھ سینے پہ مُونگ دَلتا ہے۔چاہت لمحہ بہ لمحہ تھوڑا تھوڑا تیل ڈال کر آگ بھڑکائے رکھتی ہے

غم، دَرد، الم بدنیتے ۔۔۔ پئے سَاڑن سوز پلیتے

تھئے میں مُٹھڑِی دے کیتے ۔۔۔ سبھ رانْی خاں دے سالے

غم، درد، الم، سوز یہ بدنیت مجھ پر اپنا جادو چلانے کے لیے فلیتے جلاتے ہیں۔مجھ تباہ حال کے لیے یہ سب رانی خان کے سالے بنے ہوتے ہیں۔

کئی ڈِینھ نہ رَل گُزریونے ۔۔۔ ساری آس، اُمید ونجیونے

ہئے۔۔ خبر نہیں کیا تھیونے ۔۔۔ تھئے پیچی کیچ اُبالھے

معلوم نہیں جلد بازی سے کیچ واپس چلے جانے والوں کو کیا ہوا تمام اُمیدیں تمنائیں ضائع کر گئے۔
کچھ دن بھی مل کر نہ گزارے

ہم سنگت ساری کھوٹے ۔۔۔ چُج باز اُپٹھڑے، ڈوٹے

رَل مِل بے دَرد کلھوٹے ۔۔۔ پے کِھلاں کَرن ہاں گالے

ساری سنگت کھوٹے لوگوں پر مبنی تھی۔ کام کو بگاڑنے والے ، منفی، بے ڈول، اَن گھڑ، بے درد، موٹے، دل کے کالے ، مل جل کر مذاق اڑاتے رہے

تتی سوز ، اَندوہ وِچالے ۔۔۔ سَئے وَیقے ، فاقے گھالے

نِت روہ ، پتھر پڑتالے ۔۔۔ ہتھیں لِپھاں ، پیریں چھالے

یہ سوختہ جاں سوز واندوہ میں سیکڑوں مصیبتیں، فاقے برداشت کرتی۔ ہر وقت پہاڑوں پتھروں میں تلاشتی پھرتی ہے۔ ہاتھوں میں گانٹھیں پاؤں میں چھالے ہیں

کَر صَبر فرِیدؔ نبھیساں ۔۔۔ پئی سُولیں سانگ جلیساں

دَم جیندئیں تَئیں پکریساں ۔۔۔ متاں قادِر سَختی ٹالے

فرید صبر کے ساتھ نبھاؤں گی دُکھوں کے ساتھ زندگی گزارلوں گی جب تک سانس چل رہی ہے پکارتی ہی رہوں گی ممکن ہےقدرت رکھنے والا رب میری مصیبت ٹال دے۔

★★★

مصرعے :- 30
الفاظ :- 140
راگ :- پہاڑی

ڈُکھی دِلڑی دَردیں ماری ۔۔۔ کافی 215

ہے ہر ویلھے آزاری

درد وں کی ماری دُکھی دِل ہر وقت آزاری ہے

سوز اندر وِچ، سُول جِگر وِچ ۔۔۔ آیم بَر وِچ ، روہ ڈُنگر وِچ

سخت سفر وِچ ، ظلم قہر وِچ ۔۔۔ ہوت نہ کیتم کاری

دِل میں تپش ، دردِ جگر ، ویرانوں ، پہاڑوں ، سخت سفر ، ظلم و قہر میں آگئی، ہوت نے کوئی چارہ گری نہ کی

دار مداراں ، سنجڑیاں باراں ۔۔۔ پَربھت دَھاراں ، غم دِیاں ماراں

پرم پکاراں ، جِندڑی واراں ۔۔۔ یار وساری یاری

تذبذب، سنسان ویرانے، پہاڑی سلسلے، غم کی ماریں۔ محبوب کی دُہائی دوں، جان قربان کروں، دوست نے دوستی ہی فراموش کردی

شان شرم گیا، بھیم بھرم گیا ۔۔۔ دِین ، جَرم گیا ، دَئیر، حرم گیا

لطف ،کرم گیا ، نیک کرم گیا ۔۔۔ لگڑی شہر خواری

شان، شرم، عزت ناموس، دین، مذہب، لطف و کرم تو کیا اُن کی طرف سے ، بھلائی کا عمل بھی نہ رہا سب کچھ گیا ، شہر بھر کی ملامت ہمارے پیچھے لگی

اوکھیاں گھاٹیاں ، لکھ لکھ گھاٹے   کھڑ ہن ، بھاٹے ، ہنبھس گپاٹے
تتڑی واٹے ، ڈکھڑے گھاٹے   کر کر پیت پیاری

محبت کو پیارا کیا تو مشکل گھاٹیاں ، لاکھ لاکھ خسارے ، ناہموار زمین ، پاؤں کے چھالے سیکڑوں
بھول بھلیاں ، گرم ریت ، پے در پے دکھ ہیں

نینھ نبھایا روز سوایا   پور پرایا ، مفت اجایا
دید مسایا ، زلف اڑایا   گھت گھت پیچ دی کاری

عشق جو راس نہ آیا ، روز بروز پہلے سے بڑھ کر ، انجانا دکھ بالا وجہ ، نظروں نے فریب دیا ، زلفوں
نے پھنسایا پیچ کے پھندے ڈال کر

ساڑن چھاتی ، مارن کاتی   سوز ہے ساتھی ، روگ ہے بھاتی
ہجر دی جھاتی ، کھسیم حیاتی   پل پل موت تیاری

سینہ جلاتے ، چھری مارتے ہیں ، سوز ہمارا ساتھی اور روگ گھر کا فرد ہے ہجر و فراق کی ایک
جھلک بھی مجھ سے زندگی چھینتی ہے ۔ گویا ۔ پل پل موت کی تیاری ہے

درد فرید جدید جدیدے   عید بعیدے بخت عنیدے
شوق شدیدے ، مونجھ مزیدے   بار برھوں سر باری

فرید ! ہر لمحہ نئے سے نیا درد ہے ، عید دور اور قسمت سخت مخالف ہے شوق شدید ،
انتظار و اضطراب فزوں تر ، سر پہ عشق کا بھاری بوجھ

﴿کافی 216﴾

مصرعے:- 30
الفاظ:- 130
راگ:- جوگ

ڈینھ راتیں عشق ستاوے
زر ، گھر ، ور روگ ودھاوے

عشق دن رات ستائے، زر، گھر، بر روگ بڑھائے

تھل ، ریخاں ، جھر ، بر دیرے ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے
سر سُولاں چھکدے سیرھے گل ہجر دا ہار سُہاوے

صحراؤں، ٹیلوں کے درمیان، ویرانوں میں ٹھکانے، ٹیلے ٹیلے کے ساتھ بسیرے، سر پہ دکھوں کے سہرے اور گلے میں فراق کے چبھتے ہوئے ہار

دِل لُٹ گیا جوگی راول سئے پُور ڈکھاں دے وَل وَل
ہر وقت کہاں ہتھ مَل مَل مُٹھا نیڑا کئی نہ لاوے

راول جوگی دِل لوٹ کے لے گیا، دُکھوں کے بے شمار بار بار دورے۔ ہر وقت ہاتھ مَل مَل کر کہتی ہوں، کمبخت عشق کوئی بھی نہ کرے

روہ کوجھے ، کالیاں دھاراں پیّوں چُبھن ببُول ہزاراں
سر قہر، کلُور دیاں ماراں ڈکھ ہر ویلھے تن تاوے

بدصورت پہاڑ، کالے پہاڑی سلسلے، پاؤں میں چبھتے ہزاروں کانٹے، سر پہ قہر، اور سختیوں کی ماریں، دُکھ ہر وقت جان تپائے

دِل دُود غماں دے دُکھدے جی ہر ویلھے پیا جھکدے
گئے گزر ڈہاڑے سُکھ دے مُئی جندڑی سوز نبھاوے

دل میں غموں کے دھوئیں سلگتے ہیں، روح ہر وقت اندر ہی اندر گھلتی ہے، سکھ کے دِن بیت گئے بد بخت جان سوز تپش برداشت کرتی ہے۔

بے درد اوّلڑا پُٹھڑا کیوں پیش پیم اے کُٹھڑا
کجھ گھٹے نہ گاٹے ترٹڑا ہتھوں مرہم زخم پھٹاوے

یہ پیچیدہ اور اُلٹا درد ہے یہ بدبخت میرے در پیش کیوں آیا یہ گردن ٹوٹا کچھ کم بھی نہیں ہوتا، عجیب بات ہے کہ مرہم زخموں کو ٹھیک کرنے کی بجائے بگاڑ رہا ہے

جن ، رَاخس ، سُنجڑیاں جاہیں رِچھ ، بَاندر ، بُوز ، بلائیں

تھئے سَاتھی سَنجھ ، صَباحیں مُنتھی اَوکھی عُمر وِہاوے

جِنات ، راکھشش، ویران مقامات، ریچھ، بندر، بُوز نے، بلائیں شام، سویر کے ساتھی ہوئے،
کم نصیب عمر مشکل سے بسر ہو رہی ہے

اَئے پیش فرِید گپاٹے اَنگ تُرٹن تے سر پھاٹے

لکھ رُوڑاں سَہنس چِکاٹے تتی بے وَس تھی کُرلاوے

فرِید! پیچیدہ بُھول بُھلّیوں والی گزر گاہیں در پیش ہیں، اعضا ٹوٹتے، سر پھٹتے ہیں، جانوروں کی لاکھ لمبی لمبی
آوازیں، چیخیں، سوختہ بخت بے بس ہو کر کونج کی طرح کُرلائے

تلفظ:۔ راتیں۔ راتی ں: ریخاں۔ رے خاں: سیر ھے۔ سے رھے: نیرڑا۔ نی ڑا: جاہیں۔ جاہی ں:
بلائیں۔ بلائی ں: صباحیں۔ صباحی ں۔

مصرعے :- 26
الفاظ :- 124
راگ :- جوگ

﴿کافی 217﴾

رَانجھن انگ لگایا ہے
سَبھ غیر دا وہم بُھلایا ہے

محبوب نے مجھے خود سے ہم کنار کر دیا۔ میں نے ''غیر'' جو کہ ایک وہم تھا اسے بھلا دیا

رانجھن میرا نُور الٰہی مظہر ذات صفات کَماھِی

سِر لَولاک کَلَنگی پائی طٰهٰ چَھتر جُھلایا ہے

میرا محبوب تو نورِ الٰہی ہے وہ ذات وصفات جیسی کے وہ ہیں کا مظہر ہے سر پہ لولاک کی کلغی پہنے۔ طٰہٰ کا چھتر جُھلایا ہے

رَانجھن میرے ویڑھے آیا کھیڑئیں بھیڑئیں شور مچایا

آیا وَلدا نہیں وَلایا بیشک بَخت بھَڑایا ہے

محبوب میرے صحن خانہ میں آیا تو بدخو کھیڑوں (رقیبوں) نے شور مچایا لیکن آئے ہوئے کو واپس نہیں کر پائے
بلاشبہ نصیب نے میری مدد کی ہے

ماہی میں وَل پاتِی جھاتِی　　جھاتی پا کر لائیس چھاتی
ہر ویلھے ہر جاہ ہے ساتھِی　　لُوں لُوں وچِ سمایا ہے

محبوب نے میری طرف جھانکا، جھانک کر سینے سے لگایا۔ بلکہ وہ تو ہر وقت ہر مقام پر ساتھ ہی ہے
رُوئیں رُوئیں میں سمایا ہوا ہے

حُسن رانجھن دِیاں دُھماں پیّاں　　ڈیکھن آیاں سینگیاں سیّاں
ہِیر دا بوچھَن دَھیّاں دَھیّاں　　ڈیکھو کیا رنگ لایا ہے

رانجھن محبُوب کے حُسن کی دُھومیں مچ گئیں تو ہم جولیاں، سہیلیاں دیکھنے آئیں۔
دیکھو ہیر کے تار تار دوپٹے نے کیا رنگ لگایا ہے

فخر پیا توں بَل بَل جانواں　　جیندے نال میں لدھیاں لانواں
اُس دی ہو کر کیوں غم کھانواں　　سبھ کُجھ یار سُجھایا ہے

میں فخر پیا پہ قربان جاؤں جن کے ساتھ میری رسمیں ادا ہوئی ہیں اس کی ہو کر میں کیوں غم کھاؤں
دوست ہی نے سب کچھ سجھایا ہے

یار فریدؔ نہیں مستُورے　　ہر جا اُس دا عین حضُورے
ظلمت بھی سبھ نور ظہُورے　　اِسم فقط بیا آیا ہے

فریدؔ! دوست پردے میں نہیں ہر جگہ اس کی واضح موجودگی ہے ظلمت بھی تمام کی تمام برملا نُور ہی ہے
جس کا نام دوسرا رکھ دیا گیا ہے

مصرے :- 36
الفاظ :- 144
راگ :- بھیروی

﴿کافی 218﴾

رانجھن ماہی تخت ہزاروں
میں کارن اِتھ آئے

محبوب! رانجھا تخت ہزارہ سے میرے لیے یہاں آیا ہے

سُوہے ، سیجھ تے سانول سُہجُوں سِکدی کُوں گل لائے

رنگین دوپٹے اور سیج پر محبوب خوشی سے مجھ ترستی ہوئی کو گلے لگائے

ڈُکھڑے کھا کھا یار لدھوسے ڈُکھڑے تھیم سجائے

ہم نے دوست کو دُکھ جھیل کر پایا ہے۔ میرے دُکھ کام آ گئے

اَتجھے ہِک ہِک ڈُکھ توں سئے سئے سُکھڑے گھول گھُمائے

ایسے ایک ایک دُکھ پر سے کئی کئی سُکھ وارے

بختیں ، بھاگ ، سُہاگیں ، سُکھڑیں مَیں وَل مُنہ وَلائے

خوش بختیوں ، بھاگ ، سُہاگ اور راحتوں نے میری طرف رُخ موڑ لیا ہے

راتو رات نسوکڑ ڈُکھڑے کالے روہ سِدھائے

رات ہی رات میں! فرار کے عادی دُکھ ، کالے پہاڑ کی طرف چل دیئے

سِیندھاں مانگھاں سِر چڑھ بولن والیں سو وَل پائے

سر کے بالوں کے چیر ، مانگ سر چڑھ کر بول رہے ہیں ، بالوں نے خود میں سو بل ڈال لیے ہیں

گانے ، ناز نِواز دے گاہنے پائے پا ٹھمکائے

عروسی دھاگے ، ناز و انداز کے زیور ، پہنے۔ پہن کر سج دھج دِکھائے

ہجر ، فِراق نِسا ہا تھی ہِک چائے سنہس لُڑھائے

ہجر و فراق پر گریہ طاری ہے ایک آنسو سنبھالتے اور سینکڑوں بہاتے ہیں

پا کجلہ ، لا سُرخی دِلڑی ڈیکھے تے مُسکائے

دِل! کاجل سرخی لگا کر دیکھتی اور مسکراتی ہے

مُدتاں پچھے شَام سَلُونٹے جھوک کوں آن سُہائے

مدتوں کے بعد محبوبِ ملیح نے آکر قیام گاہ کو رونق دی ہے

سَو سَو حَمد تے لکھ شُکرانے مَولا مَاڑ وَسائے

سو سو حمد اور لاکھ شکرانے، مولیٰ نے ماڑ پر بارش کر دی ہے / ماڑ کو آباد کر دیا ہے

سَانول سوہنڑاں سَانونڑ ، بَدرہ سَاڈڑے سَانگ مَلھائے

وہ خوبرو محبوب ساون اور بدرہ کے مہینے ہمارے ساتھ پُر لطف انداز میں بسر کرے۔

ڈیوِن وَدھایاں سینگیاں سَیّاں رَل وَسدے ، ہَمسائے

ہم عمر، سہیلیاں، اکٹھے رہنے والے، ہمسائے مجھے مبارک باد دے رہے ہیں

گُجھڑے رَاز فقر دے سَارے فَخرالدِینؒ سُجھائے

فقر کے تمام پوشیدہ راز، فخر الدینؒ (مرشد) نے ذہن نشین کرا دیئے ہیں

حَال، مَقام دِی رَتّق ، فَتّق شَرحیں کر فَرمائے ✲

کیفیت اور کیفیت کے استقرار کی بندش، کُشادگی سب کچھ شرح کر کے فرما دیا ہے

یَاریاں بَاشیاں رَلڑے دَاریاں وَس وَسیب وِہائے

اس کے نتیجے میں۔ یاری، دوستی، صحبتیں، میل ملاپ سب کچھ ختم ہو چکا

ہُیم فرِیَد بِرھُوں دے پَندھڑے پَئے دَھندھڑے مُکلائے

فرؔید! میں عشق کی مسافرت پہ نکل چکا ہوں، دیگر تمام کاموں کو الوداع

✲ اس مصرعے شرحیں کر فرمائے کے آغاز میں عام طور پر لفظ ''سبھ'' کا اضافہ ملتا ہے جو کہ وزن پر بوجھ اور بیان میں زائد از ضرورت ہے

تلفظ:۔ تھیُم۔ تِھ یُم: سیندھاں۔ سی ں دھاں: سَلونٹے۔ سَلوں ڑے ں : شرحیں۔ شر حی ں۔

مُدّتاں پِچھے شام سلونے جھوک کوں آن سُہائے

مدتوں کے بعد محبوب ملیح نے آکر قیام گاہ کو رونق دی ہے

سَو سَو حمد تے لکھ شُکرانے مولا ماڑ وسائے

سو سو حمد اور لاکھ شکرانے، مولیٰ نے ماڑ پر بارش کر دی ہے / ماڑ کو آباد کر دیا ہے

سانول سوہنڑاں سانونڑ، بدرہ ساڈے سانگ ملھائے

وہ خوبرو محبوب ساون اور بدرہ کے مہینے ہمارے ساتھ پر لطف انداز میں بسر کرے۔

ڈیون وَدھایاں سینگیاں سیاں رَل وسدے، ہمسائے

ہم عمر، سہیلیاں، اکٹھے رہنے والے، ہمسائے مجھے مبارک باد دے رہے ہیں

گجھڑے راز فقر دے سارے فخرالدینؒ سُمجھائے

فقر کے تمام پوشیدہ راز، فخر الدینؒ (مرشد) نے ذہن نشین کرا دیئے ہیں

حال، مقام دِی رَتق، فَتق، شَرحیں کر فرمائے ✿

کیفیت اور کیفیت کے استقرار کی بندش، کشادگی سب کچھ شرح کر کے فرما دیا ہے

یاریاں باشیاں رلڑے داریاں وَس وسیب وہائے

اس کے نتیجے میں۔ یاری، دوستی، صحبتیں، میل ملاپ سب کچھ ختم ہو چکا

پیم فرید برھوں دے پندھڑے ہیئے دھندھڑے مُکلائے

فرید! میں عشق کی مسافرت پہ نکل چکا ہوں، دیگر تمام کاموں کو الوداع

✿ اس مصرعے شرحیں کر فرمائے کے آغاز میں عام طور پر لفظ ''سبھ'' کا اضافہ ملتا ہے جو کہ وزن پر بوجھ اور بیان میں زائد از ضرورت ہے

تلفظ:۔ تھیم۔ تھ یم: سیندھاں۔ سی ں دھاں: سلونے۔ سلوں ڑے ں: شرحیں۔ شرحی ں۔

کافی 219

مصرعے :- 22
الفاظ :- 106
راگ :- بھیروی

روندئیں عمر گزار ڈِتوسے
یار پُنل دِی گَل نہ پیوسے

ہم نے روتے روتے عمر گزاری، پنوں دوست کی کوئی خبر نہ پائی۔

لَائی دِلڑی چوٹ اندر دِی — وِسری سیجھ نگیلی گھر دِی
رُلدی ریت تتی تھل بر دِی — اَوڑک موت نصیب تھیوسے

دل نے اندر کی چوٹ لگائی، گھر کی رنگیلی سیج بھولی، سنسان صحرا کی گرم ریت میں سرگردان ہیں۔ بالآخر ہمیں موت ہی نصیب ہوئی۔

پیچ پیا وَل کیچ شہر دَا — مُشکِل پَینڈا روہ ، ڈُونگر دا
آیا پہرہ سخت پہر دَا — رُلدِئیں پھردِئیں مَر بُھر ڳیوسے

ہمیں کیچ شہر کا پھندہ پڑا، پہاڑوں کی مشکل مسافت، سخت پہر سر پہ نگران ہے۔ سرگردانی میں پھرتے مر کر ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں۔

رَل مل ڈکھڑے آئے پکھڑے — اُجڑیاں خوشیاں، نبھ ڳئے سکھڑے
گانے، گاہنے، سیرھے سُکڑے — سُنجڑے غم دے سانگ رلیوسے

دکھ یکجا ہوئے، ہمارے نصیب میں آئے، خوشیاں اُجڑ گئیں، سکھ گزر گئے رنگین عروسی دھاگے، زیورات، پھولوں کے ہار سوکھ گئے، ہم تباہ حال ہو کر غم کے ساتھ گھل مل گئے۔

اَوکھیاں گھاٹیاں ، ڈُونگر کالے — تتڑے ٹبڑئیں پیر پچالے
ڈکھ کھا کھا بَنج وَاہ وِچالے — تھی بے واہ ڈہاگ چھکیوسے

دشوار عبور گھاٹیاں، کالے پہاڑ، گرم ٹیلوں نے پیر جھلسائے سنسان ویرانیوں میں دکھ برداشت کیے بے بس ہو کر کمبختی کو نبھایا۔

رکھساں دم دم نال سنبھالے — سہساں روگ ، کَروپ ، کشالے
بھالے یار ، فریدؔ! نہ بھالے — جئیں زورے جند جان لٹیوسے

ہر سانس کے ساتھ توجہ ادھر ہی رکھوں گی۔ سیکڑوں دکھ، عذاب، مصیبتیں برداشت کروں گی، فریدؔ!

مصرعے:۔ 14 روندئیں عُمر نبھائی ﴿کافی 220﴾

الفاظ:۔ 57 یار دی خبر نہ آئی☆

راگ:۔ تِلنگ

ہم نے گریہ کرتے عمر گزار دی دوست کی کوئی خبر نہ آئی

بھاگ ، سُہاگ سِنگار وَنجایُم دِلوں وِساریا ماہی

میرا بھاگ، سُہاگ، سنگھار ضائع گیا، محبوب نے دِل سے فراموش کردیا

دُور گیا وَل آیا ناہیں مَرساں کھا کر پھاہی

وہ دُور گیا اور واپس نہیں آیا۔ پھانسی کھا کر مروں گی

عِشق نہیں! کئی نار غضب دی چِنڑنگ چُوانتی لائی

عشق نہیں یہ تو کوئی غضب کی آگ ہے محبوب نے اس پر مزید چنگاری، جلتی ہوئی لکڑی ڈال دی

جوبَن سَارا رُوپ گنوایُم دَردیں مار مُسائی

میں نے سارا جوبن، روپ گنوایا، دُکھوں نے مار مار کر حواس باختہ کر دیا

فخرالدینؒ مِٹھل دے شوقوں دَم دَم پیڑ سَوائی

مُرشد فخرالدینؒ محبوب کے شوق میں۔ درد لحہ بہ لحہ پہلے سے بڑھ کر ہے

یار فریؔد نہ پایُم پھیرا گل گیُم مُفت اَجائی

فریؔد! دوست نے اِدھر کا چکر ہی نہ لگایا، میں مفت میں، بیکار گل گئی

☆کچھ قلمی اور تمام مطبوعہ نسخہ جات میں "خبر نہ کائی" ہے: بحث آگے دیکھیے۔۔۔۔

تلفظ:۔ ناہیں۔ ناہی ں: چُوانتی۔ چُو آں تی: چِنڑنگ۔ چِ ں ڑنگ: پیڑ۔ پی ڑ: پھیرا۔ پھے را

مصرعے 22
الفاظ 113
راگنی بھیروی

کافی 221

روہی وٹھڑی ٹوبھا تار وے
آ مل توں سینگا یار وے

روہی میں بارش ہوئی تالاب بھر چکے ہوا ایسے میں۔ اے ہم سن دوست آ مل۔ رے

تھئے تھلڑے باغ بہار وے چودھاروں گل گلزار وے

صحرا باغ و بہار ہو گئے ، چہار اطراف گل گلزار ہے۔ رے

کتھ چنڑکئیں دے چھنکار وے کتھ ٹمیاں دے گھمکار وے

کہیں جھینگروں کی چھنکار، کہیں مکھیوں کے گھمکار۔ رے

ڈینھ رات مینگھ ملھار وے وچ پکھیاں دے چہکار وے

دن رات مینگھ ملھار۔ اس میں پرندوں کی چہچہاہٹ۔ رے

کتھ گاجیں دے دھدکار وے کتھ کھمن دے لشکار وے

کہیں گرج کی گھن گرج، کہیں بجلیوں کے لشکار۔ رے

پئے تھیندے ہار سنگار وے سرخی تے کجلہ دھار وے

ہار، سنگھار، سرخی، کاجل کی دھار تیار رہے ہیں۔ رے

آئے سکھ سہاگ دے وار وے گئے ڈکھ دے آر تے پار وے

سکھ سہاگ کے دن آ گئے ہیں، دکھ کا نام ونشان تک بھی نہیں رہا۔ رے

سینگیاں وسن گھر بار وے لا گل سمھن دلدار وے

ہم جولیاں گھروں میں آباد ، محبوب کو گلے لگا کر سوتی ہیں۔ رے

ہک میں رلی اوّاسار وے ڈکھ سولیں نال وپار وے

ایک میں بے سمت آوارہ سرگردان ہوں، رنج والم کے ساتھ لین دین ہے۔ رے

توں بن فرید خوار وے رت ہنجڑوں رونوݨ کار وے

تیرے بغیر فرید خوار ہے۔ خون کے آنسو رونے کا ہی کام ہے۔ رے

ول جلدی موڑ مہار وے نتاں مر ویساں وارو وار وے

پھر جلدی سے مہار موڑ لے، نہیں تو بار بار مروں گی۔ رے

چودھاروں نے اے ،، چودھار ،، لکھا گیا ہے لیکن وزن کی خرابی واضح کر رہی ہے کہ اس مقام پر کوئی کمی رہ گئی ہے
ہماری نظر میں یہ لفظ ،، چودھاروں ،، ہو سکتا ہے

سرے :- 17
الفاظ :- 86
راگ :- دھنشری

کافی 222

سَاڈِی دِل پھیر ڈے جیویں کھس نیتی اَئی
کیوں چا قابو کیتی اَئی

ہمارا دل واپس کر دو! ویسے ہی جیسے تم اسے چھین کر لے گئے تھے۔ اسے قابو کیوں کر رکھا ہے

ڈوہ وَرائیں وین اَلیندِیں ڈیکھن سیتی تریڈھی پیندِیں
ڈے دَڑکے رَت پیتی اَئی

کسی قصور کے بغیر دُکھ پہنچانے والی باتیں کرتے، دیکھتے ہی ماتھے پر بل ڈال لیتے ہو، دھمکیاں دے دے کر خون پی لیا ہے

ویر نہ لہناں ہاوی ناہی کھس کر زوری دِل بے وَاہی
سانگ ڈکھاں دے سیتی اَئی

محبوب! تم نے کوئی بدلہ تو نہیں لینا تھا، بے بس دل زبردستی چھین کر اُسے دُکھوں کے ساتھ سی دیا ہے (جوڑ دیا)

توڑے لگڑی ہو ہو پھکڑی دِلڑی! تکڑی! دَردیں پکڑی
توڑ پُچا جو نیتی اَئی

☆ خواہ بدنامی، رُسوائی ہوئی ہے، دُکھوں نے دل کو مضبوطی سے جکڑ رکھا ہے پھر بھی جو تم نے نیت کر رکھی ہے اُسے پورا کر
☆ اے دردوں کے شکنجے میں جکڑی ہوئی دِل! ہمت کر، جس قدر بدنامی اور رُسوائی ہو رہی ہے ہوتی رہے
جو ارادہ کر لیا ہے اُس پر ہر حال میں عمل کرنا

ناہیں مُڑن مُناسب تھک تھک جے سِر ڈیسیں ہے پک بے شک
بِرہوں دِی بَازی جیتی اَئی

اے دل۔ تھک کر راستے سے پلٹ جانا مناسب نہیں ہے۔ اگر تم نے سر قربان کر دیا تو بلاشبہ، پختہ یقین ہے کہ تم نے عشق کی بازی جیت

آیا وَقت فرِید مِلن دا بھورل جَانی یار سجن دا
رَین غماں دِی بیتی اَئی

فرید! اس۔ خوش رنگ، جانی، دوست، ہمدرد سے وصل کا وقت آ گیا ہے۔ غموں کی رات بیت چکی ہے

مصرعے :- 15
الفاظ :- 72
راگ:- میاں کی ملھار

کافی 223 سانونڑ بُوندڑیاں ! جھرلاوے

ساون کی بوندیں جیسے پہاڑی چشمے

کُوک کُوک پاپی ڑے پپیہا پُھوک پُھوک تن آگ جگاوے

پاپی پپیہا کُوک کُوک کر ایک ایک پھونک سے تن میں آگ بھڑکاتا ہے۔ ایک ایک سانس تن میں آگ بھڑکاتا ہے

کوئل ، کُونج ، مُہروا بولے دِل دُکھیاری نُوں دُکھ لاوے

کوئل، کونج، مہروا بول کر دُکھی دِل کو مزید دُکھ لگاتے ہیں

نَین چین سے جَھگرت جھگرت تَرپھت تَرپھت رَین بِہاوے

آنکھوں کا نیند سے جھگڑا ہی جھگڑا ہے ترپ ترپ کر رات گزارتی ہیں

چھتیاں دَھرکت ، جیارا لَرجَت تُج بِن کاری گھٹن ڈَراوے

چھاتی دھڑکتی، جی لرزتا ہے۔ تیرے بغیر کالی بدلی ڈراتی ہے۔

رُوم جُھوم رُت بَرکھا سوھے رَنگ، رَس ، رَاند رَچاوے

رِم جھم برکھا رُت بچ رہی ہے، رنگ، ڈھنگ، رس، کھیل کا رچاؤ ہے۔

بِیت گئے دِن رَین دُکھاں دے کَہو رِی پِیا کو سیجھ سُہاوے

دُکھوں کے دن راتیں گزر گئیں۔ سہیلیو۔ پیا کو کہو کہ سیجھ کو رونق بخشے

پِیتم پیت فرِیّد نہ پالی اَنگ اَنگ بِرہَن مُرجھاوے

فریّد میرے محبوب نے پریت نہ پالی، ہجر رسیدہ کا انگ انگ مُرجھائے جارہا ہے۔

مصرعے :- 30
الفاظ :- 152
راگ :- جونپوری

﴿کافی 224﴾

سبھ سر اسرار قدم دا ہے
اتھ دخل نہ محض عدم دا ہے

تمام رازو رموز ذاتِ قدیم (باری تعالیٰ) کے ہی ہیں یہاں عدم (فانی) کا کوئی دخل ہی نہیں ہے۔

دلڑی سگھڑ ، سنجاݨ سیانی آکھے ہر دم سمجھ بلیانی
مظہر ذات صمد دا جانی توڑے روپ صنم دا ہے

سلیقہ شعار، سمجھدار دل ہمیشہ کہتا ہے" اے سہیلی خواہ صنم کا رُوپ ہی کیوں نہ ہو اُسے بھی ذاتِ صمد کا ہی مظہر جاننا

جو ہے نفس مقدس ، طاہر علوی ، سفلی دا ہے ماہر
کل دا مظہر ، کل دا ظاہر والی عرب عجم دا ہے

1۔ والیءِ عرب و عجم ہی نفس مقدس اور طاہر ہیں۔ وہی جو کچھ اوپر نیچے ہے اس کے پہچاننے والے سب کچھ کا مظہر اور اظہار بھی آپ ہی ہیں(2) جس نفس نے تقدس، پاکیزگی پائی۔ اعلیٰ وادنیٰ کو خوب جان لیا۔ وہی سب کا مظہر اور اظہار ہے اور وہی عرب و عجم کا والی ہے۔

جس نوں ذوق خیال مہیا اُس نوں قال تے حال مہیا
گلشن جشن جمال مہیا وارث باغ ارم دا ہے

جسے بھی خیال کا ذوق دستیاب ہے اسی کو تکلم اور کیفیت مہیا ہے اُسے تو گلشن اور جشنِ جمال بھی دستیاب ہے اور وہی جنت کے باغ کا وارث ہے

بیو ! لایعنی تے نادانی دل ، دلدار تے دل ، دلجانی
دل اخلاص تے سبع مثانی مبدأ دم قدم دا ہے

"دیگر، اور، علاوہ، دوسرا" ! یہ سب بے معنی اور نادانی ہے۔ دل ہی دلدار اور دل ہی دلجانی ہے۔ دِل ہی سورۃ اخلاص اور دل ہی الحمد ہے جو کچھ بھی وجود میں ہے اس کا مبدا دل ہی ہے۔

ڈیکھو شوکت شان پسارا محور ، گردش سبع سیارہ
مرکز دور محیط دا سارا نقطہ دل آدم دا ہے

دیکھو! شان و شوکت تمام وسعت، پھیلاؤ، سات سیاروں کی گردش کا محور، کائنات کی حرکت کا مرکز یہی انسان کا دل ہی ہے ۔

سِینہ صَاف صَفا بے کینہ نُور حقیقی دا آئینہ
دِلڑی خالِص پاک نگینہ نقشہ بیت حَرم دا ہے

جو سینہ صاف صفا بے کینہ ہے وہی نور حقیقی کا آئینہ ہے جو دِل خالص اور پاک ہے وہ نگینہ ہے، بیت حرم کا نقشہ

خاص فرید غُلام فخر دا باندا، بردا اُس دے دَر دا
بَتھ پیا آسرا عِلم ہُنر دا تکیہ دوست دے دَم دا ہے

فریدا اپنے مُرشد فخر جہاں کا غلام خاص ہے اسی کے در کا پابند نوکر، خادم ہے۔ علم و ہنر کا آسرا بھاڑ میں جائے اُسے تو دوست کے دم کا ہی سہارا ہے۔

مصرعے :- 16
الفاظ :- 81
راگ :- بھیروی

﴿کافی 225﴾

سَبھ صُورت وِچ ذات سُنجاݨی
حَق باجھوں بیو غیر نہ جاݨی

ہر صورت میں اُسی ذات کو پہچاننا۔ حق کے علاوہ کوئی دوسرا نہ جاننا

نہ کئی آدم نہ کئی شیطاں بَݨ گئی اے کُل کُوڑ کہاݨی

نہ تو کوئی آدم اور نہ ہی کوئی شیطان! یہ تو سب افسانہ ہے۔

باجھ خُدا دے محض خیالے دِل نہ کر غیریتِ ہاݨی

خدا کے علاوہ (جو کچھ بھی ہے) محض خیال ہے۔ دل کو غیریت سے آلودہ نہ کر

مَطلب وَحدت ہے ہر چالوں سِک نہ رکھ بیئے پاسے تاݨی

ہر ڈھنگ سے مطلب وحدت ہی ہے۔ کسی دوسری طرف تک کوئی طلب نہ رکھ

جانوَݨ لا دی دِل دانا نُوں اثنینیت مُول نہ بھاݨی

دِل دانا کو پیدائش ہی سے دوئی بالکل پسند نہ آئی۔

سوہݨاں، کوجھا صِرف بہانہ ہکڑو ہئی دِل! سَمجھ سیاݨی

بد صورت، خوبصورت صرف بہانہ ہے۔ اَے دل۔ وہ ایک ہی ہے۔ سمجھنا، پہچانا

روز ازل دی، یار پُنل دی پئی گل ساڈے پیت پُراݨی

روزِ ازل سے پنوں یار کی قدیم محبت ہمارے ہی گلے پڑی ہے (حصے میں آئی ہے)

یَار فریدؔ مِلیوسے جِیندئیں سوہنڑی سَاری عُمر وِہانڑی

فریدؔ! دوست جیتے جی ہی ہمیں مل گیا۔ ساری عمر بہت اچھی گزر گئی۔

★★★

﴿کافی 226﴾

مصرع:- 23
الفاظ:- 128
راگ:- بھیروی

سبھ صُورت وِچ وَسدا ڈھولا ماہی

دِل اَساڈڑی کُھسدا ڈھولا ماہی

ہر صورت میں محبوب ہی بستا ہے۔ محبوب ہمارا دل چھینتا ہے

رَنگ بے رَنگی اُس دے دیرے آپ اے رَانجھا آپ اے کھیڑے

لُک چھپ بھیت نہ ڈِسدا ڈھولا ماہی

رنگ ہو یا بے رنگی ہر جگہ اسی کے ٹھکانے ہیں۔ خود ہی رانجھا اور خود ہی کھیڑا ہے (محبوب بھی خود رقیب بھی خود) محبوب پوشیدہ رہ کر اپنا راز ظاہر نہیں کرتا۔

آپ ہے ہِجرتے آپ ہے میلہ آپ ہے قَیس تے آپ ہے لیلیٰ

آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

خود ہی ہجر ہے اور خود ہی وصال۔ خود ہی قیس ہے اور خود ہی لیلیٰ۔ محبوب خود ہی آواز جرس ہے۔

آپ ہے مُطرب، مجلس، کَافی آپ موّحِد، صُوفی صَافی

مُنکر ہو کر ہسدا ڈھولا ماہی

خود ہی گانے والا، خود ہی مجلس اور گیت بھی خود ہے۔ خود ہی موحد اور صوفی صافی ہے۔ اور پھر محبوب خود ہی اس سب کا انکار کر کے ہنستا ہے

رَاوَل یَار بَروچَل سَانوَل آ کر ہر ہر آن اَساں وَل

دِل کھس کھس وَل نَسدا ڈھولا ماہی

سانولا دوست! محبوب، بلوچ، ہر ہر لمحہ ہماری طرف آ کر، محبوب دل چھین چھین کر فرار ہوتا ہے۔

بَطن بُطُون تُوں ظَاہر ہویا عربیؔ تھی کر مُلک نُوں موہیا

ہم رِسالت رَسدا ڈھولا ماہی

وہ بطن بطون سے ظاہر ہوا اور عربی بن کر دنیا کا دل موہ لیا۔ محبوب رسالت کے طور طریقوں میں بھی خوب جچتا ہے

دِل نوں تَانگھاں لکھ لکھ چاہیں نکلن آہیں سنجھن نہ واہیں

ہنجڑوں بَرسدا ڈھولا ماہی

دل کو بے حد انتظار، لاکھوں چاہتیں۔ آہیں نکلتی ہیں، راستے سجھائی نہیں دیتے۔ آنسوؤں کی برسات ہے۔

یار فرید نہ وِسرم شالا اوڑک لہسی آن سنبھالا
میں بے وَس، بے کَس دا ڈھولا ماہی

فرید! خدا کرے دوست مجھے فراموش نہ کردے۔ بالآخر وہ خود ہی آکر سنبھالے گا (جو) مجھ بے بس بے کس کا محبوب ہے۔

★★★

﴿کافی 227﴾

مصرعے :- 20
الفاظ :- 88
راگ :- جونپوری

سَجَّن سِدھائے وے مِیاں ساتھ وَسن
شالا جیون مُحب مِٹھل متوارے

چھوڑ جانے والے محبوب ہمیشہ ساتھ بسیں خدا کرے میٹھے متوارُوں کی عمر دراز ہو

رُنج، بَر رُلدی، وَل وَل بُھلدی ڈِسم نہ چانگے، چارے

جنگلوں میں سرگردان، بار بار راستہ بھُولتی ہوں۔ اونٹ، چرواہے مجھے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

جلدی، گلدی، ہتھڑے ملدی چھیڈ گئے ہوت پیارے

جلتی، گلتی، ہاتھ ملتی ہوں، ہوت محبوب پیارے مجھے چھوڑ گئے۔

ڈُکھدی، جُکھدی، ماری لُکھ دی تھئے کنکر اَند انگارے

دُکھی ہوں، روگ کی ماری، گرم ہواؤں کی جھلسائی ہوئی، کنکر انگارے بن چکے ہیں۔

منگاں دُعائیں سَنجھ صباحیں آنوِم وَصل دے وارے

شام، سویر دعائیں مانگتی ہوں۔ میرے لیئے بھی وصل کی باری آئے۔

سَٹ بے وَاہی تھی گیا راہی دِلڑی پارے پارے

بے آسرا چھوڑ کر روانہ ہوگیا۔ دل پارہ پارہ ہے۔

چھپندی جھوکاں، سَہندی چوکاں کَنّیں پوِم تنوارے

گھر میں چھپتی پھرتی، طعنے برداشت کرتی ہوں (کاش) اونٹوں کو چلانے کی آواز کانوں تک آئے

یار پُنل دی سِک پَل پَل دی روز ازل دے کارے

پُنوں دوست کی چاہت لمحے لمحے کی ہے ۔ روزِ ازل سے یہی طے شدہ معاملہ ہے

برہوں بھنوالی، اُلٹی چالی سُکھ بوڑے، ڈُکھ تارے

عشق کے چکر، الٹی چال، سکھ ڈبوتا ہے اور دُکھ تیراتا ہے۔

سوز فرید نُوں روز سَوایا لُوں لُوں لکھ چنگارے

فرید کی تپش روز افزوں ہے۔ روئیں روئیں میں لاکھوں چنگاریاں ہیں

☆ سجن سداسیاں ساتھ وسن شالا جیون محب مٹھل متوارے (یہ اس مصرعے کی دوسری شکل ہے)

☆☆ روز ازل دے کارے (یوم ازل سے آپس میں کچھ وعدے، طئے شدہ معاملات اور مقرر میعاد ہے)

★★★

مصرعے :- 25
الفاظ :- 113
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 228 ﴾

سسئیے ! کرہوں قطار

کیچ ڈِھوں ہَن ہَن وے

جھاگ جبل ، تھل ، بار نال پُنل بَن تَن وے

اَے سسّی! تُو بھی اُونٹ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر، کیچ کی طرف قدم بڑھا۔ پہاڑ، صحرا، ویرانے عبور کر پُنوں خان کے ساتھ بن ٹھن

پَلڑے ڈُوہ گُناہ نہ میڈے [وے] ہے وے بَرو چل یار

مُفت کتو اَن بَن وے

میرے پلے (مجھ پر) کوئی الزام، گناہ نہیں ہے رے! ہائے رے بلوچ دوست تُو نے بلاوجہ ان بن کرلی ہے۔

ہِک کلھڑی ہِیَ پیت کُللڑی [وے] رونْواں زار و زار

لَا ڳلڑے وَن وَن وے

ایک تو اکیلی ہوں دوسرا محبت بے ڈھب ہے رے۔ زار وزار روتی ہوں ایک ایک درخت کو گلے لگا کر

نَئیں بَاری تے ٹَانگ اُبھاری [وے] رَات اَندھار ، غُبار

جُھڑ مِینھ دِی کَن کَن وے

دریا پُر جوش اور منزل بہاؤ کی مخالف سمت میں ہے رے، رات اندھیری، غبار، بادل، بارش کی رم جھم ہے

کیڈے کَجل، مُساگ ہِگوسے [وے] کیڈے ہَار سِنگار

ڳانڑھیں دی گھَن گھَن وے

کہاں گیا ہمارا کاجل، دنداسہ۔ کدھر ہار سنگھار اور زیوروں سے پیدا ہونے والی گھن گھن کی آوازیں رے

دِلڑی چُست نہ تھیویں پھلڑی [وے] مطلب ہئ دیدار

موئیں جیندیں تَنڑ تَنڑ وے

اے ہوشیار دل ڈھیلی نہ پڑنا، مطلب و مقصد تو دیدار ہی ہے مردہ زندہ کوشش کرتی رہ

رَہبر شوق شَفیق نِجّی دے [وے] جَلدی موڑ مُہار

پرِیں ڈِہوں کھنڑ کھنڑ وے

اے! اس اُجڑی ہوئی کے مہربان رہبر! شوق! جلدی سے مہار موڑ کر محبوب کی طرف لے چل

برہوں فرؔید ہے بوجھا کوجھا [وے] بیشک بَاری بَار

رَتّی دو رَتّی مَنڑ مَنڑ وے

فرؔید! عشق بے ڈھب بوجھ ہے، بلاشبہ یہ بھاری بھار ہے جسکی رتی رتی من من کے برابر ہے

★★★

مصرے :- 16
الفاظ :- 76
راگ :- تِلنگ

﴿ کافی 229 ﴾

سِک سَاڑے تَن تَانگھ پچالے

وَطن نہ وِسرِم رَانجھن وَالے

چاہت جلاتی، کشش جسم جُھلساتی ہے مجھے رانجھے محبُوب کا وطن نہیں بھولتا

ہِجر ، فِراق دا کوجھا قِصہ سَاہ مُنجھائے تے ہاں ڈالے

ہجر و فراق کا بد صورت قِصہ، دم گھونٹتا، دِل کُچلتا ہے

رَاہ اَوّلڑے لکھ لکھ وَلڑے ڈونگر کَالے ، پیریں چھالے

مشکل راستے، لاکھوں پیچ و خم، کالے پہاڑ، پاؤں میں چھالے

دِلڑی جَڈڑی ، ڈُکھڑیں لَدڑی کیویں ہوش حَواس سَنبھالے

معذور و محتاج دل پر دُکھوں کا بوجھ، کیسے ہوش سنبھالے

جیندئیں ڈیکھاں جھوک سجنڑ دی قَادر رَبا غَماں دے ٹالے

جیتے جی ہمدرد محبوب کا گھر دیکھوں، اللہ تعالیٰ غموں کا بوجھ ٹالے

عِشق سَوغاتاں میں وَل بھیجیاں دَرد ، اَندیشے ، روگ ، کَشالے

عشق نے مجھے سوغاتیں بھیجی ہیں، درد، اندیشے، روگ، کشالے

ہے سوہݨے دی عادت اصلوں کُوڑے پیچ ، فریبی چالے

اس خُوبرو کی شروع سے عادت ہے، جھوٹ پر مبنی بل چھل ،فریب ،چال بازیاں

یار فرید نہ اُترِم دِل توں لُطفوں بھالے ، خواہ نہ بھالے

فرید! دوست میرے دِل سے نہیں اُترتا خواہ وہ محبت کی نظر سے دیکھے نہ دیکھے

★★★

مصرعے: 30
الفاظ: 136
راگ: جوگ

﴿کافی 230﴾

سِک ، سُولیں ، سَاڑیں سَاڑی
وَہ عِشق دِی اَوّاوَاڑی

چاہت، دکھوں، تپش نے جلایا، واہ عشق کے نتائج۔

دِل جل بَل کیری کولے ڈُکھ رَگ رَگ سوز سَمولے
ہِک سِینہ سَو سَو شعلے ہِن برہُوں تے دوزخ بَاڑی

دل جل کر راکھ، انگارے، رگ رگ میں دُکھ، سوز یکجا، ایک سینہ سَو سَو شعلے، عشق اور دوزخ برابر ہی تو ہیں۔

جَئیں ڈِینھ اکھیاں میں لَاتیاں کُل آس اُمیداں لَاتھیاں
کیا پھَتکِن جیرھیاں پھَاتھیاں ہِیا ہر کُئی مَارے تَاڑی

جس دن سے میں نے نین لگائے، تمام آسیں، اُمیدیں ترک کر دیں، جو پھنس گئی ہیں وہ کیا پھڑ کیں، اور تو ہر کوئی تالیاں بجاتا ہے۔

میں کراں تتی کیا کَاری ہِن زَخم پھِٹیے ، پھٹ کَاری
گل کَاتی ، پیٹ کَٹاری سِر بَرچھی ، تَبر ، کُہاڑی

میں کمبخت کیا تدبیر کروں۔ زخم بگڑے، زخم کار گر، گردن پر چُھری، پیٹ میں خنجر، سر پر برچھی، تبر، کُلہاڑی۔

تھیا وَس ، ہَس کولے اولے ہُݨ پھول نہ دِل دے پھولے
اِتھ پے جو لَہندے بھولے ہِگٹھ سِیواں ڈُوں ہتھ پَاڑی

قربت میں رہ کے مسکرا کر اوجھل ہوا، اب دل کی حالت نہ پوچھ یہاں آزمائش ہو رہی ہے،
ایک بالشت بخیہ گری کروں اور گز بھر چاک ہو جائے۔

مِل مُونجھیں ڈُوَلیاں وَٹیاں گَئی فرحت! شَادیاں گھَٹیاں
غَم! خوشیاں پَاڑوں پَٹیاں ڈُکھ! سُکھ دی بیخ اُکھاڑی

ملنے کی تڑپ اور مایوسیاں! مل کر طاقت دکھائیں، فرحت نہ رہی، خوشیاں کم ہو گئیں، غم نے خوشیوں کو جڑ سے اکھیڑ ڈالا، دکھ نے سکھ کی بنیاد تک اکھاڑ دی۔

آئے لوکاں ہتھ بہانے کئی ڈیوم میہنے ، طعنے
کئی مارن کاٹھیاں ، گانے ہے نیا نیا ظلم ڈیہاڑی

لوگوں کے ہاتھ بہانے آگئے، کوئی مجھے دشنام اور طعنے دے رہے ہیں۔ کوئی لاٹھیاں، سرکنڈے مارتے ہیں۔ روز بروز نئے سے نیا ظلم ہے۔

سُن یار ! فرید دیاں دھانہیں کر نازوں شوخ نگاہیں
دل آکھے سانول سائیں ھے راڑا کون پھپھاڑی

دوست فرید کی فریادیں سن کر ناز سے نگاہیں شوخ کر کے پھر وہ محبوب کہتا ہے، یہ کون ہے اونچا بولنے اور یاوہ گوئی کرنے والا

★★★

مصرے:- 16
الفاظ:- 75
راگ:- ملھار

﴿کافی 231﴾

سکھی کر لیو ہار سنگار سبھی
سیّاں رل مل دھوم مچائی

سہیلیو! سب کی سب ہار سنگھار کر لو۔ ہم جولیوں نے مل جل کر دھوم مچائی

گرجت بدرا ، لسکت بجلی رت ساونڑ ٹھیک سہائی

بادل گرجا، بجلی چمکی، ساون نے موسم میں لطف پیدا کر دیا۔

اَغن ، پپیہے کرن پُلارے رس کوئل کوک سنائی

اغن، پپیہے چہچہائیں، کوئل نے رسیلی کوک سنائی

ملک ملھیر وسایُم مولیٰ سبھ گل پھل خنکی چھائی

ملک ملھیر کو مولیٰ نے آباد کیا ہے۔ ہر گل، پھول پر خنکی ہے۔

رل مل سیّاں ڈیون مبارک مُد بھاگ سہاگ دی آئی

ہم جولیاں مل جل کر مبارک دے رہی ہیں، بھاگ، سہاگ کی موسم آیا ہے۔

مدتاں پچھے رانجھن ملیا ربّ اُجڑی جھوک وسائی

مدتوں کے بعد رانجھا ملا ہے، رب نے اجڑے گھر کو آباد کیا ہے۔

آ کر کاّن ڈوارے دِل دے   سُدھ بنسی پرَم بجائی

کرشن مہاراج نے دل کے دوارے آکر شعور و آگہی کی پاکیزہ بانسری بجائی۔

سمجھ فرید نہ کر دِل مُوجھی   کُل لاج پیے گل پائی

فرید! سمجھ! دل کو مبتلائے غم نہ کر تمام تر لاج پیا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔

★★★

مصرعے :- 18
الفاظ :- 87
راگ :- پوریا دھناسری

شُکھ دا سُمھن سِدھائیم   ﴾کافی 232﴿

یار نہ نیتُم سنگ وے

چین کی نیندگئی، دوست مجھے ساتھ نہ لے گیا۔رے

سیجھ رنگیلی سٹیُم پسیلی   دَھانہہ کرِم انگ انگ وے

رنگیلی سیجھ میں نے ایک طرف پھینکی، میرا انگ انگ فریاد کرتا ہے۔رے

نِکلِن آہیں، سَنجھ صباحیں   ڈُکھڑیں کیتُم تنگ وے

شام سویرے آہیں نکلتی ہیں، دکھوں نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔رے

ہمڑیں سِدھائے وَل نہ آئے   وہ قادِر دے رَنگ وے

ہمدرد گئے، واپس نہ آئے، کیا قادر (اللہ تعالی) کا رنگ ہے۔رے

کول نہ نیتُم ڈھول دِلیں دے   روہی رُلیم کرَنگ وے

دلوں کا محبوب مجھے ساتھ نہ لے گیا۔ صحرا میں میری ہڈیاں تک ضائع ہو گئیں۔رے

ٹَلیُم نہ سختی تے بدبختی   گیا نامُوس تے ننگ وے

سختی اور بد بختی مجھ سے نہ ٹلی، ننگ و ناموس بھی گیا۔رے

درد اَوَلڑا سُول کُلَلڑا   تن من چُوڑ چُڑنگ وے

پیچیدہ درد، بے ڈھب دُکھ، تن من شکستہ تختہء مشق بن چکے ہیں۔رے

رُلدی تھل وِچ یار نہ وَل وِچ   دِلڑی لگڑی جَنگ وے

صحرا میں سرگردان! دوست پاسداری نہیں کرتا، دل میں جنگ لگی ہے۔رے

عِشق فرید چھکا موئیں جیندئیں   ڈے سِر مُول نہ سَنگ وے

فرید! زندہ یا مردہ حالت میں عشق کا حق ادا کر، بلاجھجک سر قربان کر دے رے

مصرے:۔ 22
الفاظ:۔ 105
راگ:۔ بیگھ

«کافی 233»

سَوَلِّے سگُون سُہاندا ہے
مَتاں سانول اَساں وَل آندا ہے

آج فال، ٹونے ٹوٹکے اچھا شگون ظاہر کر رہے ہیں آج تقریب چچتی ہے، شاید محبوب ہماری طرف آتا ہے۔

فال وِصال دی کرے پَچولے   لالِی لَوے تے کاگا بولے
سَبجُوں انگ نہ مانوِم چولے   سیجھ بنے، گھر بھاندا ہے

قسمت کا حال بتانے والی فال بلن کی بات ناز و انداز سے کر رہی ہے، خوشی سے اعضا لباس میں نہیں سما رہے۔
سیج فرحاں ہے، گھر پسند آ رہا ہے۔

سُوز☆ اَندوہ تھئے آزاری   سُول کریندے نالہ زاری
ہِجر ڈُہاگ نُوں مُونجھ مُنجھاری   دَرد، اَلم غَم کھاندا ہے

سوز و اندوہ کو تکلیف ہے، دُکھ نالہ کُناں ہیں، ہجر و جدائی کو پریشانی ہے، درد و الم غم کھا رہے ہیں

آس اُمید، نوِید ہے شادِی   عِید سعِید مُبارک بادی
راحَت ہر دَم وَادھو وَادِھی   سُکھ سُکھڑا ڈُکھ مَاندا ہے

آس و اُمید اور خوشی کی خبر ہے گویا عید مبارک کا موقعہ ہے۔ ہر لحہ راحت پہلے سے بڑھ کر ہے
، سُکھ تو چین سے ہے اور دُکھ بے چین ہے۔

لائِی پھوگ پُھلاریئے وَہ وَہ   کَنڈڑے کِرڑ سِنگاریئے وَہ وَہ
چِلکے، گھَنڈ تَنواریئے وَہ وَہ   جھوکاں مَال نہ مَاندا ہے

لانے اور پھوگ کی جھاڑیوں پر خوب تازگی، کنڈڑی، کرڑ پر خوب سنگھار، جانوروں کی چھوٹی بڑی گھنٹیوں میں
سُریلے نغمے، گھروں میں کثرت کی وجہ سے جانور نہیں سماتے۔

گیا فرِیَد ڈُہاگ دا ویلھا   صَحَن سُہیلا، گھر اَلبیلا
آپے دِلبر، کیتُم میلہ   جَئیں بِن جی تَڑپھاندا ہے

فرِیَد! جدائی کا وقت گیا۔ صحن پُر رونق ہے محبوب گھر میں ہے، دِلبر خود آ ملا ہے، جس کے بغیر جی تڑپتا ہے۔

☆:۔ اس کافی کا یہ بند ایک خاص فن کا شہکار ہے وہ فن ہے دو منفی عوامل سے ایک مثبت نتیجہ بر آمد کرنا۔
اس میں سوز و اندوہ اور آزاری، دونوں منفی ہیں۔ لیکن سوز و اندوہ کا آزاری ہونا کا مطلب ہے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ اس طرح دیگر تین مصرے ہیں۔

﴿کافی 234﴾

مصرے :- 22
الفاظ :- 116
راگ :- جوگ

سوہݨاں نَحنُ اَقرَب ݙَسدا ڑِی
ساݙے نال نہ ہَس، رَس وَسدا ڑِی

خُوبرُو محبُوب " ہم بہت ہی قریب ہیں " بھی بتاتا ہے لیکن ہمارے ساتھ ہنستے، مُسکراتے رچاؤ کے ساتھ نہیں رہتا۔ری

کیویں ݙُکھ دی ڳالھ سُݨانواں   کَلھڑِی سیجھ سُتِی تڑپھانواں
تارے ڳِݨ ڳِݨ رات نبھانواں   ھے جِی اَوکھا بے وس دا ڑِی

دُکھ کی بات کسے سناؤں، اکیلی سیجھ پر پڑی تڑپتی ہوں تارے گن گن رات نبھاؤں بے بس کی رُوح مُشکل میں

یار پُنل ݙو دِلڑی تانگھے   اَوکھے لانگھے، رَاہ اَڑانگے
مُشکل پَینڈے، مِلَݨ مَہانگے   کَنّیں پَوِّم آواز جَرس دا ڑِی

پنوں، دوست (محبُوب) کی طرف دِل کھنچتا ہے، مُشکل گُزرگاہیں، راستے رُکاوٹوں سے بھرپُور، دُشوار مسافت ،وصال بہت بڑی قیمت مانگتا ہے، کانُوں میں جرس کی آواز گُونجتی ہے۔ری

کولے وَسدا بھیت نہ ݙَسدا   دِلڑی کَھسدا وَل وَل نَسدا
ݙیکھ کے حال اِہیں بے کس دا   کر ٹَہہ ٹَہہ دُورُوں ہَسدا ڑِی

نزدیک بستا ہے، راز نہیں بتاتا ، دل چھینتا، بار بار بھاگتا ہے اس بےکس کا حال دیکھ کر قہقہے مار کر دُور ہی سے ہنستا ہے۔ری

نازک ڈَھنگ عَجائب وَن دا   سَانوَل ڈھولے مَن موہَن دا
مَاݨ کراں کیا یَار سجَن دا   او دِلبر ہے ہَر کَس دا ڑِی

من موہنے۔ سانولے محبُوب کا عجیب انداز کا نازک طور طریقہ ہے۔ وہ تو ہر ایک کا محبُوب (ہرجائی) ہے۔

اے بیکار فرِیؔد نبھایا   لُوہے وانگ ہُنوں بے مایہ
فخرؒ پِیئے دی صُحبت آیا   تِھیا ہمسایہ پَارس دا ڑِی

یہ بیکار، ناپسندیدہ فرِیؔد! لوہے کی طرح نہایت بے قیمت تھا۔ لیکن۔ فخرؒ پیا کی صُحبت میں آکر پارس کا ہمسایہ ہوگیا ہے۔ری

مصرعے:- 18 — الفاظ:- 111 — راگ:- تلنگ

﴿ کافی 235 ﴾

سوہݨے یار باجھوں میڈی نہیں سردی
تانگھ آوے وَدھدِی، سِک آوے چڑھدِی

خوبرو محبوب کے بغیر میرا گزارا ممکن نہیں ہے انتظار روز افزوں ہے چاہت اُمڈی آتی ہے

کیتا ہجر تیڈے میکوں زارو زارے — دِل پارے پارے، سر دھارو دھارے
مُونجھ وَادھو وَادھے ڈُکھ تارو تارے — رب میلے ماہی بیٹھی دَھانہہ کردی

تیری جدائی نے مجھے زار و نزار کر دیا ہے، دِل ٹکڑے ٹکڑے، سر دھڑ سے الگ انتظار و اشتیاق بڑھتے چلے جا رہے ہیں، دُکھ گہرا سر سے اُونچا، خدا محبوب ملائے! بیٹھی فریاد کرتی ہوں

سوہݨاں یار ماہی کڈیں پاوے پھیرا — شالا پا کے پھیرا پُچھے حال میرا
دِل دَرداں ماری، ڈُکھاں لایا ڈیرا — راتیں آہیں بھردی ڈیہاں سُولاں سڑدی

خُوبرُو دوست، محبُوب! کبھی پھیرا تو کرے، خدا کرے! پھیرا کر کے میرا حال دریافت کرے دردوں ماری دِل میں دُکھوں نے ڈیرا لگالیا ہے ، راتوں کو آہیں بھرتی دن کو دُکھوں میں جلتی ہوں

پُنوں خان میرے کیتی کیچ تیاری — میں مِنتاں کردِی تروڑِی ویندا یاری
کوئی نہیں چلدی، کیا کیجے کاری — سَٹ باندی بَردی تھیساں پاندھی بَر دی

میرے پنوں خان نے کیچ کی تیاری کرلی، میں منتیں کرتی ہوں دوستی توڑ کر جارہا ہے، کوئی کوشش کامیاب نہیں ہورہی کیا تدبیر کی جائے، خادمائیں، کنیزیں چھوڑ کر ویرانوں کی مسافر بنوں گی

رو رو فریدا! فریاداں کرساں — غم باجھ اُس دے ہیا ساہ نہ بھرساں
جا تھیسِم میلہ جا رُلدِی مَرساں — کہیں لا ڈُکھائی دِل چوٹ اَندر دِی

اَے فریدؔ! رو رو کر فریاد کروں گی اس کے غم کے سوا دوسرا سانس بھی نہ لوں گی یا تو میرا اُس سے مِلاپ ہوگا یا پھر سرگردانی میں مرجاؤں گی۔ دل نے کیا اندر کی چوٹ لگا کر دِکھائی ہے

سرے :- 23
الفاظ :- 96
راگ :- بھیروی

﴿کافی 236﴾

سیجھ سُہانوِم ہیلی
سِکدی بانہہ چُوڑیلی

دوست میرے ساتھ مل کر سیج کو زینت دے۔ چوڑیاں والا بازو ترستا ہے۔

یار نہ مِلدا ، عالم کِھلدا حال اَوّلڑا اَوکھڑی دِل دا
نِنج ، بَر ، صحن ، حویلی

دوست نہیں ملتا، دُنیا ہنستی ہے۔ مشکل میں پھنسے دل کا حال بے ڈھب ہے۔ صحن، حویلی سنسان ویران ہیں۔

بُلبُل ، بھَونرے خُوشیاں پانوِن رَل مِل دوست بَسنت سُہانوِن
آئی رُت البیلی

بُلبُل، بھنورے خُوشیاں پائیں۔ دوست مل جل کر بسنت کا لطف لے رہے ہیں۔ البیلی رُت آئی ہے۔

کھڑکیے سِی سِیالے بِیتے سینگیئں زیوَر ، تریوَر کیتے
ہِک میں محض ڈُہیلی

سَردیاں پہلے جیسی نہیں رہیں۔ ہم جولیوں نے زیور، پوشاکیں زیب تن کیں۔ ایک میں ہی دکھیاری ہوں۔

پِیت پِریں دِی سِک مِتراں دی سِینے سَو سَو سانگ ڈُکھاں دی
سِیندھ دھڑی تھِئی مِیلی

محبوب کی محبت، عزیزوں کی چاہت۔ سینے میں دکھوں کی سَو سَو برچھی۔ سر کی مانگ اور دھڑی میلی ہو چکی

کَجلے بادَل ، مِینھ برساتیں گاجاں ، کِھمنیاں، کالیاں راتیں
رُلدی روہ اکیلی

سُرمئی بادل۔ بارش، برساتیں۔ گھن گرج، بجلیاں، کالی راتیں۔ پہاڑوں میں اکیلی سرگردان

ناز نِواز دے وَقت وِہاٹے پُھل گُل ، ہار سِنگار کُماٹے
بَٹھ رابیل چَنبیلی

نازو انداز کے وقت گزر گئے۔ پھول، ہار سنگھار مرجھا چکے۔ بھاڑ میں گئی رابیل اور چنبیلی

یار فریدؔ نہ آیُم ویڑھے اُجڑِیئے گانے ، گاہنے سیرھے

پِھردی مَیل کُچیلی

فریدؔ! دوست میرے گھر نہ آیا۔ عروسی دھاگے، زیور، پھولوں کے ہار اجڑ گئے۔ میل کچیلی پھرتی ہوں

تلفظ:۔ ۔ سینده۔ سی ں دھ۔ برساتیں، برساتی ں۔ راتیں۔ راتی ں۔ کھمٹیاں، کھم ڑں یاں۔

وہائے، وی ہاں ڑے ں۔ کمائے، کماں ڑے ں

★★★

مصرعے:۔ 24
الفاظ:۔ 106
راگ:۔ بھیم

شَہ رَانجھا اَلبیلا ﴿کافی 237﴾

جوگی جادُوگر وے

بادشاہ "رانجھا" البیلا ، جوگی اور جادوگر ہے

رَاوَل بَنسی جوڑ سُنائی وِسر گیُم گھر وَر وے

محبُوب نے اس خوبی سے بانسری سُنائی! گھر اور بر تک بھُول گئے۔ رے

یار رَنجھیٹے مُرلی واہی کر کر پیچ ہُنر وے

دوست رانجھے نے مُرلی بجائی، کئی ڈھنگ اور ہنر سے۔ رے

اَنہد بِین بجا مَن موہیُس رُلدی پُوٹے جُھر وے

سرمدی آواز میں بین بجا کر اُس نے من موہ لیا۔ جنگل، جھاڑیوں میں سرگردان ہوں۔ رے

کَنیں کَنیں پُندے گَل جَھپ مالھاں رہندے حُسن نگر وے

کانوں میں آویزے! گلے میں مالا۔ وہ حسن نگر میں رہتا ہے۔ رے

تخت ہزاروں رَانجھن آیا ہیر نَتَی دے گھر وے

تخت ہزارے سے رانجھا آیا۔ کم نصیب ہیر کے گھر۔ رے

جوگن تھیساں خاک رَمیساں رُلساں شہر بَحر وے

جوگن ہو کر رہوں گی۔ خاک ملوں گی، شہر بحر سرگردان پھروں گی

ماَ پیُو چھوڑ لگی لَڑ تیڈے سانول کارِی کر وے

ماں، باپ کو چھوڑ کر تیرے پلو میں بندھ گئی اے محبُوب کوئی تدبیر کر

باجھ پریں دے باجھ نہ کائی　　بھٹھ زیور بھٹھ زر وے

محبوب کی محبت کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔ بھاڑ میں جائیں زیور اور مال

اِتنا ظُلم مُناسب ناہیں　　رب کولوں ُکجھ ڈر وے

اتنا ظلم تو مناسب نہیں (اے محبوب) کچھ خدا کا خوف کر

رانجھن جوگی میں جگیانی　　ڈِتڑی عشق خبر وے

رانجھا جوگی ہے اور میں جوگن، عشق نے یہ خبر دی ہے

یار فرید نہ وِسرم ہرگز　　سِکدِی ویساں مر وے

فرید! دوست مجھ سے فراموش نہیں ہو سکتا (خواہ) ترستی ہی مر جاؤں

تلفظ:۔ رنجھیٹے۔ رن ں جھے ٹے: موہیس۔ موہ یس: رَمیساں۔ رے ساں: تھیساں۔ تھی ساں:

پریں۔ پری ں: جگیانی۔ جگ یاں ڑی ں: ویساں۔ وے ساں۔

★★★

﴿کافی 238﴾　　قِسمہ　رانجھا　اَلبیلا

مصرے:۔ 18
الفاظ:۔ 81
راگ:۔ بھیم

ہَیں دِلیں دا ٹھگ وے

اَے بادشاہ! رانجھا البیلا۔ تُو تو دِلوں کو ٹھگنے والا ہے۔ رے

تیڈے طعنے، مہنے، سِٹھنے　　ڈیوم سارا جَگ وے

سارا جہاں تیرے الزام، طعنے، مجھے دیتا ہے۔ رے

جھوک نہ آنواں کیٖیں وَل جانواں　　ہیر تتی دی تگ وے

گھر نہ آؤں، کس طرف جاؤں، اے کم بخت ہیر ا کا سہارا۔ رے

کیڈے ہار سِنگار ہِجیو سے　　کیڈے گئی جھگ مگ وے

کہاں گئے ہمارے پھولوں کے ہار، سنگھار، کہاں گئی جگ مگ، چمک، دمک۔ رے

نیڑے جیڑا جوڑ نہیڑیم　　دھانہہ کرم رَگ رَگ وے

عشق نے جی کو خوب جھنجھوڑا ہے، میری رگ رگ فریاد کرتی ہے۔ رے

مول اَوَلڑے مول مُٹھی دے　　ڈکھ آنون کر وَگ وے

سخت قسم کے عذاب فریب خوردہ کا زادِراہ ہیں، دکھ انبوہ کر کے آتے ہیں۔ ے

بِرہوں اُلنبی جڑ کر لائی لُوں لُوں ڈکھدی اگ وے

عشق نے آتش تاک کر بھڑکائی ہے، رُونویں رُونویں میں آگ سلگتی ہے۔ ے

روندئیں، کھپدئیں آتڻ ہَندِیں تھئی بیمار الگ وے

روتے، پیٹتے، چرخہ کاتنے والی جگہ بیٹھتے، بیمار، نحیف و نزار ہو کر تنہا ہو چکی ہوں ے

یار فریدؔ نہ کیتم کارِی جِیواں کیندے لگ وے

فریدؔ! دوست نے میرا کوئی مداوا نہ کیا، میں کس کی خاطر جیوں۔ ے

تلفظ:۔ مسٹ۔ بہ ڑےں: بٹھے۔ بٹھ ڑےں: ڈیوم۔ ڈےوم: گیوسے۔ گ یوسے: نیڑ۔ نی ڑ: جیڑا۔ جی ڑا: نمیڑیم۔ نمی ڑیم۔

★★★

معرے:- 26
الفاظ:- 113
راگ:- بھیم

﴿کافی 239﴾

صُبح صَادِق خاں صَیجھی ماݨ
پا سیرھے، ڳانے، ڳا ہݨ
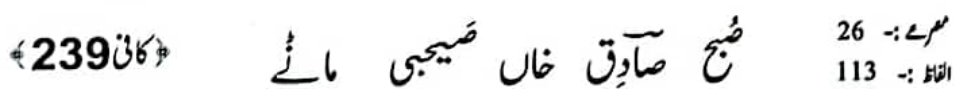
صُبح صَادق تُو بادشاہی کا لُطف لے، پھولوں کے ہار، عروسی ڈورے اور زیورات پہن کر۔

سَہجُوں پُھلوَں سیجھ سُہا تُوں بَخت تے تَخت کُوں جوڑ چھکا تُوں

اَپݨے مُلک کُوں آپ وَسا تُوں پَٹ اَنگریزِی تھاݨے

پُھولوں بھری سیج کو تُو خوشی سے زینت دے، بخت اور تخت کا حق سلیقے سے ادا کر، اپنے مُلک کو تُو خود ہی آباد کر، انگریزی تھانے اُکھاڑ پھینک۔

سُݨ اِقبال تیڈا پئے ڈردے راجے دَہشت کھا کر مَردے

مِیر، نَواب تھئے آ بَردے بےزَر، مُفت وِکاݨے

تیری بخت بُلندی کا سُن کر ڈر رہے ہیں، راجے دہشت سے مرتے ہیں میر، نواب آکر تیرے غُلام ہوئے اور بے دام بک گئے۔

پِیر فِقیر تیکوں سَبھ چہندے صُوبے دَار مُلازِم رَہندے

گِردا گِرد کچَاری ہَندے افلاطون سِیاݨے

پیر، فقیر سب تجھے چاہتے ہیں، صوبے دار تابع فرمان رہتے ہیں، افلاطون دانشور تیرے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھتے ہیں

فیض تیڈے دے جگ وِچ قِصے ذالاں، مَرد اُگئے گِھن حِصے

نینگر ، تنگڑے ، بُڈھڑے لِسّے   نَنڈھڑے بَال اَیانْے

دنیا میں تیری فیاضی کی کہانیاں ہیں، عورتیں، مرد اپنا اپنا حصہ لے گئے نوجوان، طاقتور، بوڑھے، کمزور اور چھوٹے معصوم تک

خُوب ہَنڈائیں جِند جَوانیِ   ہَر دَم کول وَسیں دِل جانی

یار پِیارا یُوسف ثانیِ   نَاز تیڈٖے مَن بھَانْے

تو اپنی جان، جوانی کا خوبی سے لطف لے، ہر دم قریب بسے! دِل جانی، یار، پیارا یُوسف ثانی، تیرے ناز من کو پسند آئے

کرے فرِیَد ہمَیش دُعائیں   سانول! جیویں! چرجُگ تَائیں

تیڈٖے سَاڈٖے سوہنْاں سَائیں   لگڑے نینھ پُرانْے

فرِیَد ہمیشہ دعا گو ہے، اے محبوب تو مدت مدید تک زندہ رہے، اَے خوبصورت دوست تیرے اور ہمارے بہت پرانے محبت کے رابطے ہیں۔

★★★

معرے :- 28
الفاظ :- 119
راگ :- بھیم

﴿ کافی 240 ﴾

عِشق اَنوکھڑِی پِیڑ سَو سَو سُول اَندر دے

نَین وَہانوِم نِیر اَلڑے زَخم جِگر دے

عشق انوکھی تکلیف ہے اندر کے سو سو دُکھ ہیں آنکھیں اشک بار اور جگر کے زخم تر و تازہ ہیں۔

بِرہُوں بکھیڑا سَخت اَویڑا   خویش ، قبیلہ لَانوِم جھیڑا

مارِم مَا پیُو ، وِیر   ڈُشمن لوک شہَر دے

عشق کی مُصیبت، نہایت پیچیدہ، خویش، قبیلہ مجھ سے جھگڑے۔ ماں، باپ، بھائی مارتے، شہر کے لوگ دُشمن ہیں۔

تانگھ اَوَلڑی ، سانگ کُللڑِی   جِندڑِی جَلڑِی ، دِلڑِی گَلڑِی

تَن مَن دے وِچ تیر   مَاریے یار ہُنر دے

نہ سمجھ آنے والا انتظار بے ڈھب لگی ہوئی برچھی ہے جان جل اور دِل گل چکا ہے۔ جسم و جاں میں تیر پیوست ہیں جو دوست نے نہایت مہارت سے مارے ہیں۔

نخرے سحری ، رَمزاں ویری   اَکھیاں جادُو ، دِید لُٹیری

نظری زُلف زَنجیر   پیچِی پیچ قہَر دے

اشارے، سحر، اعجاز، انداز دُشمن جاں، آنکھیں جادُو، نظریں لُٹیری، ظلم ڈھانے والی خمدار زنجیر زُلف کے پیچ

پِیت پُنّل دِی سِک پَل پَل دی — مارُو تھل دِی رِیت اَجل دِی

ڈُکھ لَانوِن تَڑ بھیڑ — جو سَر دے سَو کر دے

پُنوں خان کی محبت، لحہ بہ لحہ چاہت، جان لیوا صحرا کی ریت کا تو وطیرہ ہی موت ہے دکھ شدت
سے حملہ آور ہیں اُن سے جو ممکن ہو پاتا ہے سو کرتے ہیں

تُول نِہالی ڈِئین ڈُکھالی — صبر اَرام دی وِسریم چالی

لُوں لُوں لکھ لکھ چیر — کاری تیغ ، تبر دے

نرم گدیلے بَلائیں نظر آتے ہیں، صبر، آرام کا تو مجھے طور طریقہ ہی بھول گیا۔ رُونیں رُونیں میں
لاکھ لاکھ گھاؤ، تلوار۔ کُلہاڑی کے

یار فرِید نہ پایم پھیرا — لایا درداں دِل وِچ ڈیرہ

سَڑ گِیم سِیس سَریر — نیسَاں داغ قبر دے

فرؔید! دوست نے میری طرف چکر ہی نہیں لگایا، دکھوں نے دل میں ڈیرے ڈال لیے ہیں، میرا سر، بدن
جل گئے قبر تک یہ داغ لے جاؤں گی۔

تلفظ:۔ پیڑ۔ پِی ڑ: نیر۔ نی ر: بکھیڑ ۔ کَ بھے ڑا: اویڑا ۔ ا۔ وے ڑا: جھیڑا۔ جھے ڑا: ویر۔ وی ر: ویری۔ وے ری:
بھیڑ۔ بھی ڑ: سیس۔ سی س: نیساں۔ نے ساں

سرے :- 46
الفاظ :- 194
راگ :- جوگ

﴿کافی 241﴾

عِشق اَوَلڑی پیڑ وو
لوکاں خبر نہ کائی

عشق انوکھی تکلیف ہے۔ہائے:لوگوں کو کچھ معلوم نہیں

زُلف ڈِنگیندیں مُول نہ سَنگی چشماں سِروں بہادر جنگی
ناز نِگہ دے تیر وو نِت کرِن لڑائی

زلف ڈستے ہوئے قطعاً نہیں جھجھکی۔آنکھیں! سرے سے جنگجو بہادر ہیں۔ناز نگاہ کے تیر:ہائے: ہمیشہ بَرسرِپیکار ہیں

شالا نیڑا کئی نہ لائے درد ، اندیشے ، روز سَوائے
دَم دَم دِل ، دِلگیر وو سر تے سختی آئی

خدا کرے عشق کوئی نہ کرے۔درد اندیشے روز پہلے سے بڑھ کر۔دل لحہ بہ لحہ دلگیر:ہائے: سر پہ سختی آئی

ہِک بے واہی ، پیا پھَٹ جاہی مُونجھ مُنجھارِی گَل دی پھاہی
تَک تَک راہ مَلھیر وو روندئیں موئیم اَجائی

ایک تو میں بے آسرا مزید یہ کہ زخم اہم ترین مقام پر۔نہ ملنے کا دُکھ اور ملنے کی طلب گلے کا پھندہ۔ملھیر کی راہ تک تک کر :ہائے: روتے روتے مر کر ضائع ہوگئی۔

سُنج ،بَر، چِترڑے ، شِینھ مَریلے بشیَر ، بَد ، بَگھیاڑ ، بَگھیلے
ڈُکھ ڈُکھڑے تھئے ویر وو غَم ہِن سَکڑے بھائی

سنسان ویرانہ! چیتے،جان لیوا ببرشیر، کالے سانپ،بن مانس بھیڑیے خونخوار اور دُکھ غم بھی سگے بھائی بن گئے ہیں

سِیٹھیں ،بھیِنیں وِیڑ اَلانوِن وِیرڑ وَیری سخت ستانوم
مارم بے تقصیر وو اے بے درد قصائی

رشتہ دار عورتیں،بہنیں طنز بھری گفتگو کریں۔بھائی! بیری سخت ستائے۔بغیر کسی قصور کے مجھے مارتا ہے :ہائے: یہ بے درد قصائی

سُولیں مُول نہ ڈِتڑم سَاہی قادر ایویں قلم وَہائی
کیتُم اے تقدِیر وو سوھنے نال جُدائی

دُکھوں نے بالکل وقفہ نہ دیا۔قادر نے قلم ایسے ہی چلائی تھی۔تقدیر نے میرے ساتھ یہ کیا ہے

ہائے: خوبصورت محبوب سے جدا کر دیا

چندڑی جُھکدِی، جیڑا دُکھدَا ویلھا وقت نِبھایا سُکھ دا
رَنج اَلم دِی بھیڑ وو آفت پیئم سَمائِی

روح اندر ہی اندر گھُلتی، جی دُکھتا ہے۔ آزادی اور سکھ کا وقت گزر گیا۔ رنج والم کا ہجوم ہے: ہائے: مجھ پر آسمانی پڑی۔

مِژگیں نِشتر ہاں دِی ماری پلکیں لائے کیبر کارِی
زخم کُللڑے چیر وو دِیدیں چوٹ چلائِی

مِژگاں نے دل پر نشتر مارا۔ پلکوں نے کارگر تیر مارے۔ زخم، بے ڈھب گھاؤ: ہائے: نظروں نے چوٹ چلائی

لُوں لُوں سڑدِی، ہڈ، چم گلدا دِلڑی جَلدِی، سینہ بَلدا
رَگ رَگ چُھٹڑی سیرھ وو تیڈڑے برہوں چُھڑائی

رُواں رُواں سُلگتا، ہڈیاں، چمڑا گلتے ہیں۔ دل جلتا! سینہ دہکتا ہے۔ رگ رگ سے (خون کی) دھار بہہ نکلی ہے: ہائے: تیری جدائی نے اسے بہایا ہے۔

صَبر، قرار، آرام اگیوسے بار مَلامت مفت چتوسے
کانی بے تدبیر وو جانی لا ڈِکھلائی

صبر، قرار، آرام ہم سے گئے۔ بلاوجہ ہم نے ملامت کا بوجھ اُٹھایا۔ جس تیر سے بچاؤ ممکن نہ تھا: ہائے: محبوب نے وہ مار دکھایا۔

یار فرِیدؔ نہ کھڑ مُکلایا کیچ گیا وَل گھر نہ آیا
ڈِتڑس جُڑ تعزِیر وو کیتُس خُوب بھلائی

فریدؔ! دوست نے رُک کر الوداع بھی نہ کہا۔ کیچ گیا! گھر پلٹ کر نہ آیا۔ اُس نے جان بوجھ کر سزا دی ہائے: اُس نے خوب بھلائی کی۔

مصرے :- 24
الفاظ :- 104
راگ :- بھیروی

﴿کافی 242﴾

عشق چلائے تیر ڈاڈھے ظلم قہر دے
یار مِلیا بے پیر لُوں لُوں سَو سَو درد دے

عشق نے ظلم وقہر کے زور دار تیر چلائے۔ (ہمیں) دوست سرکش بے پیر ملا۔ رُونگٹے رُونگٹے میں سو درد ہیں

عِشق اُجاڑی جھوک اَمن دِی نظر نہ آنوِم جُوہ جَتن دِی
سوز ڈِتُس جاگیر جیڑا سُولاں سَڑدے

عشق نے امن کے ٹھکانے کو تباہ کر دیا۔ پنوں خان اور اسکے ساتھیوں کا ٹھکانہ مجھے نظر نہیں آتا (عشق نے) سوز کی جاگیر دی۔ رُوح دُکھوں میں جلتی ہے۔

تُول ڈُکھاندی، سیجھ نہ بھاندی سُول سِراندِی دَرد پَواندِی
رگ رگ میں ہَے پیڑ ڈُسدا روگ اندر دے

نرم گدیلا تکلیف دیتا ہے، سیج نہیں بھاتی، تکالیف سرہانے، درد پائنتی کی طرف ہیں رگ رگ میں درد ہے، اندر کا روگ بتاتا ہے۔

رَہݨ نہ ڈیندی پیڑ پَرائی سِک مَہینوال دِی روز سَوائی
کیجُو لوڑھیم سیڑھ پوڑیم کُن کَپر دے

انجانا دُکھ رہنے نہیں دیتا، مہینوال کی چاہت روز افزوں ہے! کیا ہوا (اگر) مجھے لہر بہالے گئی تیز پانی کے بھنور نے مجھے غرق کر دیا۔

سُکھ سُمھݨ دا وقت وِہایا بار بِرھوں دا سِر پر آیا
گُزر گئی تدبیر نِبھ گئے وَقت ہُنر دے

آرام کی نیند کا وقت گُزر گیا۔ جُدائی کا بوجھ سر پہ آگیا، تدبیر ناکام ہو چکی، عقلمندی کا وقت گزر گیا۔

نِبھن فرِید اے ڈُکھ ڈُہیلے شالا نال وِصال سُہیلے
ہونواں شکر شِیر گُزرِن ڈینھ سَفر دے

فرید! ان دُکھوں کا خاتمہ ہو، خدا کرے سُہیلے محبُوب کے وصال سے شِیر و شکر ہو جاؤں۔ سفر کے دِنوں کا اختتام ہو

تلفظ:- نہ۔ناں: جیڑا۔جی ڑا: پواندی۔پ واں دی: پیڑ۔پی ڑ: مہینوال۔ مہی ں وال: کیجو۔ کی جو: لوڑھیم۔لوڑھ یم
: سیڑھ۔ سی ڑھ: ڈُہیلے۔ڈُو ہے لے:

مصرے:- 19
الفاظ:- 77
راگ:- جوگ

﴿کافی 243﴾

غمزے کردے جنگ
لڑدے مُول نہ اڑدے
نیزے ، تیر ، تُفنگ قہری ناز نظر دے

محبُوب کی آنکھوں کے اِشارے جنگ کرتے ہیں، لڑتے ہوئے بالکل نہیں جھجھکتے۔ نظروں کے قہر بھرے ناز و انداز! نیزے، تیر، تُفنگ ہیں

زُلف ہے بِشیَر اَبرُو بچھوے مارِن ڈنگ نِسنگ
چکدے زَخم جگر دے

زُلف کالا سانپ، ابرُو بچھُو، بلا جھجھک ڈنک مارتے ہیں، جگر کے زخم رِستے ہیں۔

سانول دی ہے طرز انوکھی تن نازِک ، دِل سَنگ
ذرہ مِہر نہ کردے

محبوب ملیح کا انوکھا انداز ہے، تن نازک ہے، دل پتھر، ذرہ بھر ترس نہیں کرتا۔

برہوں اَساں وَل خِلعت بھیجی ساوا ، پیلا رَنگ
سَو سَو سُول اَندر دے

عِشق نے ہماری طرف یہ اعزازی پوشاک بھیجی ہے سبز، پیلی رنگت اور اندر کے سو سو دُکھ۔

عِشق وَنجایُم شَرم بھرم تُوں گیا نامُوس تے ننگ
گزریئے وقت صَبر دے

عِشق نے ہمارا شَرم، بھَرم سب ضائع کیا، ننگ و ناموس بھی گیا، صبر کرنے کے وقت گزر گئے۔

حَال فرِیؔد دا ڈُکھ ڈُہیلا دِلڑی کیتُس تنگ
نہ جِیندے نہ مَردے

فریؔد! دُکھی حالت میں ہے، دل نے اسے بہت تنگ کیا، نہ جیتا نہ مرتا ہے۔

تلفظ:- بِشیَر۔ بِش یر: کیتُس۔ کی تُس: جیندے۔ جی ں دے: ڈُہیلا۔ ڈُہے لا

سرے بہ 22
اکھا بہ 108
راگ بہ جنگ

کاں کوکو گر گرلوندا ہے «کافی 244»
کئی قاصد یار دا اوندا ہے

کوا کوکو کی آوازیں دے رہا ہے (یعنی) دوست کی طرف سے کوئی پیامبر آرہا ہے۔

رُت سانوݨ دی ڈیہہ نکھاری بادشمالی ، کݨ مݨ جاری
بوئی ، لانی کھپ خوب پھلاری کرڑ ، کنڈا ، سبھ بھوندا ہے

ساون کا موسم، ابر آلود دن ، باد شمالی، رم جھم جاری، بوئی، لانی، کھپ پر خوب پھول آئے ہیں، کرڑ، کنڈا سب من کو بھارہے ہیں۔

آس آئی تے یاس سدھائی جھڑ ، بادل آ جھڑم لائی
اجڑیں جھوکیں ٹھنکی چائی غم ڈر ڈر لک لوپندا ہے

امید آئی، مایوسی گئی ۔ بادل نے آکر رم جھم لگائی۔ ویران ٹھکانوں پر خنکی آئی ہے غم خوف زدہ ہو کر چھپ جاتا ہے۔

مینھ برسات خوشی دے ویلھے چھیڑن چھیڑو چھانگ سہیلے
آپے دلبر کیتے میلے جنیں بن جی تڑپھوندا ہے

بارش، برسات خوشی کے اوقات، دلکش چرواہے جانوروں کے گلے لے کر نکلتے ہیں۔ محبوب نے خود بخود ملاقاتیں کی ہے۔ جس کے بغیر جی بے قرار رہتا ہے۔

ٹبے ، ریخاں ، تھل تے ڈہر گل گل ڈسدے ، احمر ، اصفر
ڈکھ ، کشالے گزریے یکسر سکھ رگ رگ وچ ڈھوندا ہے

ٹیلے صحرا، صحرا کے درمیان میدان، لال، پیلے ، تمام پھول نظر آتے ہیں ۔ دکھ ، مصیبتیں یکسر گزر گئیں ، سکھ رگ رگ میں نہاتا ہے۔

ڈکھ ڈہاگ دا وقت وہایا بھاگ سہاگ دا ویلھا آیا
یار فرید انگݨ پوں پایا ہار سنگھار سہوندا ہے

دکھ، جدائی کا وقت ختم ہوا، بھاگ، سہاگ کا وقت آیا، فریدا! دوست نے آنگن میں پاؤں دھرا ہے، ہار سنگار جچتا ہے

تلفظ:۔ گرلوندا۔ گر۔لو (بروزن 100) + ں وا: چھیڑن۔ چھے ڑن: چھیڑو۔ چھے ڑو: ریخاں۔ رے خاں ہے۔ اس کا تلفظ "ھ" ہے۔

مصرعے :- 36
الفاظ :- 150
راگ :- بھیروی

﴿کافی 245﴾

گُزر گئی گزران
غَم دے سَانگ رَلیوسے

ڈِٹھڑا جُمل جَہان نہ سُجھ پلڑے پیوسے
(جو گزر بسر تھی ہو چکی) (بالآخر) ہم غم کے ساتھ یکجا ہو گئے۔ پوری کائنات دیکھی۔ کچھ بھی ہمارے پلے نہ پڑا۔

ویندئیں یار نہ کھڑ مُکلایا کیچوں کئی پیغام نہ آیا
جِندڑی دا جَنجان گَل دا گیئڑ تھیوسے
جاتے وقت دوست نے ٹھہر کر الوداع تک نہ کہا۔ کیچ سے کوئی پیغام نہ آیا زندگی کا بوجھ ہمارے گلے کا عذاب بن گیا

نہ ماہی نہ رِنگ مہنیں دِی جھوک اُجاڑ ڈِسم تہیں ڈینھ دِی
بیلا تھیا وِیران تھی بے آس رُلیوسے
نہ محبوب! نہ بھینسوں کی آواز، گھر اُسی دن کا اُجاڑ نظر آتا ہے۔ دریائی جنگل ویران ہوا، ہم بے اُمید ہو کر سرگردان ہوئے۔

لانویں لہندئیں پیم وِچھوڑا کھارے چڑھدئیں آیم دھوڑا
مینڈِی ، سُرخی ، پان نِیلا رَنگ وٹیوسے
شادی کی تقریب میں سر ملاتے وقت (پہلے ہی مرحلے میں) جدائی ہو گئی۔ ٹوکرے پر چڑھتے وقت پاؤں ٹھوکر کھا گیا مہندی، سرخی، پان تک نے لال سے نیلا رنگ بدل لیا ہے

وین ، سیاپے ، ماتم گاہنے ڈکھ ، ڈُہاگ دے تُول وِہانے
سُولاں دا سامان اَزلوں ڈاج ڈھیوسے
بین، دکھوں کے تذکرے، ماتم! زیور ہوئے، دکھ اور جدائی کے گدیلے، تیکھے دکھوں کا یہ سامان ازل سے ہمیں جہیز میں ملا

چھوٹِی عُمر رنڈیپا آیم کھوٹِی قِسمت ، کھوٹ کمایم
ڈوجھا اے ارمان ویندِیں نہ مُکلیوسے
چھوٹی عمر میں ہی مجھ پر بیوگی آئی، کھوٹی قسمت نے میرے ساتھ کھوٹ کیا، دوسرا یہ ارمان ہے کہ جاتے وقت ایک دوسرے کو الوداع تک بھی نہ کہہ سکے۔

جیندئیں تَیں اے درد نبھیساں مَردئیں داغ قبر وِچ نیساں

پٹ پٹ تھیا خفقان روو رو خلق رُوایوسے

زندگی تنگ ہو رو بھاؤں گی، مرتے ہوئے یہ داغ قبر میں لے جاؤں گی، ماتم کرتے کرتے دل کا مرض لاحق ہوا روو کر ہم نے مخلوق کو بھی رُلا دیا۔

جنّیں بن ہک پل مُول نہ وسے باقی کرلے آئے قصے

وہ تقدِیر دا شان کیا ہا کیا تھی گیوسے

جس کے بغیر ایک پل نہ گزرے، اُسکے بغیر اب باقی قصے کہنے کو رہ گئے۔ واہ تقدیر کا شان، کیا تھا! اب ہم کیا ہو گئے۔

کر کر یاد فرِید سجّن کُوں لا گل رونواں ہک ہک وَݨ کوں

جان ، جگر وِچ کان جانی جوڑ مَریوسے

فریدؔ! ہمدرد دوست کو یاد کر کر کے ایک ایک درخت کو گلے لگا کر روتی ہوں، محبوب نے جان، جگر میں تاک کر تیر مارا ہے۔

★★★

مصرعے:- 16
الفاظ:- 62
راگ:- تِلنگ

﴿کافی 246﴾

کرِن نظارے تیز نظر (شالا جیویں)

نُور وجُود عیَانے

یہ نور جو وجود بھی رکھتا ہے اور برملا بھی ہے اس کے نظارے نظروں کو مزید تیز کرتے ہیں (خدا تیری عمر

سِر سُبحانی رَاز اناالحق رِندی وِرد لِسانے

" سُبحانی ما اعظم شانی " اور " انا الحق " کا راز رندوں کا ہمہ وقت وِرد زبان ہے۔

دَرک مَبانی ، کشف مَعانی اِہل دِلیں دا شانے

الفاظ کی سمجھ اور معانی کا انکشاف، اہل دل کی شان ہے۔

سمجھ سُنجاݨی غیر نہ جاݨی سَبھ صُورت سُبحانے

سمجھنا، پہچاننا! غیر نہ جاننا، ہر صورت! سُبحان ہے۔

اَوّل ، آخِر ، ظاہِر ، باطِن یار عیَان بیَانے

اول، آخر، ظاہر، پوشیدہ، دوست ہے! یہ برملا بات ہے۔

کتھ مَنصُوریؒ تے طیفُوریؒ کتھ سَرمدؒ ، صَنعانےؒ

کہیں وہ منصورؒ، کہیں بایزید بسطامیؒ کہیں سرمدؒ اور کہیں پیر صنعانؒ ہے۔

حُسن پَرستی ، شاہدِ مَستی ساڈڑا دِین اِیمانے

حسُنِ مُطلق کی پرستش، محبوب کے نظارے کی سرشاری، ہمارا دین وایمان ہے

رَہ توحیدی رِیت فرِیدی اَپنڑے آپ دا دِھیانے

فریدؒ کا طور طریقہ اور توحیدی راستہ دراصل اپنے آپ ہی کا دھیان ہے۔

★★★

مصرعے :- 20
الفاظ :- 100
راگ :- بھیروی

﴿ کافی 247 ﴾

کِس دَھرتی سے آئے ہو تُم
کِس نگری کے باسِی رے

پرم نگر ہے دیس تُمہارا پھرتے کہاں اُداسی رے

تم کس دھرتی سے آئے ہو اور کس نگری کے باسی ہو تمھارا دیس پریم نگر ہے۔ کہاں اداس پھرتے ہو

کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی روگی طرح براگی رے

انگ بَھبھُوت رَما کے کیوں کر رَکھتے بَدن سَناسِی رے

کیوں جوگی، دنیادار، بیمار اور تارک الدنیا ہوتے ہو بدن پر راکھ مل کر کیوں سنیاسی حلیہ بنا رکھا ہے۔

اپنا آپ سَنبھال کے دیکھو کر کے نَظر حقیقت کی

فِکر نہ کیجو یَارو ! ہَرگز آسی یا نہ آسی رے

اپنے آپ کو سنبھال کر حقیقت کی نظر سے دیکھو دوستو! ہرگز فکر نہ کرنا۔ آئے گا یا نہیں آئے گا

تُم ہو ساگی ، تُم ہو ساگی وَاگی ذرا نہ وَاگی رے

اَپنی ذَات صِفات کو سمجھو اَپنی کرو شَناسی رے

تمھی! بالکل ہو بہو تمھی ہی ہو، متبادل نہیں ذرہ بھر متبادل نہیں اپنی ذات، صفات کو سمجھو، خود کو پہچانو

بات فریدی سوچ کے سنیو لا کر دل کے کانوں کو
دونوں جگ کے مالک تم ہو بھولے اللہ راسی رے

فریدی بات کو سوچ کر سننا، دل کے کان لگا کر نادان۔ دونوں جگ کے مالک تم ہو۔
معاملات کو خدا پر چھوڑنے والے معصوم!

★★★

مصرے :- 16
الفاظ :- 74
راگ :- بھیروی

«کافی 248»

کُل غیر کنوں جی وانـدے
مِٹھی ریت انوکھی [ایہا] راندے

(جو بھی غیر ہے) تمام سے روح لاتعلق ہے۔ یہ خوبصورت طریقہ اور انوکھا معاملہ ہے

سَٹ کر خویش قبیلہ تھیوسے بردے تیڈڑے ناں دے
خویش، قبیلہ چھوڑ کر ہم تیرے نام کے غلام ہوئے

سَبھ صُورت وِچ ڈھول سُنجاتو تھیوو نہ درماندے
ہر ایک صورت میں محبوب کو پہچانو۔ مایوس ہو کر نہ بیٹھو

☆
سینے جھوکاں ، دِیدیں دیرے سوہنے دوست دلاں دے
سینے میں ٹھکانے۔ نظروں میں ڈیرے ہیں خوبصورت دلوں کے دوست محبوب کے

ہَر پَل پَل وِچ کول بغل وِچ یار مٹھے مَن جھاندے
ہر پل قریب ، بغل میں ہیں، دوست میٹھے ، دلپسند

اَکھیاں دے وِچ قطر نہ ماوے سارے سَجّن سماندے
آنکھوں میں تو قطرہ بھی نہیں سماتا لیکن تمام ہمدرد سما جاتے ہیں

شالا وَنج کَر حضرت روہی ڈیکھوں گھر متراندے
خدا کرے حضرت روہی جا کر، احباب کے گھر دیکھیں

سَٹ کر وِرد فرِیؔد ہمیشہ گیت پرم دے گاندے
فرِیؔد وِرد وظائف کو چھوڑ کر ہمیشہ محبوب کے گیت گاتا ہے

☆☆ اس مصرعے کو الٹ پلٹ کر کئی مصرعے بنائے جا سکتے ہیں۔

تلفظ:۔ ریت۔ ری ت: واندے۔ وانداے کو" واں دے" کیا گیا ہے: تھیوسے۔ تھ۔ یو۔ سے:
سوہنے۔ سوں ڑھے ں

مصرعے :- 34
الفاظ :- 145
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 249 ﴾

کیہیں ڈُکھڑی لائیم یاری
روندئیں عُمر گزاریم ساری

اِس قدر مُشکل دوستی میں نے کیوں اور کیسے کر لی، تمام عُمر گریہ کرتے گزاری

سوہنے ہوت بلوچ اَویڑے ڈاڈھے کیتے سَخت نکھیڑے
نہ سُدھ سَلام سنیڑے ڈھے کیڈے ویساں سُولاں ماری

خُوبصُورت، سخت مزاج ہوت بلوچ نے سخت قسم کی جُدائی کر لی نہ کوئی خبر، نہ سلام، نہ پیغامات، دُکھوں کہاں جاؤں گی

اِیہو رَاوَل ، رَانجھن ماہی کھَس دِلڑی تھِی گیا رَاہی
وَل کردا بے پَرواہی وہ ظُلم تے بے نرواری

یہی راول رانجھن محبوب، دل چھین کر راہی ہو گیا اور پھر بے پرواہی بھی کرتا ہے وہ ظلم اور بے انصافی

مہینوال نِہال نہ کیتم چھڑ کلھڑِی نَال نہ نیتم
بھَر جام ڈُکھیں دا پِیتم پیش آئی شہر خُواری

مہینوال (بھینسوں والا) نے مجھے نہال نہ کیا، اکیلا چھوڑا ساتھ نہ لے گیا، میں نے دُکھوں کا جام پیا، ہمارا سامنا رُسوائی بدنامی سے ہوا۔

سِر آیا بِرہوں بکھیڑا ڈینھ رَات ہمیشہ جھیڑا
پیا کھانوَݨ آنوِم ویڑھا ڈھولے اَصلوں محَض وِساری

سر پہ عشق کا جھنجھٹ، ہمیشہ دن رات کا تکرار، مزید یہ کہ گھر کھانے کو آئے۔ اور محبوب نے بھی بالکل بُھلا

جِی جانی کارݨ لُہندا غم ، دَرد ، اَلم، نِت کُہندا
گل ہَار غماں دا سُہندا سِر سیر ڈھے مُونجھ مُنجھاری

جانی! محبوب کے لیے روح ترستی ہے، غم، درد، الم ہمیشہ ذبح کرتا رہتا ہے، گلے میں غموں کا ہار اور سر پہ انتظار و اشتیاق کے ہار سجتے ہیں

ماہی آن وَساوے جھوکاں کیوں کرِن سیالیں ٹوکاں
میڈِیاں سبز تھیوِن وَل سوکاں ونجاں وَاری لکھ لکھ وَاری

اگر! محبوب آئے! گھر بسائے تو سیالوں کی عورتیں کیوں نوک ٹوک کریں میرے پودے، بیلیں، جھا
درخت جو سوکھ کر لکڑی ہو چکے ہیں! سر سبز ہو جائیں، میں قربان جاؤں لاکھ لاکھ بار

سئے روگ ، ہزار کشالے   تیڈے کارݨ جندڑی گھالے

تھل مارو ، پربت کالے   لاچار تتی ہݨ ہاری

بے شمار روگ، ہزار مصیبتیں، تیری خاطر جان بھگتے، برداشت کرے جان لیوا صحرا، کالے پہاڑ بے بس کمبخت

جنیں دلبر دی دل بردی   تہیں باجھ فرید نہ سردی

جڑ لائیس چوٹ اندر دی   وہ زخم کُللڑا کاری

دل جس محبوب کا غلام ہے۔ اس کے بغیر فرید: گزارا نہیں ہے، اُس نے تاک لگا کر اندرونی چوٹ لگا
خوب! بے ڈھب، فیصلہ کر دینے والا زخم ہے

تلفظ:۔ کیمیں، کی ہی ں: اویڑے۔ ا۔ وے ڑے: سنھیڑے۔ س ھے ڑے: نیٹھم۔ نی ٹم: ویڑھا۔

معرے :- 38
الفاظ :- 196
راگ :- پہاڑی

﴿کافی 250﴾

کیا تھیا جو تیڈی نہ بنی

تھیسی اُوہا جیرھی رب ٹھنی

اگر تیری بات نہیں بنی تو کیا ہوا وہی ہوگا جو اللہ کا طے کردہ ہے

دولت کوں چوچی لا اڑا   ٹھگ باز دا ڈھکو نہ کھا

آزاد تھی صفا صفا   چُݨ کھن سُنجائی دی اَنی

دولت کو آگ لگا اس دھوکہ باز کے دھوکے میں نہ آ پوری طرح آزاد ہو کر بے سروسامانی کا سہارا لے لے

دُنیا دا نہ تھی آشنا   ہے اے مکارہ بے وفا

کھانویں نہ موذِݨ دا دغا   ہے پنج کُنی تینوں گھنی

دنیا کا آشنا نہ ہو یہ مکارہ ہے بے وفا ہے اس موذی سے دھوکہ نہ کھانا پانچ غلے (فقیرانہ غذا) تجھے کافی ہے

دھج وچ دی جھگ مگ تروڑ وے   ڈوریے تے ململ چھوڑ وے

ہے ڈِلھ پَتھر دی بھور وے   تیئں کانڑ ہیرے دی کَنّی

شان وشہرت کی چمک دمک کو چکنا چُور کردے ڈورپے ململ کے باریک نفیس لباس ترک کردے ڈھیلے اور پتھر کنکر تیرے لیے ہیرے کی کنی ہیں

مُلاں نہیں کہیں کار دے   شیوے نہ جانڑن یار دے
سَمجھن نہ بھیت اِسرار دے   ونج کنڈھ دے بھرنے تھے دَنّی

ملاں کسی بھی کام کے نہیں ہیں یہ دوست کے طور طریقے ہی نہیں جانتے یہ رازوں کے بھید کو نہیں سمجھتے یہ تو پیٹھ کے بل دھڑام سے جا گرے ہیں

ہِیں راہ ڈو آنویں نہ ہا   جے آئیں قدم ڈیہوں ڈِینھ وَدھا
پِچھوں تے نہ ڈیکھیں مُنہ ولا   حِیلہ کریں سِر تیئں تنّی

اس راستے کی طرف آتا ہی نہ اگر آیا ہے تو روز بروز قدم آگے بڑھا مُنہ موڑ کر پیچھے کی طرف مت دیکھنا جب تک سر ساتھ ہے کوشش کرنا

نوہی ترس بارو چل رَتی   روہیں پہاڑیں وچ تتی
شودی سَسی رُلدی وَتی   تِینہیں اِکلھڑی ہِک جَنّی

اے بلوچ محبوب تجھ میں ایک رتی بھر ترس نہیں ہے کمبخت، مسکین سسی پہاڑوں، کوہستانوں میں اکیلی، تن تنہا تیرے عشق میں سرگردان ہے

ہے دِل قہر دی مُبتلا   ہے او غضب دا بے وفا
من چھڈ اتے من ڈِے دی آ   آپت دے وِچ کھِڑ بڑ بَنّی

دل شدت سے مُبتلاءِ عشق ہے اور وہ محبوب غضب کا بے وفا ہے بالکل نہ چھوڑنے اور بالکل نہ دینے والے کی آپس میں ان بن ہو گئی ہے

سُنڑ بے وفا دی گالھ وے   پُچھدا نہ ہرگز حال وے
اَصلوں نہ لِہم سنبھال وے   ڈِیوے نہ چولے دی تنّی

اُس بے وفا کی بات سنو حال تک بھی نہیں پوچھتا خبر گیری تک نہیں کرتا
گرتے کا ایک دھاگہ تک بھی نہیں دیتا

تھی خوش فرید تے شاد وَل ڈُکھڑیں کوں نہ کر یاد وَل
اَجھو تھیوم جھوک آباد وَل اِیہا نَیں نہ وَہسی ہِک مَنی

فرید پھر سے خوش اور شاد ہو جا دکھوں کو پلٹ کر یاد بھی نہ کر ابھی ابھی گھر آباد ہونے والا ہونے ہے
یہ دریا ایک ہی کنارے تو نہیں بہے گا

مصرعے:- 30
الفاظ:- 133
راگ:- پہاڑی

﴿کافی 251﴾

کیا ڈُکھڑا نینھ لیوسے
ڈُکھ باجھ پلے نہ پیوسے

ہم نے کیا مشکل عشق کیا ، دکھ کے بغیر ہمارے پلے کچھ نہ پڑا۔

عِشق نہیں ہے نار غضب دِی تَن مَن کیتُس کولے
سُولیں سڑدِیں ، آہیں بھردِیں سَاری عُمر نبھیوسے

عشق نہیں غضب کی آگ ہے جس نے تن من کوئلے کر دیا، دکھوں میں جلتے، آہیں بھرتے، ہم نے تمام عمر نبھائی

نہ غمخوار تے نہ کُئی سَاتھی نہ کُئی حَال وَنڈاوے
عِشق جہاں ڈُکھ ہور نہ کوئی ماء ، پیو ویری تھیوسے

نہ غمخوار نہ کوئی ساتھی، نہ کوئی شریکِ حال کرے عشق جیسا دکھ اور کوئی نہیں، ماں، باپ تک ہمارے ویری ہو گئے

خویش ، قبیلہ ہر کوئی جانْے منزِل ، یَار دِیاں جھوکاں
سینگیاں سَرتیاں کردِیاں ٹوکاں سَارا بھرَم لُڑھیوسے

رشتہ دار، قبیلہ ہر ایک جانتا ہے ہماری منزل! دوست کے ٹھکانے ہے ہم عمر، ہم جولیاں طنز کرتی ہیں، ہم نے
اپنا سارا بھرم بہا دیا

گلیاں ، کُوچے ، شہر ، بزاراں لوک مَریندا کانے
نندھڑے ، وَڈڑے ڈِیوِن طعنے شَرم شعُور وَنجیوسے

گلیوں، کوچوں، شہر اور بازاروں میں لوگ سرکنڈے مارتے ہیں، چھوٹے بڑے طعنے دیتے ہیں، شرم شعور ہم نے ضائع کیا

گالھ نہیں اَج کل دِی سَنجڑی مُٹھڑی روز اَزل دِی
بے نشان سَجَڻ دے کیتے نام ، نِشان گنویوسے

آج کل کی بات نہیں کم بخت روزِ ازل کی فریب خوردہ ہے، بے نشان دوست کے لیے ہم نے اپنا نام ونشان گنوایا۔

ہَار ہنجُوں دا گَل وِچ پانواں بیٹھی رو رو حَال وَنجانواں
پیت جہیں ہِیٔ رِیت نہ کائِی ڈِے سِر مُفت گھدوسے

آنسوؤں کا ہار گلے میں ڈالوں، رورو کر بیٹھی حال تباہ کروں۔ محبت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہے،
محبت کو ہم نے بے وجہ سر کے عوض حاصل کیا ہے۔

مُونجھ مُنجھاری ، درد ، وِچھوڑا لِکھیا بَاب تتی دے ڈُوڑا
یَار ، فرؔید خرِید نہ کیتا رو رو خَلق رُویوسے

نہ ملنے کا دکھ ملنے کی طلب، درد، جدائی، کم بخت کے حصے میں دُہرا لکھا گیا، فرؔید! دوست نے خرید نہ کیا،
رورو کر ہم نے لوگوں کو بھی رُلا دیا۔

تلفظ:۔ نینھ۔ نی ں ہ: لیوسے۔ ل یو سے: پیوسے۔ پ یو سے: آہیں۔ آ ہی ں: سُولیں۔ سُو لے ں:
سڑدیں۔ سڑ دے یں: گنویوسے۔ گ ں ویوسے: پیت۔ پی ت: رِیت۔ ری ت: پانواں۔ پاں واں۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 111
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 252 ﴾

گیا رول راول وچ روہ راوے
نہ یار ملدا نہ موت آوے

محبوب مجھے ویرانوں میں اکیلا چھوڑ کر سرگردان کر گیا۔ ن دوست ملتا ہے اور نہ ہی موت آتی ہے۔

آتݨ کتیندیں سینگیاں ستانوِن   جگتاں مریندیاں ، بولیاں سُنانوِن
کئی کیس کردیاں کئی نوک لانوِن   جیڑا ہمیشہ صدمے اُٹھاوے

ترنجن میں سوت کاتتے ہوئے ہم عمر عورتیں ستاتی ہیں۔ ذومعانی باتیں کرتی ہیں۔ باتیں سُناتی ہیں کئی زیادتی کرتی ، کئی چُبھتی ہوئی بات کرتی ہیں، رُوح ہمیشہ صدمے اٹھاتی ہے۔

بھیݨیں نہ بھانواں ، اَمڑی الاوے   پکیئیں ، سترجیئیں ہر کئی ڈکھاوے
جانی اویڑا ! پھیرا نہ پاوے   ہِک سیجھ ساڑے ، بیا تُول تاوے

بہنوں کو نہیں بھاتی، ماں جھگڑا کرتی ہے، میکے اور سسرال والوں میں سے ہر ایک دُکھ دیتا ہے، لاپرواہ محبوب چکر تک نہیں لگاتا ایک تو سیجھ جلاتی ہے دوسرا نرم گدیلا تپاتا ہے۔

ڈُکھڑے سسی کُوں ڈینھوں ڈینھ سوائے   جئیں ڈینھ بروچل گھر ڈو سدھائے
مُونجھیں مُنجھائے ، سُولیں ستائے   قادر کڈاہیں وِچھڑیئے مِلاوے

سسی کے دُکھ روز بروز سوائے ہیں۔ جس دن سے بروچل اپنے گھر کو واپس گیا ہے اسکی چاہت اور غم نے بے سُدھ کر رکھا ہے دُکھوں نے ستایا قادر کبھی بچھڑے ہووں کو ملائے۔

مُٹھڑی اکیلی ، سانول نہ بیلی   البھل نہ کردی سرتی سہیلی
نظرے حویلی ، سُنجڑی ڈُہیلی   مارُو تھلاں دی والی سُہاوے

فریب خوردہ، اکیلی، نہ محبوب نہ مددگار، کوئی ہم عمر، سہیلی خبر گیری نہیں کرتی، گھر کی حویلی ویران، اجاڑ، جان لیوا صحراؤں کی ریت میں گزر بسر ہے۔

قِسمت فریدا ! ڈِتڑم نہ وارِی   اَصلوں پُنل وَل کیتم نہ کارِی
کیڈے وَنجے دِل دَرداں دِی مارِی   رو رو نبھائی جگ نُوں رواوے

فریدؔ! قسمت نے مجھے موقع نہ دیا، پُنوں نے بھی دُکھوں کا مداوا بالکل نہ کیا، دردوں کی ماری دل کہاں جائے، ٹھکرائی گئی رورو کر جگ کو رُلا رہی ہے

تلفظ:۔ آتݨ ۔ آ تَ ں ڑ: کتیندیں ۔ کَ تے ں دے یں: کیس ۔ کی س: جیڑا ۔ جی ڑا: بھیݨیں ۔ بھے ں ڑی ں: پکیئیں ۔ پے کے یئں: سُترجیئیں ۔ سُرے جے یئں۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 106
راگ :- جوگ

﴿ کافی 253 ﴾

کیا ریت پریت سِکھائی ہے
سَب ڈِسدا حُسن خُدائِی ہے

محبت نے کیا انداز سکھایا ہے، تمام حسن خدا کا ہی نظر آتا ہے۔

ڈِسدی یار مِٹھل دی صُورت کُل تصوِیر اتے کُل مُورت
ہر ویلھے ہے سَگن مہُورت غیر دِی خبر نہ کائی ہے

ہر تصویر اور ہر پیکر محبوبِ شریں ہی کی صورت نظر آتی ہے، ہر لمحہ نئے آغاز کی بشارت ہے، غیر کی کوئی خبر ہی نہیں ہے

ناز نِہورے یار سجن دے عِشوے، غمزے من موہن دے
ہَر ہَر آن اَنوکھڑے وَن دے وَہ زِینت زیبائِی ہے

ہمدرد دوست کے ناز و انداز، من موہن کے عشوے، اشارے ہر ہر لمحہ انوکھے انداز کے ہیں۔
کیا زینت و زیبائی ہے

نخرے، ٹَخرے، نوکاں، ٹوکاں دِلڑی جوڑ چُبھیندیاں چوکاں
سوکاں سبز تِھیاں، وَل جھوکاں خُوبی، خُنکی چَائی ہے

محبوب کے ناز، نخرے، نوک، ٹوک دل کو کچوکے دیتی ہیں، خشک لکڑیاں تک سرسبز ہو گئی ہیں،
خوبی اور تازگی چھاگئی ہے

نازک چالی نُور نَول دی رَمزاں! بانکی طرز جدل دی
دھار کجل دی، دھاڑ اجل دی سُرخی بَھا بھڑکائی ہے

ہر لمحہ جدید نوخیز نور کی چال نازک ہے اُسکی رمزیں جنگ کا عجیب انداز ہے کاجل کی دھار، موت کا حملہ ہے،
سرخی نے آگ بھڑکا دی ہے۔

ڈُکھ ڈُہاگ تے درد جدائی رَل مِل ویندے ساتھ لڑائی
عشق فرِیؔد تھیوسے بھائی عشرت روز سوائی ہے

رنج والم، سہاگ کے نہ رہنے کا دُکھ اور درد جدائی، سب مِل جُل کر روانہ ہو رہے ہیں۔ فریؔد!
عشق ہمارا بھائی بن گیا ہے، روزانہ پہلے سے بڑھ کر خوشی ہے۔

تلفظ:۔ رِیت۔ ری ت: پرِیت۔ پری ت: چُبھیندے۔ چُ بھے ں دے: نَول۔ ن وَل: تھیوسے۔ تِھ یو سے:
ہے جس انداز میں اردو میں "ہے" بولا جاتا ہے۔

★★★

مصرعے:- 26
الفاظ:- 142
راگ:- جوگ

﴿کافی 254﴾

کیا عِشق اَڑاہ مچایا ہے
ہَر روز اے سوز سَوایا ہے

عشق نے کیسا الاؤ دہکایا ہے ہر روز یہ سوز پہلے سے بڑھ کر ہے

سِر، تَن، مَن پُھوک جلایا ہے — مُٹھا جوبَن مُفت گنوایا ہے
بھیڑی دِلڑی مار مُنجھایا ہے — دَم دَم وِچ درد سِوایا ہے

سر، تن، من پھونک جلایا، کم بخت جوبن مفت میں گنوایا ہے، بد بخت دل نے حواس باختہ کیا،
ہر سانس میں درد سِلوا لیا ہے

سَٹ سیجھ اَکیلی ہوت نَسے — غم پاکر جھولِی، عیش کھَسے
گل ہار پھُلاں دا نانگ ڈِسے — ڈُکھی قِسمت سبھ ڈُکھ لایا ہے

سیج پر اکیلی چھوڑ کر ہوت بھاگے، غم جھولی میں ڈالے، عیش چھینے، گلے میں پھولوں کا ہار سانپ نظر
آئے دُکھیاری قسمت نے سب دُکھ دیا ہے۔

سوہناں سانگ ہجر دی مار گیا — یک باری یار وِسار گیا
کر زار نِزار خُوار گیا — تتی بےوَس، یار سَہایا ہے

خوبصورت محبوب جُدائی کی برچھی مار گیا۔ دوست نے یکبار فراموش کر دیا، زار نزار، خوار کر کے چلا گیا
کم بخت، بے بس ہے۔ دوست نے تجاہل عارفانہ اختیار کر رکھا ہے۔

اِیہا دِلڑی عِشق دی کُٹھڑِی ہے — غماں مُٹھڑِی تے ڈُکھیں گھٹڑِی ہے
مُاُ ڈِتڑی شَوق دی گُھٹڑِی ہے — جِنئیں صبر، آرام ونجایا ہے

یہ دل عشق کی ذبح کردہ، غموں کی ماری اور دکھوں کی دبوچی ہوئی کو ماں نے شوق (محبت) کی گھُٹی

ہے، جس نے صبر آرام ضائع کیا ہے۔

دِل لانوݨ ، حال وَنجانوݨ ہے سُکھ ڈیوݨ تے ڈُکھ پانوݨ ہے

غم کھانوݨ ، درد نبھانوݨ ہے نیڑا بے شک کُوڑ اَجایا ہے

دل لگانا! حال تباہ کرنا، سکھ دنیا اور دُکھ پانا ہے، غم کھانا، درد نبھانا ہے، عشق بلاشبہ فضول جھوٹ ہے۔

سوہݨے باجھ فرِید قرار گیا کَم کار گیا ، گھر بار گیا

سبھ ناز نِواز ، سِنگار گیا سِر بار ڈُہاگ سُہایا ہے

فرید! محبوب کے بغیر قرار گیا، تمام کام کاج، گھر بار گیا، جملہ ناز نواز، سنگھار گیا، سر پہ جدائی کے بوجھ کی رونق لگی ہے۔

تلفظ:۔ ہے۔ بروزن "ہ" : بھیڑی۔ بھئے ڑی: مسجھایا۔ مُ ں جھایا: سوھݨاں۔ سوں ڑھاں: کٹھڑی۔ کُ ٹھ ڑی: سوھݨے۔ سوں ڑھے ں۔

★★★

مصرعے :- 30
الفاظ :- 166
راگ :- تلنگ

﴿ کافی 255 ﴾

ٹِگیوں لوڑھ کلھڑی وِچ کُن کپر دے

رودھے ڈِتونی پچھلی عمر دے

مجھ اکیلی کو تو بھنور، گرداب میں بہا کر چلا گیا۔ پچھلی عمر میں تو نے مجھے دُکھ دیئے۔

تَیں باجھ جیویں اَصلُوں نہ جیواں تیڈڑیں اَکھیں دے سامھیں پُریواں

مارُو مَریلہ! توں بن نہ تھیواں بَٹھ ڈینہ ہجر دے اَوکھے گزردے

تیری عمر دراز ہو! میں تیرے بغیر بالکل زندہ نہ رہوں۔ تیری آنکھوں کے سامنے ہی دفن کر دی جاؤں۔

(اے جان لیوا، حملہ آور محبُوب) تیرے بغیر میں نہ رہوں۔ بھاڑ میں جائیں جدائی کے دن! مشکل سے گزرتے ہیں

ماراں ، مَروڑاں ، دِھکڑے تے دھوڑے بھیجیاں سوغاتاں تیڈڑے وِچھوڑے

ڈُکھڑے ڈِینہوں ڈینہ ڈیڈھے تے ڈوڑے ہَے ہَے نہ جِیندے جیڑا نہ مَردے

تشدّد، مار، مروڑنا، دَھکے، ٹھوکریں! تیری جدائی نے یہ سوغاتیں بھیجی ہیں دُکھ روز بروز ڈیوڑھے، دُگنے ہیں ہائے ہائے نہ جی جیتا ہے نہ مرتا ہے۔

ٹگئے وَقت ویلھے ، یارو ! بھلیرے ڈُکھڑے ڈُکھی تے کیتے وَہیرے

شالا ڈِہاڑے تھیوِم بھلیرے پاڑے گُزاروں ہجّئیں دے گھر دے

دوستو! بھلے وقت، زمانے چلے گئے۔ دُکھ دکھیا پر حملہ آور ہیں، خدا کرے میرے دن تھوڑے ہو جائیں،
یا پھر! ہمدردوں کے گھر کی ہمسائیگی میں زندگی گزاریں

گھولی تیڈڑی ، گولی تیڈڑی ڈے کَن سُنْئیں سَئیں ڈُکھ پِیڑ میڈڑی
پانْڑی اَساڈا ، تھِئی رَت اسیڈڑی روٹِی ہے ،ٹکڑے ہاں دے ، جِگر دے

آپ پہ قربان آپکی کنیز، کان دے (توجہ ادھر کرکے) میرا دُکھ درد سن، ہمارا خون ہی ہمارا پانی ہو گیا ہے،
دل و جگر کے ٹکڑے ہماری روٹی ہے۔

مُنڈھ لَادی جندڑی، ڈُکھڑیں دی ڈُدھڑی دَردیں دِی پَدھڑِی، سوزیں دی رَدھڑی
ہک تُوں تَتی دِی وَل کل نہ لَدھڑی بِئے سُول، صَدمے ، چَوتھے پہَر دے

شروع سے ہی رُوح دُکھوں دردوں کی باندھی ہوئی، داغی ہوئی ہے ایک تو تُونے نصیب سوختہ کی خبر نہ لی
اُس پر مزید اضافہ زندگی کے آخری لمحات کے دُکھوں کا

رہ گیُم خُوشیاں تے وِسریئے ہنڈیپے دَاہ دَاہ کریندے آئے بُڈھیپے
ہَی بے نَوائِی ڈُتڑُم رنڈیپے اَئے بَار سِر تے بارِی قہَر دے

میری خوشیاں نہ رہیں، خوش لباسیاں بھولیں، دھڑام دھڑم کرتے بُڑھاپے آگئے میری خاموشی نے
مجھے بیوگی دی، سر پہ قہر کے وزنی بوجھ آ گئے

جوگی براگی تھِی کر ڈُھنڈھیساں کَفنی ڈُکھاں دِی پا گَل سُہیساں
ایویں فریدؔا! عُمرا نبھیساں جے تَئیں نہ تھِیساں داخل قبرَ دے

تارک الدنیا جوگی ہو کر ڈھونڈھوں گی، دُکھوں کی کفنی گلے میں ڈال کر اسکا حق ادا کروں گی،
اے فرید! ایسے ہی عمر نبھاؤں گی جب تک قبر میں داخل نہ ہو جاؤں۔

تلفظ:۔ جیواں۔ جی واں: پُریواں۔ پُری واں: اَوکھے۔ اَو (بروزن ۱۰۰) کھے: ڈِیڈھے۔ڈِے۔ڈھے:
جیندے۔ جی ں دے: جیڑا۔ جی ڑا: بھلیرے۔ بھلے رے: وہیرے۔ وہے رے: تھیوم۔ تھی وِم
: تھلیرے: تھلے رے پیڑ۔ پی ڑ: ہنڈیپے۔ ہں ڈے پے۔ تیڑی۔ تیڑی ی: نِنڈھیپے۔ ن ں ڈھے پے
: رنڈیپے۔ رں ڈے پے

مصرے :- 30
الفاظ :- 127
راگ :- جوگ

کافی 256

مُٹھی دِلڑی ڈُکھڑئیں کُٹھڑی
ہے ناز ادا دی لُٹڑی

کم بخت فریب خوردہ دل کو دُکھوں نے ذبح کیا، ناز و ادا نے لُوٹا ہے

ہِن زخم جِگر دے آلے دِل پُرزے اَکھیاں نالے
سَئے سینے پوِن اُبالے جِند ہار ہُٹی مَیں مُٹھڑی

جگر کے زخم تازہ، دِل ٹکڑے، آنکھوں سے نالے، سینے میں سو سو اُبال، میں کم بخت جان ہار چکی

تتے دَرد ، اَندوہ اَویڑے لئے دِلڑی جھوکاں دیرے
ہِیں حضرَت عِشق نویرے ڈِتی پِیڑ پُرانی پُٹھڑی

ڈالنے والے درد، بے ڈھب اندیشے دل میں ڈیرے ڈال چکے ہیں، اس نوخیز حضرتِ عشق نے پیچیدہ دیرینہ درد دیا

سِر چھتڑے نِینھ لَیوسے سبھ شَرم ، شعُور وَنجیوسے
دِل ڈھولے یار لُٹیوسے سس مارِم اَمڑی رُٹھڑی

بچپن میں جب سَر کے بال کانوں تک تھے ہم نے عشق کیا۔ تمام شرم اور عقل ضائع کیا، محبوب دوست نے دِل لوٹ لیا۔ ساس مارتی ہے ، ماں ناراض ہے۔

مِل ماہی عار وِیارُوں تھِی فارِغ کُل کم کارُوں
رَل رَاول ڈاگاں چارُوں ہے اَج کل روہِی وُٹھڑی

اَئے محبوب خواہ نخواہ چلو دِکھاوے کے لیے ہی مِل، کام کاج سے فارغ ہو کر اکٹھے ڈاچیاں چرائیں، آج کل روہی شاد آباد ہے۔

جلا

تھِی کھیرُو کھیر چَریساں اَکھیں نال اُگاڑ بٹیساں
پاہ پلکاں نال بُرھیساں گھر ہاروں سنگت تُرٹڑی

چرواہا بن کر ریوڑ چراؤں گی، صحن کو آنکھوں سے درست کروں گی۔ گوبر کا غبار تک پلکوں سے

صاف کروں گی، گھر بار سے تعلق ٹوٹ چکا ہے

تھیاں بنج ، بر صحن حویلیاں   گیاں سینگیاں وِسر سہیلیاں
البیلیاں بانہہ چوڑیلیاں   ماء بھینڑ کنوں دِل پُھٹڑی

صحن، حویلیاں ویران ہو چکیں، ہم سن سہیلیاں البیلیاں جن کے بازوں چوڑیوں سے بھرے تھے یاد نہ رہیں۔ ماں، بہن تک سے دل بھاگ کھڑی ہوئی

گیا چیتر فرید اجایا   گھر سانول یار نہ آیا
ہر سُولیں سخت ستایا   تھئی دُشمن قسمت کُھٹڑی

چیت بہار کا، ضائع چلا گیا، محبوب گھر نہ آیا سر پہ پڑنے والی افتاد نے سخت ستایا۔ کم بخت قسمت ہی دشمن ہوگئی

تلفظ۔ کُھٹڑی۔ کُھ ڑی # اوبڑے۔ ا۔ وے ڑے # نویرے۔ ن۔ وے رے # پیڑ۔ پی ڑ # پُھٹڑی۔
پ ٹھ ڑی # لیوے۔ ل یو ے # ونجیوے۔ وں جیو ے # کھیر و۔ کھے ر و # کھیر۔ کھے ر # بھٹڑی۔
بھٹ ڑی # چیتر۔ چے ت ر # کُھٹڑی۔ کُھٹ ڑی۔

★★★

بحر :- 56
ص :- 223
راگ :- [illegible]

﴿کافی 257﴾

نیڑا لانونڑ ، حال ونجانونڑ
مُفتے پُور پرائے

عشق کرنا حال تباہ کرنا ہے، خواہ مخواہ کے انجانے اندیشے۔

میہنے کھاندی ، سہنڑے ساندھی   دِلڑی چا بھرمائے

طعنے سنتی ، طنز برداشت کرتی ہوں، دل نے اکسایا ہے۔

کہیں شکایت سینگیاں سیّاں   گِلڑے حق ہمسائے

ہم عمر، ہم جولیاں شکایت، حق ہمسائے شکوے کرتے ہیں

عار ، ویار ، پچار کریندے   سکڑے ماں پیو جائے

اعتراض، گلے اور برائی کے ساتھ تذکرہ کرتے ہیں، سگے، ماں باپ جائے

ویر نہیوڑے ، امڑی جھیڑے   بابُل نِت دڑکائے

بھائی جھنجھوڑتا، ماں جھگڑا کرتی ہے، باپ ہر وقت دھمکاتا ہے۔

سَس نِناناں کَرم بکھیڑے روز بروز سواۓ

ساس اور نندیں روزانہ پہلے سے بڑھ کر فساد کرتے ہیں

باندیاں بردیاں ، مُحض نہ ڈردیاں ڈائی وین الاۓ

کنیزیں، نوکرانیاں بالکل نہیں ڈرتیں، دائی دکھ بھری گفتگو کرتی ہے۔

اَصلوں سِدھڑا مُونہہ نہ ڈیندے ماسے ، چاچے ، تاۓ

بالکل سیدھا منہ نہیں دیتے، ماموں چچا، تاۓ

کانگاں ، قاصِد پَٹھ پَٹھ ہُٹڑی یار نہ واگ ولاۓ

طویل خطوط، قاصد بھیج بھیج تھکی، دوست باگ نہیں موڑتا۔

ناز نِواز ، نِمانڑے شودے ہار ، سِنگار ، اَجاۓ

نازوانداز مُرجھائے، مسکین، ہار سنگھار ضائع گئے۔

مَارُو چھوڑ مَلھیر مَلھاراں آپے آ بُلواۓ

محبوب ملھیر اور ملھاریں چھوڑ کر خود بخود آ کر مجھ سے بات چیت کرے۔

رَل مِل ٹوبھے تے تِڑ تاڑے ساڈے آن وَساۓ

آ کر ہمارے ٹھکانے آباد کرے۔ مل جُل کر!

قِسمت جاگے ، بخت بھڑاۓ قادِر دوست مِلاۓ

قسمت جاگے، بخت یاوری کرے، قادر دوست ملاۓ۔

سَہجُوں لیٹے تُول م نِہالیں سُوہے ، سیجھ سُہاۓ

خوشی سے نرم گدیلوں پر لیٹے، رنگین دوپٹوں اور سیجھ کا لطف لے۔

بھاگم سَختی تے بدبَختی بھاگ ، سُہاگ مَلھاۓ

سختی اور بدبختی مجھ سے بھاگے، بھاگ سُہاگ کا لطف لے۔

سانول بانہہ سراندی ڈے کر ساری رات نبھاۓ

محبوب سر کے نیچے بازو دے کر ساری رات گزارے۔

چھوڑ ونجن دی ڈور ربن دی
نہ رکھ رانجھن رائے

چھوڑ کر جانے کی، دور رہنے کی، رانجھن رائے نہ رکھ۔

توں بن راول جوگی دل دے
ڈکھڑے کون مٹائے

راول جوگی تیرے بغیر دل کے دکھڑے کون مٹائے۔

نہ کئی سنگتی نہ کئی ساتھی
نہ کئی حال ونڈائے

نہ کوئی سنگی ساتھی ہے اور نہ ہی کوئی حال احوال دیتا لیتا ہے

سچ ہے کون پرائے ڈکھڑے
اپنے گلڑے پائے

سچ ہے! کون پرائے دکھ اپنے گلے ڈالے۔

جس تن لگڑی سو تن جانڑے
ہوراں کیا پرواہ

جس تن لگی ہے وہی تن جانے، دوسروں کو کیا پرواہ ہے۔

اپنڑے بارے آپ اٹھیساں
دلڑی نت فرمائے

اپنے بوجھ خود اٹھاؤں گی، دل ہمیشہ یہی کہتی ہے۔

کر بے واہی، ستی نندرائی
چھڈ کیچ سدھائے

بے بس کر کے، سوئی ہوئی کو چھوڑ کر، فریبی کیچ روانہ ہو گئے۔

بھڑی دے بخڑیپے کیا کیا
پیش تتی دے آئے

مجھ کم بخت کی کیا کیا کم بختیاں سامنے آئیں۔

سرخیں، میندئیں تلک، تلولئیں
پھکڑے رنگ ڈکھائے

سرخیوں، مہندیوں، تلک تلولوں نے پھیکے رنگ دکھائے۔

ہک ڈکھ سئے سانگ خوشی دے
سارے صاف ونجائے

ایک دکھ نے کئی کئی مواقع خوشی کے، سارے صاف ضائع کر دیے۔

چولی، پچھڑی سوڑوں بھنڑی
آس نہ پنڑی ہائے

چولی اور اوڑھنی سوز سے بُھن (جُھلس) گئی، آس پوری نہ ہوئی۔ ہائے

عِشقوں مُول فرِیدؔ نہ پھرساں   توڑے مُنہ نہ لاَئے

فریدؔ! عشق سے ہرگز رُوگردانی نہیں کروں گا۔ خواہ (محبوب) مُنہ نہ لگائے۔

تلفظ:۔ نیڑا۔ نی ڑا: لانون۔ لاں وں ڑ: مہنڑے۔ مے ں ڑھیں: سٹھنڑے۔ سٹھ ڑے ں: سنہدی: ساندھی: سینگیاں۔ سے ں گیاں: نہیڑے۔ نہے ڑے: جھیڑے۔ جھے ڑے: بناڑاں۔ بناں ڑاں: بکھیڑے۔ بکھے ڑے: ویڑ۔ وے ں ڑ: نہالیں۔ نہال یں: چاڑے۔ جاں ڑے ں: پیچی۔ پے چی: سنجڑی۔ سُ ں جڑی: سنجڑیپے۔ سُ ں ج ڑے پے: سئے۔ (بروزن "طے"): نہ۔ ناں: توڑے۔ توں ڑے ں۔

★★★

مصرعے:۔ 17
الفاظ:۔ 70
راگ:۔ دکشنی

کافی 258

نیناں نہیں رَہندے ہَٹ کے

آنکھیں جدائی برداشت نہیں کرتیں

نَین نیناں ساں اَڑدے لَڑدے   لَا کر نَاز دے لٹکے

نین، نینوں کے ساتھ اٹکتے، نازو انداز اختیار کر کے جنگ کرتے ہیں

گلڑئیں، کُوچئیں، شہر، بَزاراں   لگڑے نینھ دے چَٹکے

گلیوں، کُوچوں، شہر اور بازاروں میں عشق کے چرچے لگے ہوئے ہیں۔

ناز، نِہورے، نوکاں، نَخرے   لانوِن برہوُں دے کَٹکے

نازو انداز، ادائیں عشق کے حملے کرتے ہیں۔

مِہنڑے، سِٹھنڑے، طَعن، تبرّے   گھتڑے لوکاں ہَٹکے

گلے، شکوے، ملامت، تبرّے، لوگوں نے مذاق بنا رکھا ہے

سَہساں ٹوکاں، ویساں جھوکاں   خویش قبیلے سَٹکے

نوک ٹوک برداشت کروں گی لیکن محبوب کے ٹھکانوں تک لازمی جاؤں گی، خویش قبیلہ چھوڑ کر

یار بِناں پُھوک اَگ اَڑیساں   ہَار، حمیلاں، پَٹکے

دوست کے بغیر آگ میں جھونکوں گی، ہار، حمائلیں نوچ کر۔

ڈُکھڑے سہندے ، نَین نہ رَہندے ‏ ‏ بے وَس تھی کر اَٹکے

دُکھ برداشت کرتے ہیں لیکن رُکتے پھر بھی نہیں ہیں، یہ نین بے بس ہو کر۔ محبوب سے اٹکے ہیں۔

نیڑے باجھ فرید نہ بھاوے ‏ ‏ بَٹھ گھت کُوڑے کھٹکے

فریدؔ! عشق کے بغیر کچھ بھی پسند نہیں ہے، بے کار کا تذبذب بھاڑ میں ڈال۔

★★★

مصرعے :- 28
الفاظ :- 123
راگ :- تِلنگ

﴿کافی 259﴾

نَین نِرالے نِیر
نِکھڑیے نُور نظر دے

(1)
ساڑِن سُول سَرِیر ‏ ‏ سَاگی سوز سَقر دے

معانی☆ ﴿نکھڑیے ---الگ ہوئے، چھوڑ گئے﴾ ﴿ساڑن --- جلائیں﴾ ﴿ساگی --- ہوبہو، ویسے ہی﴾

ترجمہ☆ آنکھوں میں عجیب آنسو ہیں نظر کی روشنی چھوڑ گئی دُکھ جسم جلاتے ہیں، ہوبہو دوزخ کی تپش ہے۔

(2)
کُھٹڑی برہوں کٹاری کُٹھڑِی ‏ ‏ ناز نِہورے نخرے مُٹھڑِی

چُوچک چقمق وِیر ‏ ‏ وَیری وَل وَل وَردے

معانی☆ ﴿کُھٹڑی --- جس کا قصہ تمام ہو چکا ہو، بدنصیب﴾ ﴿کُٹھڑی --- ذبح شدہ﴾ ﴿مُٹھڑی --- فریب خوردہ، لٹی ہوئی﴾ ﴿چوچک --- ہیر کا والد﴾ ﴿چقمق --- چنگاری نکالنے والا پتھر﴾ ﴿ویری --- دشمن --- بیری﴾ ﴿وردے --- برستے ہیں، پلٹتے ہیں﴾

ترجمہ☆ بدنصیب کو عشق کے خنجر نے ذبح کیا، ناز، انداز اور نخرے نے لُوٹا، والد، بھائی چنگاریاں نکالنے والے پتھر کی طرح آگ اگلتے ہیں، بیری بار بار (مارنے کے لیے) پلٹتے ہیں۔

(3)
سیجھ سُہاگ دِی سَڑ گئی سارِی ‏ ‏ ڈوڑے ڈُکھ ڈُہاگ ڈِیہاڑی

تک تک مَارن تِیر ‏ ‏ زَہری زور زَبر دے

معانی☆ ﴿ڈوڑے --- دُہرے، دُگنے﴾ ﴿ڈُہاگ --- جدائی، سُہاگ کا اُلٹ﴾ ﴿تک تک --- تاک تاک کر﴾ ﴿زہری --- زہر میں بجھے ہوئے﴾ ﴿ڈیہاڑی --- روز بروز﴾

ترجمہ☆ سہاگ کی سیجھ مکمل طور پر جل چکی، روز بروز دگنے دکھ اور جدائیاں تاک تاک کر زہر میں بجھے زبردست تیر مارتی ہیں۔

(4)
پُور پُنل دے ہِن پَل پَل دے ‏ ‏ جِندڑی جُھکدِی جِیڑا جلدے

پیت پُرانی پِیڑ ‏ ‏ دیری دَرد اَندر دے

معانی☆ ﴿پُور --- اندیشوں سے پہنچنے والی تکلیف﴾ ﴿جندڑی --- روح﴾ ﴿جُھکدی --- فریاد کرتی، غم سہتی، گھلتی﴾

﴿پِیڑ۔۔۔ تکلیف، درد، دکھ، روگ﴾ ﴿ویری۔۔۔ دیہاڑے﴾

ترجمہ ☆ لمحہ بہ لمحہ ہزاروں طرح کے اندیشوں کے دورے پڑتے ہیں، روح فریادی جسم جلتا ہے۔ محبت قدیمی روگ اور اندر کے درد دیہاڑے ہیں۔

سٹ کر بجی سدھائیوں سوہناں ملک مُھیر ملیو مَن موہناں

(5)
پُھٹ پُھٹ پھکدے چیر جاری جرح جگر دے

معانی ☆ ﴿سدھائیوں۔۔۔ تو چھوڑ کر چلا گیا﴾ ﴿پُھٹ پُھٹ۔۔۔ گل گل کر﴾ ﴿پھکدے۔۔۔ رِ ۃ﴾ ﴿چیر۔۔۔ زخم﴾ ﴿ملیو۔۔۔ گھیر لیا، ڈیرہ کر لیا﴾

ترجمہ ☆ اندر، خوبصورت، من موہنے (محبوب) تو نے مجھے چھوڑ کر ملک مُھیر ٹھکانہ کر لیا زخم گل گل کر رستے ہیں، جگر کے زخموں سے خون جاری ہے۔

سانگ ہُنجی نوں سِک سانول دِی مُونجھ مُٹھی نوں مُونہہ مَتھل دِی

(6)
ہار ہُٹی ہُن ہیر ہُس وَگئے ہوش ہُنر دے

معانی ☆ ﴿سانگ۔۔۔ برچھی﴾ ﴿ہُنی۔۔۔ ویران، کم بخت، بدنصیب﴾ ﴿سک۔۔۔ چاہت﴾ ﴿مونجھ۔۔۔ اشتیاق، غم﴾ ﴿مَتھل۔۔۔ مِٹھا (محبوب) شیریں﴾ ﴿ہُٹی۔۔۔ تھک گئی، مایوس ہو گئی﴾ ﴿ہُس گے۔۔۔ گھٹن کا شکار ہو گئے، اوسان خطا ہوئے﴾

ترجمہ ☆ مجھ تباہ حال کو محبوب کی چاہت کی برچھی لگی ہے، بدنصیب کو شیریں محبوب کے دیدار کا اشتیاق ہے ہیر اب ہار کر تھک چکی، تدبیر کے بھی اوسان خطا ہو چکے۔

نینھ نواں نت نالہ زاری فِکر، فِراق، فرِید دِی یارِی

(7)
رگ رَگ روگ دِی رِیڑ روندیں روح نِجر دے

معانی ☆ ﴿نینھ۔۔عشق﴾ ﴿ریڑ۔۔۔ ضد، مسلسل رونا﴾ ﴿نجردے۔۔۔ اندر ہی اندر گھلتا ہے﴾

ترجمہ ☆ عشق! ہر وقت کی نئی آہ بکا ہے، فکر اور فراق سے فرید کی یاری ہے۔۔۔ رگ رگ میں دکھ کا رونا دھونا ہے، روتے روتے روح گھلتی رہی ہے۔

تلفظ ﴿نیر۔ نی ر﴾ ﴿مُکھڑی۔ مُکھ ڑی﴾ ﴿مُنٹھڑی۔ مُنٹھ ڑی﴾ ﴿ویر۔ وی ر﴾ ﴿وَیری۔ وئے ری﴾ ﴿جیڑا۔۔ جی ڑا﴾ ﴿پیڑ۔۔ پی ڑ﴾ ﴿دیری۔۔۔ دے ری﴾ ﴿سوہناں۔۔۔ سوں ڑھڑاں﴾ ﴿موہناں موں وڑاں﴾ ﴿چیر۔۔۔ چی ر﴾ ﴿ریڑ۔ ری ڑ﴾

مصرعے :- 25
الفاظ :- 130
راگ : میاں کی ملہار

وَسو وِی اَکھیاں گھنگوراں لا کے ﴿کافی 260﴾

اَے آنکھو! گھرے بادل لا کر خوب برسو بھی

سَانوݨ آیا ، یار نہ آیا تھیۓ بادَل طوفان بَلا کے

ساون آیا، دوست نہ آیا، بادل بلا کے طوفان بن گئے

آنوݨ کہہ گئے وَل نہ آئے دِل نُوں مُفتی چوٹ چلا کے

آنے کا کہہ گئے ، دل کو بلاوجہ چوٹ پہنچا کر پھر نہیں آئے

دِل بَرمَائے رَاوَل جوگی دُھن سُن بَنسی پُھوک بَجا کے

راول جوگی نے عشق آفریں بانسری بجا کر دل کو بھڑکایا ہے نوٹ: یہ ترجمہ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا ہے۔

اِتنا ظُلم مُناسب ناہیں پَہلُوں اَپْݨاں یار بَݨا کے

پہلے اپنا دوست بنا کر اتنا ظلم مناسب نہیں ہے

روہ، جَبل وِچ ، مارُو تھل وِچ مارُو گیا پَردیس رُلا کے

پہاڑوں میں ، جان لیوا صحرا میں! محبوب سر گردان کر کے دوسرے دیس چلا گیا

جوگݨ تِھیساں مُلک ڈُھنڈھیساں ویساں اَنگ بَھبُھوت رَما کے

جوگن ہو کر سارا ملک ڈھونڈھوں گی، جسم پر خاکستر مل کر جاؤں گی۔

مارُو مُلک مَلھیر دا مَالِک لَڈ٘ نہ جَانوِیں جھوک وَسا کے

اے محبوب ملک ملھیر کے مالک! گھر آباد کر کے نقل مکانی نہ کر جانا

اَلڑے زَخم نہ چول پَپیہا سَاڑ نہ کوئل کُوک سُنا کے

اے پپیہا میرے زخموں کو نہ چھیڑ، اے کوئل کُوک سنا کر نہ جلا

کروَٹیاں لَے ہُٹ ہُٹ جاندی بے وَس ڈُکھڑے سُول سَہا کے

کروٹیں لے لے کر مایوس ہوتی ، دُکھ برداشت کرتی ہوں بے بس جو ہوں

تم بچھڑت، موھے چین نہ آوے ۔۔۔ پاپ مناؤ انگن سُہا کے

تم بچھڑتے ہو مجھے چین نہیں آتا، آنگن کو زینت دے کر زیادتی ختم کرو۔

گرجت بدرا، لسکت بجلی ۔۔۔ رم جھم بارش، زور گھٹا کے

بادل گرجتا ہے، بجلی چمکتی ہے، بارش رم جھم، گھٹا کا زور ہے۔

ساجن باجھ فریدؔ ہے جینا ۔۔۔ مشکل ایسے بار اُٹھا کے

ساجن کے بغیر فریدؔ! جینا مشکل ہے (اور وہ بھی) ایسے بوجھ اٹھا کے

تلفظ:۔ ڈھنڈھساں۔ ڈھ ں ڈھے ساں: کروٹیاں ۔کر + و، ٹیاں - : نہ، ناں

★★★

بحر:- 18
الفاظ:- 84
راگ:- جوگ

وَصل، ہجر یکساں
وَسدا دوست قریب دِلیں دے

«کافی 261»

وصل اور ہجر ایک جیسے ہیں (کیونکہ) دوست دلوں کے قریب بستا ہے۔

علوِی، سفلِی یار دیاں جھوکاں ۔۔۔ خبر نہیں اِنہاں کملیاں لوکاں

اَئے دِل! جان پچھان ۔۔۔ ہر جا ڈیرے چاک مہیں دے

اُوپر، نیچے! سب دوست ہی کے ٹھکانے ہیں، ان کم عقل لوگوں کو خبر ہی نہیں، اَے دل جان، پہچان ہر جگہ اُسی بھینسوں کے رکھوالے (محبوب) ہی کے ڈیرے ہیں

ڈُکھ ڈُہاگ تے بیت حزن میں ۔۔۔ سُکھ سُہاگ تے مُلک اَمن میں

عاشِق سمجھ سُنجان ۔۔۔ سبھ مظہر میں یار چھپیندے

دُکھ، غم اور دکھوں کے گھر میں، سکھ سُہاگ اور ملک امن میں، اے عاشق! سمجھ، پہچان تمام مظاہر میں وہی دوست چاہا جاتا ہے۔

چاک پہاٹاں من نوں بھاناں ۔۔۔ تن من اُس دے راہ وِکاناں

کیا وَت دین ایمان ۔۔۔ شرم بھرم سبھ ملک تھیندے

بھینسوں کا رکھوالا دل کو پسند آیا، تن اور من اسی کے راستے بک گیا۔ دین ایمان کیا، شرم بھرم سب کا مالک وہی ہے۔

عشق فرید تصرف کیتا لائیس جڑ کر پرم پلیتا
سبھ صورت سُبحان ظاہر اکھیاں نال ڈِسیندے

فرید عشق نے غلبہ پایا، ٹھیک ٹھکانے پر محبت کی آگ لگائی، ہر صورت میں پاک ذات محبوب واضح طور پر آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔

تلفظ:۔ مہیں دے۔ مہی ں دے: چھیندے۔ چھی ں دے: تھیندے۔ تھی ں دے: ڈِسیندے۔ ڈِسی ں دے: پلیتا۔ پلی تا۔

★★★

﴿کافی 262﴾

مصرعے:- 22
الفاظ:- 118
راگ:- پہاڑی

وَل وَس، وَسا اُوہے ٹول وے
کر لاڈ مِٹھڑا بول وے

اَے دوست! پھر آکر بس جا اور انہی محفلوں کو آباد کر، لاڈ کر، اور میٹھا بول۔

ہر وقت سانول ڈھول وے پیا ہو اساڈڑے کول وے

اَے سانول محبوب تُو ہر وقت ہمارے ساتھ ہی ہو۔

اَنْ سونہہ دِی گُھنڈڑی کھول وے اَنْ سَنگ میں سَنگ بول وے

اجنبیت کی گرہ کھول، اَے دوست بلا جھجک میرے ساتھ ہمکلام ہو۔

اُتھوں ناز دے سَک ٹول وے لکھ لکھ اَلول، مَخول وے

اُدھر سے ناز و انداز کی زیبائش ہے، لاکھ لاکھ ناز و نعم اور کج ادائی ہے۔

اِتھاں مُٹھڑی جان سَڑول وے تھئی ڈُکھڑیں دی کچکول وے

اِدھر بد نصیب سلگ اُٹھنے والی جان دُکھوں کا کشکول ہو چکی ہے۔ اَے دوست

کیا ڈُکھڑیں لَدھڑم گول وے تھئے چُور زِرہ تے خول وے

دکھوں نے کیا (خوب) مجھے ڈھونڈھ کر پایا ہے، زِرہ اور خول چُور ہوئے۔

ماریا ہے کیا جڑ تول وے اَبرُو غُلیل غلول وے

ابرو کی غلیل نے غلول کیا تاک کر نشانے پر مارا ہے۔ اَے دوست

سِپنے ہوش دے وِچ بھول وے زیرے اَندر سَو پول وے

ہوش ٹھکانے نہیں رہے، کلیجے میں سو سوراخ ہیں۔

تھیا جسم چیچی ٹھول وے   دل ڈِتڑے کئی گھر رول وے

جسم چھوٹی انگلی کی موٹائی برابر ہو چکا، دل نے کئی گھر تباہ کر دیئے۔

جے اے فرید دا ڈول وے   ایہا ٹور تے ایہا ہول وے

اگر فرید کا یہی جسم، یہی چال اور یہی طور طریقہ رہا تو اَے دوست

کئی ڈینہہ نہ پھولا پھول وے   اَجھو شہریں وجسن دول وے

کچھ دن اس بات کو نہ کُرید، اَے دوست، ابھی بہت جلد شہروں میں بدنامی کے ڈھول بجیں گے

تلفظ: پیا پی یا: اٹ سُونہہ۔اٹ ڑسوں ہ: گھنڈڑی۔گھ ں ڈڑی: غلیل۔غُلے ل:

بھول۔بھو(بروزن۔لو۔دو) + ل: چیچی۔چی چی: ٹھول۔(بروزن تول۔بول

★★★

مصرے :- 34
الفاظ :- 140
راگ :- جوگ

﴾کافی 263﴿

وَہ حضرت عِشق مجازِی
سبھ رَاز رمُوز دِی بازِی

واہ حضرت عشق مجازی یہ سب راز اور اشاروں کا معاملہ ہے۔

سَبھو شاہد اصلِی جانْی   ہے واحِد پرم کہانْی

ہے وَحدت! سَمجھ سُنجانْی   وِچ پَردے کَثرت سازِی

تمام! محبوب حقیقی ہی جاننا، محبت کی ایک ہی کہانی ہے، وحدت، یکتائی ہے سمجھ کر پہچاننا۔ کثرت سازی کے پردے میں۔

کر رَفع، مَلال، کدُورت   ٹک، سَمجھ، آجَنْ بے صُورت

تھیا ظاہِر، وِچ ہَر مُورت   چھَپ اولے، نُور حِجازی

ملال اور کدُورت کو اُٹھا دے، ذرا تھم! سمجھ! بے صورت محبوب، ہر پیکر میں ظاہر ہوا، نور حجازی کی آڑ میں

سُنْ حُسن اَزل دِی چالِی   سبھ ناز نَہورے والِی

کِتھ خالِق، خَلق دَا والِی   کِتھ عابِد، رِیت نیازِی

سُن! حسنِ ازل کے تمام طور طریقے، ناز و انداز والے ہیں کہیں وہ خالق ہے کائنات کا مالک، اور کہیں نیاز مندانہ انداز میں عبادت گزار ہے

کِتھ عاشِق درد کَشالے   کِتھ حُسن ملاحت چالے

تھی ہَار سِنگار ڈِکھالے   خُوش سیرت ناز نوازی

کہیں وہ عاشق ہے، دکھ درد مصیبت ہے کہیں حسن و ملاحت کا انداز، کہیں زیب و زینت دکھاتا ہے کہیں خوش سیرت ناز نواز ہے۔

کتھ مُطرِب تے میخانے
کتھ رِندی رَسم یگانے

کتھ صَوم ، صَلاۃ اَذانے
کتھ زاہد نیک نمازِی

کہیں مطرب ہے میخانے میں، کہیں انوکھے رندی طور طریقے، کہیں روزہ، نماز، آذان ہے کہیں زاہد نیک نمازی۔

ہے غیرِیّت زندیقی
پا ورثہ رکھ صدیقی

کر جُہد جہاد حقیقی
بن مَرد مُعلیٰ غازی

دُوئی اور بیگانگی ہی گمراہی ہے، صدیقی ورثہ اور طریقہ حاصل کر، حقیقی جہد اور جہاد کر، مرد معلیٰ غازی بن۔

ٹھپ فقہ ، اَصول ، مسائل
سَٹ نَحوی فِعل تے فاعِل

بٹھ عِلمی بحث ، دلائل
ہے فقر فقط جانبازی

فقہ، اصول، مسائل کو ٹھپ دے، گرائمر کے فعل اور فاعل پھینک، بھاڑ میں جائیں علمی بحث اور دلائل، فقر تو بس جان پر کھیل جانے کا نام ہے

اے سِلک سلُوک فریدِی
ہے رِیت عجب توحیدی

پُر ذوق لذِیذ جدیدِی
چھڈ لمبڑ دُور دَرازی

یہ فریدؔ کا راستہ، انداز خوب توحیدی طریقہ ہے، جو پُر ذوق، لذیذ اور جدید ہے، مُفت کی طوالت اور دُور درازی چھوڑ۔

سرے :۔ 23
الفاظ :۔ 101
راگ :۔ دکشنی

﴿کافی 264﴾

وَاہ وَاہ دِلبر دِی یارِی
لا یاری کرِم نہ کارِی

واہ واہ محبوب کی دوستی۔ دوستی کر کے میرا مداوا نہیں کرتا۔

تھی رُکھڑا رَکھم بریّت نہ پُچھدَا حال حقیقَت
نہ سُندا ویدَن ساری

روکھا ہو کر مجھ سے لاتعلقی رکھتا ہے۔ حال، حقیقت نہیں پوچھتا۔ پوری بپتا نہیں سنتا۔

میں مُٹھڑِی ڈُکھڑیں کُٹھڑِی سَئے تیریں غم دِئیں چُٹڑِی
دِل لُٹڑِی ، سُولاں مارِی

میں تباہ حال، دُکھوں کی ذبح کردہ۔ غم کے تیروں کا نشانہ۔ دل لُٹائی ہوئی، دکھوں کی ماری۔

نہ ڈِٹھڑم مِٹھڑا مکھڑاں گیا سانوَݨ صاف سَلکھڑاں
گئی مَوسَم چیتر بہاری

میں نے پسندیدہ محبوب نہ دیکھا، ساون بالکل خالی گزر گیا چیت بہار کا موسم بھی گیا۔

نہ کھوج نہ کھوپ اُٹھاں دے سَبھ پربھت ، پَندھ تھلاں دے
دِل رُل رُل رو رو ہارِی

نہ کوئی کھوج ہے نہ اونٹوں کے قدموں کے نشان، سب پہاڑ، صحراؤں کے سفر دل گھوم گھوم، رو رو کر ہار گئی۔

میں سِندھڑے کیویں جالاں۔؟ پردیس بیٹھی تن گالاں
تھئے روہی ڈِینھ ٻلھارِی

میں شہر میں کیسے رہوں، پردیس میں بیٹھی اپنے تن کو تباہ کروں، جبکہ روہی میں دن ابر آلود ہو گئے ہیں۔

دِل کھسدا ، بھیت نہ ڈَسدا تھی اوپرا ڈُوروں ہَسدا
لا ہو ہو ، شہر خُواری

دل چھینتا ہے بھید نہیں بتاتا، شہر میں بدنام اور خوار کر کے اجنبی بن کر دور سے ہنستا ہے۔

ہِک یار فرِید اویڑا ہیا سَس ننانْ دا جھیڑا
پئی پلڑے مُونجھ مُنجھارِی

فرید! ایک تو دوست لاپرواہ، دوسرا ساس اور نند کا جھگڑا ہے میرے پلے میں دکھ، انتظار، اشتیاق اور حواس باختگی ہی آئے ہیں۔

تلفظ:۔ ویدن۔ وے دن؛ کُٹھڑی۔ کٹ ٹھڑی؛ چُٹڑی۔ چٹ ڑی؛ مکھڑاں۔ مکھ ڑاں
؛ سلکھڑاں۔ س لکھ ڑاں؛ چیتر۔ چیت ر؛ اویڑے۔ ا۔ وے ڑا؛ ننان۔ ننا ں ڑ؛ نہ۔ ناں۔

مصرعے:- 22
الفاظ:- 104
راگ:- تِلنگ

ہِک دَم ہجر نہ ساندِھی ہے
دِل دِلبر کارَن ماندِی ہے

ایک لمحے کے لیے بھی جدائی برداشت نہیں کر پاتی، دل، دلبر کے لیے پریشان ہے

سوز ، گُداز دی تُول وِچھانواں ڈُکھ ، ڈُہاگ دی سیجھ سُہانواں
ہار غماں دا گَل وچ پانواں دَرد دِی بَانہہ سِراندی ہے

سوز و گداز کا گدیلہ بچھاؤں، دُکھ اور کم بختی کی سیجھ کی زینت بنوں، غم کا ہار گلے میں پہنوں، درد کا بازُو سر کا سَرہانہ ہے ۔

ماہی بے پَرواہ مِلیوسے پَلڑے سوز فِراق پیوسے
حال گنوں بے حال تھیوسے جِندڑِی جھوک غماں دِی ہے

ہمیں محبوب بے پرواہ ملا، ہمارے پلے سوز و فراق پڑا، ہم حال سے بے حال ہوئے، رُوح غموں کا ٹھکانہ ہے

ڈِینھ نبھانواں سَڑدِئیں بَلدِئیں رات ونجانواں جَلدِئیں گَلدِئیں
سارِی عُمر گئی ہتھ مَلدِئیں ہے ہے موت نہ آندی ہے

دن گزارتی ہوں جلتے جلتے، رات ضائع کرتی ہوں جلتے گلتے، ساری عمر گزری ہاتھ ملتے، ہائے ہائے! موت بھی نہیں آتی

سوہنے کِیتی کیچ تیارِی آیا بار بِرھوں سِر بارِی
سینگیاں سرتیاں کرِن نہ کارِی بے وَس پئی کُرلاندی ہے

خوبرو محبوب نے کیچ کی تیاری کر لی۔ جُدائی کا بھاری بوجھ سر پر آگیا ہم عمر، ہم جولیاں بھی کوئی تدبیر نہیں کرتیں بے بس پڑی روتی فریادیں کرتی ہے

یاد کریساں یار دیاں گالھیں سوہنٹیاں رَمزاں موہنٹیاں چالِیں
توڑے مہنے ڈیون سیالِیں تانگھ فرِید نہ جاندِی ہے

دوست کی باتیں یاد کروں گی، خوب صورت رمزیں، موہ لینے والی چالیں، سیالوں کی عورتیں خواہ طعنے دیں، فرید! انتظار ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔

تلفظ:۔ "نہ "اسکا تلفظ "ناں" ہے: ساندھی۔ اصل لفظ تو "سہندی" ہے لیکن یہاں ضرورت شعری
اور عمومی لہجے کے مطابق "ساندھی" ہوگا اسے "ساندی" پڑھنا درست نہ ہوگا: " ہے " ۔اسکا تلفظ
"ہ" ہوگا: "ہے ہے"۔ اسکا تلفظ اردو کے عام تلفظ "ہے" کی تکرار ہوگا: سُہنڑے۔ سوں ڑھےں: کیچ۔
کے چ ۔کریساں۔ کرے ساں: گالھیں۔ گالھی ں: چالیں۔ چالی ں: سیالیں۔ سیالی ں: ڈیون۔ ڈے وِن۔

★★★

﴿کافی 266﴾

مصرعے :- 22
الفاظ :- 116
راگ :- دکشنی

ہِکو اَلِف میڈُوں بَرمانوِم ڑِی
تتی ب ، ت ، مُول نہ بھانوِم ڑِی

ایک "الف" ہی مجھے بھڑکاتا ، لُبھاتا ہے کم بخت "ب" "ت" مجھے بالکل پسند نہیں آتے۔ ری

سوھنْڑِی وَحدت پَرم پَریتاں نیں ذوقی گھاتاں ، عِشقی گیتاں نیں
کوجھی کثرت ، کوجھیاں رِیتاں نیں دِل غیرُوں ، غیرت کھانوِم ڑی

خوب صورت وحدت (یکتائی) اور محبوب کی محبتیں ہیں، ذوق کی گھاتیں، عشق کے گیت ہیں
کثرت بدنما کے طور طریقے بھی بدنما ہیں دل غیر سے غیرت کھاتا ہے۔ ری

ہَر چالُوں ناز نِواز ڈِسے سَبھ حُسن اَزل دا راز ڈِسے
کُل عالَم ، عالَم ساز ڈِسے ہِکو نُور نَظر وِچ آنوِم ڑی

ہر چال سے ناز و انداز نظر آتا ہے۔ سارا حُسن ازل کا رازِ عیاں ہے ساری کائنات " خود خالق کائنات"
دکھائی پڑتی ہے۔ ایک ہی نور میری نظر میں ہے۔ ری

غیرِیّت مَحض مُحال ڈِسے چَوں طَرفوں حُسن جَمال ڈِسے
ہَر ویلھے وَصل وِصال ڈِسے ڈِینھ رات پُنل گَل لانوِم ڑِی

اس کے علاوہ (دوئی) بالکل مشکل ہے۔ چاروں طرف سے حُسن و جمال کا نظارہ ہے ہر وقت میل ملاقات
نظر آتی ہے ۔ دن، رات پنل محبوب مجھے گلے لگاتا ہے۔ ری

کَیُوں کردِی ہار ، سِنگار مُٹھی کَیُوں سُرخی ، کجلَہ ، دَھار مُٹھی
جے جاناں سانوَل یار مُٹھی وَل مُلک مَلھیر سِدھانوِم ڑِی

میں فریب خوردہ! کیوں ہار سنگھار، سرخی، کاجل کی دھار بناتی میں کم بخت اگر جانتی کہ ملیح محبوب واپس
ملک ملھیر روانہ ہو جائے گا ری

ستا درد، جدید شدید تھیا ہر روز اے سوز مزید تھیا

ہکی دید فرید خرید تھیا بن ڈھولن گھر، ور تانوم ڑی

بد بخت درد جدید اور شدید ہوا۔ ہر روز یہ سوز مزید ہوا ایک ہی نظر میں فرید خرید ہوا۔ محبوب کے بغیر گھر و مجھے جلاتے ہیں

تلفظ:۔ برمانوم۔ برماں وم: فیریت۔ فیری یت: چو۔ بروزن 100 : لانوم ۔لاں وم :جاناں۔ جاں ڑں:

ڈھولن۔ ڈھول ں ڑ: تانوم۔ تاں وم۔

★★★

مصرے:- 24
الفاظ :- 125
راگ :- تلنگ

﴿کافی 267﴾

ہِک ہے ہِک ہے ہِک ہے
ہِک دِی دَم دَم سِک ہے

ایک ہے۔ ایک ہے۔ ایک ہے۔ ایک ہی کی لمحہ بہ لمحہ چاہت ہے۔

ہِک دے ہَر ہَر جا وِچ ڈیرے کیا اُچ ہے کیا جھک ہے

ایک کے ہر ہر مقام پہ ڈیرے ہیں، کیا فراز ہے کیا نشیب ہے

ہِک ہے ظاہر ہِک ہے باطن ہیا سَبھ کُجھ ہالِک ہے

ایک ہی ظاہر ہے ایک ہی باطن ہے۔ اور سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے

مقناطِیس تے لوہے وانگوں ہوں ڈُو دِل دِی چھک ہے

مقناطیس اور لوہے کی طرح اُسی کی طرف دِل کو کشش ہے۔

جیڑھا ہک کوں ڈُوں کر جاتے او کافر، مُشرِک ہے

جو بھی ایک کو دو کر کے سمجھے۔ وہ کافر اور مشرک ہے۔

مطلَب ڈاڈھا سَخت نَزِیکی پر رَہ تے چِل چِک ہے

مقصد تو بہت زیادہ نزدیک ہے لیکن راستے پر پھسلن ہے

ڈُوجھا نہ تھِیا ہے نہ تھیسی کوڑیاں تروڑی بھک ہے

دوسرا ! نہ ہوا ہے نہ ہو گا، جھوٹے لوگوں نے تودہ گرایا ہے (بہت بڑا جھوٹ بولا ہے)

ساڈے سِر سِر واہ دا سارا فخرؒ پیا مالِک ہے

ہمارے سَر، گھر تمام تر مال و متاع کا فخر پیا مالک ہے۔

دَرد دَا بار اُٹھا نہ سگدِی   دِل شودِی نِک ترک ہے

درد کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتی، مسکین دِل نہایت چھوٹی اور کمزور ہے

روز اَزل دِی دِلڑی میڈِی   راہ حَق دِی سالِک ہے

روزِ ازل سے میرا دل راہِ حق کا سالک ہے

جِند دے نال خیال خدائی   کیا پُورا گیا ہِک ہے

رُوح کے ساتھ خدائی خیال کیا مکمل طور پر پیوست ہو گیا ہے

یار، فرید سُنجاݨ کیتے   اے نُسخہ ہِک ٹِک ہے

فرید! دوست کو پہچاننے کے لیے یہ نسخہ نہایت کار گر ہے۔

تلفظ:۔ ہے۔ (اسکا تلفظ اُردو میں رائج تلفظ جیسا نہیں ہو گا بلکہ "ہ" ہو گا): دیرے۔ دے رے
: جیڑھا۔ جے ڑھا: نزیکی۔ نزی کی: سنجاݨ۔ سُ ں جاں ڑں ڑں

صفحہ ۔ 22
[illegible] ۔ 97
راگ ۔ پہاڑی

﴿ کافی 268 ﴾

ہُن میں رانجھن ہوئی
رِیہا فرق نہ کوئی

اب میں خود ہی رانجھا بن گئی۔ کوئی فرق نہ رہا۔

جنّیں سنگ دِلڑی پریت لگائی آخر بن گئی سوئی

جس کے ساتھ دل نے پریت لگائی۔ آخر وہی بن گیا۔

ہیر سلیٹی چُوچک بیٹی وَنج کس جاہ کھڑوئی

ہیر سیال، چوچک کی بیٹی۔ کس مقام پر جا کھڑی ہوئی۔

ہیروں ، ہیرا تھیسیں ، جیکر سر ہیں راہ ڈتوئی

ہیر سے ہیرا بنے گی اگر تُو نے سر اسی راہ میں دیا۔

پہلے کھا کر دَرد کشالے اوڑک تھئی دلجوئی

پہلے درد اور تکلیفیں اُٹھائیں، بالآخر دِلجوئی ہوئی۔

شاباس ، اصلوں محض نہ ہاریوں جتنا بار چتوئی

شاباش! تُو نے ہمت نہ ہاری، جتنا بھی بوجھ اٹھایا۔

جو کُئی سِلک محبت دے وِچ مَرن توں اگے موئی

جو بھی چاہت دار محبت میں مرنے سے پہلے مری۔

سیجھ ،سُہاگ سُہائیں تھی خوش شام سُندر سنگ سوئی

سیج اور سُہاگ کا لطف لیا۔ خوش ہو کر شام سُندر (خوبصورت محبوب) کے ساتھ جا واصل ہوئی۔

نال خیال "انا" دے ،جنّیں نے میل ، ذوئی دی دھوئی

خود شناسی کی احتیاط کے ساتھ جس نے بھی دُوئی کی میل کو دھویا/ جس نے بھی "انا الحق" کے نظریے کے ساتھ "دُوئی" کے میل کو دھوڈالا) ---- تو پھر ----------

سارے جگ وِچ ہِک "میں" رہ گئی نہ توئی نہ اوئی

سارے جگ میں " میں " ایک میں ہی رہ گئی، نہ تُو رہا نہ وہ رہا۔

تھیا منصور فریدؔ ہمیشہ جنئیں اے راز لدھوئی

فریدؔ! وہ ہمیشہ منصور بنا (پھانسی چڑھایا گیا) جس نے یہ راز پالیا۔ {فریدؔ! ہمیشہ وہی کامیاب ہوا۔ جس نے یہ راز پالیا}

تلفظ:۔ ہُنڑ۔ وُں ڑ: سَلیٹی۔ سَلے ٹی: بیٹی۔ بے ٹی: تھیسیں ۔ تھی سے ں: جیکر۔ جے کر

★★★

یہ کافی سفرِحج کے دوران کہی گئی کافیوں میں سے ہے
جو 19 صفر 1297 ہجری 2 فروری 1880 عیسوی
یوم جمعہ سے اگلے دو دنوں میں کہی گئی جب آپ
وطن واپسی کے لئے بحری جہاز میں تھے

مصرعے :- 30
الفاظ :- 128
راگ :- ماروا

کافی 269

ہئے عَرب شَریف سِدھائی
بو سِندھ پَنجاب دی آئی

ہائے! عرب شریف رخصت ہوئی، سندھ، پنجاب کی بُو آئی۔

بِن عربی اَکھیاں رونوِن رو ہار ہَنجوندے پووِن
کر نیرے مُکھڑا دھونوِن دِل دَردیں چوٹ چکھائی

عربیؐ کے بغیر آنکھیں روتی، رو کر آنسوؤں کے ہار پروتی، آ
، دل کو دردوں نے چوٹ پہنچائی ہے

اَئی پہلی مَنزل حَدّے ہَئی شہر مبارک جَدّے
کلھ بَحر دِی شَدّے مَدّے اَج عَدن ویندے مُکلائی

پہلی منزل حَدّہ (حدّہ شام) آئی ہے، دوسری جدّہ۔ کل سمندر کا اُتار، چڑھاؤ، آج عدن رخصت ہوا

کر سَعی طَواف ، زیارت لَہہ لُطفوں عفو اِشارت
گِھن عِشقُوں ذَوق بِشارت وَل وَطنیں واگ وَلائی

سعی اور طواف زیارت کرکے، مہربانی سے بخشش کا اشارہ پاکر، عشق سے بشارت کا ذوق لیکر واپس وطن کی طرف باگ موڑی۔

کیوں گانے ، گاہنے پانواں کیوں سُرخیاں میندیاں لانواں

کیوں کجلہ دھار بݨانواں ہئے ! تھیم نصیب جدائی

رنگین عروسی دھاگے اور زیور کیوں پاؤں، سرخیاں اور مہندیاں کیوں لگاؤں، کاجل کی دھار کیوں بناؤں۔
ہائے (افسوس) مجھے جدائی نصیب ہوئی۔

گل سیرھے ، ہار کماݨے کل ناز نواز وہاݨے
گئے جوش ، جوانی ، ماݨے گیا ذہج وَج ، فخر وڈائی

سہرے ضائع ، ہار کملا گئے ، تمام ناز و انداز گزر گئے جوش، جوانی اور فخر و غرور، شان، شہرت اور بڑائی گئے۔

تیئں باجھوں سانول گھر وِچ ہاں بے شک سخت سفر وِچ
تھل مارو ، سنجڑے بَر وِچ ہِم سختی روز سوائی

محبوب تیرے بغیر گھر میں ہوتے ہوئے بھی بلاشبہ سخت قسم کے سفر میں ہوں، جان لیوا صحرا، سنسان ویرانہ
میں، ہر روز سختی پہلے سے بڑھ کر ہے

کئی آس فرید نہ پُنڑی جِی جلیا ، دِلڑی بُھنڑی
سِر سوز فِراق دی چُنڑی گل دَردوں چولی پائی

فرید! کوئی امید پوری نہ ہوئی، جی جل گیا سر پر جدائی کے دُکھ کی چنری ہے، بدن پر دکھوں کی چولی پہنی ہے۔
تلفظ:۔ بو۔ (بروزن۔ لو۔ دو) : نیرے۔ نی رے: گاہنے۔ گاں ڑھے ں: گانے۔ گانے ں: تھیم۔ تھ یم: سیر
ھے۔ سے رہ ے: کُماݨے

مصرعے :- 22
الفاظ :- 97
راگ :- جوگ

«کافی 270»

یاد آنون یار دے زلڑے
نت پوّن گروپ کُلڑے

دوست کی صحبتیں یاد آتی ہیں۔ نت! نہ سمجھ آنے والی، مصیبتیں پڑتی ہیں

کیویں چڑھدی چندری کھارے
کیوں کردی زیور بارے
جے جاݨے ہجر دے وارے
آئے نیڑے سخت سولڑے

کم بخت کیوں ٹوکرے پر چڑھتی، کیوں زیوروں کا بوجھ اٹھاتی اگر جانتی کہ جدائی کے لمحات بہت زیادہ قریب آچکے ہیں

ڈکھ یار، سکھاں دے ویرن
لئے سولاں سینے ویرن
مونہہ کالا، نیلے پیرن
وہ ہوت پنّل دے بھلڑے

دکھ دوست، سکھوں کی دشمنی۔ سینے میں آلام نے ڈیرے لگا رکھے ہیں، منہ کالا، پیر نیلے ہیں، واہ ہوت پنوں خان کی بھلائیاں۔

کیوں ڈکھڑی عُمر نبھانواں
ہݨ موت دا مُلک وسانواں
ونج گورستان سُہانواں
بٹھ جیوݨ، کوڑ تسلڑے

مشکلات میں عمر کیوں نبھاؤں، اب موت کا ملک آباد کروں، جاکر قبرستان کی رونق بنوں
، بھاڑ میں جائے زندگی، جھوٹی تسلیاں۔

گل پیچ زُلف دے ولڑے
دِل زخم اوّلڑے اَلڑے
اے نینھ لانوݨ دے بھلڑے
پئے میں مٹھڑی دے پلڑے

گلے میں زلفوں کے پھندے۔ دل میں بے ڈھب سے رستے ہوئے زخم۔ یہ عشق کرنے کی بھلائیاں ہیں۔ جو
مجھ فریب خوردہ کے پلے پڑی ہیں۔

سب زور، ہنوس، وس لائیم
پر یار فرید نہ آئیم
غم، درد اندوہ سر چائیم
کر آپے گلڑے گلڑے

میں نے تمام زور طاقت لگایا، جو بس میں تھا کیا، لیکن فرید! دوست میرے پاس نہ آیا، غم، درد، اندوہ میں نے
گلے لگا لگا کر سر پر اٹھالئے۔

تلفظ:- پون۔ پ ون: کُلڑے۔ کُ لل ڑے: جاݨے۔ جاں ڑے اں: نیڑے۔ نے ڑے: ویرن۔ وے رن:
دیرن۔ دے رن: پیرن۔ پے رن: (پیرن، دیرن، ویرن دراصل پیر ہن، دیرن ہن، ویرہن کا مخفف ہیں)
اوّلڑے۔ اوّل ڑے: ہنوس۔ ہن وس۔

مصرعے :- 22
الفاظ :- 93
راگ :- تلنگ

﴿کافی 271﴾

یار کُراڑا حَال وے

سَانوں مَار نہ طَعنے

سُن اے دوست بہت بُرا حال ہے۔ ہمیں طعنے نہ دے۔

سَانگ سَنجوک رَلائے قِسمت سَانگے دوست یَگانے

قسمت نے بے مثل و مثال دوست کے حوالے سے عجیب اتفاقات اور تماشے یکجا کر دیئے۔

جَاں جَاں سُونھ بَنْانواں تاں تاں ڈَسدا دُور ٹِکانْے

جیسے جیسے اس سے واقفیت پیدا کرتا ہوں۔ ویسے ویسے دور ٹھکانے بتاتا ہے۔

آنوَنْ کانْ نہ مَنگنے دِلڑی کُچڑے کرِن بَہانے

آنے کی خاطر ان کا اپنا دل نہیں مانتا۔ کچے بہانے کرتے ہیں

بے دَرداں دِی پریت نہ بَھلی مَولا موت کُوں آنے

بے درد لوگوں کی محبت اچھی نہیں (اس سے تو بہتر ہے کہ) مولا جلدی سے موت دے دے

رونواں ، رو رو لوک سُنْانواں جی نہ آنوِم خانے

روؤں، رو رو کر لوگوں کو سناؤں ، روح ٹھکانے پر نہیں آتی

کئی آکھے مَن مَچل کُوڑے کئی آکھے دِیوانے

کوئی ہمیں جان بوجھ کر انجان بننے والے اور جھوٹے کوئی دیوانے کہتا ہے۔

سُولیں نال نِبھی دِی جَال اے سَنجھ صَباح گُزرانے

اس اجڑی کی دکھوں کے ساتھ سنگت اور شام، صبح گزر بسر ہے۔

آنویں دیر نہ لانویں جِندڑی ڈِینھیں دِی مہمانے

،آنا دیر نہ کرنا وہ چند دن کی مہمان ہے

عشوے ، غمزے ، نَاز ، نِہورے کیا کیا حُسن دا شَانے

عشوے، غمزے، ناز و انداز، حسن کی کیا کیا شان ہے۔

جو ہے شان ! فرید دے سَارا مَارنْ دا سَامانے

جو بھی شان ہے تمام کا تمام فرید کی جان لینے کا سامان ہے۔

تلفظ:۔ سنجوک۔ سَں جوک: طعنے۔ طع نے ں: یگانے۔ یگانے ں: ٹکاٹے۔ ٹکاں ڑے ں: آنوٹ۔ آں وں ڑ: کاٹ۔ کاں ڑ: منگنے۔ منگ نے ں: بھانے۔ بھانے ں: آنے۔ آنے ں: سئانواں۔ سُں ڑاں واں: خانے۔ خانے ں: آنوم۔ آں وِم: جال اے ۔(اسکا تلفظ "جالے " ہو گا ضرورت شعری اور عمومی لہجے میں "جال + اے" کو جالے کر لیا جاتا ہے) : گزارنے، مہمانے، شانے، سامانے (یہ چاروں لفظ اصل میں گزران اے، مہمان اے، شان اے، سامان اے ،ہیں انہیں بھی سرائیکی زبان کے تحلیلی انداز میں "گزارنے ں۔ مہمانے ں۔ شانے ں ۔سامانے ں" بولا جاتا ہے ۔